عمدۃ الذخائر

ترجمہ

کتاب الکبائر

تالیف

الامام الحافظ المحدث المحقق الناقد المورخ الاسلام
شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز
الذہبی الترکمانی الفارقی الاصل الدمشقی الشافعی
المولود سنۃ ۶۷۳ھ والمتوفی ۷۴۸ھ

مترجم

ابو الاکرام الحکیم محمد نواز بن محمد بخش بن محمد یوسف بن
محمد عثمان بن الحافظ احمد المعروف الملتانی
ثم السرگودھوی الحنفی (پاکستان) المولود سنۃ ۱۳۴۲ھ

سٹاکسٹ
جمیل بکڈپو بلاک نمبر 1 سرگودھا

هدیه تیس روپے

عمدۃ الذخائر

ترجمہ

کتاب الکبائر

تالیف

الامام الحافظ المحدث المحقق الناقد المؤرخ الاسلام

شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز

الذہبی الترکمانی الفارقی الاصل الدمشقی الشافعی

المولود سنۃ ۶۷۳ھ والمتوفی ۷۴۸ھ

MAKTIBA QASIMIA RAHMANIA
KAD HALA (AK)
Ibne Qasim Naqish Bandi

مترجم

ابو الاکرام الحکیم محمد نواز بن محمد بخش بن محمد یوسف

بن محمد عثمان بن الحافظ احمد المعروف الملتانی

ثم الشرجودھوی الحنفی - (پاکستان)

(بار دوم)

marfat.com

مقدمہ

الحمد للہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیّہ محمّد والہٖ واصحابہٖ تترالیٰ
اما بعد فیقول العبد الضعیف النحیف المدعو بمحمّد نواز بن محمد بخش بن محمد یوسف بن محمد عثمان بن الحافظ احمد المظفرگڑھی المعروف الملتانی ثم السّرجودھوی الحنفی غفر اللہ لہٗ و لوالدیہ انّی لما شرفنی اللہ وفضلنی للعمرۃ وبزیارۃ المقاماتِ المقدسۃ المطھرۃ بالحجاز المقدس لاقانی بمکۃ المعظمۃ الحاج المدعو بنور محمد یعقوب ویانی الرجل الصالح کریم النفس فقال لی اثناء المقال ان کتاب الکبائر المؤلفۃ للامام الحافظ المحدث المحقق الناقد مؤرخ الاسلام شمس الدّین ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی الترکمانی الفارقی الاصل الدمشقی الشافعی کتابٌ مفیدٌ جدًا ینبغی ان ینقل الی اللسان الاردویۃ۔
فالتمست کثیرًا من

الحمد للہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیّہٖ محمّد وآلہٖ واصحابہٖ تترالیٰ۔
اما بعد۔ یہ ناچیز جب حرمین شریفین کی زیارت کے لیے حجازِ مقدس میں گیا۔ تو مکہ مکرمہ میں جناب حاجی نور محمد یعقوب ویانی جو کہ ایک نہایت ہی نیک دل انسان ہیں سے ملاقات ہو گئی۔ تو دورانِ گفتگو حاجی صاحب موصوف نے کتاب الکبائر کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے کے لیے ذکر فرمایا۔ کہ میں نے چند ایک چیدہ چیدہ علمائے کرام سے عرض کیا لیکن ان حضرات نے اپنی دیگر مصروفیات دینی کی وجہ سے توجہ نہ فرمائی۔ تو حاجی صاحب موصوف نے مجھ سے بھی اپنی پرخلوص خواہش کا اظہار فرمایا سے

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

کے تحت باوجود اپنی کمزوری کے اس بارگراں کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن جب اپنی کم علمی اور بے بضاعتی پر نظر ڈالتا تو حیرت پریشانی [illegible] ہو جاتا۔ بہر کیف اللہ تعالیٰ نے محمد یوسف کو عزیز مولانا حافظ مولوی عبداللطیف۔

marfat.com

العلماء المهرة الكملة فنا وافقونی لاجل المهمات والشواغل والعوائق الجمة والأن علیك ان تجهد و تحمل هذا الخطب الجسیم علی عاتقك = فشرعت فیه مع قلة علمی و بضاعتی المزجاة توكلا علی الله واعاننی فی هذا الامر عزیزی مولینا الحافظ المولوی عبد اللطیف (مولوی فاضل) فاضل العربی - ومولینا السید الحافظ محمد حسین فاضل العربی ومستند المدرسة الامینیة الواقعة بدهلی (هند) وكان مدرسًا فیها سنین - فها هو ذا فی ایدیكم هذا الكتاب وان كانت فیه من الحكایات الغیر المعتبرة والروایات الغیر المحققه كما ذكر فی مقدمة الكتاب مفید جدًا احیانًا قیل انا شددنا فی روایات الاحكام و تسامحنا وتساهلنا فی روایات الفضائل .

والمرجو من الناظرین ان یتسامحوا عن ما سهونا

(مولوی فاضل)، فاضل العربی اور مولینا سید حافظ محمد حسین صاحب (مولوی فاضل) فاضل العربی از مدرسہ عربیہ امینیہ دھلی (سابق مدرس مدرسہ عربیہ امینیہ دہلی) ہند کے مشورہ و اعانت سے کتاب الکبائر کا ترجمہ لکھا.

اگرچہ کتاب ھذا میں حکایات اور روایات غیر محققہ و غیر معتبرہ بھی موجود ہیں۔ جیسا کہ مؤلف نے مقدمہ کتاب الکبائر میں بھی خود ذکر کیا ہے تاہم عامۃ الناس کی تحذیر اور تخویف اور ترقیق قلب کے لیے خالی از فائدہ نہیں۔ کیونکہ احکامات حلت و حرمت میں شدت سے کام لیا جاتا ہے اور فضائل میں تساہل سے بھی کام لے لیا جاتا ہے۔ لہذا اگر کوئی سہو یا خطاء واقع ہو گئی ہو تو قارئین کرام سے درخواست ہے۔ کہ اس ہیچمدان کی کم علمی پر نظر کرتے ہوئے درگذر سے کام لیں۔ اور اس مترجم ناچیز حکیم محمد نواز بن محمد بخش بن محمد یوسف بن محمد عثمان بن حافظ احمد مظفر گڑھی المعروف ملتانی حال مقیم

او اخطانا ولا ینسونی ومعینی
عن الدعاء لاسیما الحاج الموصوف
السید عو نور محمد یعقوب
ربانی الذی سعی فی هذا الامر
والله نسأل ان یتقبل سعیه و
سعینا وجازانا احسن الجزاء
بحرمة النبی الکریم صلی الله
علیه وسلم

المترجم

ابو الاکرام الحکیم محمد نواز
من ادنی تلامذة الشیخ
المفتی الاعظم بهند المولی
محمد کفایت الله علیه رحمة
الله صدر المدرسین بالمدرسة
الامینیة بدهلی.

سرگودھا ، پاکستان
اور معاونین حضرات کے لیے دعا فرماویں
اور خصوصاً حاجی نور محمد یعقوب ربانی
(مکہ والے) کی اس پرخلوص سعی بلیغ
کے لیے کہ اللہ تعالے قبول فرمائے
اور جزائے خیر دے

آمین ! ثم آمین

مترجم

ابو الاکرام حکیم محمد نواز ملتانی تلمیذ
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ
رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم دھلی دہند
صدر المدرسین مدرسہ عالیہ عربیہ
امینیہ دھلی (ہند)
(حال مقیم) سرگودھا ملتانی دواخانہ
اسلام پورہ - سرگودھا (پاکستان)
۱۵ رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

شانی پریس سرگودھا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، ولا عدوان الا على الظالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد سيد المرسلين وامام المتقين وعلى اله وصحبه اجمعين.

(اما بعد) فهذا كتاب مشتمل على ذكر جمل في الكبائر والمحرمات والمنهيات.

الكبيرة الاولى

ما نهى الله ورسوله عنه في الكتاب والسنة والاثر عن السلف الصالحين وقد ضمن الله تعالى في كتابه العزيز لمن اجتنب الكبائر والمحرمات ان يكفر عنه الصغائر من السيئات لقوله تعالى (إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا) فقد تكفل الله تعالى بهذا النص لمن اجتنب الكبائر ان يدخله الجنة وقال تعالى (وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ

کبیرہ اول

وہ چیزیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قرآن پاک میں اور حدیث شریف میں اور آثار سلف صالحین میں بیشک ضامن ہوئے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں اس شخص کے لئے جو کہ بچے کبیرہ گناہوں سے اور محرمات سے (اس بات کے) کہ معاف کریں گے اس سے چھوٹے چھوٹے گناہ مطابق ارشاد باری تعالیٰ۔

اگر تم بچتے رہو گے ان چیزوں سے جو گناہوں میں بڑے ہیں تو ہم معاف کر دیں گے تم سے چھوٹے گناہ تمہارے اور داخل کریں گے تم کو عزت کے مقام میں (ارشاد ختم) بلا شبہ کفیل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اس نص میں اس شخص کے لئے جو بچتا ہے بڑے گناہوں سے کہ داخل کریں گے اس کو جنت میں (ارشاد باری تعالیٰ) اور جو لوگ کہ

marfat.com

يَغْفِرُوْنَ) وقال تعالیٰ (اَلَّذِیْنَ
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ)
الآيات وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم، الصلوات الخمس (۱) والجمعة
الى الجمعة ورمضان الى رمضان مُكَفِّرَاتٌ
(۲) لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر،
فتعين علينا الفحص عن الكبائر
ما هی لکی يجتنبها المسلمون،
(۳) فوجدنا العلماء رحمهم الله تعالى
قد اختلفوا فيها فقيل هی سبع:
واحتجوا بقول النبی صلى الله تعالى
عليه وعلى آله وسلم، اجتنبوا السبع
الموبقات، فذكر منها الشرك بالله

بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے
اور جب غصہ آوے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔
(شوریٰ)
اور دوسری جگہ فرمایا۔ جو کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں
سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بیشک
تیرے رب کی بخشش میں بڑی سمائی ہے۔ (نجم)
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پانچ نمازیں اور
جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے دوسرے
رمضان تک کفارہ بنتے ہیں ان گناہوں کے لئے
جو ان کے درمیان ہوں جبکہ بچے کبیرہ گناہوں سے
پس ضروری ہو گیا تلاش کرنا ہمارے لئے کہ گناہ کبیرہ
کون کون سے ہیں تاکہ مسلمان ان سے بچیں پس پایا
ہم نے علماء کو جو اختلاف کیا انہوں نے اس میں۔
بعض نے فرمایا کہ یہ سات ہیں اور دلیل پیش کی

(۱) رواه مسلم والترمذی وقال
حسن صحيح عن ابی هريرة رفعه و
اللفظ لمسلم قال الترمذی و
فی الباب عن جابر وانس وحنظلة
الاسيدی قال شارحه اما حديث
جابر فاخرجه مسلم واما حديث
انس فاخرجه الشيخان واما حديث
حنظلة الاسيدی ويقال له حنظلة الكاتب
فاخرجه احمد باسناد جيد مرفوعا انتهى
(۲) فی نسخة وكفارة لما بينهن مالم

marfat.com

والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق واکل مال الیتیم واکل الربا والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات ،

متفق علیہ ۔

(۱) وقال ابن عباس رضی الله عنهما هی الی السبعین اقرب منها الی السبع وصدق والله ابن عباس

(۲) واما الحدیث فما فیه حصر الکبائر والذی یتجه ویقوم علیه الدلیل ان من ارتکب شیئًا

انہوں نے حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ فرمایا آپ نے بچو سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے تو ذکر فرمایا آپ نے اُن میں۔ شرک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جادو کرنا۔ اور قتل کرنا اس نفس کو جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے مگر ساتھ حق کے اور کھانا مال یتیم کا۔ اور کھانا سود کا۔ اور منہ موڑنا میدانِ جنگ سے۔ اور تہمت لگانا کسی پاک دامن عورت کو (متفق علیہ)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ ستر تک ہیں زیادہ قریب ان میں سے سات تک ہیں اور سچ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لیکن حدیث پاک میں کوئی

من الکبائر ،

(۳) فی نسخة : المسلم واعلم ان التوبة من کل معصیة واجبة علی الفور وحتم لازم علی کل عاص لا یجوز تاخیرها سواء کانت صغیرة او کبیرة وانها من مهمات الاسلام وقواعد الدین المتاکدة ووجوبها عند اهل السنة ثابت بالکتاب والسنة وظاهر النصوص القرآنیة والاحادیث النبویة والاثار السلفیة علی من ان تاب لله توبة نصوحا واجتمعت شروط التوبة فیه فانه یقبل منه توبة کرما منه وفضلا ومنة واحسانا ،

من هذه العظائم مما فيه حد فى الدنيا كالقتل والزنا والسرقة او جاء فيه وعيد فى الآخرة من عذاب اوغضب او تهديد اولعن فاعله لسان نبينا محمد صلى الله عليه وسلم فانه كبيرة

۴ ولابد من تسليم ان بعض الكبائر اكبر من بعض الاترى انه

تحدید نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو ارتکاب کرنا ہے ان گناہوں میں سے کسی ایک گناہ کا کہ دُنیا میں اس پر حد آئی ہو مثلاً قتل کرنا۔ زنا کرنا۔ چوری کرنا۔ یا جس میں وعید آئی ہو آخرت میں عذاب کی یا غصہ کی یا جھڑک کی یا ملعون گردانا گیا ہو اس کے کرنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے وہ گناہ کبیرہ ہوگا۔ لیکن لازمی طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ بعض کبائر اکبر الکبائر ہیں۔

بقیہ حاشیہ ص۳

(۱) متفق عليه أى رواه البخارى و مسلم عن ابى هريرة (قلت) وكذا رواه ابو داؤد والنسائى

(۲) رواه عبد الرزاق والطبرى فى تفسيره عند قوله : ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه ، سورة النساء

(۳) والكبيرة كل معصية فيها حد فى الدنيا او وعيد فى الآخرة وزاد شيخ الاسلام : او ورد فيها وعيد بنفى ايمان اولعن ونحوهما - والصواب تقسيم الذنوب بعضها اكبر من بعض وقال ابن عبد السلام الشافعى لم اقف للكبيرة على ضابط سالم من الاعتراض والضابط الذى قاله شيخ الاسلام وغيره من انها ما فيها حد او وعيد اولعن او

مع

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم عد الشرك
باللہ من الکبائر مع ان مرتکبہ
مخلد فی النار ولا یغفر لہ ابدا
قال اللہ تعالی: إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ
أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ
ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

الكبيرة الأولى:

الشرك بالله

فأكبر الكبائر الشرك بالله
تعالى وهو نوعان، احدهما ان يجعل
لله ندا ويعبد معه غيره من
حجر او شجر او شمس او قمر او نبي
او شيخ او نجم او ملك او غير ذلك
وهذا هو الشرك الاكبر الذي ذكره

کیا تمہیں دیکھا تو نے کہ شمار فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے شرک کو بھی کبائر میں حالانکہ اس کا مرتکب ہمیشہ
دوزخ میں رہیگا اور اس کی کبھی بھی بخشش نہ ہوگی جیسا
کہ فرمایا اللہ تعالے نے۔
بیشک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس کو جو اس کا شریک کرے
اور بخشتا ہے اس کے نیچے کے گناہ جس کے چاہے۔(النساء)

پہلا کبیرہ

(شرک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے)

پس اکبر الکبائر شرک باللہ ہے۔ اور دو قسم
ہے ایک یہ کہ ٹھہرائے واسطے اللہ تعالیٰ کے کوئی
شریک اور عبادت کرے اس کی بھی اللہ تعالیٰ کے
ساتھ خواہ وہ پتھر ہو یا درخت ہو یا سورج ہو یا
چاند ہو یا کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا ستارا ہو یا فرشتہ
ہو وغیرہ ذٰلك یہ وہ شرک اکبر ہیں جن کو ذکر

"تبرؤا او لیس منا او نفی ایمان
من اسلم الضابط وعن سعید بن
جبیر قال رجل لابن عباس الکبائر سبع
فقال ابن عباس هی الی السبعمائة اقرب
منها الی السبع غیر انه لا کبیرة
مع استغفار ولا صغیرة مع اصرار
وفی روایة عنه هی الی السبعین
اقرب وعدها العلماء فبلغت سبعین
او زادت علی السبعین.

marfat.com

عزوجل قال اللہ تعالیٰ "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ، وقال اللہ تعالیٰ "اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ" وقال اللہ تعالیٰ "اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰىہُ النَّارُ، والآیات فی ذالک کثیرۃ ط

فمن اشرک باللہ ثم مات مشرکا فھو من اصحاب النار قطعاً کما ان من امن باللہ ومات مومناً فھو من اصحاب الجنۃ وان عذب بالنار وفی الصحیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال (الا انبئکم باکبر الکبائر- ثلاثا- قالوا بلی یا رسول اللہ قال: الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس فقال: الا وقول الزور الا وشھادۃ الزور) فمازال یکررھا حتی قلنا لیتہ سکت، وقال صلی اللہ علیہ وسلم، (اجتنبوا السبع الموبقات) فذکر منھا الشرک باللہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم (من بدل دینہ فاقتلوہ) (الحدیث)

کیا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ الآیۃ ترجمہ بالا گزشتہ ہیں۔ دیگر ارشاد باری تعالیٰ۔ بے شک شریک بنانا بھاری بے انصافی ہے۔ (لقمان)

ارشاد باری۔ بے شک جس نے شریک ٹھہرایا اللہ تعالیٰ کا سو حرام کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (مائدہ)

اور بھی بے شمار آیات وارد ہیں اس میں جس نے شرک کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور مر گیا وہ مشرکانہ حالت میں پس وہ پکا کافر ہے۔ دوزخی ہے جس طرح وہ شخص جو ایمان لایا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور پھر مر گیا بحالتِ ایمان وہ جنتیوں سے ہے اور اگرچہ عذاب دیا جاوے اس کو آگ میں اور صحیح میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔

تو عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ تو آپ نے فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور نافرمانی کرنا والدین کی۔ اور آپ اس وقت تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اُٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا دیکھو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا پھر بار بار تکرار فرمایا آپ نے اسی بات کا یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ خاموش ہو جاتے۔ اور فرمایا آپ نے بچو سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے پھر ذکر فرمایا آپ نے ان میں شرک باللہ کو اور فرمایا آپ نے جو شخص تبدیل کرے اپنے دین کو تو قتل کر دو اس کو (حدیث)

والنوع الثانی من الشرك الریاء
بالاعمال کما قال الله تعالیٰ: فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ
اَحَدًا، ای لا یرائی بعمله احدًا و
قال صلی الله علیه وسلم ایاکم
والشرك الاصغر، قالوا یارسول
الله وما الشرك الاصغر؟ قال:
الریاء یقول الله تعالیٰ یوم یجازی
العباد باعمالهم اذهبوا الی الذین کنتم
تراءونهم باعمالکم فی الدنیا فانظروا
هل تجدون عندهم جزاء

وقال صلی الله علیه وسلم "یقول
الله من عمل عملا اشرك معی فیه غیری
فهو للذی اشرك وانا منه بری

وقال من سمع سمع الله به ومن
رایا رایا الله به" وعن ابی هریرة
رضی الله عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ
علیه وآله وسلم قال: رب صائم
لیس له من صومه الا الجوع والعطش
ورب قائم لیس له من قیامه الا السهر
یعنی انه اذا لم یکن الصلاة والصوم
لوجه الله تعالی فلا ثواب له. کما
روی، عنه صلی الله علیه وسلم
انه قال: ومثل الذی یعمل للریاء

دوسرا قسم کا شرک کا ریاکاری ہے (یعنی) لوگوں
کو دکھلانے کے لئے کوئی نیک عمل کرنا جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے فمن کان یرجو لقاء ربہ
فلیعمل الآیۃ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ بچو شرک اصغر سے۔ عرض کیا یا رسول اللہ
شرک اصغر کیا ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا ریا۔ فرماوے گا اللہ تعالیٰ
بندوں کو جس روز بدلہ دیں گے ان کو ان کے اعمال
کا کہ جاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو دکھلانے کے لئے
تم نیکیاں کیا کرتے تھے دنیا میں دیکھو آیا کچھ پاتے
ہو ان سے کوئی معاوضہ؟

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایسا عمل کرے کہ شریک
کرے میرے ساتھ اس عمل میں کسی دوسرے کو
پس وہ عمل اس کے لئے ہو گا اور میں اس سے بیزار
ہوں۔ اور فرمایا آپ نے جو شخص نیکی کرے لوگوں
کو سنانے کیلئے تو سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو
اور جو لوگوں کو دکھلانے کیلئے عمل کرتا ہے تو اللہ
تعالیٰ دکھا دیتا ہے اس کو اور حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم نے بہت سے روزہ دار ہیں کہ نہیں ہوتا
کچھ حصہ ان کا ان کے روزہ سے بجز بھوک اور
پیاس مرنے کے۔ اور بہت سے نمازی ہوتے
ہیں کہ ان کی نماز سے ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا بجز
جاگنے کے یعنی جبکہ نہ ہو نماز اور روزہ واسطے اللہ

marfat.com

والسمعة كمثل الذي يملأ كيسه
حصى ثم يدخل السوق ليشتري
به فاذا فتحه قدام البائع فاذا هو
حصى وضرب به وجهه ولا منفعة
له في كيسه سوى مقالة الناس له
ما املأ كيسه ولا يعطى به شيئًا
فكذلك الذي يعمل للرياء والسمعة
فليس له من عمله سوى مقالة الناس
ولا ثواب له في الآخرة قال الله تعالى:
وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا، يعني
الاعمال التي عملوها لغير وجه الله تعالى
ابطلنا ثوابها وجعلناها كالهباء المنثور
وهو الغبار الذي يرى في شعاع
الشمس وروى (١) عدي بن حاتم
الطائي رضي الله عنه عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال" يؤمر
بفئام - اي - جماعات - من الناس
يوم القيامه الى الجنة حتى اذا
دنوا منها واستنشقوا رائحتها
ونظروا الى قصورها والى ما
اعد الله لاهلها فيها نودوا ان اصرفوهم
عنها فانهم لا نصيب لهم فيها فيرجعون
بحسرة وندامة ما رجع
الاولون والآخرون بمثلها فيقولون

تعالیٰ کے پاس نہیں ہوتا ثواب اُن کے لئے جیسا کہ
روایت کیا گیا ہے آپ سے کہ مثال اس شخص کی جو
عمل کرے واسطے دکھلانے لوگوں کے اور شہرت کے
مثل اس شخص کے ہے جو کنکریوں کی تھیلی بھر کر بازار
میں جائے تاکہ کوئی چیز خرید لائے پھر جب دکاندار
کے سامنے وہ تھیلی کھولے تو کنکریاں ہیں تو مارے
گا وہ دکاندار وہ کنکریاں اس کے منہ پر اور نہیں کوئی
نفع اس کو سوائے لوگوں کی باتوں کے اور نہ حاصل
کر سکے گا اُن کنکریوں سے کوئی چیز سو اسی طرح سے
وہ شخص جو عمل کرتا ہے واسطے ریاکاری کے پس
کوئی فائدہ نہیں اس کے لئے اس کے عمل میں بجز
لوگوں کی باتوں کے اور نہ کوئی ثواب ہے اس کے
لئے قیامت میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

اور ہم پہنچے ان کے کاموں پر جو انہوں نے کئے تھے
پھر ہم نے کر ڈالا ان کو خاک اڑتی ہوئی۔ (فرقان)
یعنی یہ وہ اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوائے دوسرے
کے لئے کئے گئے تھے باطل کردیں گے ہم ان کا ثواب
اور کردیں گے ان عملوں کو مثل پراگندہ غبار کے
عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا جائے
گا بعض جماعتوں کو لوگوں میں سے قیامت کے
دن جنت کی طرف جانے کا یہاں تک کہ وہ جنت
کے قریب پہنچ جائیں گے اور جنت کی خوشبوئیں
بھی سونگھ لیں گے اور جنت کے محلات کو بھی دیکھ
لیں گے اور ان چیزوں کو بھی جو اللہ تعالیٰ نے

marfat.com

ربنا لو ادخلتنا النار قبل ان ترینا ما اریتنا من ثواب ما اعددت لاولیائك كان اهون علینا فیقول الله تعالیٰ ذلك ما اردت بكم كنتم اذا خلوتم بارزتمونی بالعظائم واذا لقیتم الناس لقیتموهم مخبتین تراءون الناس باعمالكم خلاف ما تعطونی من قلوبكم هبتم الناس و لم تهابونی واجللتم الناس ولم تجلونی وتركتم للناس ولم تتركوا لی۔ یعنی لاجل الناس۔ فالیوم اذیقكم الیم عقابی مع ما حرمتكم من جزیل ثوابی

۲؎ وسال رجل رسول الله ما النجاة؟ فقال صلی الله علیه وسلم ان لا تخادع الله، قال وكیف یخادع الله قال: ان تعمل عملا امرك الله ورسوله به وترید به غیر وجه الله واتق الریاء فانه الشرك الاصغر وان المرائی ینادی علیه یوم القیامة علی رؤس الخلائق باربعة اسماء یا مرائی یا غادر یا فاجر یا خاسر ضل عملك

اہل جنت کے لئے تیار کی ہیں۔

پھر پکارے جائیں گے کہ واپس لوٹا دو ان کو جنت کی طرف سے اس لئے کہ کوئی حصہ نہیں ان کے لئے جنت میں چنانچہ لوٹیں گے وہ لوگ ساتھ حسرت اور ندامت کے کہ نہیں لوٹا ہوگا کوئی ان سے پہلے اور نہ پیچھے ان کی طرح پھر عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار اگر داخل کرتا تو ہم کو دوزخ میں قبل ازیں کہ دیکھا ہم نے اس کو جو ہم کو دکھایا تو نے انعام اعمال کا جو تیار کر رکھا ہے تو نے اپنے دوستوں کے لئے تو آسان ہوتا ہمارے لئے۔ تو فرماویگا اللہ تعالیٰ یہ وہ ہے جو ارادہ کیا میں نے تمہارے لئے کہ جب تم علیحدگی میں ہوتے تھے تو مقابلہ کرتے تھے میرے ساتھ بڑے بڑے گناہوں سے اور جب ملتے تھے لوگوں سے تو عاجزانہ شکل بنا کر ملتے تھے۔ دکھلاتے تھے تم اپنی نیکیاں لوگوں کو برخلاف اس کے جو کرتے تھے میرے ساتھ اپنے دلوں سے تم لوگ لوگوں سے تو ڈرتے تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے بڑا سمجھتے تھے تم لوگوں کو نہیں بڑا سمجھتے تھے تم مجھ کو اور چھوڑتے تھے تم عمل لوگوں کے لئے اور نہیں چھوڑتے تھے میرے لئے پس آج چکھاؤنگا تم کو عذاب دردناک اپنا ساتھ اس کے جو محروم کروں گا تمہیں

۱؎ اخرجه الطبرانی وابونعیم والبیهقی وابنا عساكر والنجار والحسن بن سفیان وذكره فی الترغیب بصیغة التمریض وهی وردی عن عدی الخ وذكره ابن الجوزی فی الموضوعات ونازعه السیوطی

۲؎ ابن ابی الدنیا من روایة جبلة الیحصبی عن صحابی لم یسم واسناده ضعیف او عراقی

ويبطل اجرك فلا اجر لك عندنا اذهب فخذ اجرك ممن كنت تعمل له يا مخادع ؛ وسئل بعض الحكماء رحمهم الله من المخلص: فقال المخلص الذي يكتم حسناته كما يكتم سيئاته وقيل لبعضهم: ما غاية الاخلاص ؟ قال: ان لا تحب محمدة الناس، وقال الفضيل بن عياض رضي الله عنه: ترك العمل لاجل الناس رياء، والعمل لاجل الناس شرك، والاخلاص ان يعافيك الله منهما. اللهم عافنا منهما واعف عنا.

الكبيرة الثانية

قتل النفس: قال تعالى: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا) وَقَالَ تعالى (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ

اپنے بڑے انعام سے چنانچہ ایک آدمی نے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نجات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہ دھوکا دے تو اللہ تعالیٰ کو۔ تو اس نے عرض کیا کہ اللہ کو دھوکا دینا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عمل کرے تو جس کا حکم دیا ہو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ارادہ کرے تو اس عمل میں غیر اللہ کا۔ اور بچ تو ریا سے کہ وہ شرک اصغر ہے اور بلاشبہ ریاکار آدمی پکارا جائے گا قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے چار ناموں سے۔ او ریاکار۔ او دھوکا باز۔ او فاجر او نقصان پانے والے کھوئے گئے تیرے اعمال اور باطل ہو گیا تیرا اجر پس میرے پاس تیرے لئے کوئی اجر نہیں ہے اے دھوکا باز!۔ جا کر لے اپنا اجر اس سے جس کے لئے تو عمل کرتا تھا (دنیا میں) بعض حکماء سے دریافت کیا گیا کہ مخلص کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مخلص وہ ہے جو چھپائے اپنی نیکیوں کو جس طرح چھپاتا ہے اپنی برائیوں کو اور بعض سے پوچھا گیا کہ غایت اخلاص کی کیا ہے؟

تو کہا یہ کہ نہ چاہے تو تعریف کرانی اپنی لوگوں سے۔ اور فضیل بن عیاض رضؓ نے فرمایا کہ کسی عمل کو لوگوں کے لئے چھوڑ دینا ریا ہے اور کرنا عمل کا واسطے لوگوں کے شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ بچائے تجھ کو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے

اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْهُمَا وَاعْفُ عَنَّا

(آمین)

فِيْهِ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
عَمَلًا صَالِحًا) وقال تعالى (مِنْ اَجْلِ
ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ
اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ
النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا
فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا)،
وقال الله تعالى (وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ
سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ) و
قال النبي صلى الله عليه وسلم
اجتنبوا السبع الموبقات (۱) فذكر
قتل النفس التي حرم الله الا
بالحق (۲) وقال رجل للنبي صلى
الله عليه وسلم: اى الذنب
اعظم عند الله تعالى؟ قال:
ان تجعل لله ندا وهو خلقك
قال: ثم اى؟ قال "ان تقتل ولدك
خشية ان يطعم معك" قال:
ثم اى؟ قال "ان تزانى حليلة
جارك" فانزل الله تعالى تصديقها

دوسرا کبیرہ

کسی کو ناحق قتل کرنا

اللہ جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہیگا اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب ۔ (نسآء)

اور دوسری جگہ فرمایا ۔ اور وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہیئے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو کوئی کرے یہ کام وہ جا پڑا گناہ میں دونا ہوگا اس کو عذاب قیامت کے دن اور پڑا رہیگا اس میں خوار ہو کر مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کیا کچھ کام نیک ۔ (الآیۃ)

آیت دیگر ـــــ اسی سبب سے لکھا ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلا عوض جان کے یا بغیر فساد کرنے کے ملک میں تو گویا قتل کر ڈالا اس نے سب لوگوں کو اور جس نے زندہ رکھا ایک جان کو تو گویا زندہ کر دیا سب لوگوں کو ۔ (مائدہ)

---

(۱) تمام الحديث. قيل وما هن يا رسول الله؟ قال: الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله الا بالحق واكل مال اليتيم واكل الربا والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات. رواه خ، م، د، س قاله المنذري

(۲) رواه البخاري ومسلم بدون الاية ورواه الترمذي والنسائي في رواية بهما مع ذكر الاية كلهم عن ابي مسعود الانصاري قاله المنذري في الترغيب والترهيب.

marfat.com

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ) الاٰية.

وقال (۱) صلى الله عليه وسلم
"اذا التقى المسلمان بسيفهما فالقاتل
والمقتول فى النار" قيل: يا
رسول الله، هذا القاتل فما بال
المقتول؟ قال ولانه كان حريصًا
على قتل صاحبه،

قال الامام ابوسليمان الخطابي
رحمه الله: هذا انما يكون كذلك
اذا لم يكونا يقتتلان على تاويل
انما يقتتلان على عداوة بينهما و
عصبية اوطلب دنيا اورئاسة
اوعلو؛ فاما من قاتل اهل البغى على
الصفة التى - يجب قتالهم بها او
دفع عن نفسه اوحريمه فانه لايدخل
فى هذه لانه مامور بالقتال للذب
عن نفسه غير قاصد به قتل صاحبه
الا ان كان حريصًا على قتل صاحبه
ومن قاتل باغيًا او قاطع طريق
من المسلمين فانه لا يحرص على
قتله انما يدفعه عن نفسه فان

آیت دیگر ــــــ اور جب بیٹی جیتی گاڑ دی گئی
تو پوچھیں کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی۔ (تکویر)
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بچو تم
سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے پھر ذکر فرمایا
آپ نے قتل کرنے کو اس نفس کے جس کو منع
کیا اللہ تعالٰی نے مگر ساتھ حق کے ــــ اور پوچھا
ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا
گناہ بہت بڑا ہے اللہ تعالٰی کے نزدیک؟
آپ نے فرمایا کہ ٹھہرائے تو واسطے اللہ تعالٰی
کے کوئی شریک حالانکہ اس نے پیدا کیا ہے تجھ کو۔ پھر
اس شخص نے پوچھا اور کون سا گناہ؟
آپ نے فرمایا کہ قتل کرے تو اپنے بیٹے کو اس
خوف سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا۔ پھر اس
نے پوچھا اور کون سا گناہ ہے؟
آپ نے فرمایا کہ زنا کرے تو پڑوسی کی بیوی
سے چنانچہ اتاری اللہ تعالٰی نے اس کی تصدیق میں
یہ آیت وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ الاٰية۔ ترجمہ
اوپر گذر چکا ہے ــــ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب مقابلہ کریں دو مسلمان اپنی
تلواروں سے (یعنی لڑ پڑیں آپس میں) تو قاتل
اور مقتول دونوں دوزخ میں ہیں۔ دریافت کیا کہ
یارسول خدا یہ تو قاتل ہے پھر کیا حال ہے مقتول کا؟
آپ نے فرمایا اس لئے کہ بیشک وہ مقتول بھی حریص

(۱) رواه احمد والشيخان كما فى الزواجر

انتهى صاحبه كف عنه ولم يتبعه
فان الحديث لم يرد فى اهل هذه
الصفة - فاما من خالف هذا النعت
فهو الذى يدخل فى هذا الحديث
الذى ذكرنا والله اعلم

وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم (۱) "لا ترجعوا بعدى كفاراً
يضرب بعضكم رقاب بعض" و
قال رسول الله عليه وسلم (۲) "لا
يزال العبد فى فسحة من دينه
مالم يصب دما حراما" وقال
(۳) صلى الله عليه وآله وسلم
اول مايقضى بين الناس يوم
القيامة فى الدماء وفى الحديث
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
(۴) قال . لقتل مومن اعظم عند الله

تھا اپنے ساتھی کے قتل کرنے پر امام ابو سلیمان
خطابی رحمہ کہتے ہیں کہ یہ اس وقت ہے جبکہ نہ ہوں دونو
کسی تاویل شرعی پر بلکہ لڑ پڑیں باہمی عداوت پر آپس
میں یا تعصب پر بر طلب دنیا پر یا طلب ریاست پر یا
اپنے بڑا بننے پر مگر وہ شخص جو قتل کرے باغیوں کو اس
حالت پر جو واجب ہے قتل کرنا ان کا یا دفع کرتا ہے
اپنے نفس سے یا بیوی سے پس تحقیق وہ آدمی اس
وعید میں داخل نہ ہوگا اس لئے کہ وہ مامور ہے واسطے
قتل کرنے کے یہ سبب دور کرنے تکلیف کے اپنی ذات
سے بشرطیکہ نہ ارادہ کرتا ہو قتل کرنے کا اپنے ساتھی کو
مگر یہ کہ ہو حریص اوپر قتل کرنے اپنے ساتھی کے ۔ اور
جو شخص لڑائی کرتا ہے باغی سے یا قطاع طریق سے تو
تحقیق وہ نہیں چاہتا قتل کرنا اس کو بلکہ وہ تو مدافعت
کرتا ہے اپنی ذات سے ۔ پھر اگر رک جائے ساتھی
اس کا تو وہ بھی اس سے رک جاوے گا اور نہ لڑے گا
اور نہ پیچھے پڑے گا اس کے بیشک حدیث پاک نہیں

(۱) متفق عليه من حديث ابى بكرة وهو قطعة من (خطبة الوداع)
(۲) تمامه . وقال ابن عمر من ورطات الامور التى لا مخرج لمن اوقع نفسه
فيها سفك الدم الحرام بغير حله رواه البخارى والحاكم وقال صحيح على شرطهما
والورطات جمع ورطة وهى المشكلة وكل امر تعسر النجاة منه اهـ ترغيب
والترهيب للمنذرى (۳) رواه البخارى ومسلم والترمذى والنسائى
وابن ماجة من حديث ابن مسعود قاله المنذرى فى الترغيب
(۴) رواه النسائى والبيهقى من حديث بريدة وشاهده عند مسلم والنسائى
والترمذى من حديث عبد الله بن عمرو مرفوعا وموقوفا قاله المنذرى ورواه
البيهقى والاصبهانى وابن ماجه باسناد حسن عن البراء بن عازب مرفوعا ه منذرى

marfat.com

من زوال الدنيا" وقال (۱) صلی الله
عليه وسلم، الكبائر الاشراك
بالله وقتل النفس واليمين الغموس
وسميت غموسا لانها تغمس
صاحبها فی النار، وقال صلی الله
عليه وسلم، لا تقتل نفس
ظلما الا كان على ابن آدم الاول
كفل من دمها لانه اول من سن
القتل" مخرج فی الصحيحين و
قال صلی الله عليه وسلم، من قتل
معاهدا لم يرح رائحة الجنة ان
رائحتها لتوجد من مسيرة اربعين
عاما" اخرجه البخاری
(۲) فاذا كان هذا فی قتل المعاهد
وهو الذی اعطی عهدا من اليهود
والنصاری فی دار الاسلام فكيف
يقتل المسلم وقال صلی الله عليه
وسلم الا ومن قتل نفسا معاهدة
لها ذمة الله وذمة رسوله فقد اخفر
ذمة الله ولا يرح رائحة الجنة وان

وارد ہوئی اس تعریف والوں کے لئے مگر وہ شخص جو
مخالفت کرے اس امر کی پس داخل ہوگا وہ اس حدیث
پاک میں جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے (وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب)
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لوٹنا تم میرے
بعد کفر کی طرف کہ مارے بعض تمہارا بعض کی گردن کو۔
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ دین کی فراخی
ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نہ کرے ارتکاب دمِ حرام
کا (یعنی قتل)
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے
روز سب سے پہلے جو فیصلہ لوگوں میں ہوگا وہ قتل
کا ہوگا۔ اور حدیث پاک میں ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ قتل ہو جانا مومن کا بہت ہی سخت ہے
اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کی تباہی سے۔ اور
فرمایا آپ نے کہ کبیرہ گناہ شرک باللہ اور قتل کرنا کسی
جی کا ہے۔ اور جھوٹی قسم کھانا اور اسی وجہ سے اس
کا نام غموس رکھا گیا ہے کہ غوطہ دیگی اپنے صاحب کو آگ
میں۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قتل
کیا جاتا کوئی شخص بطورِ ظلم کے مگر ہوتا ہے اوپر بیٹے
آدم علیہ السلام کے حصہ اس کے قتل کرنے کا
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قتل کرے

(۱) رواه البخاری ومسلم والنسائی من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص
اه منذری"
(۲) والنسائی عن ابن عمر ورفعه كما ذكره المصنف، فی رسالة الصغری
فی الكبائر وكذا المنذری فی الترغيب۔

ريحها ليوجد من مسيرة خمسين خريفاً وصححه الترمذي وقال صلى الله عليه وسلم "من أعان على قتل مسلم بشطر كلمة لقي الله مكتوب بين عينيه آيس من رحمة الله تعالى" رواه الإمام أحمد (٢) وعن معاوية رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "كل ذنب عسى الله ان يغفره الا الرجل يموت كافراً او الرجل يقتل مؤمناً متعمداً" نسئل الله العافية.

الكبيرة الثالثة

في السحر لان الساحر لا بد وان يكفر قال الله تعالى (ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر) وما للشيطان الملعون غرض في تعليمه الانسان السحر الا ليشرك به قال الله تعالى مخبراً عن هاروت

معاہد کو نہیں سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی حالانکہ وہ خوشبو چالیس برس کے راستہ تک پائی جاتی ہے۔ (بخاری)

پھر جب یہ وعید معاہد کے قتل کرنے کے لئے ہے حالانکہ وہ عہد کیا ہے یہود و نصاریٰ کے ساتھ دار الاسلام میں تو کیا سزا ہوگی مسلمان کو قتل کرنے کی؟

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو جو شخص قتل کرے کسی معاہد کو جس کیلئے عہد ہے اللہ اور رسول کا تو خوشبو جنت کی حالانکہ وہ پائی جاتی ہے پچاس برس کے راستہ تک دور ——— اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مدد کرے کسی مسلمان کے قتل کرنے پر کسی معمولی سی بات پر تو ملیگا وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں کہ لکھا ہوا ہوگا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ناامید اللہ تعالیٰ کی رحمت سے (رواہ احمد)

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُمید ہے جو معاف کردے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو مگر وہ جو کفر کرتا مر گیا یا وہ جو قتل کرے کسی مسلمان کو دیدہ دانستہ۔ (نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَه)

تیسرا کبیرہ

(جادو کرنے میں)

بیشک جادوگر کفر میں پڑتا ہے (قولہ تعالیٰ)

(١) وابن ماجه وفي اسناده مقال قاله المصنف في رسالة الصغرى والاصبهاني كلهم عن ابي هريرة رفعه ورواه البيهقي من حديث ابن عمر رفعه ذكره المنذري في الترغيب وذكره بصيغة التمريض.

(٢) اخرجه النسائي والحاكم وقال صحيح الاسناد ورواه دوحب قال وصححه عن ابي الدرداء رفعه اهـ ترغيب.

marfat.com

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا
اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ
بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ
بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ) اى من نصيب.

فترى خلقا كثيرا من الضلال يدخلون فى السحر ويظنونه حراما فقط وما يشعرون انه الكفر فيدخلون فى تعلم السيمياء (٢) (١) وعملها وهى محض السحر وفى عقد الرجل عن زوجته وهو سحر وفى محبة الرجل للمرأة وبغضها له واشباه ذلك بكلمات مجهولة اكثرها شرك وضلال.

وحد الساحر القتل لانه كفر بالله او مضارع الكفر قال النبى صلى الله عليه وسلم، اجتنبوا السبع الموبقات، فذكر منها السحر

اور کفر نہیں کیا سلیمان نے لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو۔ (الآیۃ)

اور شیطان ملعون کی انسان کو جادو سکھلانے سے کوئی غرض نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور زجر کے ہاروت اور ماروت کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔

اور نہیں سکھاتے تھے وہ دونوں فرشتے کسی کو جب تک ایسا نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش کیلئے ہیں سو تو کافر مت ہو (الآیۃ) (الآیۃ)

چنانچہ تو دیکھتا ہے کہ بہت لوگ بوجہ گمراہی کے جادوگری میں داخل ہوتے ہیں۔ اور فقط یہی خیال کرتے ہیں کہ جادو کرنا حرام ہے اور وہ یہ نہیں جانتے کہ وہ تو کفر ہے چنانچہ پڑتے ہیں سیمیا میں اور اس کے عمل میں حالانکہ یہ بالکل جادو ہے مردوں کو اپنی عورتوں سے بند کرنا حالانکہ وہ جادو ہے اور مرد کو عورت کی محبت میں اور عداوت میں اور اسی طرح ساتھ کلمات مجہولہ کے جو اکثر ان میں سے شرک اور گمراہی ہے اور جادو کرنے والے کی سزا قتل کرنا ہے اس لئے کہ وہ جادو کرنا کفر باللہ ہے یا مشابہ ہے کفر کے۔

(١) فى بعض النسخ (الكيمياء) بالكاف والمراد بها كيمياء السحرة التى غرضها الوصول الى (اكسير الحياة) الذى يحول الشيخوخة والهرم بزعمهم شبابا وكذلك (حجر الفلاسفة) الذى يحول النحاس وغيره فى زعمهم ذهبا اما الكيمياء الصناعية التى هى معرفة خواص الاجسام تحليلا وتركيبا فليست مرادة بهذا الذم

(١) والموبقات المهلكات فليتق العبد ربه ولا يدخل فيما يخسره الدنيا والآخرة وجاء.

(٢) عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: حد الساحر ضربه بالسیف والصحیح انه من قول جندب. و عن بجالة بن عبدة.

(٣) انه قال: اتانا کتاب عمر رضی الله عنه قبل موته بسنة ان اقتلوا کل ساحر وساحرة وعن وهب بن منبه قال: قرأت فی بعض الکتب: یقول الله عز وجل لا اله الا انا لیس منی من سحر ولا من سحر له ومن تکهن له ولا من تطیر ولا من تطیر له. وعن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال: الکاهن ساحر والساحر کافر. وعن ابی موسی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، ثلاثة لا یدخلون الجنة: مدمن خمر وقاطع رحم ومصدق بالسحر، رواه الامام احمد فی مسنده.

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے چنانچہ ذکر فرمایا آپ نے اُن میں سے جادو کرنے کو لہٰذا بندہ کو اپنے پروردگار سے ڈرنا چاہیئے اور ایسی چیزوں میں نہ پھنسے جن میں دُنیا اور آخرت کا نقصان ہو ـــــ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جادو کرنے والے کی سزا قتل کرنا ہے تلوار سے۔ اور بالکل درست ہے جو حضرۃ جندب کے قول سے اور بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس آیا (جس میں لکھا ہُوا تھا) کہ قتل کرو ہر جادوگر مرد اور عورت کو وہب ابن مُنبہ رض سے روایت ہے کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں کوئی معبود سوائے میرے اور نہ میری طرف سے کوئی جادو ہے نہ وہ جس کے لئے جادو کیا گیا ہو۔ اور نہ جو کوئی کہانت کرے یا جس کے لئے کہانت کی جائے اور نہ جو تطیر کرے اور نہ جس کے لئے تطیر کیا جاوے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔

اور ابی موسیٰ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین قسم کے آدمی ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ شراب پینے والا اور قطع رحمی

---

(١) تقدم انفا بلفظه وتخریجه
(٢) رواه الترمذی وقال الصحیح انه من قول جندب اه زواجر
(٣) رواه البخاری

marfat.com

(١) وعن ابن مسعود ،
(٢) رضی اللہ عنہ مرفوعاً قال الرقی
والتمائم والتولة شرك ، التمائم
جمع تميمة وهی خرزات او خروز
يعلقها الجهال على انفسهم واولادهم
ودوابهم يزعمون انها ترد العين
وهذا من فعل الجاهلية ومن
اعتقد ذلك فقد اشرك والتولة
بكسر التاء وفتح الواو نوع من
السحر وهو تحبيب المرأة الى زوجها
وجعل ذلك من الشرك لاعتقاد
الجهال ان ذلك يؤثر بخلاف ما قدر
الله تعالى .
(٣) قال الخطابی

کرنیوالا ۔ اور جادو کی تصدیق کرنیوالا (مسند امام احمد)
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رُقی کرنا،
تمائم اور تولہ شرک ہیں۔ تمائم تمیمہ کی جمع ہے
جاہل لوگ کوڑیاں اور گھونگھے وغیرہ پرو کر اپنی اولاد
اور اپنے جانوروں کے گلے میں ڈالتے تھے اس خیال
سے کہ نظر بد دور ہو جاتی ہے اور فعل جاہلیت کا ہے
اور جو شخص عقیدہ رکھے اس قسم کا یقیناً اس نے شرک کیا۔
اور تولہ یہ بھی ایک جادو کا قسم ہے اور وہ یہ
کہ محبوب بناوے عورت کو خاوند کی نظر میں اس کو
بھی شرک کہا ہے۔ بوجہ اعتقاد جہال کے کہ اس کا اثر
اللہ کی تقدیر کے برخلاف ہوتا ہے۔
اور خطابی نے کہا کہ وہ رُقیہ جو قرآن مجید یا
اسمائے الٰہی سے ہو وہ جائز ہے کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے حضرت حسن اور

(١) وابن حبان فی صحيحه وابو يعلى والحاكم وصححه قال المنذری فی
الترهيب . من شرب الخمر -
(٢) رواه احمد وابوداؤد قاله المصنف فی رسالة الصغرى وابن حبان
والحاكم وصححاه افاده المنذری فی ترغيبه .
(٣) (فائدہ) قال المصنف فی رسالة الصغرى فی آخر الكبيرة الثالثة واعلم
ان كثيرا من هذه الكبائر بل عامتها الا الاقل يجهل خلق من الامة تحريمه
وما بلغه الزجر فيه ولا الوعيد .
فهذا الضرب فيه تفصيل ينبغی للعالم ان لا يستعجل على الجاهل بل
يرفق به ويعلمه مما علمه الله ولا سيما اذا كان قريب العهد بجاهلية، قد
نشأ فی بلاد الكفر البعيدة واسر وجلب الى ارض الاسلام وهو شركی او =

بل رحمه الله واما اذا كانت الرقية بالقرآن اوباسماء الله تعالى فهى مباحة لان النبى صلى الله عليه وسلم كان يرقى الحسن والحسين رضى الله عنهما فيقول ، اعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة وبالله المستعان وعليه التكلان

حسین رضی اللہ عنہما کو اور یوں پڑھا کرتے تھے۔

اعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة وبالله المستعان وعليه التكلان ۔

پ

= کرجی مشرك لا يعرف بالعربي فاشتراه اميرتركى لا علم عنده ولا فهم فبالجهد انه يلفظ بالشهادتين فان فهم بالعربي حتى فقه معنى الشهادتين بعد ايام وليالى فيها ونعمت ثم قد لا يصلى وقد يصلى وقد يقرا الفاتحة مع الطول ان كان استاذه فيه دين ما فان كان استاذه نسخة منه فمن اين لهذا المسكين ان يعرف شرائع الاسلام والكبائر واجتنابها والواجبات واتيانها فان عرف هنا موبقات الكبائر وحذر منها واركان الفرائض واعتقدها فهو سعيد وذلك نادر فينبغى للعبد ان يحمد الله تعالى على العافية (فان قيل) هو فرط لكونه ما سأل عما يجب عليه (قيل) ما دار فى نفسه ولا استشعر ان سؤال من يعلمه يجب عليه ومن لم يجعل الله له نورا فماله من نور فلا يأثم احد الا بعد العلم وبعد قيام الحجة عليه والله لطيف بعباده رءوف بهم قال تعالى (وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا) وقد كان سادة الصحابة بالحبشة، وينزل الواجب والتحريم على النبى صلى الله عليه وسلم فلا يبلغهم الا بعد اشهر فهم فى تلك الاشهر معذورون بالجهل حتى يبلغهم النص وكذا يعذر بالجهل من لم يعلم حتى يسمع النص والله اعلم (۲) هو الامام احمد بن محمد ابن ابراهيم بن الخطاب ابو سليمان الخطابى صاحب التصانيف الممتعة كشرح سنن ابى داود وغيره توفى سنة ۳۸۸ ھ ببلدة بست

الکبیرة الرابعة

فی ترك الصلاة قال الله تعالیٰ
(فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا،

قال ابن عباس رضی الله عنهما ليس معنی اضاعوها ترکوها بالکلية و لكن اخروها عن اوقاتها وقال سعيد بن المسيب امام التابعين رحمه الله هو ان لا يصلی الظهر حتی ياتی العصر ولا يصلی العصر الی المغرب ولا يصلی المغرب الی العشاء ولا يصلی العشاء الی الفجر ولا يصلی الفجر الی طلوع الشمس فمن مات وهو مصر علی هذه الحالة ولم يتب وعده الله بغی وهو واد فی جهنم بعيد قعره خبيث طعمه وقال تعالیٰ فی آية اخریٰ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ، ای غافلون عنها متهاونون بها وقال سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه : سالت رسول الله صلی الله عليه وسلم عن الذين هم عن صلاتهم ساهون

چوتھا کبیرہ

(نماز کا چھوڑنا)

پھر ان کی جگہ آئے ناخلف کھو بیٹھے نماز اور پیچھے پڑ گئے مزوں کے، سو آگے دیکھیں گے گمراہی کو مگر جس نے توبہ کر لی اور یقین لایا اور کی نیکی سو وہ لوگ جائیں گے بہشت میں اور ان کا حق ضائع نہ ہوگا کچھ۔ (مریم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نماز ضائع کرنے کا یہ معنی نہیں کہ وہ بالکل ہی نہ پڑھتے تھے بلکہ یہ معنیٰ ہیں کہ تاخیر کرتے تھے اپنے اوقات سے۔ اور سعید بن مسیب رضؓ امام التابعین نے فرمایا وہ یہ ہے کہ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت آنے تک نہ پڑھے اور عصر کو مغرب کے وقت آنے تک اور مغرب کو عشاء تک اور عشا کو فجر تک اور فجر کو طلوع آفتاب تک جو شخص اسی حال میں مر گیا اور توبہ نہ کی تو وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے غیّ کا اور وہ ایک وادی ہے دوزخ میں بہت ہے گہرائی اس کی اور خبیث ہے کھانا وہاں کا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ پھر خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ (ماعون)

سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تاخیر کرنے والے ان کے

marfat.com

قال وهو تاخير الوقت (۱) ای تاخیر الصلوٰة عن وقتها سماهم مصلین لکنهم لما تهاونوا بها واخروها عن وقتها وعدهم بویل وهو شدة العذاب، وقیل هو واد فی جهنم لو سیرت فیه جبال الدنیا لذابت من شدة حره وهو مسکن من یتهاون بالصلاة ویوخرها عن وقتها الا ان یتوب الی الله تعالی و یندم علی ما فرط وقال تعالی فی ایة اخری ، یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ، قال المفسرون المراد بذکر الله فی هذه الایات الصلوات الخمس فمن اشتغل بماله فی بیعه وشرائه ومعیشته وضیعته واولاده عن الصلاة فی وقتها کان من الخاسرین وهکذا قال النبی صلی الله علیه وسلم

وقتوں میں نام کو تو وہ نمازی ہیں لیکن بوجہ سستی کرنے اور تاخیر کرتے ہیں اوقات نماز کے وعدہ ہے ان کے لئے وَیْلٌ کا اور سخت عذاب ہے اور یوں بھی تفسیر کی کہ دوزخ میں ایک وادی ہے کہ اگر دنیا کے پہاڑ بھی اُن میں ڈالے جائیں تو پگھل جائیں بوجہ شدت گرمی کے اور ٹھکانہ ہے اُن کا جو سستی اور تاخیر کر کے نمازیں پڑھتے ہیں مگر یہ کہ توبہ کرلیں اور نادم ہو جائیں اس فعل پر جو کرتے رہتے تھے۔

قولہ تعالیٰ۔ اے ایمان والو غافل نہ کردیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ٹوٹے میں ہیں (یا المنافقون) مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ذکر اللہ سے پانچ وقتہ نمازیں مراد ہیں سو جو شخص اپنی تجارت میں یا دیگر کاروبار میں زمین اور اولاد وغیرہ کی وجہ سے غافل ہو جائے نماز سے اپنے اوقات میں ادا کرنے سے تو ہوگا نقصان پانے والوں میں سے اور اسی طرح فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو بندے سے حساب ہوگا قیامت کے دن اس کے عملوں سے وہ نماز ہوگی اگر وہ درست ہوئی

(۱) رواہ البزار فی مسندہ من روایة عکرمة بن ابراهیم وقال رواه الحافظ موقوفا ولم یرفعه غیره قال المنذری عکرمة هذا هو الازدی مجمع علی ضعفه والصواب وقفه یعنی انه من کلام سعد بن ابی وقاص اه ترغیب وقال به زید ابن علی فی تفسیر الغریب وابن عباس ومصعب بن سعد ومسروق والحسن

marfat.com

اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة
من عمله الصلاة فان صلحت
فقد افلح وانجح وان نقصت
فقد خاب وخسر (۱) وقال تعالى
مخبرا عن اصحاب الجحيم (ما
سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ
الْمِسْكِينَ ـ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ
الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ
الدِّينِ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ـ فَمَا
تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ)
وقال النبى صلى الله عليه و
سلم، العهد الذى بيننا وبينهم
الصلاة فمن تركها فقد كفر
(۲) وقال النبى صلى الله عليه
وسلم وبين العبد وبين الكفر
ترك الصلاة .

تو یقیناً کامیاب ہوا اور نجات پا گیا اور اگر وہ ناقص ہوگی تو یقیناً وہ نقصان پانے والا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بطور خبر دینے کے دوزخیوں سے۔

قولہ تعالیٰ: تم کاہے سے جا پڑے دوزخ میں وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور نہ تھے کھانا کھلاتے محتاج کو اور ہم تھے باتوں میں دھنستے دھنسنے والوں کے ساتھ اور ہم تھے جھٹلاتے انصاف کے دن کو یہاں تک کہ آ پہنچی ہم پر وہ یقینی بات پھر کام نہ آئے گی اُن کے سفارش کرنیوالوں کی (المدثر)

اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ عہد جو ہمارے اور اُن (کفار) کے درمیان ہے وہ نماز ہے پس جس نے چھوڑا نماز کو پس وہ بلاشبہ کافر ہوا۔ اور فرمایا آپ نے کہ (مومن) بندے اور کفر میں فرق ترک نماز ہے۔ (صحیحین)

اور بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جس نے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کر پس بے شک بری ہے ذمہ اللہ تعالیٰ کا اس سے۔ اور

(۱) عزاہ المنذری فی الترغیب الی الاوسط للطبرانی واشار الی ضعفه وذكر له شاهدا من حديث عبد الله بن قرط عند الطبرانی فی اوسطه ايضا وقال لا بأس باسناده ان شاء الله، وقال المصنف فی الصغری حسنة الترمذی من حديث ابی هريرة ، وكذا قال المنذری فی الترغيب رواه الترمذی وغيره عن ابی هريرة وقال حسن غريب ، واخرجه احمد وابو داؤد وابن ماجه عن تميم الدارى رفعه

(۲) رواه من حديث بريدة احمد وابوداود والنسائی والترمذی وقال حسن صحيح وابن ماجه وابن حبان فی صحيحة والحاكم وقال صحيح ولا نعرف له علة' منذری واخرج نحوه الطبرانی فی الكبير عن ثوبان رفعه

۵ حدیثان صحیحان وفی صحیح البخاری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال(۱)
ومن فاتتہ صلاۃ العصر حبط عملہ
وفی السنن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من ترک الصلوٰۃ متعمدًا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ

۲ وقال صلی اللہ علیہ وسلم امرت
ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا
اللہ ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ
فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءہم
واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ
متفق علیہ۔

۳ وقال صلی اللہ علیہ وسلم من
حافظ علیہا کانت لہ نورا وبرہانا ونجاۃ
یوم القیامۃ ومن لم یحافظ علیہا لم
تکن لہ نورا ولا برہانا ولا نجاۃ یوم
القیامۃ وکان یوم القیامۃ مع فرعون
وقارون وہامان وابی بن خلف۔

فرمایا آپ نے کہ حکم دیا گیا ہوں میں کہ لڑائی کروں
لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور قائم کریں نماز کو اور ادا کریں زکوٰۃ
کو پھر جب کریں اس طرح تو محفوظ ہو گئے مجھ سے
اُن کے خون اور مال مگر ساتھ حق کے اور ہوگا حساب
اُن کا اُوپر اللہ تعالیٰ کے۔ (متفق علیہ)
اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص نماز کا اہتمام
کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نُور ہوگی
اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور
نجات کا سبب ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ
کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نُور ہوگا اور
نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔
اس کا حشر فرعون، ہامان، ابی بن خلف
کے ساتھ ہوگا۔ اور قارون کے ساتھ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی حصہ نہیں ہے اسلام
میں کسی ایک کے لئے جس نے ضائع کیا نماز کو۔

۱) رواہ احمد ومسلم د، ی، ت۔ بالفاظ متقاربۃ، منذری واخرجہ ابن
ماجہ ومحمد بن نصر والطبرانی فی الکبیر عن انس رفعہ
۲) رواہ ابن ماجہ والبیہقی عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء
ولہ شواہد من حدیث معاذ عن الطبرانی فی الاوسط وعندہ فی الکبیر وعند احمد
واسنادہ صحیح ومن حدیث امیۃ مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند
الطبرانی ومن حدیث ام ایمن عند احمد والبیہقی وکلہا لا تخلو من مقال
ولکن یتعضد بہا افادہ المنذری فی الترغیب
۳) من حدیث عمر

marfat.com

لہ وقال عمر رضی الله عنه اما انه لا حظ لاحد فی الاسلام اضاع الصلوٰة.

قال بعض العلماء رحمهم الله وانما یحشر تارك الصلاة مع هولاء الاربعة لانه انما یشتغل عن الصلاة بماله او بملکه او بوزارته او بتجارته فان اشتغل بماله حشر مع قارون وان اشتغل بملکه حشر مع فرعون وان اشتغل بوزارته حشر مع هامان وان اشتغل بتجارته حشر مع ابی بن خلف تاجر الکفار بمکة ورویٰ الامام احمد عن معاذ بن جبل رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال، من ترك صلاة مکتوبة متعمداً فقد برئت منه ذمة الله عزوجل.

۲ وروی البیهقی باسناده۔

۳ ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه

اور بعض علماء نے تارک الصلوٰۃ کا حشر ان چار کے ساتھ اس لئے فرمایا ہے کہ بے شک وہ غافل ہوتا ہے نماز سے بہ سبب اپنے مال کے اور ملک کے اور وزارت اور تجارت کے۔

پھر اگر غفلت ہوتی بوجہ ملک کے تو حشر ہوگا ساتھ فرعون کے اگر بوجہ مال کے تو ساتھ قارون کے اور اگر بوجہ وزارت کے ہوتی تو ساتھ ہامان کے اور اگر بوجہ تجارت کے ہوتی تو ساتھ اُبی ابن خلف کے جو وہ ایک مشہور تاجر تھا مکہ کا۔ اور امام احمد بن حنبل نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کر تو بے شک بری ہے اس سے ذمہ اللہ تعالیٰ کا۔

اور روایت کیا بیہقی نے کہ حضرۃ عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل

لہ رواه احمد باسناد جید من حدیث عبد الله بن عمرو وکذا رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان فی صحیحة، منذری، وقال المصنف فی الرسالة الصغری لیس اسناده بذاك۔

۲ رواه احمد والطبرانی فی الکبیر واسناد احمد صحیح لو سلم من الانقطاع فان عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر لم یسمع من معاذ وفی الاوسط للطبرانی باسناد لا باس به فی المتابعات، منذری (قلت) وهو حدیث طویل فی النهی عن الشرك وعقوق الوالدین وترك الصلاة وشرب الخمر والفواحش۔

۳ ای فی الشعب بسند ضعفه وقال الحاکم: عکرمة لم یسمع من عمر قال و رواة عمر، عراقی۔

قال : جاء رجل الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
اى الاعمال احب الى الله تعالى فى الاسلام ؟
قال : الصلاة لوقتها ومن ترك الصلاة
فلا دين له والصلاة عماد الدين،
ولما طعن عمر بن الخطاب رضى
الله عنه قيل له : الصلوٰة يا امير
المومنين قال : نعم اما انه لا حظ
لاحد فى الاسلام اضاع الصلاة
وصلى رضى الله عنه وجرحه يثعب
(۱) دما وقال عبد الله بن شقيق
التابعى رضى الله عنه كان اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يرون شيئا من الاعمال تركه
كفر غير الصلاة وسئل على رضى الله
عنه عن امرأة لا تصلى فقال من
لم يصل فهو كافر.
(۲) وقال ابن مسعود رضى الله عنه
من لم يصل فلا دين له.
(۳) وقال ابن عباس رضى الله عنهما
من ترك صلاة واحدة متعمدا لقى الله

اسلام میں زیادہ پسندیدہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ؟
آپ نے فرمایا نماز پڑھنا اپنے وقت پر اور جس نے
ترک کیا نماز کو نہیں ہے دین اس کا اور نماز ستون
ہے دین کا ۔ اور جب نیزہ مارے گئے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ تو کہا گیا کہ نماز کا وقت ہے اے
امیر المومنین فرمایا ہاں بے شک کوئی حصہ نہیں
اسلام میں اس شخص کے لئے جس نے ضائع کیا نماز
کو تو نماز پڑھی آپ نے اس حالت میں کہ زخم
سے خون بہہ رہا تھا ۔

اور عبد اللہ بن شقیقؒ جو کہ تابعی ہیں نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ترک نماز
کے سوائے کسی چیز کو کفر نہ جانتے تھے ۔ حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے ایک عورت تارکِ نماز کے متعلق دریافت
کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے ۔

اور فرمایا ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے جو نماز نہیں
پڑھتا اس کا دین نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ جس نے ایک نماز بھی ترک کر دی
جان بوجھ کر تو ملے گا اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں کہ
وہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا ۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ملے
اللہ تعالیٰ کو اور ہو وہ ضائع کرنے والا نماز کو تو کوئی
پرواہ نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دوسری نیکیوں

---

(۱) يثعب بالعين المهملة اى يسيل.
(۲) اخرجه الترمذى والحاكم عنه عن ابى هريرة ذكره المصنف فى الصغرى
(۳) رواه محمد بن نصر موقوفا عليه ، منذرى

marfat.com

تعالیٰ وھو علیه غضبان۔

(١) وقال رسول الله صلی الله علیه و سلم (من لقی الله وھو مضیع للصلاۃ لم یعبأ الله بشیء من حسناته

ای ما یفعل وما یصنع بحسناته اذا کان مضیعًا للصلاۃ

(٢) وقال ابن حزم لا ذنب بعد الشرك اعظم من تاخیر الصلاۃ عن وقتها وقتل مومن بغیر حق وقال ابراھیم النخعی من ترك الصلاۃ فقد کفر وقال ایوب السختیانی مثل ذلك وقال عون بن عبد الله ان العبد اذا ادخل قبره سئل عن الصلاۃ اول شیء یسئال عنه فان جازت له نظر فیما دون ذلك من عمله وان لم تجز له لم ینظر فی شیء من عمله بعد وقال صلی الله علیه و سلم، اذا صلی العبد الصلاۃ فی اول الوقت صعدت الی السماء ولها نور حتی تنتهی الی العرش فتستغفر لصاحبها الی یوم القیامة وتقول حفظك الله کما حفظتنی، اذا صلی العبد الصلاۃ

کی یعنی دوسری نیکیوں پر بدلہ نہ ملے گا۔ جبکہ وہ نماز کو ضائع کرنے والا ہو۔ اور ابن حزم ؒ نے کہا کہ کوئی گناہ بڑا نہیں ہے بعد شرک کرنے کے تاخیر کرنے نمازوں میں اپنے اوقات سے اور مومن کو ناحق قتل کرنے سے۔ اور ابراہیم نخعی ؒ نے کہا جس نے نماز ترک کر دی بے شک اس نے کفر کیا۔ اور ایوب سختیانی نے بھی اسی طرح کہا ہے اور عون بن عبد اللہ نے کہا بے شک جب بندہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو پوچھا جاتا ہے نماز کے متعلق اگر نماز درست ہے تو دوسرے اعمال کو دیکھا جاتا ہے اور اگر نماز درست نہیں ہے تو دوسرے کسی عمل کیطرف نہیں دیکھا جاتا۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور اس کے لئے نور ہوتا ہے یہاں تک کہ پہنچتی ہے عرش کی طرف تو استغفار کرتی ہے اپنے ساتھی کے لئے قیامت تک اور کہتی ہے کہ حفاظت کرے اللہ تعالیٰ تیری جس طرح حفاظت کی تو نے میری۔ اور جب بندہ نماز پڑھتا ہے بے وقتی تو چڑھتی ہے طرف آسمان کے اس حال میں کہ اس پر ظلمت ہوتی ہے اور جب پہنچتی ہے آسمان تک تو لپیٹی جاتی ہے

(١) رواہ محمد بن نصر المروزی وابن عبد البر بلفظ فقد کفر، منذری

(٢) قال العراقی فی معناہ حدیث واول ما یحاسب به العبد الصلاۃ — وفیه فان فسدت فسد سائر عمله، رواہ الطبرانی فی الاوسط من حدیث انس،

marfat.com

فی غیر وقتها صعدت الی السماء و
علیها ظلمة فاذا انتهت الی السماء
تلفت کما یلف الثوب الخلق ویضرب
بها وجه صاحبها وتقول ضیعک الله
کما ضیعتنی۔

(۱) وروی ابو داود فی سننه
(۲) عن عبد الله بن عمرو بن العاص
رضی الله عنهما قال: قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة
لا یقبل الله منهم صلاتهم من تقدم
قوما وهم له کارهون ومن اعتبد
(۳) محررا ورجل اتی الصلاة دبارا
والدبار ان یأتیها بعد ان تفوته
وجاء عنه صلی الله علیه وسلم
انه قال من جمع بین صلاتین
من غیر عذر فقد اتی بابا عظیما
من ابواب الکبائر۔

جس طرح لپیٹا جاتا ہے پرانا کپڑا اور پڑھنے
والے کے منہ پر ماری جاتی ہے اور کہتی ہے کہ
ضائع کرے تجھے اللہ تعالیٰ جس طرح ضائع کیا
تو نے مجھ کو۔

اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اپنی سنن میں
عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں جن
سے اُن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ایک وہ جو
امام بنے (یعنی حاکم) قوم کا اور وہ اس کو نہ چاہتے
ہوں، دوسرا وہ جو غلام بنالے آزاد آدمی کو اور تیسرا
وہ جو نماز پڑھے بے وقت۔

اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اکٹھا کرے
دو نمازوں کو بغیر کسی عذر کے تو بے شک آیا
وہ کبائر کے بہت بڑے دروازہ سے

فنسأل الله التوفیق والعافیة انه
جواد کریم وارحم الراحمین ٥
آمین۔

(۱) رواه الطبرانی فی الاوسط من حدیث انس بسند ضعیف والطیالسی و
البیهقی فی الشعب من حدیث عبادة بن الصامت بسند ضعیف نحوه
قاله العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء۔

(۲) وکذا رواه ابن ماجه وفی سنده عبد الرحمن بن زیاد الافریقی مختلف
فیه افاده المنذری۔

(۳) هو ان یعتقه ثم یکتم عتقه او ینکره او یکرهه علی الخدمة بعد العتق قاله
الخطابی فی شرح السنن۔

marfat.com

ك فنسأل الله التوفيق والاعانة انه جواد كريم وارحم الراحمين.

فصل متى يؤمر الصبى بالصلاة

روى ابوداود فى السنن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، مروا الصبى بالصلاة اذا بلغ سبع سنين فاذا بلغ عشر سنين فاضربوه عليها، وفى رواية، مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع واضربوهم عليها وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم فى المضاجع"

قال الامام ابوسليمان الخطابى رحمه الله هذا الحديث يدل على اغلاظ العقوبة له اذا بلغ تاركا لها وكان بعض اصحاب الامام الشافعى رحمه الله تعالى يحتج به فى وجوب قتله اذا تركها متعمدًا بعد البلوغ ويقول اذا استحق الضرب وهو غير بالغ فيدل على انه يستحق بعد البلوغ من العقوبة ما هو ابلغ من

فصل

بچے کو نماز کیلئے کب کہا جائے؟

روایت کیا ابوداؤد نے سنن میں کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ حکم کرو نماز کے لئے بچہ جب سات برس کا ہو جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مارو نماز پڑھنے کیلئے (اگر نہ پڑھے)۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ کہو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کے لئے جبکہ وہ سات برس کے ہو جائیں اور مارو جبکہ وہ دس برس کے ہو جائیں اور الگ کرو اُن کو بستروں سے۔

امام ابوسلیمان خطابیؒ نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اوپر سخت سزا دینے کے تارک الصلوٰۃ کو جبکہ وہ بالغ ہو جائے۔ اور امام شافعیؒ کے بعض ساتھیوں نے اسی سے استدلال کیا ہے وجوب پر قتل کرنے اس شخص کے جبکہ بعد بالغ ہونے کے جان بوجھ کر نماز ترک کرے اور کہتے ہیں کہ جب مستحق ہو جاتا ہے مار کا حالانکہ وہ نابالغ ہے تو یہ دلیل ہے اس بات کی "تارک الصلوٰۃ" یقینا مستحق ہے ایسی سزا کا جو کہ زیادہ ہو مار سے

ك رواه الحاكم من حديث حنش عن ابن عباس وقال حنش هو ابن قيس ثقة قال المنذرى بل رواه غيرة لا نعلم احدا وثقة غير حصين، ترغيب

الضرب وليس بعد الضرب شيئ اشد من القتل.

وقد اختلف العلماء رحمهم الله في حكم تارك الصلاة فقال مالك والشافعي واحمد رحمهم الله. تارك الصلاة يقتل ضربًا بالسيف في رقبته. ثم اختلفوا في كفره اذا تركها من غير عذر حتى يخرج وقتها فقال ابراهيم.

(١) النخعي وايوب
(٢) السختياني وعبد الله بن المبارك واحمد
(٣) بن حنبل واسحٰق
(٤) ابن راهويه: هو كافر. واستدلوا بقول النبي صلى الله عليه وسلم العهد الذى بيننا وبينهم الصلٰوة فمن تركها فقد كفر. وبقوله صلى الله عليه وسلم، بين الرجل وبين الكفر ترك الصلاة.

اور تارک الصلوٰۃ کے بارہ میں عُلماء نے اختلاف کیا ہے۔ امام مالکؒ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ تارک الصلوٰۃ کی گردن تلوار سے ماری جائے پھر اس کے کفر میں بھی اختلاف کیا ہے کہ جب وہ چھوڑ دے نماز کو بغیر عذر کے یہاں تک کہ نکل جائے وقت نماز کا۔

اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا اور ایوب سختیانی اور عبداللہ بن مبارک اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ وہ کافر ہے اور استدلال کیا ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے کہ فرمایا آپ نے وہ عہد جو کافروں کے اور ہمارے درمیان ہے وہ نماز ہے لہٰذا جس نے نماز کو ترک کیا بے شک اس نے کفر کیا۔

بیشک فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ (فرق) درمیان مسلمان آدمی اور کافر کے ترک نماز ہے۔

فصل۔ اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص اہتمام کرتا ہے فرض نمازوں کا تو اللہ تعالیٰ پانچ طرح سے اس کا اکرام فرماتے ہیں۔ (اول) ہٹائی جاتی ہے اس سے تنگی رزق کی۔ (دوم) عذاب قبر

---

(١) ابن يزيد ابو عمران الكوفى النخعى من رجال الكتب الستة توفى سنة ٩٦ھ
(٢) احد الائمة الاعلام من رجال الكتب الستة ١٣١ھ
(٣) الامام العلم شيخ المحدثين واحد فقهاء الامصار شيخ البخارى ومسلم و ابي داؤد ومات سنة ٢٤١ھ
(٤) اسحٰق بن ابراهيم بن محمد الحنظلى ابو محمد المشهور بابن راهويه شيخ خ، م، د، ى الامام الصقية الحافظ مات سنة ٢٣٨ھ

marfat.com

(فصل) وقد ورد فی الحدیث
(۱) ان من حافظ علی الصلوات
المکتوبۃ اکرمہ اللہ تعالیٰ بخمس کرامات
یرفع عنہ ضیق العیش وعذاب
القبر ویعطیہ کتابہ بیمینہ ویمر
علی الصراط کالبرق الخاطف ویدخل
الجنۃ بغیر حساب ومن تہاون بہا
عاقبہ اللہ تعالیٰ بخمسۃ عشر عقوبۃ
خمس فی الدنیا وثلاثۃ عند الموت
وثلاث فی القبر وثلاث عند خروجہ من القبر فاما
اللاتی فی الدنیا فالاولی ینزع
البرکۃ من عمرہ والثانیۃ یمحی
سیماء الصالحین من وجہہ والثالثۃ
کل عمل یعملہ لا یاجرہ اللہ علیہ
والرابعۃ لا یرفع لہ دعاء الی السماء
والخامسۃ لیس لہ حظ فی دعاء
الصالحین، واما اللاتی تصیبہ
عند الموت فانہ یموت ذلیلا

اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔ (سوم) یہ کہ دیا جائیگا
نامۂ اعمال اس کا اس کے دائیں ہاتھ میں۔ اور
(چہارم) یہ کہ وہ پلصراط سے بجلی کی طرح گذر جائے
گا۔ (پنجم) داخل کرے گا اس کو جنت میں بغیر حساب کے۔
اور جو سستی کرے نماز میں عذاب دیگا خدائے
تعالیٰ اس کو پندرہ ۱۵ طریقوں سے (پانچ) دنیا میں
تین مرنے کے وقت تین قبر میں تین جب قبر سے
اٹھے گا۔

دنیا کے پانچ تو یہ ہیں۔ اول یہ کہ اس کی زندگی
میں برکت نہیں رہتی۔ دوسرے یہ کہ صلحاء کا نور
اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا
اجر ہٹا دیا جاتا ہے چوتھے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں
پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق
نہیں رہتا۔ اور موت کے وقت تین عذاب یہ ہیں۔
اول ذلت سے مرتا ہے، دوسرے بھوکا مرتا
ہے، تیسرے پیاس کی شدت میں موت آتی
ہے۔ اگر سمندر بھی پی لے تو پیاس نہیں بجھتی۔
قبر کے تین عذاب یہ ہیں۔ اول قبر اس پر

(۱) ھذا الحدیث لم یصح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان کان رواہ بعضہم
والمصنف رحمہ اللہ تعالیٰ وان کان من الحفاظ المحققین فقد تساہل فی ھذا
الکتاب فی کثیر من الاحادیث۔ من ھامش الاصل المجددی (قلت) عزاہ السیوطی
فی ذیل الموضوعات الی ابن النجار فی ذیل تاریخ بغداد ثم نقل عن المیزان ھذا
حدیث باطل رکبہ محمد بن علی بن العباس علی ابی بکر بن زیاد النیسابوری د
عن اللسان ھو ظاہر البطلان من احادیث الطرقیۃ۔

marfat.com

والثانية يموت جائعًا والثالثة يموت عطشانا ولو سقى بحار الدنيا ما روى من عطشه ، واما اللاتى تصيبه فى قبره فالاولى يضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه والثانية يوقد عليه القبر نارًا يتقلب على الجمر ليلا ونهارًا والثالثة يسلط عليه فى قبره ثعبان اسمه الشجاع الاقرع عيناه من نار واظفاره من حديد طول كل ظفر مسيرة يوم يكلم الميت فيقول انا الشجاع الاقرع وصوته مثل الرعد القاصف يقول امرنى ربى ان اضربك على تضييع صلاة الصبح الى طلوع الشمس واضربك على تضييع صلاة الظهر الى العصر واضربك على تضييع صلاة العصر الى المغرب واضربك

اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ دوسرے قبر میں آگ جلادی جاتی ہے۔ تیسرے قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط ہو جاتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لانبے کہ ایک دن پورا چل کر اس کے ختم تک پہنچا جائے اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب کے نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے غروب آفتاب تک مارے جاؤں اور مغرب کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

اور قبر سے نکلنے کے بعد کے تین عذاب یہ ہیں۔ ایک حساب سختی سے کیا جائے گا۔ دوسرے حق تعالیٰ کا اس پر غصہ ہوگا۔ تیسرے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے چہرہ پر تین سطریں لکھی ہوں گی پہلی سطر او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔ دوسری سطر او اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص۔ تیسری سطر جس طرح تو

على تضييع صلاة المغرب الى العشاء واضربك على تضييع صلاة العشاء الى الصبح فكلما ضربه ضربة يغوص فى الارض سبعون ذارعا فلا يزال فى الارض معذبا الى يوم القيامة - واما اللاتى تصيبه عند خروجه من قبره فى موقف القيامة فشدة الحساب وسخط الرب ودخول النار وفى رواية فانه ياتى يوم القيامة وعلى وجهه ثلاثة اسطر مكتوبات السطر الاول يا مضيع حق الله السطر الثانى يا مخصوصا بغضب الله السطر الثالث كما ضيعت فى الدنيا حق الله فايس اليوم من رحمة الله وعن ابن عباس رضى الله عنهما قال اذا كان يوم القيامة يوتى بالرجل فيوقف بين يدى الله عزوجل فيامر به الى النار فيقول يارب لماذا فيقول الله لتاخير الصلاة عن اوقاتها وحلفك بى كاذبا.

وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال يوما لاصحابه اللهم لاتدع فينا شقيا ولا محروما ثم قال صلى الله عليه وسلم اتدرون من الشقى المحروم قالوا من هو

نے دُنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا تھا آج اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا پھر حکم ہوگا اس کو دوزخ کا اور وہ کہے گا۔ یا اللہ یہ حکم کیوں ہوا ہے؟ اللہ تعالےٰ جواب فرماویں گے کہ بوجہ تاخیر کرنے نماز میں اپنے وقت سے اور میرے نام کی جھوٹی قسم کھانے کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے ایک دن اپنے صحابہ کے سامنے فرمایا یا اللہ نہ چھوڑ ہمارے اندر کوئی بدبخت اور نہ محروم ۔ پھر فرمایا آپ نے کہ کیا تم جانتے ہو کہ بدبخت اور محروم کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضرت آپ ہی فرما دیجئے کہ وہ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا تارک الصلوٰۃ۔

اور مروی ہے کہ قیامت کے دن پہلا شخص جس کا منہ سیاہ ہوگا وہ تارک الصلوٰۃ ہوگا۔ اور دوزخ میں ایک وادی ہے جس کو الملحم کہا جاتا ہے اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ کی موٹائی اونٹ کی گردن کے برابر ہے اور لمبائی اس کی ایک ماہ کے رستہ کے برابر ہے جو کہ تارک الصلوٰۃ کو کاٹے گا جو پھیل جائے گی زہر اس کی تمام جسم میں ستر برس تک پھر گریگا اس کا گوشت۔

حکایت :۔ مروی ہے کہ ایک عورت بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور کہا کہ اے اللہ کے رسول میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے

marfat.com

یا رسول اللہ قال تارک الصلاۃ۔

وروی انه اول من یسود یوم القیامة وجوه تارکی الصلاة وان فی جهنم وادیا یقال له الملحم فیه حیات کل حیة

(۱) ثخن رقبة البعیر طولها مسیرة شهر تلسع تارک الصلاة فیغلی سمها فی جسمه سبعین سنة ثم یتهری لحمه،

حکایة

روی ان امرأة من بنی اسرائیل جاءت الی موسی علیه السلام فقالت یا رسول الله انی اذنبت ذنبا عظیما وقد تبت منه الی الله تعالی فادع الله ان یغفرلی ذنبی ویتوب علی فقال لها موسی علیه السلام وما ذنبک قالت یا نبی الله انی زنیت وولدت ولدا فقتلته فقال لها موسی علیه السلام اخرجی یا فاجرة لا تنزل نارا من السماء تحرقنا بشومک فخرجت من عنده منکسرة القلب

اور اللہ کے حضور میں توبہ بھی کر لی ہے آپ میرے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس گناہ کو معاف فرمادے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ کونسا گناہ ہے۔

اس عورت نے کہا اے اللہ کے نبی میں نے بدکاری کی اور بچہ جایا پھر اس کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بدکار عورت یہاں سے فوراً نکل جا کہیں آسمان سے آگ نہ اترے جو تیری نحوست کی وجہ سے ہم کو بھی جلادے چنانچہ وہ عورت شکستہ دل ہو کر نکل گئی (تو) اترے جبریل علیہ السلام اور کہا اے موسیٰ رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیوں مایوس کر دیا تو نے اس عورت توبہ کرنے والی کو۔ اے موسیٰ کیا تو اس سے کوئی زیادہ گناہگار بھی جانتا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جبرئیل وہ کون ہے جو اس سے بھی زیادہ برا ہو؟ کہا تارک الصلوٰۃ جان بوجھ کر۔

حکایت دیگر

بعض بزرگوں سے روایت ہے کہ ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ تو بوقت دفن ایک تھیلی

(۱) وصف حیات جهنم جاء فی حدیث عبد الله بن الحارث بن جزء الزبیدی عند احمد والطبرانی من طریق ابن لهیعة عن دراج عنه وکذا رواه ابن حبان فی صحیحه من طریق عمرو بن الحارث عن دراج عنه وقال الحاکم صحیح الاسناد، منذری

marfat.com

فنزل جبریل علیه السلام وقال یا موسی الرب تعالی یقول لك لم رددت التائبة یا موسی اما وجدت شرا منها قال موسی یا جبریل ومن هو شر منها قال تارك الصلاة عامدًا متعمدًا.

(حکایة اُخریٰ)

عن بعض السلف انه أتی اختا له ماتت فسقط کیس منه فیه مال فی قبرها فلم یشعر به احد حتی انصرف عن قبرها ثم ذکره فرجع الی قبرها فنبشه بعد ما انصرف الناس فوجد القبر یشعل علیها نارًا فرد التراب علیها ورجع الی امه باکیا حزینا فقال یا اماه اخبرینی عن اختی وما کانت تعمل قالت وما سؤلك عنها قال یا امی رایت قبرها یشتعل علیها نارًا قال فبکت وقالت یا ولدی کانت اختك تتهاون بالصلاة وتؤخرها عن وقتها فهذا حال من یؤخر الصلاة عن وقتها فکیف حال من لا یصلی فنسأل الله تعالی ان یعیننا علی المحافظة علیها فی اوقاتها امین۔

جس میں رقم تھی اس کی قبر میں گر پڑی جس کا کسی کو پتہ نہ چلا جب سب لوگ واپس لوٹ گئے تو اس کو اپنی تھیلی یاد آئی پھر لوٹا وہ قبر کی طرف اور اس کو اکھاڑا تو قبر میں آگ جلتی تھی پھر مٹی ڈال کر روتا ہوا واپس گھر آیا اور اپنی ماں سے دریافت کیا کہ اماں مجھے بتا کہ میری بہن کونسا گناہ کرتی تھی ماں نے کہا کہ کیوں پوچھتا ہے اس نے کہا کہ اماں میں نے اس کی قبر میں آگ جلتی دیکھی ہے جو کہ شعلے مارتی تھی چنانچہ وہ رو پڑی اور کہا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی اور وقت ٹال کر پڑھتی تھی۔ یہ حال تو ہے نماز میں سستی کرنے والوں کا اور کیا حال ہوگا ان کا جو بالکل ہی نماز نہیں پڑھتے توفیق دے نمازیوں کو اپنے اوقات میں پڑھنے کی وہ جواد اور کریم ہے؟ **فصل**:۔ اس شخص کی سزا میں جو ٹھونگے مارتا ہے نماز میں اور نہیں پورا کرتا رکوع سجود کو۔

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ (ماعون)

بخاری اور مسلم سے ثابت ہے جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے پھر اس شخص نے نماز پڑھی اور آپ کے پاس آکر سلام کیا آپ نے بھی سلام کا جواب دیا اور اس کو فرمایا جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی تو اس شخص

جواد کریم،

(فصل) فی عقوبة من ینقر الصلاة ولا یتم رکوعها ولا سجودها

وقد روی فی تفسیر قوله تعالی. (فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ) انه الذی ینقر الصلاة ولا یتم رکوعها ولا سجودها۔

وثبت فی الصحیحین عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رجلا دخل المسجد ورسول الله صلی الله علیه وسلم جالس فیه فصلی الرجل ثم جاء فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم فرد علیه السلام ثم قال له ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلی کما صلی ثم جاء فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم فرد علیه السلام ثم قال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلی کما صلی ثم جاء فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم فرد علیه السلام وقال ارجع فصل فانك لم تصل ثلاث مرات فقال فی الثالثة والذی بعثك بالحق یا رسول الله ما احسن غیره فعلمنی فقال صلی الله علیه وسلم

نے پھر نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا اور آپ نے بھی سلام کا جواب دیا۔ پھر دوبارہ آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی تو اس نے جاکر نماز اسی طرح پڑھی جس طرح پہلے پڑھی تھی۔ پھر آیا اور سلام کیا آپ نے جواب دیا۔ اور فرمایا جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی غرضیکہ تین مرتبہ اس شخص نے نماز پڑھی اور تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے ساتھ حق کے جو طریقہ بہتر ہو وہ آپ مجھ کو سکھلائیں تو آپ نے فرمایا کہ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہووے تو تکبیر کہہ اور قرآن پاک میں سے جو کچھ تجھے آسانی سے آتا ہو پڑھ پھر رکوع کر یہاں تک کہ اطمینان کرے تو بحالتِ رکوع پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر سجدہ کر یہاں تک اطمینان کرے تو بحالتِ سجدہ پھر بیٹھ جا یہاں تک کہ آرام پکڑے تو بیٹھ کر پھر سجدہ کر دوسرا یہاں تک کہ اطمینان پکڑے تو بحالت سجدہ چنانچہ اسی طرح کر تو پوری نماز میں اسی طریقہ سے۔

امام احمد نے بدری سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جائز نماز اس آدمی کی جو نہ سیدھا کرے اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں۔ (ابوداؤد) اور ترمذی نے بھی کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور دوسری روایت

marfat.com

اذا قمت الی الصلاۃ فکبر ثم اقراء
ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی
تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما
ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا ثم
اجلس حتی تطمئن جالسا ثم اسجد حتی
تطمئن ساجدًا وافعل ذلک فی صلاتک
کلھا ، وروی الامام احمد رضی اللہ
عنہ عن البدری رضی اللہ عنہ قال:
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تجزئ صلاۃ لا یقیم الرجل فیھا
صلبہ فی الرکوع والسجود ، ورواہ
ابو داود ایضا والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح وفی روایۃ
اخری: "حتی یقیم ظھرہ فی الرکوع
والسجود"

وھذا نص عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی ان من صلی ولم یقم ظھرہ بعد
الرکوع والسجود کما کان فصلاتہ
باطلۃ وھذا فی صلاۃ الفرض و
کذا الطمانینۃ ان یستقر کل عضو
فی موضعہ .

وثبت عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال اشد الناس سرقۃ الذی
یسرق من صلاتہ : قیل وکیف
یسرق من صلاتہ : قال لا یتم

ہیں ہے کہ جب تک نہ سیدھا کرے اپنی پیٹھ
کو رکوع اور سجود میں ۔

اور یہ نص ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
شخص کے بارہ میں جو نہ سیدھا کرے اپنی پیٹھ کو
بعد رکوع اور سجود کے جس طرح چاہیئے تھا تو
نماز اس کی باطل ہے ۔

اور ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے کہ سب سے بُرا چور لوگوں میں
سے وہ ہے جو چوری کرے اپنی نماز میں۔ پوچھا
گیا کہ نماز کی چوری کس طرح ہوتی ہے؟

تو آپ نے فرمایا کہ نہ پورا کرے رکوع اور سجود
اس کے اور نہ قرأت اس میں امام احمد بن حنبل رح
نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ
اس شخص کی طرف جو نہ سیدھا کرے اپنی پیٹھ کو
رکوع اور سجود میں اور فرمایا آپ نے یہ ہے نماز
منافق کی کہ سورج کی انتظار میں بیٹھا رہتا ہے
یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں
میں ہوتا ہے تو اٹھتا اور چار ٹھونگے مارے نہیں
یاد کرتا اللہ کو مگر تھوڑا۔

ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ
نماز پڑھی اور پھر بیٹھ گئے پھر آیا ایک آدمی اور
کھڑا ہوا تاکہ نماز پڑھے رکوع کیا پھر ٹھونگے مارتا
تھا سجدہ میں تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس

marfat.com

ركوعها ولا سجودها ولا القراءة فيها

۱؎ وروى الامام احمد من حديث ابي هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا ينظر الله الى رجل لا يقيم صلبه بين ركوعه وسجوده

۲؎ وقال صلى الله عليه وسلم. تلك صلاة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا كانت بين قرني شيطان قام فنقر اربعا لا يذكر الله فيها الا قليلاً۔

۳؎ وعن ابي موسى قال: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما باصحابه ثم جلس فدخل رجل فقام يصلي فجعل يركع وينقر سجوده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترون هذا لو مات مات على غير ملة محمد صلى الله عليه واله وسلم ينقر صلاته كما ينقر الغراب الدم اخرجه ابوبكر بن خزيمة فى صحيحه۔

آدمی کو دیکھا ہے اگر یہ مرجائے تو مرے گا غیر ملت محمدیہ پر کیونکہ نماز میں کوے کی طرح ٹھونگے مارتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نماز پڑھنے والا مگر ہوتا ہے ایک فرشتہ اس کی داہیں طرف اور ایک فرشتہ اس کی بائیں طرف پھر اگر تمام کیا اس نے نماز کو تو وہ دونوں فرشتے اس کی نماز کو لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں اور اگر نہیں پورا کیا اس نے نماز کو تو مارتے ہیں وہ دونوں فرشتے اس کی اس نماز کو اس کے منہ پر۔

بیہقی نے اپنی سند میں عبادہ بن صامت نے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو نماز پڑھنے کے لئے اور رکوع اور سجود پورا کرے اور قرأت کو بھی تو نماز کہتی ہے کہ حفاظت کرے تیری اللہ تعالےٰ جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جب نہیں پورا کرتا اس میں رکوع اور سجود اور قرأت کو اس میں تو نماز کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھ کو ضائع کیا۔ پھر آسمان کی طرف چڑھتی

۱؎ رواه احمد والحاكم وصحح اسناده من حديث ابي قتادة قاله العراقي وكذا رواه احمد والطبراني وابن خزيمة فى صحيحة بلفظ: اسوا الناس الخ افاده المنذري

۲؎ باسناد صحيح قاله العراقي۔

۳؎ متفق عليه من حديث انس

وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال: ما من مصل الا وملك عن
يمينه وملك عن يساره فان اتمها
عرجا بها الى الله تعالى وان لم يتمها
ضربا بها وجهه.

(۱) وروى البيهقى بسنده

(۲) عن عبادة بن الصامت ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم، قال:
من توضأ فاحسن الوضوء ثم قام
الى الصلاة فأتم ركوعها وسجودها
والقراءة فيها قالت الصلاة
حفظك الله كما حفظتنى ثم صعد بها
الى السماء ولها ضوء ونور ففتحت
لها ابواب السماء حتى ينتهى بها الى الله
تعالى فتشفع لصاحبها واذا لم يتم
ركوعها ولا سجودها ولا القراءة
فيها الا قالت الصلاة ضيعك الله كما
ضيعتنى ثم صعد بها الى السماء
وعليها ظلمة فاغلقت دونها ابواب
السماء ثم تلف كما يلف الثوب الخلق

ہے اور اس کے ساتھ ظلمت ہوتی ہے اور بند
کئے جاتے ہیں اس کے سامنے آسمان کے دروازے
پھر لپیٹی جاتی ہے جس طرح لپیٹا جاتا ہے بُرا کپڑا پس
مارا جاتا ہے اس کے مُنہ پر سلمان فارسی سے
روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز ترازو ہے پس جو شخص پورا کرے گا نماز کو پُورا
کیا جائے گا اس کے لئے بدلہ اور جو کمی کرے گا تو
پھر تم جانتے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین
مطفف ناپ تول میں کمی کرنے والے کو کہتے ہیں
یا پیمائش میں یا نماز میں وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ
نے اُن کے لئے ویل کا جو کہ ایک وادی ہے جہنم
میں جس کی گرمی سے دوزخ بھی پناہ مانگتی ہے

نعوذ باللہ منہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب کوئی سجدہ کرے تم
میں سے تو رکھے اپنے منہ کو اور ناک کو اور دونوں
ہاتھوں کو زمین پر۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے وحی کی ہے میری طرف اس
بات کی کہ سجدہ کروں میں سات اعضا پر۔ پیشانی ناک
اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنے اور پنجے
دونوں قدموں کے اور نہ لپیٹوں میں بالوں کو

(۱) رواه الدارقطنى فى الافراد وهو ضعيف، من الجامع الصغير للسيوطى

(۲) رواه الطيالسى والبيهقى فى الشعب من حديث عبادة بسند ضعيف قاله
العراقى (قلت) جاء ضعفه من الاحوص بن حكيم.

فیضرب بہا وجہ صاحبہا.

وعن سلمان (۱) الفارسی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، الصلاۃ مکیال فمن وفی وفی لہ ومن طفف فقد علمتم ما قال اللہ فی المطففین: قال تعالیٰ (وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ) والمطفف ھو المنقص للکیل او الوزن او الذرع او الصلاۃ وعدھم اللہ بویل وھو واد فی جھنم تستغیث جھنم من حرہ نعوذ باللہ منہ

(۲) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا سجد احدکم فلیضع وجھہ وانفہ ویدیہ علی الارض فان اللہ تعالیٰ اوحی الی ان اسجد علی سبعۃ اعضاء الجبھۃ والانف والکفین والرکبتین: وصدور القدمین وان لا اکف شعرًا ولا ثوبًا

اور کپڑے کو جس شخص نے نماز پڑھی اور نہیں دیا حق ہر عضو کا تو لعنت کرتا ہے وہ عضو اس پر یہاں تک کہ فارغ ہو جائے نماز سے۔

اور بخاری نے حذیفہؓ بن یمان سے روایت کیا کہ دیکھا اس نے ایک شخص کو جو نماز پڑھتا تھا نہ پورا کرتا تھا نماز کے رکوع نہ سجود کو پس کہا اس کو حذیفہؓ نے کہ نہیں پڑھی تو نے نماز اگر مر جاتے تو اسی طرح نماز پڑھتا ہوا تو مرے گا تو غیر فطرت محمدیہ پر۔ اور ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ پوچھا حضرت حذیفہؓ نے کہ کب سے تو ایسی نماز پڑھ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ چالیس برس سے تو حذیفہؓ نے فرمایا کہ کوئی نماز نہیں پڑھی تو نے چالیس برس سے اگر مر گیا تو تو مرے گا غیر فطرت محمدیہ پر۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا اے ابن آدم کون سی چیز عزیز ہے تجھے تیرے دین سے جبکہ گھٹیا ہو تیری نماز تیرے نزدیک حالانکہ سب سے پہلے تجھ سے اسی کا سوال ہوگا قیامت کے دن جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے فرمان نبی کریم صلی اللہ

(۱) فی المسند عن سالم بن ابی الجعد عن سالم قالہ ابن القیم فی رسالتہ فی الصلاۃ (قلت) فیہ انقطاع بین سالم وسلمان

(۲) حدیث ابن عباس امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعضاء الخ متفق علیہ وروی اسماعیل بن عبد اللہ المعروف بسمویۃ فی فوائدہ عن عکرمۃ عن ابن عباس اذا سجد احدکم فلیضع انفہ علی الارض فانکم قد امرتم بذالک، من نیل الاوطار

marfat.com

فمن صلی ولم یعط کل عضو منها حقه لعنه ذلك العضو حتی یفرغ من صلاته ،

وروی البخاری عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه انه رای رجلا یصلی ولا یتم رکوع الصلاة ولا سجودها فقال له حذیفة ما صلیت ولومت وانت تصلی هذه الصلاة مت علی غیر فطرة محمد صلی الله علیه وسلم ..

وفی روایة ابی داود انه قال منذ کم تصلی هذه الصلاة قال منذ اربعین سنة قال ما صلیت منذ اربعین سنة شیئا لومت مت علی غیر فطرة محمد صلی الله علیه وسلم .

وکان الحسن البصری یقول یا ابن آدم ای شیئ یعز علیك من دینك اذا هانت علیك صلاتك وانت اول ما تسأل عنها یوم القیامه کما تقدم من قول النبی صلی الله علیه وسلم ، اول ما یحاسب العبد یوم القیامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من الفریضة شیئ یقول الله تعالی انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل به ما

علیہ وسلم کا کہ اوّل وہ چیز جس کا قیامت کے دن حساب ہوگا آدمی سے اس کے اعمال سے وہ اس کی نماز ہوگی۔ اگر نماز درست ہوئی تو کامیاب ہوگیا اور اگر نماز خراب ہوئی تو نقصان اٹھائے گا اگر کچھ فرائض میں کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کے نوافل دیکھو کچھ ہوں گے تو پورا کیا جائے گا فرائض کی کمی کو نوافل کے ذریعہ سے پھر اسی طرح تمام اعمال ہوں گے لہٰذا بندے کو چاہیے کہ نوافل کی کثرت کرے تاکہ اگر فرائض میں کمی ہو تو اسکو پورا کیا جائے۔

(وَبِاللّٰہِ التوفیق)

فصل۔ تارک الصلوٰۃ کی سزا میں (جماعت سے) باوجود قدرت کے۔ (نوٹ)

قولہ تعالیٰ۔ جس دن کہ کھل جائے پنڈلی اور وہ بلائے جائیں سجدہ کرنے کو پھر نہ کر سکیں۔ جھکی پڑی ہوں گی ان کی آنکھیں چڑھی آتی ہوگی ان پر ذلّت اور پہلے ان کو بلاتے رہے سجدہ کرنے کو اور وہ تھے اچھے خاصے۔ (القلم)

ابراہیم تیمی نے کہا یعنی نماز فرض کی گئی ہے ساتھ اذان اور اقامت کے۔ اور کہا سعید بن مسیّب نے کہ وہ لوگ جو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنتے تھے اور اجابت نہ کرتے تھے حالانکہ وہ صحیح تندرست ہوتے تھے۔

کعب احبارؓ نے کہا کہ خدا کی قسم نہیں نازل ہوئی یہ آیت مگر ان لوگوں کے حق میں جو پیچھے رہ جاتے تھے جماعت سے پس کون سی وعید زیادہ سخت ہوگی

marfat.com

انتقص من فرائضه وبالله التوفیق

(فصل)

فی عقوبة تارک الصلوٰة (فی
جماعة) مع القدرة قال الله تعالیٰ
(یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ
اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ وَقَدْ کَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ
وَهُمْ سَالِمُوْنَ) وذلک یوم القیامة
یغشاهم ذل الندامة وقد
کانوا فی الدنیا یدعون الی السجود.
قال ابراهیم التیمی یعنی
الصلاة المکتوبة بالاذان والاقامة
وقال سعید بن المسیب کانوا
یسمعون "حی علی الصلاة حی
علی الفلاح" فلا یجیبون و
هم اصحاء سالمون.

وقال کعب الاحبار والله ما نزلت
هذه الآیة الا فی الذین
تخلفوا عن الجماعة فای وعید اشد
وابلغ من هذا لمن ترک الصلاة
فی الجماعة مع القدرة علی اتیانها.
واما من السنة فما ثبت فی
الصحیحین ان رسول الله صلی

اس سے اُس آدمی کے لیے جو جماعت سے نماز کو
چھوڑے باوجود قادر ہونے کے جماعت پر بخاری مسلم
سے ثابت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ میں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں نماز پڑھنے
کا اور حکم کروں کسی کو امامت کرائے لوگوں کی پھر
چلوں میں اپنے ساتھ کچھ آدمیوں کو لیکر جو اُن کے
ہمراہ لکڑیاں ہوں ایسے لوگوں کی طرف جو نماز کی جماعت
کو حاضر نہ ہوئے ہوں پس ملاحظہ پس جلا دوں ان
کے گھروں کو آگ سے اور گھروں کو جلانے کی وعید
فقط ترک واجب پر ہے حالانکہ گھر میں بچے اور
سامان بھی ہوتا ہے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی
آپ کی خدمت اقدس میں آیا اور کہا کر اے اللہ
کے پیغمبرؐ میرے لئے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے
جو مجھ کو مسجد میں لے جائے اور اس نے یہ سوال
اس لئے آپ کی خدمت میں کیا تاکہ رخصت دی
جائے اُس کو گھر میں نماز پڑھنے کی چنانچہ آپ نے
اس کو رخصت فرمادی جب وہ واپس جانے لگا تو
آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تو نماز کی اذان
سنتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا تو
پھر حاضر ہو تو مسجد میں۔ (ابوداؤد)

عمر بن ام کلثوم سے مروی ہے کہ آیا وہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور کہا یا رسول اللہ
بے شک اس شہر میں ہوام ہیں بکثرت اور درندے
وغیرہ بھی اور میں نابینا آدمی ہوں اور مکان دور

marfat.com

الله عليه وسلم قال لقد هممت ان امر بالصلاة فتقام ثم امر رجلا فيوم الناس ثم انطلق معى برجال معهم حزم من حطب الى قوم لا يشهدون الصلاة فى الجماعة فاحرق عليهم بيوتهم بالنار ولا يتوعد بحرق بيوتهم بالنار الا على ترك واجب مع ما فى البيوت من الذرية والمتاع.

وفى صحيح مسلم ان رجلا اعمى اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ليس لى قائد يقودنى الى المسجد وسال النبى صلى الله عليه وسلم ان يرخص له ان يصلى فى بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال "هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم - قال فاجب" ورواه ابو داؤد عن عمرو بن ام مكتوم اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع وانا ضرير البصر شاسع الدار ای بعيد الدار ولى قائد لا يلائمنى فهل لى رخصة ان اصلى فى بيتى فقال "هل تسمع النداء" قال نعم قال "فاجب فانى لا اجد لك رخصة"

فهذا رجل ضرير شكى ما يجد من المشقة فى مجيئه الى المسجد

ہے اور میرے لئے کوئی سمجھ دار آدمی لانے والا بھی نہیں ہے کیا میرے لئے اجازت ہے کہ نماز گھر میں پڑھ لوں؟

آپ نے فرمایا کیا تو اذان سنتا ہے عرض کیا جی ہاں فرمایا تو پھر حاضر ہو تو مسجد میں میں تیرے لئے کوئی رخصت نہیں پاتا۔

پس یہ نابینا آدمی تھا جس نے شکایت کی جو مسجد میں آنے کی مشقت پاتا تھا اور کوئی قائد بھی نہیں جو اس کی قیادت کرے مسجد کی طرف اس کے باوجود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت نہ دی پھر کس طرح ہوگا اس شخص کے لئے جو صحیح آنکھ والا ہو کوئی عذر بھی اس کو نہ ہو اسی لئے جب سوال کیا گیا حضرت ابن عباس سے ایسے آدمی کے بارہ میں جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑا رہے (نماز پڑھنے کے لئے) اور نہ نماز پڑھے جماعت سے اور نہ نماز جمعہ پڑھے (تو) فرمایا اگر مر گیا وہ اسی حالت میں تو وہ دوزخ میں ہے۔

اور فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر بھر جائے کان ابن آدم کا پگھلے ہوئے سیسہ سے تو بہتر ہے اس کے لئے جو سنے اذان کو اور نہ حاضر ہو (جماعت میں) اور روایت کیا ابن عباسؓ نے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے سنی آواز اذان کی واسطے نماز کے اور کوئی عذر بھی نہ ہو اس کو حاضر ہونے کے لئے سوال کیا گیا کہ اسے یا مہ پیغمبر

وليس له قائد يقوده الى المسجد
ومع هذا لم يرخص له النبى
صلى الله عليه وسلم فى الصلاة
فى بيته فكيف بمن يكون
صحيح البصر سليما لا عذر له و
لهذا لما سئل ابن عباس رضى الله
عنهما عن رجل يصوم النهار و
يقوم الليل ولا يصلى فى جماعة
ولا يجمع فقال ان مات على هذا
فهو فى النار. (۱)

(۲) وقال ابوهريرة رضى الله عنه
لان تمتلئ اذن ابن آدم رصاصا
مذابا خير له من ان يسمع النداء
ولا يجيب،

وروى (۳) عن ابن عباس رضى
الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من سمع المنادى
بالصلاة فلم يمنعه من اتباعه
عذر قيل وما العذر يا رسول
الله، قال خوف او مرض لم تقبل منه

عذر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا خوف (دشمن کا) یا
مرض تو نہ قبول ہوگی وہ نماز اس کی جو اس نے گھر
میں پڑھی ہوگی۔

حاکم نے مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی
ہے۔ ایک وہ جو قوم کا امام (حاکم) بنے اور لوگ
اس پر ناخوش ہوں۔ دوسری وہ عورت جو سنے
حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح اور نہ اجابت
کرے (یعنی جماعت میں نہ آوے) علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں (جائز) نماز مسجد
کے پڑوسی کی مگر مسجد ہی میں دریافت کیا گیا کہ
مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ فرمایا جو اذان سن لے۔
اور بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جو پسند کرے اس بات کو کہ ملاقات
کرے وہ کل کو قیامت کے دن بحالت اسلام پس
اس کو ان پانچ نمازوں پر اہتمام کرنا چاہیئے جب کہ
پکارا جائے ان کے لئے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے تمہارے
نبی کے لئے ہدایت کے طریقوں کو بے شک وہ

(۱) رواه الترمذى موقوفا قاله المنذرى
(۲) عزاه الشيخ ابن القيم فى كتاب الصلاة له الى وكيع عن عبد الرحمن
ابن حصين عن ابى نجيح المكى عنه.
(۳) رواه ابو داود وابن حبان فى صحيحه وابن ماجه قاله المنذرى.

marfat.com

الصلاة التي يصلي يعني في بيته

واخرج الحاكم في مستدركه عن ابن عباس ايضاً قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وثلاثة لعنهم الله. من تقدم قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط ورجل سمع حي على الصلاة حي على الفلاح ثم لم يجب

۲ وقال علي بن ابي طالب رضي الله عنه لا صلاة لجار المسجد الا في المسجد قيل ومن جار المسجد قال من سمع الاذان

وروى (۲) البخاري في صحيحه عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال من سره ان يلقى الله غدا مسلما يعني يوم القيامة فليحافظ على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فان الله شرع لنبيكم سنن الهدى وانهن من سنن الهدى ولو انكم صليتم في بيوتكم كما يصلي

(نمازیں) ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم نماز پڑھو گھروں میں جس طرح فلاں مختلف پڑھتا ہے اپنے گھر میں البتہ چھوڑ دو گے تم اپنے نبی کے طریقہ کو اور اگر چھوڑ دیا تم نے طریقہ اپنے پیغمبر کا البتہ گمراہ ہو جاؤ گے اور البتہ تحقیق دیکھا ہم نے کہ نہیں پیچھے رہتا تھا کوئی بھی جماعت سے مگر کھلا منافق یا مریض۔

ایک آدمی لایا جاتا تھا جس کے دونوں پاؤں گھسٹتے تھے حتیٰ کہ کھڑا کیا جاتا تھا صف میں یا حتیٰ کہ آتا تھا وہ مسجد کی طرف جماعت کی نماز کے لئے۔

ربیع بن خیثم کے ایک طرف فالج گر گیا پھر نکلتے تھے وہ نماز کے لئے سہارا کرتے ہوئے اپنے دونوں پاؤں پر پھر اُن سے کہا جاتا اے ابی محمد بلاشبہ تیرے لئے جائز ہے کہ نماز پڑھے تو اپنے گھر میں (کیونکہ) تو معذور ہے۔ پس وہ کہتے تھے کہ ہے تو یونہی جس طرح تم کہتے ہو لیکن میں مؤذن سے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنتا ہوں پس جو شخص طاقت رکھے اس کی حاضری کی تو حاضر ہووے خواہ رینگتے ہوئے یا گھٹنوں کے بل۔

(۱) رواه احمد في مسنده عن وكيع عن سفيان عن ابي حيان التيمي عن ابيه عنه كما في كتاب الصلاة للشيخ ابن القيم

(۲) هذا في الترغيب والترهيب الى صحيح مسلم وابي داؤد وكذلك عزاه المصنف في الصغرى والطيبي فقله عنه القيم فما هنا من عزوه للبخاري سبق قلم او تحريف من النساخ والله اعلم

marfat.com

هذا المتخلف فی بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق معلوم النفاق او مريض ولقد كان الرجل يؤتى به يهادى بين رجلين حتى يقام فی الصف او حتی يجيئ الی المسجد لاجل صلاة الجماعة.

وكان الربيع (۱) بن خيثم قد سقط شقه فی الفالج فكان يخرج الی الصلاة يتوكأ علی رجلين فيقال له يا ابا محمد قد رخص لك ان تصلی فی بيتك انت معذور فيقول هو كما تقولون ولكن اسمع المؤذن يقول حی علی الصلاة حی علی الفلاح فمن استطاع ان يجيبه ولو زحفا او حبوا فليفعل.

وقال حاتم الاصم فاتتنی مرة صلاة الجماعة فعزانی ابو اسحاق البخاری وحده ولو مات لی ولد لعزانی اكثر من عشرة الاف انسان لان مصيبة الدين عند الناس

حاتم اصم نے کہا کہ ایک مرتبہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی تو تعزیت کی میری ابو اسحاق بخاری اکیلے نے اگر مر جاتا میرا لڑکا تو البتہ تعزیت کرتے میری دس ہزار سے زیادہ آدمی۔ اس لئے کہ دین کی مصیبت ہلکی ہے لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت سے۔ اور بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ نہیں فوت ہوتی نماز جماعت سے کسی کی مگر کسی گناہ کی وجہ سے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نکلے حضرت عمر رض ایک دن اپنے باغ کی طرف پھر جب لوٹے واپس تو پڑھ چکے تھے لوگ نماز عصر کی فرمایا حضرت عمر رض نے (انا للہ وانا الیہ راجعون) فوت ہو گئی میری نماز جماعت سے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ یہ باغ مسکینوں پر خیرات ہے تاکہ کفارہ ہو جائے اس کے لئے جو کیا ہے عمر نے (وہ باغ ایسا تھا جس میں کھجوریں تھیں)

فصل

عشاء اور فجر کی نماز کے لئے سخت اہتمام چاہیئے۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو نمازیں زیادہ بھاری ہیں منافقوں پر یعنی عشاء اور فجر۔ اگر وہ جانتے کہ کیا کچھ اجر ملتا ہے ان میں تو

(۱) مخضرم قال له ابن مسعود لو رآك النبی صلی الله عليه وسلم توفی سنة ۶۴ھ ، خلاصة

اھون من مصیبۃ الدنیا.

وکان بعض السلف یقول ما فاتت احدا صلاۃ الجماعۃ الا بذنب اصابہ وقال ابن عمر خرج عمر یومًا الی حائط لہ فرجع وقد صلی الناس العصر فقال عمر: انا للہ وانا الیہ راجعون فاتتنی صلاۃ العصر فی الجماعۃ اشھدکم ان حائطی علی المساکین صدقۃ لیکون کفارۃ لما صنع عمر رضی اللہ عنہٗ والحائط البستان فیہ النخل:

(فصل)

ویکون اعتناؤہ بحضور صلاۃ العشاء والفجر اشد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھاتین الصلاتین اثقل الصلوات علی المنافقین یعنی العشاء والفجر ولو یعلمون ما فیھما من الاجر لاتوھما ولو حبوا (۱)

وقال ابن عمر کنا اذا تخلف منا انسان فی صلاۃ العشاء والصبح فی الجماعۃ اساْنا بہ الظن ان یکون قد نافق (۲)

البتہ آتے وہ ان دونوں نمازوں کے لئے اگرچہ رینگ کر بھی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب پیچھے رہ جاتا ہم میں سے کوئی آدمی عشاء اور فجر کی جماعت سے تو بدگمانی کرتے تھے ہم کہ (شاید) وہ منافق ہو گیا ہے۔

حکایت

عبید اللہ ابن عمر قواریری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میری عشاء اور فجر کی نماز کبھی جماعت سے فوت نہ ہوتی تھی ایک رات میرے ہاں کچھ مہمان آگئے جن میں مشغولیت کی وجہ سے میری عشاء کی نماز جماعت سے جاتی رہی (فوت ہو گئی) چنانچہ نکلا میں کہ شاید عشاء کی نماز کی جماعت بصرہ کی کسی مسجد میں مل جائے لیکن تمام لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے تھے اور مساجد بند ہو چکی تھیں پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا اور میں نے سوچا کہ بلاشبہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جماعت کی نماز فضیلت رکھتی ہے اکیلے پر ستائیس درجہ تو میں نے عشاء کی نماز کو ستائیس مرتبہ پڑھا اور سو گیا اور خواب میں کیا دیکھا کہ گویا میں ایک ایسی جماعت کے ساتھ ہوں کہ جو گھوڑوں پر سوار ہے اور میں بھی گھوڑے پر سوار ہوں اور ہم مقابلہ کرتے

(۱) رواہ البخاری ومسلم من حدیث ابی ھریرۃ قالہ المنذری

(۲) رواہ البزار والطبرانی وابن خزیمۃ فی صحیحہ قالہ المنذری

marfat.com

حکایة

عن عبید الله (۱) بن عمر القواریری رضی الله عنه قال لم یکن تفوتنی صلاة العشاء فی الجماعة قط فنزل بی لیلة ضیف فشغلت بسببه وفاتتنی صلاة العشاء فی الجماعة فخرجت اطلب الصلاة فی مساجد البصرة فوجدت الناس کلهم قد صلوا وغلقت المساجد فرجعت الی بیتی وقلت قد ورد فی الحدیث ان صلاة الجماعة تزید علی صلاة الفذ بسبع وعشرین درجة فصلیت العشاء سبعًا و عشرین مرة ثم نمت فرأیت فی المنام کانی مع قوم علی خیل وانا ایضا علی فرس ونحن نستبق و انا ارکض فرسی فلا الحقهم فالتفت الی احدهم فقال لی لا تتعب فرسك فلست تلحقنا قلت ولم قال لأنا صلینا العشاء فی جماعة وانت صلیت وحدك فانتبهت وانا مغموم حزین لذلك فنسأل الله

ہیں ایک دوسرے سے اور میں بہت ہانکتا ہوں، اپنے گھوڑے کو لیکن وہ نہیں مل سکتا ان کو پھر ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ نہ تھکا تو اپنے گھوڑے کو کیونکہ نہ مل سکے گا تو ہم کو میں نے کہا کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا اس لئے کہ ہم نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی ہے اور تو نے اکیلے پڑھی ہے پس میں جاگا اور میں بڑا پریشان تھا اس کی وجہ سے۔

نسأل الله المعونة والتوفیق انه جواد کریم ۰

(۱) شیخ البخاری ومسلم وابی داود مات سنة ۲۳۵ھ ۔ خلاصة

marfat.com

المعونة والتوفيق انه جواد كريم۔

الكبيرة الخامسة : منع الزكاة ! !

قال تعالى ﴿ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة﴾

وقال تعالى ﴿وويل للمشركين الذين لا يؤتون الزكاة﴾ فسماهم المشركين وقال تعالى ﴿والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب أليم يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لأنفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون﴾

وثبت (۱) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال (ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمي

پانچواں کبیرہ

زکوٰۃ نہ دینا

قولہٗ تعالیٰ۔ اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے اُن کے حق میں بلکہ یہ بہت بُرا ہے اُن کے حق میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا اُن کے گلوں میں وہ مال جس میں بخل کیا تھا۔ قیامت کے دن۔ (آل عمران)

وقولہٗ تعالیٰ۔ اور ویل ہے اُن مشرکین کے لئے جو زکوٰۃ نہیں ادا کرتے، تو ان کو مشرکین فرمایا۔

قولہٗ تعالیٰ۔ اور جو لوگ گاڑھ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں سو ان کو خوشخبری سنا دیجئے عذاب دردناک کی جس دن کہ آگ دہکاویں گے اس مال پر دوزخ کی پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں کہا جائے گا یہ ہے جو تم نے گاڑھ کر رکھا تھا اپنے واسطے اب چکھو مزہ اپنے گاڑھے کا۔ (توبہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آدمی

(۱) رواہ البخاری ومسلم بھذا اللفظ والنسائی مختصرا، منذری

عليها في نار جهنم فيكوى بها
جبينه وجنباه وظهره كلما
بردت اعيدت له في يوم كان
مقداره خمسين الف سنة حتى
يقضى الله بين الناس فيرى
سبيله اما الى الجنة واما الى النار
قيل يارسول الله فالابل قال ولا
صاحب ابل لا يؤدى منها حقها الا
اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع (۱)
قرقر اوفر ما كانت لا يفقد منها
فصيلا واحدا تطؤه باخفافها و
تعضه بافواهها كلما مر عليه اولها
رد عليه اخرها في يوم كان مقداره
خمسين الف سنة حتى يقضى الله
بين الناس فيرى سبيله اما الى
الجنة واما الى النار قيل يارسول
الله فالبقر والغنم قال ولا صاحب
بقر ولا غنم لا يؤدى منها حقها الا اذا
كان يوم القيامة بطح لها بقاع
قرقر ليس فيها عقصاء (۱) ولا
جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها
وتطؤه باظلافها . (۲)

جو مالک ہو سونے اور چاندی کا اور اس کا حق ادا
نہ کرے (یعنی زکوٰۃ نہ دے) تو بنایا جائیگا قیامت
کے دن اس کے لئے وہ سونا چاندی طشت کی
شکل میں پھر گرم کیا جائے گا دوزخ کی آگ میں پھر
داغا جائے گا اس سے اس کی پیشانی اور پہلوؤں
پیٹھ کو جب ٹھنڈی ہو جائے گی تو پھر گرم کیا جائے
گا اسی طرح پھر کیا جائے گا اس کے ساتھ اسیطرح
اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی
یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالی لوگوں کے
درمیان پھر دیکھا جائے گا یا تو گیا جنت میں یا جہنم میں
سوال کیا گیا یا رسول اللہ اونٹ کے مالکوں
کا کیا حال ہوگا؟ (یعنی جو ان کی زکوٰۃ نہ دے) آپ
نے فرمایا جو بھی اونٹوں کے نصاب کا مالک ہو
اور ان کی زکوٰۃ نہ دے تو گرایا جائے گا اس کو
منہ کے بل فراخ وسیع میدان میں پھر نہ باقی
رہے گا کوئی اونٹ کا بچہ بھی مگر اس کو اپنے کھروں
سے لتاڑے گا اور اپنے مونہوں سے کاٹے گا
اسی طرح یکے بعد دیگرے کرتے رہیں گے اس
دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں
تک فیصلہ کرے اللہ تعالی لوگوں کے درمیان پھر دیکھا
جائے گا یا تو گیا جنت میں یا جہنم میں۔
(پھر) سوال کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکری

(۱) هو المستوى من الارض الاملس .

(۲) العقصاء : الملتوية القرن والجلحاء : التي ليس لها قرن والعضباء : المكسورة القرن

marfat.com

كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها في
يوم كان مقداره خمسين الف سنة،
حتى يقضى الله بين الناس فيرى
سبيله اما الى الجنة واما الى النار
وقال (٣) صلى الله عليه وسلم
اول ثلاثة يدخلون النار امير
مسلط وذو ثروة من مال لا يؤدى
حق الله تعالى من ماله وفقير فخور
وعن ابن عباس (٤) رضى الله
عنهما قال من كان له مال يبلغه حج
بيت الله تعالى ولم يحج او تجب فيه
الزكاة ولم يزك سال الرجعة عند
الموت فقال له رجل اتق الله يا ابن
عباس فانما يسأل الرجعة الكفار
فقال ابن عباس سأتلوا عليك
بذلك قرآنا قال الله تعالى (وَاَنْفِقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ
اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ)
اى ادى الزكاة (وَاَكُنْ مِّنَ

کے مالکوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا جو شخص
بھی مالک ہو گئے اور بکری کا (یعنی جب حد نصاب
تک پہنچ جائیں) اور انکی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت
کے دن تو گرایا جائے گا اس کو وسیع فراخ میدان میں
اور یہ جانور یکے بعد دیگرے اس کو ٹکریں ماریں گے
اور وہ جانور صحیح سالم سیدھے سینگوں والے
ہوں گے اور روندیں گے ان کو اپنے پاؤں سے
اسی طرح کریں گے۔ یکے بعد دیگرے اس روز
جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی۔ یہاں تک کہ
فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں یا دوزخ میں
جانے کا۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین قسم کے
لوگ سب سے پہلے دوزخ جائیں گے۔ (ایک)
زبردستی حاکم بننے والا۔ (دوسرا) وہ مالدار جو نہ
ادا کرے زکوٰۃ اپنے مال کی۔ (تیسرا) فقیر تکبر کرنیوالا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ حج بیت اللہ شریف
کا کر سکے اور نہ کرے یا زکوٰۃ واجب ہو جائے
اور نہ ادا کرے تو وہ شخص مرتے وقت زندہ رہنے
کی خواہش کرے گا۔ ایک شخص نے کہا اے ابن

(١) الاظلاف البقر والغنم كالحافر للفرس.
(٢) رواه ابن خزيمة وابن حبان فى صحيحيهما وفى حديث ابى هريرة، منذرى
(٣) عزاه ابن كثير فى تفسيره الى الترمذى بسنده الى الضحاك بن مزاحم عن
ابن عباس رواه موقوفا ثم قال وهو عن ابن عباس من قوله اصح قال ابن
كثير ورواية الضحاك عن ابن عباس فيها انقطاع اه

الصَّالِحِیْنَ) ای أحج قیل له فمما یوجب الزکاة قال اذا بلغ المال مأتی درھم وجبت فیه الزکوٰۃ قیل فما یوجب الحج قال الزاد والراحلة وتجب فی قیمة عروض التجارة و

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم "من اٰتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکاته مثل له یوم القیامة. شجاعا اقرع له زبیبتان یطوقه یوم القیامة فیاخذ بلھزمتیه (ای بشدقیه) فیقول انا مالك انا کنزك ثم تلا ھذہ الاٰیة (وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللہُ مِنْ فَضْلِهٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ) اخرجه البخاری

وعن ابن مسعود ۱؎ رضی اللہ عنه فی قوله تعالیٰ فی مانعی الزکاة، (یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ) قال: لا یوضع دینار علی دینار ولا درھم علی درھم ولکن

عباسؓ خدا کا خوف کر یہ سوال تو مرتے وقت کافر کریں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ابھی اس کے ثبوت میں قرآن پاک سناتا ہوں کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔

اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آ پہنچے تم میں کسی کو موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں ۵ (منافقون)

پوچھا گیا (ابن عباس رضی اللہ عنہ سے) کہ زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے؟ فرمایا کہ جب دوسو درہم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ واجب ہے۔

پوچھا گیا کہ حج بیت شریف کب واجب ہے۔ فرمایا جبکہ راستے کا خرچ اور سواری میسر ہو۔ اور سامان تجارت کی قیمت میں واجب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی کو اللہ تعالےٰ نے مال دیا ہو اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی ہو تو قیامت کے دن ایک گنجا سانپ اس کے گلے میں ڈالا جائے گا جو پکڑے گا اس کے دونوں جبڑوں کو اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے پڑھا اس آیت کو ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتھم (الآیة) (آل عمران)

۱؎ رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد صحیح۔ منذری

يوسع جلده حتى يوضع كل دينار
ودرهم على حدته .

فان قيل لم خص الجباه والجنوب
والظهور بالكى قيل لان الغنى البخيل
اذا رأى الفقير عبس وجهه وزوى ما
بين عينيه واعرض بجنبه فاذا
قرب منه ولى بظهره فعوقب بكى هذه
الاعضاء ليكون الجزاء من جنس
العمل .

وقال (١) صلى الله عليه وسلم .
خمس بخمس، قالوا يا رسول الله وما خمس
بخمس قال : ما نقض قوم العهد الا
سلط الله عليهم عدوهم وما حكموا بغير
ما انزل الله الا فشا فيهم الفقر وما
ظهرت فيهم الفاحشة الا فشا فيهم الموت
(٢) ولا طففوا المكيال والميزان الا منعوا
النبات واخذوا بالسنين ولا منعوا
الزكوٰة الا حبس عنهم القطر .

موعظة

قل للذين شغلهم فى الدنيا غرورهم

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ
کے اس فرمان کے متعلق جو زکوٰۃ نہ دینے والوں کے
حق میں وارد ہوئی ہے ۔

قولہ تعالیٰ ۔ یوم یحمیٰ علیہا فی نار
جہنم (الآیۃ) (ترجمہ پہلے گذر چکا ہے)
فرمایا دینار پر دینار اور درہم پر درہم نہیں رکھے
جائیں گے بلکہ اس کے چمڑے کو پھیلا دیا جائے
گا تاکہ رکھا جائے اس پر ہر دینار اور درہم الگ الگ

پیشانی اور پہلو اور پیٹھ کو داغ دینے کے
لئے اس لئے کہا کہ جب کنجوس مالدار آدمی کسی
سائل کو آتے دیکھتا تھا تو پیشانی پر تیوری چڑھا
لیتا تھا اور اس کی آنکھوں کے درمیان بل پڑ جاتا
تھا اور پھر پہلو بدل لیتا تھا پھر جب سائل اس
کنجوس آدمی کے نزدیک آجاتا تھا تو وہ پیٹھ پھیر
لیتا تھا اسی لئے ان اعضا کے ساتھ اس کو داغ
کی سزا دی جائے گی تاکہ سزا جنس عمل سے ہو جائے ۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچ
سزائیں اور پانچ گناہوں کے ساتھ ہیں سوال
کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون کون سی سزائیں ہیں ؟
آپ نے فرمایا جو قوم بدعہدی کرتی ہے
اللہ تعالیٰ اس قوم پر اس کے دشمن کو مسلط فرماتا ہے ۔

(١) ذكره بنحو هذا اللفظ المنذرى وقال رواه الطبرانى من حديث ابن عباس و
سنده قريب من الحسن وله شواهد ا

(٢) فى نسخة : الجنون

marfat.com

انما فی غد شبورهم، ما نفعهم ما جمعوا اذا جاء محذ ردهم، یوم یحمیٰ علیها فی نار جهنم فتکویٰ بها جباهم وجنوبهم وظهورهم، فکیف غابت عن قلوبهم وعقولهم، یوم یحمیٰ یحمیٰ علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباهم وجنوبهم وظهورهم، اخذ المال الی دار ضرب العقاب فجعل فی بودقة (۱) لیحمیٰ لیقوی العذاب فصفح صفائح کی یعم الکی الاهاب ثم جیٔ بمن عن الهدی قد غاب، یسعیٰ الی مکان لامع قوم یسعیٰ نورهم، ثم یحمیٰ علیها فی نار جهنم فتکویٰ بها جباهم وجنوبهم وظهورهم، اذ القیهم الغقیر لقی الاذی، فان طلب منهم شیٔ طار (۲) منهم لهب الغضب کالجذا (۳) فان نطفوا به قالوا اعنتکم ذا، وسٔوال هذ الذا۔ (۴) ولو شاء ربك لاغنی المحتاج و اعوز ذا، ونسوا حکمة الخالق فی غنی ذا وفقر ذا، واعجباکم یلقاهم من غم اذا

اور جو لوگ فیصلہ کریں خلاف اس کے جو اللہ تعالیٰ نے حکم اتارا ہے تو ان میں تنگدستی عام ہو جاتی ہے۔ اور جس قوم میں بے حیائی عام ہو جائے تو موتیں عام ہو جاتی ہیں۔

اور جو لوگ کمی کریں ناپ اور تول میں تو کمی ہو جاتی ہے نباتات میں اور قحط سالی اُن پر مسلط ہو جاتی ہے، اور جو نہیں دیتے زکوٰۃ تو بارشیں بند ہو جاتی ہیں۔

موعظت

اُن سے کہہ دو جو دھوکے سے دُنیا میں پھنس گئے۔ ہلاکت ہو گی کل کو ان کے لئے۔ کچھ مفید نہ ہو گا جو کچھ انہوں نے جمع کیا۔ جب آئے گا وقت خوف کا جس دن گرم کیا جائے گا اُن کیلئے دوزخ کی آگ میں پھر داغا جائے گا اس سے اُنکی پیشانی اور پہلو اور پیٹھ کو۔ پھر کس طرح اُن کے عقل اور دل گم ہو گئے ہیں (سوچتے سمجھتے نہیں) جس دن دوزخ کی آگ میں گرم کر کے داغا جائے گا اُن کے ماتھے اور پہلو کروٹوں اور پیٹھوں کو۔ لیا جائے گا مال کو ایسے گھر کی طرف جس میں سزا دی جائے گی ڈالا جائے گا اس مال کو کٹھالی میں تاکہ پگھلا کر سخت عذاب دیا جائے۔

(۱) البودقة او البوتقة هو ما یصهر فیه الفلذات کالحدید والذهب والفضة
(۲) وفی نسخة: ثار (۳) الجذوة الجمرة الملتهبة بضم الجیم وتفتح جمعها جذی مثل مدی وقری وتکسر ایضا فتکسر فی الجمع مثل جذیة وجذی مصباح (۴) وفی نسخة: لهذا

marfat.com

ضمتهم قبورهم ، يوم يحمى عليها في نار
جهنم فتكوى بها جباههم و
جنوبهم وظهورهم سيأخذها
الوارث منهم من غير تعب . ويسأل
عنها الجامع من اين اكتسب ما اكتسب
الا ان الشوك له وللوارث الرطب ،
اين حرص الجامعين اين عقولهم يوم
يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها
جباههم وجنوبهم وظهورهم ، لو
رأيتهم في طبقات النار ، يتقلبون
على جمرات الدرهم والدينار ، وقد
غلت اليمين مع اليسار لما (ا) بخلوا
مع الايسار ، لو رأيتهم في الجحيم يسقون
من الحميم ، وقد ضج صبورهم ، يوم
يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها
جباههم وجنوبهم وظهورهم ، كم
كانوا يوعظون في الدنيا وما فيهم
من يسمع ، كم خوفوا من عقاب الله
وما فيهم من يفزع ، كم انبوا بمنع
الزكاة وما فيهم من يدفع ، فكانهم
بالاموال وقد انقلبت شجاعا اقرع ،
فما هي عصي موسى ولا طورهم ،
يوم يحمى عليها في نار فتكوى بها
جباههم وجنوبهم وظهورهم

پھر پترا بنایا جائے گا تاکہ پورے بدن پر داغ لگایا جائے۔ پھر لایا جائے گا۔ اس شخص کو جو ہدایت سے دُور تھا دوڑے گا اس مکان کی طرف جس میں نہ نور ہوگا۔ پھر گرم کیا جائے گا دوزخ میں اور داغا جائے گا اس کی پیشانیوں اور کروٹوں اور پشتوں کو جب ان کو کوئی فقیر ملتا تو پہنچتی اُن کو تکلیف اگر سائل اُن سے کچھ مانگتا تو غصے سے آگ کی طرح بھڑک جاتے اگر نرمی کی جاتے اُن سے تو کہتے تھے کہ مشقت میں ڈال دیا تم کو اس بات نے اور اس کا مانگنا اسی مشقت کے لئے ہے۔

اگر تیرا رب چاہتا تو غنی کرتا محتاج کو اور تنگدست کرتا اس کو۔ اور بھول گیا خالق کے بھید کو ایک کو غنی اور ایک کو فقیر کرنے میں نہایت ہی افسوس ہے پہنچے گا ان کو غم جب دبائے گی ان کو قبر ان کی جس روز گرم کیا جائے گا دوزخ میں پھر داغا جائے گا اُن کے ماتھے اور کروٹوں اور پیٹھوں کو عنقریب لے لیگا (وہ مال) اُن کا وارث بغیر کسی مشقت کے۔ اور جمع کرنے والے سے پوچھا جائے گا کہاں سے کمایا تھا جو کچھ کمایا۔ دیکھئے بے شک کانٹے اس کو ملے اور کھجوریں وارثوں کو ملی۔ کہاں ہے مال جمع کرنے والوں کی حرص۔ کہاں ہیں ان کی عقلیں جس روز گرم کیا جائے گا دوزخ میں پھر داغا جائے گا۔ اُن کے ماتھے اور کروٹوں اور پیٹھوں کو۔ کاش کہ تو دیکھے ان کو کہ دوزخ کے طبقات میں لوٹیں گے

(۱) وفي نسخة : مما

(حكاية)

روی عن محمد بن یوسف (۱) الفریابی قال خرجت انا وجماعة من اصحابی (۲) فی زیارة ابی سنان رحمه الله فلما دخلنا علیه وجلسنا عنده قال قوموا بنا نزور جارا لنا مات اخوه ونعزیه فیه فقمنا معه ودخلنا علی ذلك الرجل فوجدناه کثیر البکاء والجزع علی اخیه فجلسنا نسلیه ونعزیه وهو لا یقبل تسلیة ولا تعزیة فقلنا اما تعلم ان الموت سبیل لا بد منه قال بلی ولکن ابکی علی ما اصبح وامسی فیه اخی من العذاب: فقلنا له هل اطلعك الله علی الغیب قال لا ولکن لما دفنته وسویت علیه التراب وانصرف الناس جلست عند قبره اذا صوت من قبره یقول، اقعدونی وحیدا اقاسی العذاب قد کنت

درہم اور دیناروں کے چنگاروں پر۔
اور تحقیق باندھا جائے گا داہنا ہاتھ بائیں سے اس لئے کہ بخل کیا تھا اس نے باوجود فراخی کے۔
کاش کہ تو دیکھے ان کو دوزخ کے طبقات میں پہلو بدلتے ہوں گے گرم شدہ چاندی اور سونے پر اور باندھا جائے گا دونوں ہاتھوں کو کیونکہ انہوں نے بخل کیا تھا باوجود مالدار ہونے کے۔
اگر تو دیکھے ان کو جہنم میں پلائے جائیں گے کھولتے ہوئے پانی اور تحقیق کھینچتے ہوں گے جس روز گرم کیا جائے گا مال دوزخ میں پھر داغ دیا جائے گا ان کے ماتھے اور کروٹوں اور پیٹھوں پر۔ بارہا ان کو نصیحت کی گئی دنیا میں اور انہوں نے توجہ نہ کی۔ کئی مرتبہ اللہ کے عذاب سے انہیں ڈرایا گیا اور نہیں ڈرتے کتنے تھے ایسے جن کو خبر دی جاتی ساتھ عذاب نہ دینے زکوٰۃ کے اور نہ تھے ان میں جرچیتے گویا کہ وہ مالوں کے ساتھ ہی رہیں گے۔ اور تحقیق تبدیل کیا جائے گا وہ مال گنجے سانپ کی شکل میں۔ پس نہ ہوگا وہ عصائے موسیٰ نہ طور ان کا جس روز گرم کیا جائے گا وہ مال دوزخ میں پھر داغ دیا جائے گا ساتھ اس کے ان کے ماتھے اور کروٹوں اور پیٹھوں کو۔

۱، هو صاحب الثوری واحمد واسحاق والبخاری ولد سنة ۱۲۰ھ وتوفی سنة ۲۱۲ھ
۲، مما یدل علی التخلیط والاختلاف فی هذه الحکایة ما ذکر فی اخرها انهم اتوا ابا ذر صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکروا له القصة وقد توفی ابا ذر قبل ولادة محمد بن یوسف الفریابی باکثر من ثمانین سنة فکیف ملتقیان۔

اصلی قد کنت اصوم قال فأبکانی
کلامه فبحثت عنه التراب لا
نظر حاله واذا القبر یشتعل علیه
نارًا وفی عنقه طوق من نار
فحملتنی شفقة الاخوة ومددت
یدی لارفع الطوق عن رقبته فا
حترقت اصابعی ویدی ثم اخرج
الینا یده فاذا هی سوداء محترقة
قال فرددت علیه التراب وانصرفت
فکیف لا ابکی علی حاله واحزن
علیه فقلنا فما کان اخوك یعمل
فی الدنیا قال کان لا یؤدی الزکاة
من ماله قال فقلنا هذا تصدیق
قوله تعالی (وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ
سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)
وَاَخُوْكَ عجل له العذاب فی قبره
الی یوم القیامة قال ثم خرجنا من
عنده واتینا اباذر صاحب
رسول الله صلی الله علیه وسلم و
ذکرنا له قصة الرجل وقلنا له
یموت الیهودی والنصرانی ولا نری
فیهم ذلك فقال اولئك لا شك
انهم فی النار وانما یریکم الله فی اهل

حکایت

محمد بن یوسف فریابی سے مروی ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے نکلا تو جب ہم اُن کے ہاں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پڑوسی کا بھائی فوت ہو گیا ہے لہذا چلیں اور اس کو تعزیت کریں چنانچہ ہم اٹھے اور اس آدمی کے پاس پہنچے تو ہم نے اس کو دیکھا بہت رو رہا ہے اور شور مچا رہا ہے ہم بیٹھے اور افسوس کیا اور اس کو تسلی دی لیکن وہ نہ تو تسلی قبول کرتا اور نہ افسوس ہم نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ موت ضروری رستہ ہے اور اس سے کوئی چارہ نہیں تو اس نے کہا ہاں ٹھیک ہے لیکن میں اس بات پر روتا ہوں جس پر میرے بھائی کو صبح شام عذاب ہو رہا ہے۔ ہم نے کہا کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے غیب پر مطلع کر دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) جب ہم نے اس کو قبر میں دفن کیا اور اس پر مٹی برابر کر دی تو تمام لوگ تو واپس لوٹ گئے اور میں اس کی قبر کے پاس بیٹھا رہا تو اچانک اس کی قبر سے آواز آئی اور کہتا ہے کہ آہ مجھے اکیلا بٹھا گئے کہ میں عذاب میں مبتلا ہوں حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا روزہ رکھتا تھا چنانچہ اس کی اس بات سے مجھے رونا آیا اور میں نے اس کی قبر کو کھولا تاکہ اس کو دیکھوں تو یکایک قبر میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور اس کے

marfat.com

الایمان لتعتبروا قال اللہ تعالیٰ (فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ) فنسال اللہ العفو والعافیۃ انہ جواد کریم۔

الکبیرۃ السادسۃ

افطار یوم من رمضان بلا عذر

قال اللہ تعالیٰ (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ)

وثبت فی الصحیحین النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان"

وقال صلی اللہ علیہ وسلم (۱) من افطر یوماً من رمضان بلا

گلے میں آگ کا طوق تھا۔ تو بھائی کی محبت نے مجھے برانگیختہ کیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تاکہ اس کی گردن سے وہ طوق کھینچ لوں تو میری انگلیاں جل گئیں اور ہاتھ بھی تو اس نے ہاتھ جلا ہوا سیاہ دکھایا۔ پھر اس پر مٹی ڈال دی اور واپس لوٹ آیا۔ تو پھر کیر نکر روؤں میں اس کی حالت پر اور غم کروں اس پر۔ تو ہم نے دریافت کیا کہ تیرا بھائی زندگی میں کونسا کام کرتا تھا اس نے کہا کہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ اپنے مال کی ہم نے کہا یہ ہے تصدیق اللہ تعالےٰ کے ارشاد گرامی کی۔

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ (الآیۃ) ترجمہ پہلے گذر چکا ہے۔

اور میرے بھائی کو بہت سوال گئی قبر ہی میں قیامت تک کے لئے پھر ہم وہاں سے نکل کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور اس آدمی کا قصہ بیان کیا اور ہم نے کہا کہ یہودی اور عیسائی بھی مرتے ہیں لیکن ہم نے ان کو اس طرح کبھی نہیں دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے یقیناً وہ آدمی دوزخ میں ہے اللہ تعالیٰ تم کو اہل ایمان میں اس طرح کبھی کبھی دکھاتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فمن ابصر فلنفسہ

(۱) رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ فی صحیحہ کلھم من روایۃ ابن المطوس وقیل ابی المطوس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ وذکرہ البخاری تعلیقا غیر مجزوم ویذکر عن ابی ھریرۃ رفعہ الخ قال البخاری لا ادری سمع =

marfat.com

عذر لم يقضه صيام الدهر وان صامه. وعن ابن عباس رضى الله عنهما عرى الاسلام و قواعد الدين ثلاث: شهادة ان لا اله الا الله والصلاة وصوم رمضان، فمن ترك واحدة منهن فهو كافر. نعوذ بالله من ذالك.

الكبيرة السابعة

فى ترك الحج مع القدرة عليه

قال الله تعالى (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)

وقال: (۱) النبى صلى الله عليه وسلم من ملك زادا وراحلة تبلغه حج البيت الله الحرام ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا او نصرانيا وذلك لان (۲) الله تعالى يقول،

ومن عمى فعليها وما ربك بظلام للعبيد۔ فنسأل الله العافية والعفو انه جواد كريم۔

چھٹا کبیرہ

(رمضان شریف کا روزہ بغیر عذر کے چھوڑنا)

اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ (البقرہ) بخاری اور مسلم سے ثابت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائے اسلام کی پانچ چیزیں ہیں۔ شہادت دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوائے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ہیں۔ قائم کرنا نماز کا۔ ادا کرنا زکوٰۃ کا۔ اور حج کرنا بیت اللہ شریف کا۔ اور روزہ رکھنا رمضان المبارک کا ـــ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑے گا تو وہ کافر ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

ساتواں کبیرہ

(بیت اللہ شریف کا حج نہ کرنا باوجود قدرت کے)

بقیہ ص۵۷ = ايرة من ابى هريرة ام لا وقال ابن حبان لا يحتج بما انفرد به والله اعلم منذرى وقال المصنف فى الصغرى: هذا لم يثبت

(۱) رواه الترمذى والبيهقى من رواية الحارث - اى الاعور - عن على قال الترمذى: غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وله شاهد عند البيهقى من حديث ابى امامة منذرى (۲) وفى نسخة: بان، وفى نسخة: ان

marfat.com

(وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا)

وقال عمر بن الخطاب (۱) رضی اللہ عنہ لقد هممت ان ابعث رجالًا الی هذه الامصار فینظروا کل من له جدة ولم یحج فلیضربوا علیهم الجزیة ماهم بمسلمین۔

وعن ابن عباس (۲) رضی اللہ عنهما قال ما من احد لم یحج ولم یؤد زکاة ماله الا سال الرجعة عند الموت فقیل له انما یسأل الرجعة الکفار قال وان ذلك فی کتاب اللہ تعالی (وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ) ای اؤدی الزکاة (وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ) ای احج (وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ) قیل

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ؕ

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مالک ہوا راستے کے خرچے کا جو اس کو بیت اللہ شریف تک پہنچاوے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی اعتبار نہیں اس کے لئے کہ (وہ) یہودی بن کر مرے یا نصرانی اور یہ اس لئے ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ؕ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں اس بات کا کہ بھیجوں آدمیوں کو شہروں کی طرف کہ وہ جا کر دیکھیں ہر اس آدمی کو جو طاقت رکھتا ہو حج کرنے کی اور حج نہ کرے پس لگائیں ان پر جزیہ اس لئے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے حج نہ کیا اور نہ اپنے مال کی زکوٰۃ دی تو آرزو کرے گا زندگی کی وہ مرنے کے وقت پوچھا گیا ان سے کہ یہ سوال تو کافر کریں گے فرمایا تحقیق یہ کتاب اللہ میں ہے۔ اور یہ بات زکوٰۃ میں گذر چکا ہے ملاحظہ فرمالیں۔

دریافت کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

(۱) رواہ سعید بن منصور فی سننه عن الحسن البصری قال: قال عمر فذکره قاله ابن کثیر فی تفسیره

(۲) تقدم فی منع الزکاة

marfat.com

فیم تجب الزکاۃ قال بمائتی درھم
وقیمتھا من الذھب قیل فما
یوجب الحج قال الزاد والراحلة
وعن سعید بن جبیر رضی اللہ عنه
قال مات لی جار موسر لم یحج فلم
اصل علیه۔

الکبیرۃ الثامنة

عقوق الوالدین قال اللہ تعالیٰ
(وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا) ای برا
بهما وشفقة وعطفا علیهما (اِمَّا
یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا
اَوْكِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا) بشرم اذا کبرا
کبرا واسنا وینبغی ان تتولی
خدمتهما ما تولیا من خدمتك علی
ان الفضل للمتقدم وکیف
یقع التساوی وقد کان یحملان
اذاك راجین حیاتك وانت ان
حملت اذاهما رجوت موتهما ثم قال تعالیٰ
(وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا) ای
لینا لطیفا (وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا) وقال تعالیٰ (اَنِ
اشْكُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ)

سے کہ کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ فرمایا
دو سو درہم پر اور اس کی قیمت پر سونے میں۔ دریافت
کیا گیا کہ حج کب واجب ہے؟ فرمایا کہ زاد سفر
اور سواری جب میسر آئے۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ایک
پڑوسی مر گیا جو کہ امیر تھا اور حج نہ کیا تھا تو میں نے
اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی تھی۔

آٹھواں کبیرہ

(والدین کی نافرمانی کرنا)

قولہ تعالیٰ۔ وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ
وبالوالدین احسانا ۵ (الآیۃ)
اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرماوے دیکھ کس طرح ملایا
ان کے شکر کرنے کو اپنے شکر کرنے کے ساتھ۔
فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ تین آیات
ایسی ہیں جو ملی ہوئی نازل کی گئی ہیں تین چیزوں
کے ساتھ کوئی ایک قبول نہیں ہوتا ان میں سے
بغیر دوسرے کے۔ ایک ان میں سے فرمان باری
تعالیٰ کا۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ جس شخص نے
اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور نہ اطاعت کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تو نہیں قبول کی جائے گی اس
سے دوسرا ارشاد باری تعالیٰ۔
قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو۔ سو جس شخص
نے نماز تو پڑھی اور زکوٰۃ نہ دی مال کی تو نہیں قبول

فانظر رحمك الله كيف قرن شكرهما بشكرها قال ابن عباس رضي الله عنهما ثلاث آيات نزلت مقرونة بثلاث لا تقبل منها واحدة بغير قرينتها (احداها) قوله تعالى (اطيعوا الله واطيعوا الرسول) فمن اطاع الله ولم يطع الرسول لم يقبل منه (الثانية) قوله تعالى (واقيموا الصلاة واتوا الزكاة) فمن صلى ولم يزك لم يقبل منه (الثالثة) قوله تعالى (ان اشكر لي ولوالديك) فمن شكر الله ولم يشكر الوالدين لم يقبل منه ولذا قال ؎ النبي صلى الله عليه وسلم رضى الله في رضى الوالدين وسخط الله في سخط الوالدين۔

وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال جاء رجل يستأذن النبي صلى الله عليه وسلم في الجهاد معه فقال النبي صلى الله عليه وسلم، احي والداك قال نعم

کی جائے گی اس سے وہ نماز۔

تیسرا[۳] فرمان باری تعالیٰ شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا۔ سو جس نے شکر کیا اللہ تعالیٰ کا اور والدین کا شکریہ ادا نہ کیا تو قبول نہ ہوگا اس سے۔

اسی لئے ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کہ) اللہ تعالیٰ کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے اور اللہ پاک کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے کے لئے اجازت لینے آیا آپ نے فرمایا کہ تیرا ماں باپ زندہ ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے فرمایا ان کی خدمت کر۔ بخاری و مسلم۔ پس دیکھ کس طرح فضیلت دی ہے آپ نے والدین کی خدمت کرنے کو جہاد پر بخاری اور مسلم میں ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بتاؤں میں تم کو سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ شرک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور نافرمانی کرنا والدین کی دیکھ کس طرح ملایا ان کے ساتھ برائی کرنے کو اور جھٹلانے اور احسان نہ کرنے کو ساتھ شرک کے (صحیحین) اس طرح یہ بھی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں بے فرمان[۲] والدین کا اور احسان جتلانے والا اور

؎ رواه الترمذي من حديث عبد الله بن عمرو وصحح وقفه عليه وابن حبان والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم وله شاهد عن ابي هريرة عند الطبراني بلفظ طاعة الله الخ اه منذري

قال ففيهما فجاهد، مخرج (١) فی
الصحيحين فانظر كيف فضل
بر الوالدين وخدمتهما على الجهاد.
وفی الصحيحين (٢) ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال: الا
انبئكم باكبر الكبائر الاشراك بالله
وعقوق الوالدين (٣) فانظر كيف
قرن الاساءة اليهما وعدم البر
والاحسان بالاشراك وفی الصحيحين
ايضا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال - لا يدخل الجنة عاق ولا منان
ولا مدمن خمر. وعنه صلى الله عليه
وسلم (٤) لو علم الله شيئا ادنى من
الاف لنهى عنه فليعمل العاق
ماشاء ان يعمل فلن يدخل الجنة
وليعمل البار ماشاء ان يعمل
فلن يدخل النار. وقال صلى الله
عليه وسلم، لعن الله العاق لوالديه

٣

ہمیشہ شراب پینے والا۔ اور فرمایا آپ نے اگر اللہ
تعالیٰ کے نزدیک اُف کرنے سے کوئی اور چیز بھی
معمولی ہوتی تو اس سے بھی منع فرماتے۔

والدین کا نافرمان خواہ کتنا ہی نیک عمل کرے جنت
میں ہرگز نہ داخل ہوگا اور ماں باپ کا فرمانبردار کتنا ہی
گنہگار ہو دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ تعالیٰ
نے اس پر جو گالی دے اپنے باپ کو اور لعنت کی
اللہ تعالیٰ نے اس پر جو گالی دے اپنی ماں کو۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر گناہ کی
سزا مؤخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت تک جس
کے لئے چاہتے ہیں مگر نافرمان والدین کی سزا جو
جلدی کی جاتی ہے اس آدمی کے لئے دنیا ہی میں۔

کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک جلدی
کرتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو ہلاک کرنے میں جبکہ
وہ نافرمان ہو ماں باپ کا۔

اور بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے عمر اس
آدمی کی جو والدین کا فرمانبردار ہو تاکہ زیادہ کرے

(١) وكذا رواه ابوداود والترمذی والنسائی كلهم من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص، منذری

(٢) وكذا رواه الترمذی ثلاثتهم من حديث ابی بكرة، منه

(٣) تمامه. وكان متكئا فجلس فقال، الا وقول الزور وشهادة الزور، فما زال يكررها حتى قلنا ليته سكت (٤) رواه الديلمی من حديث اصرم بن حوشب بسنده الى الحسين بن علی واصرم كذاب قاله فی ذيل اللآلی للسيوطی۔

marfat.com

قال : (۱) صلى الله عليه وسلم ، لعن الله من سب اباه ـ لعن الله من سب امه ، وقال (۲) صلى الله عليه وسلم كل الذنوب يؤخر الله منها ماشاء الى يوم القيامة الا عقوق الوالدين فانه يعجل لصاحبه ، يعنى العقوبة فى الدنيا قبل يوم القيامة ـ

وقال كعب الاحبار رحمه الله ، ان الله ليعجل هلاك العبد اذا كان عاقا لوالديه ليعجل له العذاب وان الله ليزيد فى عمر العبد اذا كان بارا بوالديه ليزيده برا وخيرا ومن برهما ان ينفق عليهما اذا احتاجا

(۳) فقد جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله ان ابى يريد ان يجتاح مالى فقال صلى الله عليه وسلم ، انت ومالك لابيك وسئل كعب الاحبار عن

اس کے ساتھ بھلائی ۔

اور ان کے ساتھ احسان کرنا یہ ہے کہ خرچ کرے مال ان پر جب وہ محتاج ہوں ۔

ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا باپ مجھ سے مال لینا چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے

کعب احبار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جب قسم کھائیں اس کے ماں باپ نہ پورا کرے ان کی قسموں کو اور جب حکم کریں کسی کام کا نہ اطاعت کرے ان کی ۔ اور جب مانگیں اس سے کوئی چیز نہ دے ان کو اور جب امانت رکھیں اس کے پاس کوئی چیز تو خیانت کرے اس میں ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا اصحاب اعراف کے متعلق کہ وہ کون لوگ ہیں اور اعراف کیا چیز ہے؟

فرمایا اعراف ایک پہاڑ ہے جنت اور دوزخ کے درمیان چونکہ وہ اونچا ہے اس لئے اس کا

---

(۱) رواه ابن حبان فى صحيحه من حديث ابن عباس ، منذرى

(۲) رواه الحاكم من حديث ابى بكرة وقال صحيح الاسناد ، منذرى

(۳) رواه ابن ماجه من حديث يوسف بن اسحاق عن محمد بن المنكدر عن جابر ان رجلا جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فذكره وكذا اخرجه من هذا الوجه الطحاوى وبقى بن مخلد والطبرانى فى الاوسط وله طرق اخرى عدها السخاوى فى المقاصد الحسنة ـ

marfat.com

عقوق الوالدين ماهو قال هو اذا اقسم عليه ابوه او امه لم يبر قسمهما واذا امراه بامر لم يطع امرهما واذا سالاه شيئا لم يعطهما واذا ائتمناه خانهما.

وسئل ابن عباس (۱) رضی الله عنهما عن اصحاب الاعراف من هم وما الاعراف فقال اما الاعراف فهو جبل بين الجنة والنار وانما سمی الاعراف لانه مشرف على الجنة والنار وعليه اشجار وثمار وانهار وعيون واما الرجال الذين يكونون عليه فهم رجال خرجوا الى الجهاد بغير رضاء ابائهم وامهاتهم فقتلوا فی الجهاد فمنعهم القتل فی سبيل الله عن دخول النار ومنعهم عقوق الوالدين عن دخول الجنة فهم على الاعراف حتى يقضی الله فيهم امره.

نام اعراف ہے اور اس پہ درخت ہیں اور پھل ہیں اور نہریں ہیں اور چشمے ہیں چنانچہ وہ لوگ جو وہاں ہوں گے وہ ہوں گے جو بغیر رضامندی والدین کے جہاد میں جاکر شہید ہو گئے ہوں گے تو بوجہ شہید ہونے کے تو دوزخ میں نہ جائیں گے اور بوجہ نافرمانی والدین کے جنت میں نہ جائیں گے اور اعراف پر ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ فیصلہ فرماوے اللہ تعالیٰ اُن کے درمیان۔

بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ کون آدمی زیادہ مستحق ہے لوگوں میں سے میرے لئے بطور خوش معاملگی کے؟ آپ نے فرمایا کہ تیری ماں۔ اس نے کہا پھر کون؟ فرمایا آپ نے تیری ماں۔ کہا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ چوتھی مرتبہ اس نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ پھر دوسرے قریبی قریبی رشتہ دار۔ مخصوص فرمایا آپ نے ماں کے ساتھ بھلائی کرنے کو تین مرتبہ اور باپ سے بھلائی کرنے کو ایک مرتبہ۔ یہ اس لئے کہ ماں کی تکلیف اور شفقت بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ تکلیف اٹھائی اس نے حمل کی اور

---

(۱) رواه سعيد بن منصور عن ابی معشر عن يحيى بن شبل عن يحيى بن عبد الرحمن المدنی عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم وكذا رواه ابن مردويه وابن جرير وابن ابی حاتم من طرق عن ابی معشر به وروی مرفوعا عند ابن ماجه فی حديث ابن عباس وجابر وتوقف ابن كثير فی صحة المرفوع وقال وقصاراها ان تكون موقوفة.

وفی الصحیحین (۱) وان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من احق الناس منی بحسن الصحبۃ ؟ قال امک : قال ثم من ؟ قال امک قال ثم من ؟ قال امک ۔ قال ثم من ؟ قال ابوک ؟ ثم الاقرب فالاقرب یحض علی برالام ثلاث مرات وعلی برالاب مرۃ واحدۃ وما ذاک الا لان عناءھا اکثر وشفقتھا اعظم مع ما تقاسیہ من حمل وطلق وولادۃ ورضاعۃ وسھر لیل ۔

رأی ابن عمر رضی اللہ عنھما رجلا قد حمل امہ علی رقبتہ وھو یطوف بھا حول الکعبۃ فقال یا ابن عمر اترانی جازیتھا قال ولا بطلقۃ واحدۃ من طلقاتھا ولکن احسنت ، واللہ یثیبک علی القلیل کثیرا ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ (۲) قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ نفر حق علی اللہ ان لا یدخلھم الجنۃ ولا یذیقھم نعیمھا مدمن خمر واکل الربا واکل مال الیتیم ظلما و

وضع حمل کی اور دودھ پلانے کی اور جاگنے کی راتوں کو ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنی ماں کو کندھے پر اٹھا کر طواف بیت اللہ شریف کا کر رہا تھا ، اور کہا کہ اے ابن عمرؓ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا نہیں کر دیا ؟

فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں دردِ زہ کی تکلیفوں سے ایک لمحہ کی تکلیف کا بدلہ بھی تو نے نہیں ادا کیا ۔ ہاں البتہ اچھا کیا تو نے اللہ تعالیٰ تجھ کو ثواب دے گا اس تھوڑے سے عمل پر بھی بہت ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار آدمیوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں نہ داخل فرماوے گا اور نہ چکھائے گا ان کو جنت کی نعمتیں (اور وہ چار یہ ہیں) ایک ہمیشہ شراب پینے والا ۔ دوسرا سود کھانے والا تیسرا یتیموں کا مال بطور ظلم کے کھانے والا ۔ چوتھا نافرمانی کرنے والا والدین کی مگر یہ کہ توبہ کریں ۔

اور فرمایا آپ نے جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے ۔ اور ایک آدمی حضرت ابو درداء کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو درداء میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے اور میری ماں مجھے کہتی ہے کہ تو اس کو طلاق دے دے تو فرمایا ابو درداء نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو فرمایا آپ

(۱) وفی نسخۃ : وفی الصحیح

(۲) رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد (قالہ الحافظ المنذری . فیہ ابراھیم بن خثیم بن عراک وھو متروک ، ترھیب

العاق لوالديه الا ان يتوبوا ، وقال (۱) صلی اللہ علیہ وسلم ۔ الجنة تحت اقدام الامهات ، وجاء رجل (۲) إلی ابی الدرداءؓ رضی اللہ عنہ فقال یا ابا الدرداء انی تزوجت امرأة وان امی تامرنی بطلاقها فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظه وقال (۳) صلی اللہ علیہ وسلم ، ثلاث دعوات مستجابات لا شك فیهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد علی ولده " وقال (۴) صلی اللہ علیہ وسلم الخالة بمنزلة الام ، ای فی البر والاکرام والصلة والاحسان : وعن وهب بن منبه قال ان اللہ تعالی اوحی الی موسیٰ صلوات اللہ وسلامه علیه یا موسیٰ وقر والدیك

نے کہ باپ درمیانہ دروازہ ہے جنّت کا اب تو اگر چاہے تو اس دروازہ کو ضائع کر دے یا حفاظت کرے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ ایک مظلوم کی دعا۔ دوسرے مسافر کی دعا تیسرے والدین کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خالہ بھی بمنزلے ماں کے ہے۔ یعنی احسان اور عزت کرنے کے اعتبار سے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ عزت کر اپنے والدین کی بے شک جو عزت کرتا ہے والدین کی بڑھاتا ہوں میں اس کی زندگی اور عنایت کرتا ہوں اس کو ایسی اولاد جو عزت کرے گی اس کی اور جو نافرمانی کرتا ہے والدین کی تو کم کروں گا میں اس کی عمر اور دوں گا اس کو ایسی اولاد جو نافرمانی کرے گی اس کی۔ ابوبکر ابن ابی مریم نے کہا کہ میں نے

marfat.com

فان من وقر والديه مددت فی عمرہ[٤] ووهبت له ولداً يبرّه ومن عقّ والديه قصرت فی عمره ووهبت له ولداً يعقه۔

وقال ابوبكر بن ابی مريم قرأت فی التوراة ان من يضرب اباه يقتل وقال وهب قرأت فی التوراة: علی من صك والده الرجم۔

وعن عمرو بن مرة الجهنی (١) قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ارأيت اذا صليت الصلوات الخمس وصمت رمضان و اديت الزكاة وحججت البيت فما ذا لی فقال رسول الله صلی الله عليه و سلم من فعل ذلك كان مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين الا ان يعق والديه وقال صلی الله عليه وسلم۔ لعن الله العاق والديه (٢) وجاء عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه قال رأيت ليلة اسری بی اقواما فی النار معلقين فی جذوع من نار فقلت يا

تورات میں پڑھا ہے کہ جو مارے اپنے باپ کو تو قتل کیا جائے اس کو۔ اور وہب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو آدمی باپ کو تھپڑ مارے تو اس کو رجم کیا جائے۔

عمرو بن مرۃ جہنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ خبر دیں آپ مجھ کو کہ جب میں نے پانچ نمازیں پڑھ لیں اور رمضان المبارک کے روزے رکھ لئے اور مال کی زکوٰۃ بھی ادا کر دی اور بیت اللہ شریف کا حج بھی کر لیا تو میرے لئے کیا انعام ہوگا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس طرح کرے تو وہ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا (بروز قیامت) مگر وہ جو نافرمانی کرے والدین کی۔

اور فرمایا آپ نے کہ لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی کرنے والے پر اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ شب معراج میں میں نے ایک قوم کو دیکھا آگ میں لٹکا ہوا تو میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں اس نے کہا (یہ وہ ہیں) جو اپنے والدین کو گالیاں دیتے تھے دُنیا میں۔

مروی ہے کہ جو شخص اپنے والدین کو گالی دے تو اتاری جائیں گی چنگاریاں آگ کی اس کی قبر میں

---

(١) رواہ احمد والطبرانی باسنادين احدهما صحيح ورواه ابن خزيمة وابن حبان فی صحيحيهما باختصار، منه

(٢) قال المصنف فی الصغير: اسناده حسن

جبریل من هولاء قال الذی یشتمون آباءهم وامهاتهم فی الدنیا۔

وروی انه من شتم والدیه ینزل علیه فی قبره جمر من نار بعدد کل قطر ینزل من السماء الی الارض۔ ویروی انه اذا دفن عاق والدیه عصره القبر حتی تختلف فیه اضلاعه واشد الناس عذابا یوم القیامة ثلاثة: المشرک والزانی والعاق لوالدیه۔

وقال بشر۔ ما من رجل یقرب من امه حیث یسمع کلامها الا کان افضل من الذی یضرب بسیفه فی سبیل الله والنظر الیها افضل من کل شیٔ

وجاء رجل وامرأة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یختصمان فی صبی لهما فقال الرجل یا رسول الله ولدی خرج من صلبی وقالت المرأة یا رسول الله حمله خفا ووضعه شهوة وحملته کرها ووضعته کرها وارضعته حولین کاملین فقضی به رسول الله صلی الله علیه وسلم (۱) لامه

(موعظة)

ایها المضیع لاکد الحقوق، و

بارش کی حرن۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ جس وقت دفن کیا جاتا ہے نافرمان والدین کا تو دباتی ہے اس کو قبر یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ سب سے زیادہ عذاب قیامت کے دن تین آدمیوں کو ہوگا۔ ایک شرک کرنے والا ساتھ اللہ کے۔ دوسرا زانی۔ تیسرا والدین کی نافرمان

بشر نے کہا جو شخص اپنی ماں کے پاس بیٹھ کر اس کی بات کو سنے بہتر ہے وہ اس شخص سے جو تلوار سے لڑائی کر رہا ہو۔ اللہ کی راہ میں، اور ماں کی طرف دیکھنا بہتر ہے ہر عمل سے۔

ایک مرد اور ایک عورت جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اپنے لڑکے کے بارہ میں (چنانچہ) مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا نکلا میری پیٹھ سے اور عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ اس (مرد) نے تو اٹھایا ہلکا اور اس کو رکھا بطور خواہش کے۔ اور میں نے اس کو تکلیف سے جنا اور دودھ پلایا اس کو دو برس پورے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔

موعظت

اور بڑے بڑے حقوق ضائع کرنے والے اور ماں

(۱) روی احمد وابوداود من حدیث عمرو بن شعیب عن جده بنحو هذا الحدیث

marfat.com

المعتاض من برالوالدين العقوق والمعنى لما يجب عليه، الغافل عما بين يديه، برالوالدين عليك دين وانت تتعاطاه باتباع الشين وتطلب الجنة بزعمك، وهي تحت اقدام امك حملتك في بطنها تسعة اشهر كانها تسع حجج وكابدت عند الوضع ما يذيب المهج. وارضعتك من ثديها لبنا، واطارت لاجلك وسنا، وغسلت بيمينها عنك الاذى واثرتك على نفسها بالغذاء وصيرت حجرها لك مهدا، وانالتك احسانا ورفدا، فان اصابك مرض او شكاية اظهرت من الاسف فوق النهاية واطالت الحزن والنحيب، وبذلت مالها للطبيب، ولو خيرت بين حياتك وموتها، لطلبت حياتك باعلى صوتها هذا وكم عاملتها بسوء الخلق مرارا، فدعت لك بالتوفيق سرا وجهارا فلما احتاجت عند الكبر اليك جعلتها من اهون الاشياء عليك فشبعت وهي جائعة ورويت وهي قانعة. وقدمت عليها اهلك واولادك بالاحسان وقابلت اياديها بالنسيان وصعب لديك امرها وهو يسير وطال عليك عمرها وهو قصير وهجرتها

باپ کو بھلائی کا بدلہ نافرمانی کی شکل میں دینے والے بھولنے والے اس چیز کو جو واجب تھی۔ غفلت کرنے والے اس چیز سے جو سامنے ہے اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا تیرے اوپر ضروری ہے۔ اور تو لیتا ہے اس کو بطور اتباع خواہشات کے۔

اور تو جنت کو طلب کرتا ہے اپنے خیال میں حالانکہ وہ تیری ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس نے اٹھایا تجھ کو اپنے پیٹ میں نو مہینے۔ گویا کہ نو برس۔ اور تکلیف برداشت کی جننے کے وقت ایسی جو پگلا دے خون کو۔ اور دودھ پلایا تجھ کو اپنی چھاتی سے۔ اور اڑا دی تیرے لئے اپنی نیند۔ اور دھویا اس نے اپنے داہنے ہاتھ سے گندگی تیری کو۔ اور قربانی دی اس نے اپنے نفس پر کھانے کے ساتھ۔ اور بنایا اس نے اپنی گود کو تیرے لئے جھولا۔ نرمی کی تیرے ساتھ بطور احسان کے۔ اگر تو بیمار ہو جاتا یا کوئی اور تکلیف آئی تجھ کو تو ظاہر کرتی وہ افسوس انتہائی درجہ کا۔ اور لمبا ہو جاتا غم۔ اور خرچ کرتی اپنے مال کو تیرے علاج کے لئے۔ اگر اس کو اختیار دیا جاتا تیری زندگی اور اپنی موت کا تو طلب کرتی تیری زندگی کو بلند آواز سے یہ ہے اور کتنی مرتبہ بدخلقی کی تو نے اس سے۔

اس نے تجھ کو محبت سے بلایا آہستہ اور زور سے جب محتاج ہو گئی بڑھاپے کی وجہ سے تیری طرف تو تو نے اس کو تمام چیزوں سے گھٹیا جانا۔ پیٹ بھر لیا تو نے بھوکی رہ گئی وہ۔ پیٹ بھر کر پی لیا تو نے پانی اور پیاسی رہی وہ۔ اور مقدم کیا تو نے اپنی بیوی

ما لها سواك نصير، هذا و مولاك قد
نهاك عن التأفيف وعاتبك في حقها
بعتاب لطيف ستعاقب في دنياك
بعقوق البنين وفي أخراك بالبعد
من رب العالمين، يناديك بلسان
التوبيخ والتهديد (ذلك قدمت
يداك وان الله ليس بظلام للعبيد)

لامك حق لو علمت كثير
كثيرك يا هذا لديه يسير
فكم ليلة باتت بثقلك تشتكي
لها من جواها انة وزفير
وفي الوضع لو تدري عليها مشقة
فمن غصص منها الفؤاد يطير
وكم غسلت عنك الاذى بيمينها
وما حجرها الا لديك سرير
وتفديك مما تشتكيه بنفسها
ومن ثديها شرب لديك غير
وكم مرة جاعت واعطتك قوتها
حنانا واشفاقا وانت صغير
فاها لذي عقل ويتبع الهوى
واها لاعمى القلب وهو بصير
فدونك فارغب في عميم دعائها
فانت لما تدعو اليه فقير

اور کتنی مرتبہ وہ بھوکی رہی اور تجھے کھلایا
پھر افسوس ہے عقل مند کیلئے جو خواہش کے تابع ہے
پھر راغب ہو تو اس کی عام دعا کی طرف

کو اور اولاد کو اس پر ساتھ مروت کے۔ اور مقابلہ کیا تو نے اس کی نعمتوں کا ساتھ بھلا دینے کے اور سخت ہے تیرے نزدیک اس کا کام حالانکہ وہ آسان ہے لمبی ہو گئی اس کی عمر اوپر تیرے حالانکہ وہ چھوٹی ہے۔ چھوڑ دیا تو نے اس کو حالانکہ تیرے سوائے اس کا کوئی امدادی نہیں ہے۔ اور قسم ہے تیرے رب کی کہ اس نے تجھ کو اُف تک کرنے کو بھی منع فرمایا ہے اور عتاب کیا تجھ کو اس کے حق میں عتاب لطیف عنقریب تکلیف دیا جائے گا تو ساتھ نافرمانی اولاد (اپنی) کے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے دوری اور ندا دے گا تجھ کو جھڑک سے کہ یہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اشعار

تیری ماں کا تیرے اوپر بہت حق ہے اگر تو جانے۔
تیرا بہت احسان کرنا بھی اے فلاں اس کے ہاں تھوڑا عمل ہے۔
کتنی راتیں اس نے تیری تکلیف میں کاٹیں۔
اس کو اندرونی کتنا دکھ اور شور تھا۔
اور کاش کہ بوقت ولادت اس کی مشقت کا تجھے علم ہوتا۔
کیونکہ جو بھی تھوڑا سا چکھے اس تکلیف کو اس کا دل چھوڑ جائے
اور کتنا دھویا اس نے اپنے ہاتھوں سے تیری گندگی کو۔
اور اس کی گود تیرے لئے بستر تھا۔
اور قربان کیا اس نے تیری تکلیف پر اپنے نفس کو۔
اور اپنی چھاتی سے پلایا دودھ تجھ کو۔
خوشی اور شفقت سے حالانکہ تو بچہ تھا
افسوس واسطے اندھے دل والے کے حالانکہ وہ بصیر ہے
اور وہ جو بھی دعا مانگے تو اس کا محتاج ہے

marfat.com

حکی (۱) انه کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاب یسمٰی علقمہ وکان کثیر الاجتہاد فی طاعۃ اللہ فی الصلاۃ والصوم والصدقۃ فمرض واشتد مرضہ فارسلت امراتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان زوجی علقمۃ فی النزع فاردت اعلمک یارسول اللہ بحالہ فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمارًا وصہیبًا وبلالًا وقال امضوا الیہ ولقنوہ الشہادۃ فمضوا الیہ ودخلوا علیہ فوجدوہ فی النزع فجعلوا یلقنونہ (لا الٰہ الا اللہ) ولسانہ لا ینطق بہا فارسلوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبرونہ انہ لا

حکایت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک جوان تھا جس کو علقمہ کہا جاتا تھا اور وہ بڑا عابد تھا نماز روزہ صدقہ وغیرہ میں کوشش کرتا تھا پھر وہ بیمار ہوگیا اور مرض شدت پکڑ گئی تو اس کی بیوی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی آدمی بھیجا کہ میرا خاوند علقمہ نزع کی حالت میں ہے مجھ کو خیال آیا کہ آپ کو اطلاع عرض کر دوں اس کی حالت کی پس بھیجا آپ نے حضرت عمار اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو اور فرمایا کہ جاکر اس کو کلمہ شہادت کی تلقین کرو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیکن اس کی زبان نہ چلتی تھی کلمہ شریف پر پھر خبر دی اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس کی زبان کلمہ شریف پر نہیں چلتی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے عرض

---

(۱) فی الترغیب والترہیب۔ روی عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ آت فقال شاب یجود بنفسہ۔ فذکر قصۃ نحو ہذہ القصۃ التی ہنا ثم قال رواہ الطبرانی واحمد مختصرًا، وذکرہا ابن الجوزی فی الموضوعات بدون تسمیۃ الشباب ثم قال لا یصح فائد۔ ای ابن عبد الرحمن العطار۔ متروک قال العقیلی لا یتابع علیہ وداؤد۔ یعنی ابن ابراہیم قاضی قزوین۔ کذاب اھ ونازعہ السیوطی بان داود لم ینفرد بہ ثم ساقہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والبیہقی فی شعب الایمان، والطبرانی کلہما من طریق فائد بن عبد الرحمن العطار عن عبد اللہ ابن ابی اوفی نحوہ۔

marfat.com

ينطق لسانه بالشهادة فقال النبي
صلى الله عليه وسلم هل من ابويه
احد حي قيل يا رسول الله ام كبيرة
السن فارسل اليها رسول الله صلى الله
عليه وسلم وقال للرسول قل لها
ان قدرت على المسير الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم والا فقري في
المنزل حتى ياتيك قال فجاء اليها الرسول
فاخبرها بقول رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقالت نفسي لنفسه
فداء انا احق باتيانه فتوكات وقامت
على عصى واتت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فسلمت فرد عليها السلام
وقال لها يا ام علقمة اصدقيني
وان كذبتني جاء الوحي من الله تعالى
كيف كان حال ولدك علقمة قالت
يا رسول الله كثير الصلاة كثير
الصيام كثير الصدقة قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم فما حالك قالت
يا رسول الله انا عليه ساخطة قال ولم؟
قالت يا رسول الله كان يؤثر على زوجته
ويعصيني فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان سخط ام علقمة حجب
لسان علقمة عن الشهادة ثم قال
يا بلال انطلق واجمع لي حطبا كثيرا

کیا جی ہاں اس کی ماں زندہ ہے جو کہ بہت ضعیف ہے پھر آپ نے اس کی طرف ایک آدمی کو بھیجا کہ اس کی ماں کو کہنا کہ اگر تجھے میرے پاس آنے کی طاقت ہو تو آجا ورنہ وہاں ٹھہر میں خود تیرے پاس آؤں گا چنانچہ جب وہ فرستادہ اس کے پاس گیا اور آپ کا پیغام دیا تو اس نے کہا کہ میری جان قربان ہو آپ پر میں خود خدمت ہوں گی چنانچہ لکڑی کے سہارے چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اے علقمہ کی ماں سچ سچ بتا اگر جھوٹ بولے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس وحی آجائے گی۔

کیا حال تھا تیرے بیٹے علقمہ کا؟ عرض کیا یا رسول اللہ بڑا نمازی تھا روزہ رکھنے والا تھا بڑی خیرات کرنے والا تھا آپ نے فرمایا تیرے ساتھ کیا حال تھا عرض کیا یا رسول اللہ میں اس پر ناراض ہوں آپ نے فرمایا کیوں؟

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اپنی بیوی پر خرچ کرتا تھا اور میری نافرمانی کرتا تھا فرمایا آپ نے اس کی ماں کی نافرمانی روک رہی ہے اس کی زبان کو کلمہ پڑھنے سے۔

پھر فرمایا اے بلال جا اور بہت سی لکڑیاں جمع کر اس (عورت) نے کہا اے رسول خدا لکڑیوں کو کیا کریں گے آپ نے فرمایا اس (علقمہ) کو جلائیں گے آگ میں تیرے روبرو اس (عورت) نے کہا یا رسول اللہ وہ تو میرا بیٹا ہے میرا دل برداشت نہیں کرتا کہ اس کو آپ آگ میں جلائیں میرے سامنے۔ آپ نے

marfat.com

قالت یا رسول اللہ وبما تصنع قال
احرقہ بالنار بین یدیک قالت
یارسول اللہ ولدی لا یحتمل قلبی
ان تحرقہ بالنار بین یدی قال یا ام
علقمۃ عذاب اللہ اشد وابقی فان
سرک ان یغفر اللہ لہ فارضی عنہ
فوالذی نفسی بیدہ لا ینتفع علقمۃ
بصلاتہ ولا بصیامہ ولا بصدقتہ
مادمت علیہ ساخطۃ فقالت یارسول
اللہ انی اشہد اللہ تعالیٰ وملائکتہ
ومن حضرنی من المسلمین انی قد
رضیت عن ولدی علقمۃ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق یا
بلال الیہ وانظر ھل یستطیع
ان یقول لا الہ الا اللہ ام لا فلعل
ام علقمۃ تکلمت بما لیس فی قلبھا
حیاء منی فانطلق بلال فسمع
علقمۃ من داخل الدار یقول لا الہ
الا اللہ فدخل بلال فقال یا ھولاء
ان سخط ام علقمۃ حجب لسانہ
عن الشھادۃ وان رضاھا اطلق لسانہ
ثم مات علقمۃ من یومہ فحضرہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر
بغسلہ وکفنہ ثم صلی علیہ و
حضر دفنہ ثم قام علی شفیر قبرہ

فرمایا اے علقمہ کی ماں خدا کا عذاب زیادہ اور دائمی ہے
اگر تو راضی ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے
تو اس پر خوش ہو جا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس
کے قبضہ میں میری جان ہے نہیں فائدہ دیگی علقمہ کو اس
کی نماز روزہ خیرات وغیرہ جب تک تو ناراض ہے
اس (عورت) نے عرض کیا یارسول اللہ میں گواہ بناتی
ہوں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور جو مسلمان یہاں
حاضر ہیں بے شک میں راضی ہوں اپنے بیٹے علقمہ
پر۔ پھر فرمایا آپ نے اے بلال جاکر دیکھ آیا اس کی
زبان کلمہ پر چلنے لگی ہے یا نہ شاید کہ علقمہ کی ماں
زبانی کہہ رہی ہو اور دل سے نہ کہا ہو پس حضرت
بلال رضی اللہ عنہ گیا اور علقمہ کے گھر سے لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی آواز سنی پھر
اندر گیا بلال اور کہا اے لوگو بے شک علقمہ کی ماں
کی ناراضگی نے روک رکھا تھا اس کی زبان کو کلمہ شریف
سے اور اس کی رضامندی نے اس کو چلا دیا (یعنی
زبان کو) پھر فوت ہو گیا علقمہ اسی دن اور تشریف
لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم فرمایا اس
کو غسل دینے کا اور کفن دینے کا پھر آپ نے اس کی
نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا پھر فرمایا آپ نے اس کی
قبر کے کنارہ پر کھڑے ہو کر اے مسلمانوں کی جماعت
یعنی مہاجرین و انصار جو شخص ترجیح دے گا اپنی بیوی
کو اپنی ماں پر تو اس کے اوپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ
کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی نہ قبول کرے گا
اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض نہ نفل عبادت مگر یہ

وقال یا معشر المهاجرین والانصار من فضل زوجته علی امه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً الا ان یتوب الی الله عزوجل ویحسن الیها ویطلب رضاها فرضی الله فی رضاها وسخط الله فی سخطها فنسال الله ان یوفقنا لرضاه وان یجنبنا سخطه انه جواد کریم رؤف رحیم۔

الکبیرة التاسعة

ھجر الاقارب قال الله تعالی (وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ) ای واتقوا الارحام ان تقطعوها وقال تعالی (فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَهُمْ) وقال الله تعالی (وَالَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ) (یُضِلُّ بِهٖ) ای بالقرآن (كَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ

کہ توبہ کرے اللہ تعالیٰ سے اور بھلائی کرے اس سے اور ڈھونڈے رضا ماں کی پس اس کی ماں کی رضا میں رضا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کی ماں کی ناراضگی میں ناراضگی ہے اللہ تعالیٰ

فنسال الله ان یوفقنا لرضاہ وان یجنبنا سخطه اِنَّهٗ جَوَادٌ کریمٌ

نواں کبیرہ قطع رحمی کرنا

قولہ تعالیٰ

اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطہ سے سوال کرتے ہو آپس میں اور خبردار رہو قرابت والوں سے (نساء)

۲۔ وقولہ تعالیٰ۔ پھر تم سے بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو خرابی ڈالو ملک میں اور قطع کرو اپنی قرابتیں۔ ایسے لوگ ہیں جن پر لعنت کی اللہ نے پھر کر دیا ان کو بہرا اور اندھی کر دیں ان کی آنکھیں۔ (محمد)

۳۔ قولہ تعالیٰ۔ وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو اور نہیں توڑتے اس عہد کو اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کو اللہ نے فرمایا ملانا اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور اندیشہ رکھتے ہیں بُرے حساب کا۔ (رعد)

۴۔ قولہ تعالیٰ۔ گمراہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس مثال سے بہتیروں کو اور ہدایت کرتا ہے اس سے بہتیروں کو اور گمراہ نہیں کرتا اس مثال سے مگر بدکاروں کو جو توڑتے ہیں خدا کے معاہدہ کو مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے ہیں اس

marfat.com

مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ) اعظم ذلك ما بين العبد وبين الله ما عهده الله على العبد.

وفی الصحیحین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: لا يدخل الجنة قاطع رحم، فمن قطع اقاربه الضعفاء وهجرهم وتكبر عليهم ولم يصلهم ببره واحسانه وكان غنيا وهم فقراء فهو داخل فی هذا الوعيد محروم عن دخول الجنة الا ان يتوب الى الله عزوجلّ ويحسن اليهم وقد ورد فی الحديث

(۱) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: من كان له اقارب ضعفاء ولم يحسن اليهم ويصرف صدقته الى غيرهم لم يقبل الله منه صدقته ولا ينظر اليه يوم القيامة وان كان فقيرًا وصلهم بزيارتهم والتفقد لاحوالهم لقول النبی صلى الله عليه وسلم، صلوا ارحامكم ولو بالسلامُ

چیز کو جس کو اللہ نے فرمایا ملانے کو اور فساد کرتے ہیں ملک میں وہی ہیں ٹوٹے والے۔ (البقرہ)

بخاری مسلم میں ہے فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں قطع رحمی کرنیوالا پس جو قطع رحمی کرے اپنے کمزور رشتہ داروں سے اور چھوڑ دے ان کو اور تکبر کرے اُن پر اور نہ میل جول رکھے ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے سے اور یہ غنی ہو اور وہ رشتہ دار غریب ہوں تو داخل ہوگا اس وعید میں اور محروم رہے گا دخول جنت سے مگر یہ کہ توبہ کر لے اور احسان کرے اُن کے ساتھ (یعنی غریب رشتہ داروں کے ساتھ)

آپؐ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے رشتہ دار کمزور مفلس ہوں اور وہ اُن سے احسان و مروت نہ کرے اور خیرات کرے تو دوسروں کو دے تو نہیں قبول کریگا اللہ تعالیٰ اس سے صدقہ اور نہ دیکھے گا اس کی طرف قیامت کے دن۔ اور اگر خود غریب ہو تو تعلق رکھے ساتھ زیارت کرنے ان کی سے اور ان کے حالات دریافت کرنے سے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاؤ ارحام کو اگرچہ ساتھ سلام کے۔ اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

اور فرمایا آپ نے وہ شخص واصل (ملانے والا)

(۱) رواه الطبرانی ورواته ثقات من حديث ابی هريرة وفی سنده عبد الله ابن عامر الاسلمی قال ابو حاتم ليس بالمتروك، (منذری)

marfat.com

وقال صلی الله علیه وسلم، من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلیصل رحمه (۱) وفی الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی من اذا قطعت رحمه وصلها،

وقال صلی الله علیه وسلم، یقول الله تعالی انا الرحمٰن وهی الرحم فمن وصلها وصلته ومن قطعها بتته وعن علی بن الحسین رضی الله عنهما انه قال لولده یا بنی لا تصحبن قاطع رحم فانی وجدته ملعوناً فی کتاب الله فی ثلاثة مواضع۔

وروی عن ابی هریرة رضی الله عنه (۳) انه جلس یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال احرج علی کل قاطع رحم الا قام من عندنا فلم یقم احد الا شاب من

نہیں ہے کہ جو کسی معاوضہ میں صلہ رحمی کرے بلکہ واصل وہ ہے جو تعلق جوڑے اس سے جو تعلق توڑتا ہے اس سے۔

اور فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رحمان ہوں اور یہ رحم ہے سو جو شخص وصل کرے گا تو میں بھی اس سے وصل کروں گا اور جو قطع کرے گا تو میں بھی قطع کروں گا اس سے تعلق کو۔

علی ابن حسین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا انہوں نے اپنے بیٹے کو کہ نہ دوستانہ کر قاطع الرحم سے کیونکہ میں نے اس کو تین جگہ پر کتاب اللہ میں ملعون پایا ہے۔

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو کہ بیان کر رہے تھے حدیث پاک کو پھر فرمایا کہ میں قاطع الرحم کو تکلیف دیتا ہوں کہ یہاں سے اٹھ جاوے چنانچہ ایک جوان مجلس کے کنارہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی پھوپھی کے ہاں چلا گیا جس سے اس نے کئی مدت سے قطع تعلق کر رکھا تھا جا کر صلح کر لی پھوپھی نے کہا کہ آج کیسے آنا ہوا اس نے کہا کہ میں ابو ہریرہؓ کے پاس

(۱) رواہ: خ واللفظ له، د، ت، او منذری
(۲) رواہ، د، ت، ن روایة ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن ابیه وقال ت حسن صحیح وتعقب المنذری تصحیحه بان اباسلمة لم یسمع من ابیه شیئاً
(۳) عزاہ فی الترغیب والترهیب الی الاصبهانی من روایة عبد الله بن ابی اوفی واشار الی ضعفه وعزاہ فی الجامع الصغیر الی الادب المفرد للبخاری من حدیث عبد الله بن ابی اوفی وضعفه۔

الصی الحلقة فذهب الی عمته لانه
کان قد صارمها منذ سنین فصالحها
فقالت له عمته ما جاء بك یا ابن
اخی فقال انی جلست الی ابی هریرة
صاحب رسول الله صلی الله علیه و
سلم فقال احرج کل قاطع رحم الا
قام من عندنا ۔ فقالت له عمته:
ارجع الی ابی هریرة واساله لم ذلك
فرجع الیه واخبره بما جری له مع
عمته وساله لم لا یجلس عندك
قاطع رحم فقال ابو هریرة انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
ان الرحمة لا تنزل علی قوم فیهم قاطع
رحم" وحکی ان رجلا من الاغنیاء
حج الی بیت الله الحرام فلما وصل
الی مکة اودع من ماله الف دینار
عند رجل کان موسوما بالامانة والصلاح
الی ان یقف بعرفات فلما وقف بعرفات
ورجع الی مکة وجد الرجل قد مات
فسأل اهله عن ماله فلم یکن
لهم به علم فاتی علماء مکة اخبرهم
بحاله وماله فقالوا له اذا کان نصف
اللیل فات زمزم (۱) وانظر فیها وناد

بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جو قاطع الرحم ہو ہمارے
ہاں سے چلا جائے تو اس کی پھوپھی نے کہا کہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے جاکر دریافت کرنا کہ اس طرح انہوں
نے کیوں کہا تو وہ واپس چلا گیا اور پھوپھی والی تمام
بات سنائی اور پوچھا کہ (جناب) آپ کے پاس
قاطع الرحم کیوں نہ بیٹھے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس
قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع الرحم ہو
اور ایک حکایت بیان کہ ایک امیر آدمی حج بیت اللہ
کے لئے گیا جب وہ مکہ مکرمہ میں گیا تو ایک ہزار
دینار ایک آدمی کے پاس بطور امانت کے رکھا جو کہ
وہ آدمی امانت میں مشہور تھا اور نیک تھا جب وہ
عرفات سے واپس آیا مکہ مکرمہ میں تو وہ شخص مر چکا
تھا اس کے گھر والوں سے اپنا مال طلب کیا لیکن ان
کو اس کے مال کا کوئی علم نہ تھا۔ مکہ مکرمہ کے علماء سے
اپنا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدھی رات
کے وقت تو چاہ زمزم پر جاکر اس میں نظر کر کے اس
آدمی کا نام لیکر بلا اگر وہ جنت میں ہوگا تو وہ تجھے جواب
دے گا پہلی ہی مرتبہ چنانچہ وہ شخص زمزم پر گیا اور
آواز دی لیکن جواب ندارد۔ لوٹ کر علماء کے پاس
گیا اور ان کو خبر دی تو انہوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ
رَاجِعُون۔ پڑھ کر فرمایا کہ ہمیں خوف ہے کہ تیرا دوست

(۱) حاشیہ صفحہ ... بر صفحہ ۲۸

marfat.com

يا فلان باسمه فان كان من اهل الجنة فسيجيبك باول مرة فمضى الرجل ونادى فى زمزم فلم يجبه احد فجاء اليهم واخبرهم فقالوا (انا لله وانا اليه راجعون) نخشى ان يكون صاحبك من اهل النار اذهب الى ارض اليمن ففيها بئر يسمى برهوت يقال انه على فم جهنم فانظر فيه بالليل وناد يا فلان فان كان من اهل النار

دوزخ میں ہے (لہذا) تو یمن کے علاقہ میں چلا جا وہاں ایک کنواں ہے جس کو برہُوت کہتے ہیں اور کہتے ہیں وہ جہنم کے دہانہ پر ہے رات کے وقت وہاں آواز لگا کہ اے فلاں تو اگر وہ دوزخیوں میں ہوگا تو وہ تجھے جواب دے گا۔

چنانچہ وہ یمن کو چلا گیا اور وہ کنواں دریافت کر کے رات کے کسی وقت وہاں پر جا کر اس میں نظر کر کے اس کا نام لیکر آواز لگائی تو اس نے اس کو جواب دیا تو اس نے اپنا مال دریافت کیا کہ کہاں ہے تو اس نے جواب دیا کہ فلاں جگہ میں نے دفن کر دیا تھا۔ (چونکہ) میں اپنے بیٹے کو امین نہیں جانتا تھا جا کر اس جگہ کو کھود کر اپنا مال نکال لے۔

اس شخص نے دریافت کیا کہ تجھے یہاں پر کون سا عمل لایا ہے؟ حالانکہ ہم تو تیرے متعلق حسن ظن رکھتے تھے۔

اس نے کہا میں نے اپنی غریب بہن سے ملنا جلنا چھوڑ رکھا تھا اور اس کی کبھی خبر نہ لیتا تھا جس کی وجہ

تغیہ ملک

(١) قال الامام ابن القيم فى كتابه الروح : واما من قال ان ارواح المومنين تجتمع ببئر زمزم فلا دليل على هذا القول من كتاب ولا من سنة يجب التسليم بها ولا قول صاحب يوثق به وليس بصحيح فان تلك البئر لا تسع ارواح المومنين جميعهم وهو مخالف لما ثبتت به السنة الصريحة من ان نسمة المؤمن طائر يعلق فى شجر الجنة وبالجملة فهذا من ابطل الاقوال وافسدها اه، فناقش ما قيل ان ارواح المومنين بالجابية وارواح الكفار ببئر برهوت بحضرموت - مناقشة طويلة قال فى آخرها : فلعله مما تلقاه يعنى تلقاه من اهل الكتاب اه فراجعه فى مسالة مستقر الارواح من كتابه المذكور

(١) رواه الطبرانى مع قصة باسناد صحيح ورواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم اه منه

(٢) من حديث ابن عمر عن د، ومن حديث انس عن ه، ت ومن حديث ابن عباس عن دحا حمد ، حب ك

فسيجيبك منها فمضى الى اليمن
وسأل عن البئر فدل عليها فأتاها
بالليل ونظر فيها ونادى يا فلان
فاجابه فقال اين ذهبى قال دفنته
فى الموضع الفلانى من دارى ولم
ائتمن عليه ولدى فأتهم واحفر
هناك تجده فقال له ما الذى انزلك
ههنا وكنا نظن بك الخير فقال كان
لى اخت فقيرة هجرتها وكنت لا احنو
عليها فاقبنى الله سبحانه بسببها وانزلنى

سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سزا دی ہے اور
اس مقام پر پہنچایا ہے۔

اور اس کی تصدیق نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کے ارشاد سے ہوتی کہ قاطع الرحم جنت
میں نہیں جائے گا۔

مثلاً بہن - خالہ - پھوپھی - بھانجی وغیرہ
قریبی رشتہ دار -

(اللہ اطاعت کی توفیق دے)

۱۰
دسواں کبیرہ (زنا)

اور بعض گناہ بعض گناہوں سے بڑے ہوتے
ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ۔

ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء
سبیلا

دیگر اور وہ لوگ جو نہیں پکارتے اللہ
کے سوائے دوسرے حاکم کو اور نہیں خون
کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر
جہاں چاہیئے - اور بدکاری نہیں کرتے اور
جو کوئی کرے یہ کام وہ جا پڑا گناہ میں دونا
ہوگا اس کو عذاب قیامت کے دن اور

الله هذه المنزلة،

وتصديق ذلك فی الحديث الصحيح قوله صلی الله عليه وسلم لايدخل الجنة قاطع يعنی قاطع رحم کالاخت والخالة والعمة و بنت الاخ وغيرهم من الاقارب فنسأل الله التوفيق لطاعته انه جواد کريم۔

الکبيرة العاشرة:

الزنا

وبعضه اکبر من بعض قال الله تعالیٰ (وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا) وقال تعالیٰ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ) وقال تعالیٰ (الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ

پڑا رہے گا اس میں خوار ہو کر۔ مگر جس نے توبہ کر لی اور یقین لایا اور کیا کچھ کام نیک (الآیۃ) (فرقان)

(دیگر) بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو مارو ایک کو دونوں میں سے سو سو دُرّے۔ اور نہ آوے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پچھلے دن پر۔ اور دیکھیں ان کا مارنا کچھ لوگ مسلمان (نور)

علماء نے فرمایا ہے کہ یہ سزا زانیہ اور زانی کو دُنیا میں اس وقت ہے جبکہ دونوں غیر شادی شدہ ہوں۔

اور اگر شادی شدہ ہوں اگرچہ ایک ہی مرتبہ عمر بھر میں تو پھر پتھروں سے رجم کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دونوں اسی حالت میں مر جائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اگر اُن دونوں سے دُنیا میں قصاص نہ لیا گیا اور بغیر توبہ کئے مر گئے تو ان کو دوزخ میں آگ کے کوڑوں سے عذاب دیا جائے گا۔

جس طرح وارد ہے زبور میں کہ زناکار لوگ لٹکائے جائیں گے اپنی شرمگاہوں کے ساتھ آگ میں اور لوہے کے کوڑے مارے جائیں گے۔

جب اس تکلیف سے چیخ و پکار کریں گے

جلدة ولا تاخذكم بهما رأفة
في دين الله ان كنتم تؤمنون بالله
واليوم الآخر وليشهد عذابهما
طائفة من المؤمنين ط)
قال العلماء هذا عذاب
الزانية اذا كانا غير غير
متزوجين فان كان متزوجين
اوقد تزوجا ولو مرة في العمر
فانهما يرجمان بالحجارة الى ان يموتا
كذلك ثبت في السنة عن النبي
صلى الله عليه وسلم فان لم
يستوف القصاص منهما في الدنيا
وماتا من غير توبة فانهما يعذبان
في النار بسياط من نار.
كما ورد في الزبور مكتوبا ان
الزناة معلقون بفروجهم في
النار ..... يضربون عليها
بسياط من حديد فاذا استغاث
من الضرب نادته الزبانية
اين كان هذا الصوت وانت تضحك
وتفرح وتمرح ولا تراقب الله
تعالى ولا تستحي منه.
وثبت ما عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال لا يزني الزاني

ف رواه خ، م، س من حديث ابي هريرة

تو زبانیہ (یعنی فرشتے) کہیں گے کہ کہاں تھی
تیری آواز اس وقت جب تو ہنستا تھا خوش
ہوتا تھا۔ خدا کا کچھ خیال نہ کرتا تھا نہ حیا کرتا تھا۔
آپؐ سے روایت ہے کہ کوئی زانی بحالت زنا
مومن نہیں رہتا اور کوئی چور بحالت چوری کرنے
کے مومن نہیں رہتا۔
اور نہیں رہتا مومن جب چھینا جھپٹی کرتا ہے
اچھی چیز جس کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھتی ہیں۔
اور فرمایا آپ نے کہ جب آدمی زنا کرتا
ہے تو نکل جاتا ہے اس سے ایمان اور مثل
سائبان کے بن جاتا ہے اس کے سر پر پھر
جب کام کر چکتا ہے تو لوٹتا ہے اس کی
طرف واپس۔
اور فرمایا آپ نے جو شخص شراب پیتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان اس سے کھینچ
لیتا ہے جس طرح انسان اپنے سر سے قمیص
کھینچ لیتا ہے۔
اور روایت ہے کہ تین آدمیوں سے اللہ
تعالیٰ بات نہیں کریں گے قیامت کے دن
اور نہ بہ نظر شفقت ان کی طرف دیکھیں گے
اور نہ اس کو پاک کریں گے اور اس کیلئے
عذاب الیم ہوگا۔ بوڑھا زانی۔ بادشاہ جھوٹا
فقیر متکبر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن، ولا ینتھب نھبۃ ذات شرف یرفع الناس الیہ ابصارھم حین ینتھبھا وھو مومن، وقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی (۱) العبد خرج منہ الایمان فکان کالظلۃ علی راسہ ثم اذا اقلع رجع الیہ الایمان۔

وقال (۲) صلی اللہ علیہ وسلم "من زنی او شرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ"

وفی الحدیث (۳) النبوی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر"۔

وعن ابن مسعود (۴) رضی اللہ عنہ قال: قلت یا رسول اللہ، ای ←

دریافت کیا کہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ یہ کہ بنائے تو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا شریک حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے اس کے بعد اور کون سا گناہ؟ تو آپ نے فرمایا۔ یہ کہ قتل کرے تو اپنے بیٹے کو اس خوف سے کہ کھانا کھائے گا تیرے ساتھ۔

میں نے عرض کیا اس کے بعد؟

تو آپ نے فرمایا کہ زنا کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ والذین لا یدعون مع اللہ الٰھًا آخر (الآیۃ) ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔ (فرقان)

دیکھو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرماوے کس طرح اکٹھا بیان کیا اللہ تعالیٰ نے زنا کرنیکو ساتھ شرک باللہ کے اور اس نفس کو قتل کرنے کے ساتھ جس کو منع کیا اللہ تعالیٰ نے مگر جہاں چاہیئے (صحیحین)

بخاری شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب منقول ہے فرمایا آپ نے کہ

---

(۱) رواہ ابو داؤد والترمذی والبیھقی من حدیث ابی ھریرۃ قالہ المنذری وقال المنذری وقال المصنف فی صغراہ۔ ھذا علی شرط البخاری ومسلم

(۲) رواہ الحاکم من حدیث ابی ھریرۃ افادہ المنذری (۳) رواہ مسلم والنسائی من حدیث ابی ھریرۃ (۴) تقدم تخریجہ فی الکبیرۃ۔

marfat.com

الذنب اعظم عند الله تعالیٰ؟ قال ان
تجعل لله ندا وھو خلقك قلت ان ذلك لعظيم ثم اى
ان تقتل ولدک خشیة ان یطعم معك قلت ثم اى؟
قال ان تزانی حلیلة جارک

فانزل الله عزوجل تصدیق
ذلك (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ
الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ
اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا
اِلَّا من تاب) فانظر رحمك الله
كيف قرن الزنا بزوجة الجار
بالشرك بالله وقتل النفس التى
حرم الله عزوجل الا بالحق، وھذا
الحدیث مخرج فی الصحیحین۔

وفی صحیح البخاری فی حدیث
منام النبی صلی الله علیه وسلم
الذی رواه سمرة بن جندب و
فیه انه صلی الله علیه وسلم جاءه
جبریل ومیکائیل قال: فانطلقنا
فأتینا علی مثل التنور اعلاه
ضیق واسفله واسع فیه لغط
واصوات قال فاطلعنا فیه فاذا
فیه رجال ونساء عراة فاذاھم
یاتیھم لھب من اسفل منھم

میرے پاس جبریل اور میکائیل آئے پھر ہم چلے
اور ایسی جگہ پر پہنچے جو مثل تنور کے تھی اُوپر
سے تنگ اور نیچے سے کشادہ جس میں سے
آوازیں آرہی تھیں ہم نے اس میں جھانک
کر دیکھا تو اس میں بہت سے مرد اور بہت
سی عورتیں تھیں ننگے بدن والے اور اُن
کی طرف آگ کے شعلے نیچے کی طرف سے
آتے ہیں اور جب بھی یہ شعلے آتے تھے
تو چیختے چلاتے تھے بوجہ شدت حرارت کے۔
میں نے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ
کون لوگ ہیں؟
اُس نے کہا کہ یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں
ہیں اور یہ عذاب تا قیامت رہے گا۔
(لَھَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ) کی تفسیر میں عطاؒ نے
فرمایا کہ بہت سخت ہے یہ باعتبار غم اور گرمی
اور تکلیف کے اور بدبو کے اُن زناکاروں کے
لیے جو مرتکب ہوئے زنا کے جان بوجھ کر۔
مکحول و مشقیؒ سے روایت ہے کہ پاویں گے
دوزخی لوگ بدبو ان کی اور کہیں گے کہ ہم نے
اس سے زیادہ بدبو کبھی بھی نہیں پائی پھر اُن
سے کہا جائے گا۔ کہ یہ بدبو زناکاروں کی شرمگاہوں
کی ہے۔
ابن زید نے جو کہ امام التفسیر ہیں فرمایا کہ
تکلیف دے گی دوزخیوں کو وہ بدبو جو دوزخیوں
کی شرمگاہوں کی ہو گی۔

marfat.com

فاذا اتاهم ذلك اللهب ضوضوا ای
صاحوا من شدة حره — فقلت
من هؤلاء یا جبریل؟ قال هؤلاء
الزناة والزوانی — یعنی من الرجال
والنساء فهذا عذابهم الی یوم القیامة
(۱) نسأل الله العفو والعافیة۔

وعن عطاء (۲) فی تفسیر قوله
تعالی عن جهنم (لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَاب)
قال اشد تلك الابواب غما وحرا وكربا
وانتنها ریحا للزناة الذین ركبوا
الزنا بعد العلم وعن مكحول (۳)
الدمشقی قال یجد اهل النار رائحة
منتنة فیقولون ما وجدنا انتن
من هذه الرائحة فیقال لهم هذه
ریح فروج الزناة وقال ابن زید (۴)
احد ائمة التفسیر انه لیؤذی
اهل النار ریح فروج الزناة وفی
العشر الآیات التی كتبها الله لموسی

اور وہ دس آیتیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے لئے لکھا تھا۔ جن میں یہ
تھا کہ نہ چوری کر نہ زنا (ورنہ) پھیروں گا میں
تجھ سے اپنا منہ! جب یہ خطاب اپنے پیغمبر
کو گیا تو اوروں کا کیا حال ہوگا؟

آپ سے منقول ہے کہ شیطان اپنا لشکر
زمین میں پھیلاتا ہے اور کہتا ہے کہ جو سب
سے بڑا فسادی ہے وہ سب سے زیادہ
اس کے نزدیک مقرب ہے۔

چنانچہ جب ایک شیطان واپس آکر کہتا
ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے بیوی کو طلاق
دلوائی ہے۔ وہ کہتا ہے یہ کچھ نہیں عنقریب
وہ شادی کرلے گا دوسری عورت سے!

پھر اور آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے
فلاں فلاں کے درمیان دشمنی ڈلوائی ہے
وہ کہتا ہے تو نے بھی کچھ نہیں کیا عنقریب
ان میں صلح ہو جائے گی۔

پھر اور آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں

(۱) رواه البخاری فی حدیث طویل (۲) عطاء اما ابن ابی رباح
الیمانی نزیل مكة احد فقهاء التابعین وائمتهم المتوفی سنة ۱۱۴ھ واما
ابن یسار المدنی احد الاعلام من فقهاء التابعین مات سنة ۹۷ او ۱۰۳
(۳) ثقة من فقهاء التابعین بالشام روی عنه الاوزاعی وغیره مات سنة ۱۱۳ھ
(۴) هو عبد الرحمن بن زید بن اسلم، جده اسلم مولی اسلم وعبد الرحمن ضعیفا فی
الحدیث من قبل حفظه توفی سنة ۱۸۲ھ

عليه السلام: ولا تسرق ولا تزني
فاحجب عنك ......
وجهي فاذا كان الخطاب لنبيه
موسى عليه السلام هكذا فكيف
بغيره.

وجاء عن النبي صلى الله عليه
وسلم ان ابليس يبث جنوده في
الارض ويقول لهم ايكم اضل مسلما
البسته التاج على راسه فاعظمهم
فتنة اقربهم اليه منزلة فيجيء
اليه احدهم فيقول له لم ازل بفلان
حتى طلق امرأته فيقول ما صنعت
شيئا سوف يتزوج غيرها ثم
يجيء الآخر فيقول لم ازل بفلان
حتى القيت بينه وبين اخيه
العداوة فيقول ما صنعت شيئا
سوف يصلحه ثم يجيء الآخر فيقول
لم ازل بفلان حتى زني فيقول
ابليس. نعم ما فعلت فيدنيه
منه ويضع التاج على راسه، نعوذ
بالله من شرور الشيطان وجنوده
وعن انس رضي قال قال رسول الله

شخص سے زنا کروایا ہے۔ تو شیطان کہتا ہے کہ
تو نے بہت ہی خوب کام کیا ہے پھر اس کو
قریب کر لیتا ہے اور اس کے سر پہ تاج رکھ
دیتا ہے۔ نعوذ باللہ من شرور الشیطان وجنودہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک ایمان
چادر ہے پہناتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے
پھر بندہ جب زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس
سے وہ چادر ایمان والی کھینچ لیتا ہے پھر اگر
توبہ کر لیتا ہے تو واپس لوٹا دیتا ہے اس پر۔

اور یوں بھی منقول ہے آپ نے فرمایا
اے جماعت مسلمانوں کی بچو زنا سے کیونکہ
بے شک اس میں چھ برائیاں ہیں۔ تین دنیا
میں اور تین آخرت میں وہ جو دنیا میں ہیں وہ
یہ ہیں۔

(۱) چہرے کا بے رونق ہو جانا۔ اور (۲) عمر کا کم ہو جانا
اور (۳) ہمیشہ تنگدستی میں رہنا۔ اور جو آخرت میں ہیں
وہ یہ ہیں۔

(۱) ناراضگی اللہ تعالیٰ کی۔ اور (۲) سخت حساب۔ اور
(۳) آگ کا عذاب۔

اور روایت ہے فرمایا آپ نے جو شخص شراب
پیتا پیتا مرگیا تو پلاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو

١؎ رواه البيهقي في حديث ابي هريرة قاله المنذري ونحوه عند د، ت، ك ١؎
ترغيب وترهيب.

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم اِن الایمان سربال
یسربلہ اللہ من یشاء فاذا زنی
العبد نزع اللہ منہ سربال الایمان
فان تاب ردہ علیہ وجاء عن
۱، النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال یا معشر المسلمین اتقوا
الزنا فان فیہ ست خصال
ثلاث فی الدنیا وثلاث فی
الاخرۃ فاما التی فی الدنیا
فذہاب بہاء الوجہ وقصر العمر
ودوام الفقر۔ واما التی فی الاخرۃ
فسخط اللہ تبارک وتعالیٰ وسوء
الحساب والعذاب بالنار: وعنہ
۲، صلی اللہ علیہ وسلم انہٗ قال
من مات مصرا علی شرب الخمر
سقاہ اللہ تعالیٰ من نہر الغوطۃ
وھو نھر یجری فی النار من فروج
المومسات" یعنی الزانیات یجری من
فروجھن قیح وصدید فی النار

نہر غوطہ سے اور وہ ایک ایسی نہر ہے جو جاری ہے آگ میں زنا کاروں کی شرمگاہوں سے گندگی اور پیپ وغیرہ سے پھر پلایا جائے گا اس کو جو شراب پیتا ہوا مرگیا۔ (یعنی شرابی)
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعد شرک کرنے کے سب سے بڑا گناہ زنا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا آپ نے کہ دوزخ میں ایک وادی ہے جس میں سانپ ہیں ہر سانپ کی موٹائی اونٹ کی گردن کے برابر ہے کاٹے گا وہ تارک الصّلوٰۃ کو جو پھیل جائے گی اس کی زہر اس کے پورے جسم میں ستر برس تک پھر گر پڑے گا گوشت اس کا۔

اور دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام جُبُّ الحُزن ہے اس میں سانپ ہیں اور بچھو ہیں ہر بچھو بقدر خچر کے۔ سترہ اس کے نشتر کانٹے ہیں اور ہر کانٹے میں زہر بھری ہوئی ہے پھر کاٹے گا وہ زانیوں کو اور پھیل جائے گی اس کی زہر ان کے تمام

۱، رواہ ابن الجوزی فی موضوعاتہ عن ابی نعیم فی الحلیۃ من حدیث مسلمۃ بن علی عن ابی عبدالرحمٰن الکوفی عن الاعمش عن شقیق عن حذیفۃ بہ و مسلمۃ متروک وابو عبدالرحمٰن الکوفی مجھول وکذا رواہ البیھقی فی الشعب من ھذا الطریق ولہ طرق اخری ساقطۃ عن انس وعلی اھ من اللالی المصنوعۃ

۲، رواہ احمد وابو یعلی وابن حبان فی صحیحۃ والحاکم وصححہ نحوہ اھ ترغیب

marfat.com

من فروج المومسات يعنى الزانيات
يجرى من فروجهن قيح وصديد
فى النار ثم يسقى ذلك لمن مات
مصراً على شرب الخمر.

وقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم (١) ما من ذنب بعد الشرك
بالله اعظم عند الله من نطفة
وضعها رجل فى فرج لا يحل له و
قال ايضا عليه الصلاة والسلام
فى جهنم وادفيه حيات كل حية
ثخن رقبة البعير تلسع تارك
الصلاة فيغلى سمها فى جسمه
سبعين سنة ثم يتهرى لحمه
وان فى جهنم واديا اسمه جب
الحزن فيه حيات وعقارب كل عقرب بقدر
البغل لها سبعون شوكة فى كل
شوكة راوية سم ثم تضرب الزانى
وتفرغ سمها فى جسمه يجد
مرارة وجعها الف سنة ثم يتهرى
لحمه ويسيل من فرجه القيح
والصديد.

وورد ايضا ان من زنى بامراة

جسم میں جس کی وجہ سے پائیں گے وہ تمام
بدن میں زہر کا اثر ہزار برس تک پھر گر
پڑے گا اُن کا گوشت اور چلے گی انکی شرمگاہوں
سے گندگی اور پیپ۔

اور یوں بھی وارد ہے کہ جس شخص نے کسی
عورت سے زنا کیا جو کہ شادی شدہ تھی تو ہو گا
عذاب اس زانی مرد اور عورت پر قبر میں تمام
امت کے عذاب کے آدھے کے برابر۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو حکم کرے گا
اللہ تعالیٰ اس زانیہ عورت کے خاوند کیلئے اس
زانی مرد کی نیکیوں کو لینے کا اور یہ جب ہوگا
کہ خاوند کو اس کا علم نہ ہو اور اگر علم تھا اور
خاموش رہا تو حرام کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر
جنّت کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے
دروازہ پر لکھ دیا ہے۔ کہ تو حرام ہے دیوث
(بے غیرت) پر جو کہ فحش کو دیکھ کر خاموش رہے
غیرت نہ کرے۔

اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی
غیر عورت کو شہوت سے ہاتھ لگاتا ہے تو اس
کا ہاتھ قیامت کے دن بندھا ہُوا ہوگا اس
کی گردن سے پھر اگر بوسہ دیا ہوگا تو کاٹے
جائیں گے دونوں ہونٹ اس کے آگ میں

(١) روى احمد والطبرانى من طريق ابن لهيعة عن دراج عن عبد الله بن الحارث
ابن جزء الزبيدى حديثاً نحواً مما هنا كما فى الترغيب للمنذرى

marfat.com

كانت متزوجة كان عليها وعليه في القبر نصف عذاب هذه الامة فاذا كان يوم القيامة يحكم الله سبحانه وتعالى زوجها في حسناته هذا ان كان بغير علمه فان علم و سكت حرم الله عليه الجنة لان الله تعالى كتب على باب الجنة: انت حرام على الديوث ۔ وهو الذى يعلم بالفاحشة في اهله ويسكت ولا يغار۔

وورد ايضا ان من وضع يده على امراة لا تحل له بشهوة جاء يوم القيامة مغلولة يده الى عنقه فان .... قبلها قرضت شفتاه في النار فان زنى بها نطقت فخذه وشهدت عليه يوم القيامة وقالت انا للحرام ركبت فينظر الله تعالى اليه بعين الغضب فيقع لحم وجهه فيكابر ويقول ما فعلت فيشهد عليه لسانه فيقول انا بما لا يحل نطقت وتقول يداه انا للحرام تناولت وتقول عيناه انا للحرام نظرت و تقول رجلاه انا لما لا يحل مشيت ويقول فرجه انا فعلت ويقول الحافظ من الملائكة

پھر اگر بدکاری بھی کر لی تو بولے گی ران اس کی اور گواہی دے گی اس پر بروز قیامت اور کہے گی میں نے حرام کا ارتکاب کیا تھا پھر دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف غضب کی نظر سے پھر گر پڑے گا گوشت اس کے چہرے کا اور کہے گا میں نے زنا نہیں کیا تو گواہی دے گی اس پر اس کی زبان اور کہے گی میں نے اس کے لئے جو حلال نہ تھا بولا تھا۔

اور دونوں ہاتھ اس کے کہیں گے ہم نے حرام کو پکڑا تھا اور دونوں آنکھیں کہیں گی کہ ہم نے حرام کو دیکھا تھا۔

اور دونوں پاؤں کہیں گے ہم حرام کاری کے لئے چلے تھے اور شرمگاہ کہے گی میں نے زنا کیا تھا اور محافظ فرشتے کہیں گے ہم نے سُنا تھا اور لکھا تھا اور اللہ تعالیٰ فرمادیں گے میں جانتا تھا اور پردہ ڈالا تھا۔

پھر حکم دے گا اللہ تعالیٰ کہ اے میرے فرشتو اس کو پکڑو اور میرے عذاب کا اس کو مزہ چکھاؤ تحقیق سخت ہوگا میرا غضب اس پر جو مجھ سے حیا نہ کرے اور اس کی تصدیق میں یہ آیت ہے۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور سب سے بڑا زنا اپنی ماں سے ہے اور بہن سے اور سوتیلی ماں سے اور تمام محرم عورتوں

marfat.com

وانا سمعت ويقول الآخر وانا
كتبت ويقول الله تعالى وانا اطلعت
وسترت ثم يقول الله يا ملائكتي
خذوه ومن عذابي اذيقوه فقد
اشتد غضبي على من قل حياؤه
مني وتصديق ذلك في كتاب الله عزو
جل:

(يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ):

واعظم الزنا الزنا: بالأم والاخت
وامرأة الأب وبالمحارم وقد صحح (۱)
الحاكم "من وقع على ذات محرم فاقتلوه"
وعن البراء ان خاله بعثه رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى رجل
عرس بامرأة ابيه ان يقتله و
يخمس ماله فنسأل الله المنان
بفضله ان يغفرلنا ذنوبنا انه جواد
كريم۔

الكبيرة الحادية عشرة: اللواط

قد قص الله عزوجل علينا
في كتابه العزيز قصة قوم لوط في
غير موضع من ذلك قوله تعالى:

ہے اور بے شک تصحیح کی اس کی حاکم نے
کہ جو شخص زنا کرے ذی محرم عورتوں
سے تو اس کو قتل کرو۔

اور براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ ان کے ماموں کو بھیجا نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف جو
اس نے زنا کیا تھا سوتیلی ماں سے کہ اس
کو قتل کر دو اور اس کا مال لُٹا دو۔

اللہ تعالی ہمارے تمام
گناہوں کو معاف فرمادے

(آمین)

گیارھواں کبیرہ (لواطت)

بیان کیا اللہ تعالی نے ہمارے سامنے اپنی
کتاب میں واقعہ قوم لوط کا۔
پھر جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی ہم نے وہ

marfat.com

(فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ) ای من طین طبخ حتی صار کالاجر (مَّنْضُوْدٍ) ای تیلو بعضه بعضا (مُّسَوَّمَةً) ای معلمة بعلامة تعرف بها انها لیست من حجارة اهل الدنیا (عِنْدَ رَبِّكَ) ای فی خزائنه التی لا یتصرف فی شیء منها الا باذنه (وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ) ساهی من ظالمی هذه الامّة اذا فعلوا فعلهم ان یحل بهم ما حل باولئك من العذاب۔

ولهذا [۱] قال النبی صلی الله علیه وسلم، اخوف ما اخاف علیکم عمل قوم لوط ولعن من فعل فعلهم ثلاثا فقال: لعن الله من عمل عمل قوم لوط لعن الله من عمل عمل قوم لوط لعن الله من عمل عمل قوم لوط" وقال [۳] علیه الصلاة

بستی اُوپر نیچے اور برسائے ہم نے اس پر پتھر کنکر کے۔ تہہ بہ تہہ نشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس اور نہیں ہے وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور۔ (ھود)

اسی لئے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم پر سب سے زیادہ خطرہ جس چیز کا میں محسوس کرتا ہوں وہ عمل ہے قوم لوط کا اور لعنت کی اللہ نے اس پر جس نے یہ فعل کیا تین مرتبہ لعنت فرمائی آپ نے۔

اور فرمایا لوطی پر خدا کی لعنت ہے۔ فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر دو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوطی کو سب سے اونچے مکان پر سے گرا کر اُوپر سے پتھر مارے جائیں جس طرح قوم لوط کے ساتھ کیا گیا تھا۔

تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ لواطت اُن کبائر سے ہے جن کو حرام کیا اللہ تعالےٰ نے ارشاد باری تعالیٰ۔

کیا تم دوڑتے ہو جہان کے مردوں پر اور چھوڑتے ہو جو تمہارے واسطے بنا دی ہیں تمہارے رب نے تمہاری جورُوئیں بلکہ تم لوگ ہو

---

[۱] قال المصنف فی الصغری: والعهدة علیه ای علی الحاکم فی هذا التصحیح۔

[۲] رواه ابن ماجة والترمذی وقال حسن غریب وقال حسن غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد اھ منذری

[۳] رواه د، ت، ه، کلهم من روایة عمرو بن ابی عمرو عن عکرمة عن ابن عباس وعمرو هذا احتج به الشیخان یعنی خ، م۔ وغیرهما وقال ابن معین ثقة ینکر علیه حدیث عکرمة عن ابن عباس یعنی هذا اھ منذری فی ترهیبه

والسلام، من وجدتموه يعمل
عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل و
المفعول به، وقال ابن عباس
رضي الله عنهما ينظر اعلى بناء
في القرية فيلقى منه ثم يتبع
بالحجارة كما فعل بقوم لوط.

واجمع المسلمون على ان التلوط
من الكبائر التي حرم الله تعالى (اتاتون
الذكران من العالمين وتذرون
ما خلق لكم ربكم من ازواجكم
بل انتم قوم عادون) اي مجاوزون
من الحلال الى الحرام.

وقال تعالى في اية اخرى مخبرا
عن نبيه لوط عليه السلام (و
نجيناه من القرية التي
كانت تعمل الخبائث انهم
كانوا قوم سوء فاسقين) وكان
اسم قريتهم سدوم وكان اهلها
يعملون الخبائث التي ذكرها الله
سبحانه في كتابه كانوا ياتون
الذكران من العالمين - في
ادبارهم ويتضارطون في
انديتهم مع اشياء اخر كانوا

حد سے بڑھنے والے۔ (سورۂ شعراء)

اور اُن بستیوں کا نام سدوم وغیرہ تھا اور وہاں کے باشندے وہ خبیث کام کرتے تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ وہ مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور بے حیائی کرتے تھے اپنی مجالس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قوم لوط کی دس خصلتیں ہیں۔ وہ یہ ہیں سیدھا کرنا بالوں کا۔ کھولنا تہبند کا۔ مارنا کنکریوں وغیرہ کا انگلیوں سے کبوتر چڑیوں وغیرہ کے ساتھ انگلیوں سے کھیلنا۔ ٹخنے بجانا اور چادر تہبند لٹکانا اور نیفے ازار[1] کو کھولنا۔ ہمیشہ شراب پینا۔ لڑکوں سے بدفعلی کرنا اور اس امت میں ایک اور بات زیادہ ہے (وہ یہ کہ) عورتوں کا آپس میں ساحقت کرنا۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سحاق کرنا عورتوں کا آپس میں زنا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار آدمی صبح کرتے ہیں اللہ کے غضب میں اور شام کرتے ہیں خدا کی ناراضگی میں دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مشابہت کرنے والے مرد ساتھ عورتوں کے اور مشابہت کرنے والی عورتیں ساتھ مردوں کے۔

(۱) بضم الهمزة وسكون الزاي كذا ضبطه في المنجد وقال هو معقد الازار، والمراد هنا والله اعلم محل معقد الازار من الاقبية

marfat.com

يعملونها من المنكرات.

وروى عن ابن عباس رضى الله عنهما انه قال عشر خصال من اعمال قوم لوط: تصفيف الشعر وحل الازار ورمى البندق والحذف بالحصى واللعب بالحمام الطيارة والصفير بالاصابع وفرقعة الاكعب واسبال الازار وحل ازرار (۱) الاقبية وادمان شرب الخمر واتيان الذكور وستزيد عليها هذه الامة مساحقة النساء النساء۔

وجاء (۱) عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال، سحاق النساء بينهن زنا، وعن (۲) ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم، اربعة يصبحون فى غضب الله ويمسون فى سخط الله تعالى، قيل من هم يا رسول الله قال المتشبهون من الرجال بالنساء

اور وہ جو بدفعلی کرے ساتھ جانوروں کے اور وہ جو بدفعلی کرے ساتھ لڑکوں کے (یعنی لواطت) روایت کیا گیا ہے جب بدفعلی کرتا ہے مرد مرد سے تو ہلتا ہے عرش اللہ تعالیٰ کا اس کے غضب اور خوف سے جو قریب ہے کہ آسمان گر پڑے زمین پر پس تھام لیتے ہیں فرشتے ہر طرف سے اس کو اور پڑھتے ہیں قل ھو اللہ احد۔ آخر تک یہاں تک کہ تھم جاتا ہے غضب اللہ تعالیٰ کا۔

اور فرمایا آپ نے کہ سات آدمی ہیں جن پر لعنت کرے گا اللہ تعالیٰ اور نہ دیکھے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور فرماوے گا داخل ہو جاؤ جہنم میں ساتھ داخل ہونے والوں کے فاعل اور مفعول بہ (یعنی لوطی) اور جانوروں سے بدفعلی کرنے والا۔ اور ماں سے بدفعلی کرنے والا۔ اور بیٹی سے بدفعلی کرنے والا۔ اور مشت زنی کرنے والا۔ مگر یہ کہ توبہ کر لیں۔

اور فرمایا کہ ایک قوم کا قیامت کے روز ایسی حالت میں حشر ہو گا کہ ہاتھ ان کے گابھن ہوں گے زنا سے وہ جو کھیلتے تھے دنیا میں اپنے ذکروں سے۔

اور فرمایا بے شک قوم لوط کے اعمال میں سے

(۱) رواه الطبرانى فى الكبير عن واثلة قاله فى الجامع الصغير واسناده لين قاله المصنف فى صغراء (۲) رواه الطبرانى والبيهقى من طريق محمد بن سلام الخزاعى ولا يعرف عن ابيه عن ابى هريرة قال البخارى لا يتابع على حديثه اهـ منذرى

marfat.com

والمتشابهات من النساء بالرجال
والذي ياتي البهيمة والذي ياتي
الذكر بعض اللواط، وروى (۱)
انه اذا ركب الذكر الذكر
اهتز عرش الرحمن خوفا من
غضب الله تعالى وتكاد السموٰت
ان تقع على الارض فتمسك الملائكة
باطرافها وتقرء قل هو الله
احد الى اخرها حتى يسكن
غضب الله عزوجل"۔

• وجاء عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال: سبعة يلعنهم الله
تعالى ولا ينظر اليهم يوم القيامة
ويقول ادخلوا النار مع الداخلين
الفاعل والمفعول به يعني اللواط و
ناكح البهيمة وناكح الام وبنتها و
ناكح يده الا ان يتوبوا

وروى ان قوما يحشرون يوم
القيامة وايديهم حبالى من الزناد
كانوا يعبثون في الدنيا بذكرهم
وروى ان من اعمال قوم لوط اللعب
بالنرد والمسابقة بالحمام و

ہے کھیلنا ساتھ شطرنج کے اور کبوتروں کا اڑانا۔
اور کتوں کا دوڑانا۔ اور مینڈھوں کا لڑانا۔ اور
مرغوں کا لڑانا۔ حمام میں ننگا نہانا۔ اور ناپ اور
تول میں کمی کرنا۔ ہلاکت ہے واسطے اس کے جو
یہ کام کرے۔

اور اثر سلف میں ہے کہ جو شخص کھیلے ساتھ
کبوتروں کے نہ مرے گا وہ جب تک کہ نہ چکھے
بے تکلیف افلاس کی۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک
جب لوطی بغیر توبہ کے مریگا تو تبدیل کر دیا جائے
گا اس کو اپنی قبر میں خنزیر کی شکل میں۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ دیکھے
گا اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی طرف جو کرے بدفعلی
ساتھ مرد کے یا عورت کے پچھلے راہ میں (یعنی دُبر)
ابو سعید صعلوکی نے کہا عنقریب اس اُمت میں ایک
قوم ہوگی جن کو لوطی کہا جائے گا۔

اور وہ تین قسم ہوں گے۔ ایک ۱ وہ جو دیکھیں
گے دُبر کی طرف۔ دوسرے ۲ وہ جو ہاتھ لگائیں گے
دُبر کو تیسرے ۳ وہ جو بدفعلی کریں گے دُبر میں۔

اور شہوۃ کے ساتھ نامحرم عورت کو ہاتھ لگانا
اور بے ریش کی طرف دیکھنا زنا ہے اور تصحیح
فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کہ دیکھنا

(۱) ذكر السيوطي حديثا نحو هذا الحديث رآه على ظهر نسخة ابن ابي شيبة
بخط مغربي لم يعرف كاتبه فذكر سنداً الى انس قال وكتب غيره عليه. هذا
اسناد واه لين موضوع اه ذيل اللآلي۔

marfat.com

المهارشة بين الكلاب والمناطحة بين
الكباش والمناقرة بالديوك ودخول
الحمام بلا مئزر ونقص الكيل والميزان
ويل لمن فعلها۔

وفي الاثر من لعب بالحمام
القلابة لم يمت حتى يذوق الم
الفقر وقال ابن عباس (۱) رضي الله
عنهما ان اللوطي اذا مات من غير
توبة فانه يمسخ في قبره خنزيرًا

وقال (۲) صلى الله عليه و
اله وسلم لا ينظر الله الى رجل
اتى ذكرًا او امرأة في دبرها، و
قال ابو سعيد الصعلوكي سيكون
في هذه الامة قوم يقال لهم
اللوطيون وهم على ثلاثة اصناف
صنف ينظرون وصنف يصافحون
وصنف يعملون ذلك العمل
الخبيث۔

والنظر بشهوة الى المرأة والامرد
زنا لما صح (۳) عن النبي صلى الله

آنکھ کا زنا ہے اور بات کرنا زبان کا زنا ہے
اور پکڑنا ہاتھ کا زنا ہے اور چلنا پاؤں کا زنا ہے
اور سُننا کان کا زنا ہے اور نفس تمنا اور خواہش
کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب
کرتی ہے۔

اور اسی لئے بزرگ لوگ بے ریشوں (یعنی
امردوں) سے مُنہ موڑنے کو کہتے ہیں۔
اور ان کی طرف دیکھنے سے منع کرتے ہیں اور
ان کے ساتھ میل جول اور مجلس سے منع کرتے ہیں۔
حسن بن ذکوان نے کہا کہ امیروں کے لڑکوں
کو اپنے پاس مت بٹھاؤ کیونکہ ان کی صورتیں
کنواری لڑکیوں کی طرح ہوتی ہیں اور وہ عورتوں
سے زیادہ رشد ہیں باعتبار فتنہ کے۔

اور بعض تابعین نے فرمایا ہے کہ میں نہیں
ڈرتا اس جوان عابد سے جو درندے کے ساتھ
رہتا ہے بہ نسبت اس کے جو ایک بے ریش
کے ساتھ بیٹھے۔

اور فرمایا گیا کہ نہ شب باشی کرے کوئی ساتھ
بے ریش لڑکے کے ایک مکان میں اور حرام فرمایا
ہے بعض علماء نے بے ریش کے ساتھ تنہا بیٹھنے

(۱) ذكره ابن الجوزي في الموضوعات مرفوعًا وقال لا يصح مروان ابن محمد يروي
المناكير واسماعيل بن ام درهم لا يحتج به
(۲) رواه ت، س، حب في صحيحة
(۳) رواه خ، م، د، ى نحو مما هنا

عليه وسلم انه قال: زنا العين النظر
وزنا اللسان النطق وزنا اليد البطش
وزنا الرجل الخطا وزنا الاذن
الاستماع والنفس تمنى وتشتهى
والفرج يصدق ذلك ويكذبه
ولاجل ذلك بالغ الصالحون فى
الاعراض عن المردان وعن النظر
اليهم وعن مخالطتهم ومجالستهم
قال الحسن (۱) بن ذكوان لا
تجالسوا اولاد الاغنياء فان لهم
صورا كصور العذارى فهم اشد
فتنة من النساء وقال بعض التابعين
ما انا باخوف على الشاب الناسك
من سبع ضار من الغلام الامرد
يقعد اليه وكان يقال لا يبيتن
رجل مع امرد فى مكان واحد وحرم
بعض العلماء الخلوة مع الامرد فى
بيت او حانوت او حمام قياسا
على المراة لان النبى صلى الله
عليه وسلم قال ما خلا رجل بامراة
الا كان الشيطان ثالثهما (۲) وفى
للمردان من يفوق النساء بحسنه فالفتنة

کو گھر میں یا دکان میں یا حمام میں قیاس کرتے
ہوئے اوپر عورت کے کیونکہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں تنہا ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت
کے مگر ہوتا ہے شیطان تیسرا۔ اور وہ بے ریش
جو فوقیت رکھتا ہو عورتوں پر بوجہ حسن کے
باعتبار فتنہ کے وہ بہت بڑا فتنہ ہے اس لئے کہ
ممکن ہے اس کے حق میں وہ شر جو نہیں ممکن
عورت کے حق میں

اور آسان ہے اس (لڑکے) کے
حق میں طریقہ شر کا اور شک کا جتنا کہ نہیں ہے
آسان عورت کے حق میں لہذا وہ باعتبار حرام
ہونے کے زیادہ مستحق ہے۔

اور اقوال بزرگوں کے اُن سے نفرت اور اُن
سے بچنے اور ان کی طرف دیکھنے کے بہت زیادہ
ہیں جو کہ شمار نہیں کئے جا سکتے۔

اور نام رکھا ہے انہوں نے انتان یعنی بدبو۔
اس لئے کہ وہ گندگی ہے شرعاً اور ان کی طرف
خواہ برائے اصلاح نظر کرے یا کچھ اور۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ حمام میں داخل
ہوئے اور ایک خوبصورت لڑکا بھی وہاں داخل
ہوا تو فرمایا کہ نکالو اس کو یہاں سے کیونکہ میں ہر
عورت کے ساتھ ایک شیطان دیکھتا ہوں اور

(۱) الحسن بن ذكوان البصرى ابو سلمة يروى عن الحسن وابن سيرين.
(۲) ذكره الترمذى وروى مخرج الطبرانى من حديث ابى امامة واشار المنذرى الى ضعفه وقال غريب اه

marfat.com

به اعظم وانه يمكن فی حقه من الشر
مالا يمكن فی حق النساء ويتسهل
فی حقه من طريقة الريبة والشر
مالا يتسهل فی حق المرأة فهو
بالتحريم اولی واقاويل السلف فی
التنفير منهم والتحذير من
رويتهم اكثر من ان تحصروسموهم
الانتان لانهم مستقذرون
شرعًا وسواء فی كل ما ذكرناه نظر
المنسوب الی الصلاح وغيره ودخل
سفيان ۱؎ الثوری الحمام فدخل
عليه صبی حسن الوجه فقال:
اخرجوه عنی اخرجوه فانی اری
مع كل امراة شيطانا واری مع كل
صبی حسن بضعة عشر شيطانا
وجاء رجل الی الامام احمد
رحمه الله ومعه صبی حسن فقال
الامام ماهذا منك؟ قال ابن اختی
قال لا تجئ به الينا مرة اخری و
لا تمشی معه فی طريق لئلا يظن
بك من لا يعرفك ولا يعرفه سوء

ہر لڑکے کے ساتھ دس سے زیادہ شیطان دیکھتا
ہوں۔ ایک آدمی امام احمد کے پاس آیا اور اس
کے ہمراہ ایک خوبصورت لڑکا بھی تھا۔ امام صاحب
نے فرمایا کہ یہ تیرے ہمراہ کون ہے؟
اس نے کہا کہ میری بہن کا لڑکا ہے امام صاحب
نے فرمایا۔ دوبارہ اس لڑکے کے ساتھ یہاں نہ آنا۔
اور نہ ہی اس کے ساتھ چلنا کہیں ایسا نہ ہو
کہ کوئی ناواقف آدمی تجھ سے بدگمانی کرے اور
روایت کیا گیا ہے کہ جب آیا وفد عبد القیس کا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو ان
میں ایک بے ریش لڑکا بھی تھا تو آپ نے اس
کو پیٹھ پیچھے بٹھلایا اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کی
آزمائش دیکھنے کی وجہ سے ہوتی تھی۔

(اشعار)

ہر حادثہ اس کی ابتداء دیکھنے سے ہوتی ہے
اور بڑی آگ چھوٹی چنگاریوں سے جنتی ہے
اور جب تک آدمی یہ آنکھ پھیرتا ہے دوسرے
کی آنکھوں کے سامنے تو یہ خطرہ کا الزام ہے
کتنی مرتبہ کیا ہے دیکھنے نے صاحب نظر
کے دل میں بغیر کمان اور زہ کے کام تیروں
کا کتنی نگاہوں نے دوسرے کے دل میں تیر

۱؎ سفيان بن سعيد الثوری ابو عبد الله الكوفی احد الاعلام قال الخطيب كان الثوری
اماما من ائمة المسلمين وعلما من اعلام الدين مجمعا علی امامته مع الاتقان
والضبط والحفظ والمعرفة والزهد والورع توفی بالبصرة سنة ١٦١ھ خلاصة
ملخصًا۔

marfat.com

وروی (۱) ان وفد عبدالقیس
لما قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان فیہم امرد حسن فاجلسہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف
ظہرہ وقال انما کانت فتنۃ
داود علیہ السلام من النظر ۔
وانشدوا شعرا :

کل الحوادث مبدؤہا من النظر
ومعظم النار من مستصغر الشرر
والمرء مادام ذا عین یقلبہا
فی اعین الغیر موقوف علی الخطر
کم نظرۃ فعلت فی قلب صاحبہا
فعل السہام بلا قوس ولا وتر
یسر ناظرہ ما ضر خاطرہ
لا مرحبا بسرور عاد بالضرر

وکان یقال النظر برید الزنا وفی
الحدیث النظر سہم مسموم من سہام
ابلیس فمن ترکہ للہ اورث اللہ قلبہ
حلاوۃ عبادۃ یجدہا الی یوم القیامۃ

کا کام کیا ہے بغیر کمان اور چلہ کے۔ اچھا لگتا ہے دیکھنا اس کا نقصان اٹھاتا ہے دل اس کا نہیں ہے کوئی اچھی خوشی جو لوٹے ساتھ نقصان کے۔ اور کہا جاتا ہے کہ نظر زنا کرنا چاہتی ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو شخص اس کو چھوڑ دے واسطے اللہ کے (یعنی ترک کر دے) تو پیدا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں لذت عبادت کی جو پاوے گا اس کو قیامت کے دن تک۔

۱۔ رواہ الدیلمی بسندہ الی الحسن عن سمرۃ بہ قال ابن الصلاح فی شکل الوسط لا اصل لہذا الحدیث وقال الزرکشی فی تخریج احادیث الشرح الکبیر ہذا حدیث منکر فیہ ضعفاء ومجاہیل وانقطاع وقد استدل علی بطلانہ بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اراکم من وراء ظہری اہ ذیل الموضوعات للسیوطی ۔

marfat.com

(فصل)

فی عقوبة من امکن من نفسه طائعا عن خالد (۱) ابن الولید رضی الله عنه انه رای فی بعض النواحی رجلا ینکح فی دبره فاستشار ابوبکر الصحابة رضی الله عنهم فی امره فقال علی ابن ابی طالب رضی الله عنه ان هذا ذنب لم یعمله الا امة واحدة قوم لوط وقد اعلمنا الله تعالی بما صنع بهم اری ان یحرق بالنار فکتب ابوبکر الیه ان احرقه بالنار فاحرقه خالد رضی الله عنه .

وقال علی رضی الله عنه من امکن من نفسه طائعا حتی ینکح القی الله علیه شهوة النساء وجعله شیطانا رجیما فی قبره الی یوم القیامة .

واجمعت الامة علی ان من فعل بمملوکه فهو لوطی مجرم و مما روی ان عیسی ابن مریم علیه السلام مر فی سیاحته علی نار توقد علی رجل فاخذ عیسی علیه السلام ماء لیطفی عنه فانقلبت النار صبیا وانقلب الرجل نارا فتعجب عیسی علیه السلام

فصل

اس شخص کی سزا میں جو خوشی سے لواطت کرواتا ہے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی جگہ ایک آدمی کو لواطت کرتے دیکھا پھر مشورہ لیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کو بغیر ایک امت کے کسی نے نہیں کیا یعنی قوم لوط نے اور خبر دی ہمکو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کیا ان کے ساتھ۔ تو میری رائے یہ ہے کہ اس کو آگ میں میں جلا دیں چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو جلوا دیا تھا۔

اور کہا حضرت علی بن ابی طالب نے کہ جو شخص اپنی مرضی سے لواطت کرواتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر عورتوں کی سی شہوۃ ڈالتا ہے اور کرتا ہے اس کو شیطان رجیم (کی شکل میں) اس کی قبر میں قیامت تک۔

اتفاق کیا ہے امت نے اس بات پر کہ جو بدفعلی کرے اپنے غلام سے وہ لوطی ہے مجرم ہے۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیر کرتے ہوئے ایک آگ پر سے گذرے جو جلائی گئی تھی اوپر ایک آدمی کے حضرت عیسیٰؑ

---

(۱) رواه ابن ابی الدنیا ومن طریقه البیهقی بسند جید قاله المنذری فی ترهیبه

marfat.com

من ذلك وقال يارب ردهما الى حالهما فى الدنيا لاسالهما عن خبرهما فاحياهما الله تعالى فاذاهما رجل وصبى فقال لهما عيسىٰ عليه السلام ماخبركما فقال الرجل يا روح الله انى كنت فى الدنيا مبتلى بحب هذا الصبى فحملتنى الشهوة ان فعلت به الفاحشة فلما ان مت ومات الصبى صيرنا نارًا يحرقنى مرة واصير نارًا احرقه مرة فهذا عذابنا الى يوم القيامة نعوذ بالله من عذاب الله ونسأله العفو والعافية والتوفيق لما يحب ويرضىٰ.

(فصل)

ويلتحق باللواطة اتيان المرأة فى دبرها وذلك مما حرمه الله تعالىٰ ورسوله قال الله عزوجل (نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم) اى كيف شئتم مقبلين ومدبرين فى صمام واحد اى موضع واحد وسبب نزول هذه الاية ان اليهود فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم كانوا يقولون اذا اتى

نے پانی لیا تاکہ اس کو بجھائیں تو تبدیل ہو گئی وہ آگ ایک لڑکے کی صورۃ میں اور بدل گیا وہ آدمی آگ کی شکل میں تو تعجب کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس بات سے اور عرض کیا یا اللہ لوٹا تو ان کو دنیا والی شکل میں تاکہ ان سے دریافت کروں کہ یہ کیا واقعہ ہے چنانچہ زندہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اچانک وہ دونوں ایک مرد تھا اور ایک لڑکا تھا تو حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ یہ کیا واقعہ ہے تمہارا ؟

تو اس مرد نے کہا کہ اے روح اللہ میں دنیا میں اس لڑکے کی محبت میں مبتلا تھا پھر برانگیختہ کیا مجھ کو خواہش نے جو بدفعلی کی میں نے اس لڑکے کے ساتھ جب میں اور یہ لڑکا مر گئے تو آگ بن جاتا ہے یہ لڑکا ایک مرتبہ جو مجھے جلاتی ہے اور ایک مرتبہ میں آگ بن کر اسکو جلاتا ہوں سو یہ عذاب ہے ہمارے لئے قیامت تک۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

فصل

اور لاحق ہے ساتھ لوطی کے آنا عورت کو اس کی دُبر میں اور یہ وہ فعل ہے جس کو حرام فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ارشاد باری تعالیٰ۔

نِسَاءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ (الایۃ)

یعنی جس طرح چاہو سامنے سے یا پیچھے سے ایک ہی سوراخ میں اور سبب نزول اس آیت کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودی

marfat.com

الرجل امرأته من دبرها فی قبلها جاء الولد احول فسأل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلک فانزل الله هذه الآیة تکذیبا لهم (نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم) مجبیة او غیر مجبیة غیر ان ذلک فی صمام واحد اخرجه مسلم.

وفی روایة اتقوا الدبر والحیضة وقوله فی صمام واحد ای فی موضع واحد وهو الفرج لانه موضع الحرث ای موضع مزرع الولد واما الدبر فانه محل النجو وذلک خبیث مستقذر وقد روی (۱) ابو هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ملعون من اتی حائضا او امرأة فی دبرها وروی الترمذی (۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی

لوگ کہا کرتے تھے کہ جب مرد عورت کے پیچھے سے آوے فرج میں تو بھینگی اولاد پیدا ہوتی ہے تو صحابہؓ نے آپ سے دریافت کیا اس کے متعلق تو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان کو جھوٹا کرنے کیلئے جس طرح آوے بشرطیکہ سوراخ ایک ہی مخصوص ہو (یعنی آگے والا) مسلم

ایک روایت میں ہے کہ بچو دُبر اور حائضہ عورت سے اور یہ کہنا کہ فی صمام واحد یعنی جگہ ایک ہی ہو اور وہ فرج ہے اس لئے کہ موضع حرث ہے یعنی بچہ پیدا ہونے کی جگہ۔

اور دُبر بلاشبہ وہ محل نجاست ہے اور وہ خبیث اور گندی جگہ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ فرمایا آپ نے ملعون ہے وہ شخص جو آوے حائضہ عورت کے پاس یا اس کی دُبر میں۔

اور ترمذی نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو آتا ہے حائضہ کے پاس یا عورت کی دُبر میں یا کاہن کے پاس بے شک اس نے کفر کیا اس چیز سے جو اتارا گیا اوپر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

پس جس شخص نے جماع کیا عورت سے اس حالیکہ

(۱) رواه احمد وابوداود قاله المنذری (۲) رواه احمد ت ی د ه وکلهم من طریق حکیم الاثرم عن ابی تمیمة طریف بن خالد عن ابی هریرة وسئل ابن المدینی عن حکیم من هو فقال اعیانا عنه وقال خ فی تاریخه الکبیر لا یعرف لابی تمیمة سماع من ابی هریرة اه منذری فی ترهیبه قال المصنف فی فی الصغری ولیس اسناده بالقائم اه

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قال: من
اتی حائضا او امرأۃ فی دبرھا او
کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد
فمن جامع امرأتہ وھی حائض او
جامعھا فی دبرھا فھو ملعون و
داخل فی ھذا الوعید الشدید وکذا
اذا اتی کاھنا وھو المنجم ومن
یدعی معرفۃ الشیء المسروق
ویتکلم علی الامور المغیبات،
فیسألہ عن شیء منھا فصدقہ۔

وکثیر من الجھال واقعون
فی ھذہ المعاصی وذلک من قلۃ
معرفتھم وسماعھم للعلم ولذلک
قال ابو الدرداء کن عالما او متعلما
او مستمعا او محبا ولا تکن
الخامس فتھلک وھو الذی لا یعلم
ولا یتعلم ولا یسمع ولا یحب
من یعمل ذلک ویجب علی العبد
ان یتوب الی اللہ من جمیع الذنوب
والخطایا ویسأل اللہ العفو عما مضی
منہ فی جھلہ والعافیۃ فیما
بقی من عمرہ اللھم انا نسألک
العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا
والآخرۃ انک ارحم الراحمین۔

وہ حائضہ تھی یا اس کی دُبر میں پس وہ ملعون
ہے اور وہ اس وعید شدید میں داخل ہے
اور اسی طرح جب آوے کاہن کے پاس اور
نجومی کے پاس جو دعویٰ کرتا ہے گم شدہ چیز
کے معلوم ہو جانے کا اور غیب کی چیزوں پر گفتگو
کرے اور پوچھے اس سے کوئی چیز اور اس کی
تصدیق کرے وہ۔

بہت سے جاہل لوگ اِن گناہوں میں گرفتار
ہو جاتے ہیں اور یہ بوجہ قلتِ معرفت اور
قلّتِ علم کے ہوتا ہے اور اسی لئے کہا حضرت
ابو درداء نے کہ۔ عالم بن یا طالب علم بن یا
سننے والا بن یا ان کا دوست بن پانچواں نہ بن
(یعنی مخالف) ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور
بندہ پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ
میں توبہ کرے اپنے تمام گناہوں سے
سوال کرے معافی کا جو کچھ گذر چکا
جہالت اور غفلت میں اور سوال
کرے عافیت کا اپنی بقیہ عمر
کے لئے۔ اللھم انا نسئلک
العفو والعافیہ فی
الدنیا والآخرۃ
انک ارحم
الراحمین
آمین

marfat.com

الكبيرة الثانية عشرة : الربا

بارھواں کبیرہ (سود کے بیان میں)

قال الله تعالیٰ: (یاایها الذین آمنوا لا تأکلوا الربا أضعافا مضاعفة واتقوا الله لعلکم تفلحون) وقال الله تعالیٰ (الذین یأکلون الربا لا یقومون إلا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس) ای لا یقومون من قبورهم یوم القیامة الا کما یقوم الذی قد مسه الشیطان وصرعه، (ذلك) ای ذلك الذی اصابهم (بانهم قالوا انما البیع مثل الربا) ای حلالا فاستحلوا ما حرم الله فاذا بعث الله الناس یوم القیامة خرجوا مسرعین الا اکلة الربا فانهم یقومون و یسقطون کما یقوم المصروع کلما قام صرع لانهم لما اکلوا الربا الحرام فی الدنیا ارباه الله فی بطونهم حتی اثقلهم یوم القیامة فهم کلما ارادوا النهوض سقطوا ویریدون الاسراع مع الناس فلا یقدرون۔

قولہ تعالیٰ۔ اے ایمان والو مت کھاؤ سود دونے پر دونا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تمہارا بھلا ہو (آل عمران)

قولہ تعالیٰ۔ جو لوگ کھاتے ہیں سود نہیں اٹھیں گے قیامت کو مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دئیے ہوں جن نے لپٹ کر (بقرہ)

پھر جب اٹھائے گا اللہ تعالیٰ قبروں سے سب لوگوں کو قیامت کے دن تو سب لوگ تو جلدی سے نکلیں گے سوائے سود خوار کے کیونکہ وہ کھڑے ہوں گے تو گر پڑیں گے مثل دیوانے مرگی والے کے اس لئے کہ انہوں نے سود (جو کہ) حرام (تھا) کھایا تھا دنیا میں بڑھا دیگا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں کو حتیٰ کہ بوجھل ہو جائیں گے وہ قیامت کے دن جب بھی اٹھنے کا ارادہ کریں گے گر جائیں گے۔ ارادہ کریں گے لوگوں کے ساتھ جلدی کا مگر نہ طاقت رکھیں گے۔

قتادہ نے فرمایا بے شک سود خوار کو اٹھایا جائے گا قیامت کے دن دیوانہ بنا کر اور سود خواروں کی علامت ہوگی جس سے محشر والے ان کو پہچانیں گے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مجھے معراج کرایا گیا تو گذرا میں ایک ایسی قوم پر سے کہ ان کے

marfat.com

وقال قتادة (۱) ان آكل الربا
يبعث يوم القيامة مجنوناً و
ذلك علم لآكل الربا يعرفهم به
اهل الموقف وعن ابي سعيد
(۲) الخدري رضي الله عنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لما اسري بي مررت بقوم بطونهم
بين ايديهم كل رجل منهم بطنه
مثل البيت الضخم قد مالت
بهم بطونهم منضدين على سابلة
آل فرعون وآل فرعون يعرضون
على النار غدوا وعشيا قال فيقبلون
مثل الابل المنهومة لا يسمعون و
لا يعقلون فاذا احس بهم اصحاب
تلك البطون قاموا فتميل بهم
بطونهم فلا يستطيعون ان يبرحوا
حتى يغشاهم آل فرعون فيردونهم
مقبلين ومدبرين فذلك عذابهم
في البرزخ بين الدنيا والآخرة قال

پیٹ اُن کے آگے بڑھے ہوئے تھے اور ہر ایک کا پیٹ
مثل بڑے گھر کے تھا اور ان کے پیٹ راستوں
پر پڑے ہوتے مثل آلِ فرعون کے اور آلِ فرعون
وہ جو پیش کئے جاتے ہیں اُوپر آگ کے صبح و
شام بھاگے بھاگے پھرتے مثل اونٹ شکست خوردہ
کے نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ جب ان پیٹ والوں
نے انہیں دیکھا اُٹھ کر ان کی طرف اپنے پیٹ جھکاتے
ہیں مگر انہیں وہاں سے ہٹنے کی طاقت نہیں حتیٰ کہ
آل فرعون نے انہیں ڈھک لیا پھر ان کو آگے
پیچھے لوٹاتے ہیں یہی سلسلہ ان کے عذاب برزخ
کا رہتا ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس
نے عرض کیا کہ یہ سود خوار لوگ ہیں۔ نہ کھڑے
ہوں گے قیامت کے دن مگر جس طرح کھڑا ہوتا
ہے وہ جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر دیوانہ بنا
دیا ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آپ نے
مجھے معراج کرایا گیا تو سُنا میں نے ساتویں آسمان
میں اپنے سر کے اُوپر گرج اور کڑک کو اور دیکھا

(۱) قتادة بن دعامة السدوسي البصري امام جليل في التفسير والحديث
من علماء التابعين مات سنة ۱۱۷ھ (۲) عزاه ابن كثير في تفسيره في
سورة الاسراء الى البيهقي في دلائل النبوة والى ابن جرير وابن ابي حاتم في
تفسيريهما كلهم من طريق ابي هارون العبدي عن ابي سعيد قال واسم ابي
هارون عمارة بن جرين: مضعف عند الأئمة. اهـ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا جبریل من ھؤلاء قال ھؤلاء الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس"

وفی روایۃ (۱) قال لما عرج بی سمعت فی السماء السابعۃ فوق راسی رعدًا وصواعق ورایت رجالا بطونہم بین ایدیہم کالبیوت فیہا حیات وعقارب تری من ظاہر بطونہم فقلت من ھؤلاء یا جبریل فقال ھؤلاء اکلۃ الربوا۔

وروی (۲) عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود عن ابیہ اذا ظھر الزنا والربا فی قریۃ اذن اللہ بھلاکہا۔

وعن عمر (۳) مرفوعًا اذا ضن الناس بالدینار والدرھم وتبایعوا بالعینۃ وتتبعوا اذناب البقر

میں نے کتنی آدمیوں کو کہ اُن کے پیٹ ان کے آگے نہیں ہیں مثل گھروں کے جن میں سانپ اور بچھو تھے جو نظر آتے تھے اُن کے پیٹوں سے۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے کہا یہ سود خوار ہیں۔

روایت کیا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے کہ جس وقت عام ہو زنا اور سود کسی بستی میں تو حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کرنے کا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب کنجوسی کریں گے لوگ ساتھ سونے اور چاندی کے اور سودی کاروبار کریں گے اور پیچھے چلیں گے بیلوں کے اور چھوڑ دیں گے جہاد فی سبیل اللہ کو تو اتاریں گے اللہ تعالےٰ ایسی مصیبت جس کو نہ ہٹائیں گے یہاں تک کہ لوٹیں وہ دین کی طرف۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ سودی کاروبار کریں گے جنون میں مبتلا ہوں گے

(۱) رواہ احمد فی حدیث طویل وابن ماجۃ مختصرًا والاصبہانی کلھم من روایۃ علی بن زید عن ابی الصلت عن ابی ھریرۃ قالہ المنذری اھ وعلی ابن زید ھو ابن جدعان فیہ کلام کثیر فی تضعیفہ۔ (۲) رواہ ابو یعلی باسناد جید ولہ شاھد من حدیث ابن عباس صحح الحاکم اسنادہ افادہ المنذری فی ترھیبہ (۳) رواہ ابو داود وغیرہ من طریق اسحق بن اسید نزیل مصر مختلف فیہ۔ و الحدیث من روایۃ ابن عمر افادہ المنذری

marfat.com

وتركوا الجهاد في سبيل الله انزل
الله بلاء فلا يرفعه عنهم حتى
يراجعوا دينهم"

وقال (١) صلى الله عليه وسلم
ماظهر في قوم الربا الاظهر فيهم
الجنون ولا ظهر في قوم الزنا الاظهر
فيهم الموت وما بخس قوم الكيل و
الوزن الا منعهم الله القطر،

وجاء في حديث فيه طول (٢)
ان اكل الربا يعذب من حين يموت
الى يوم القيامة بالسباحة في النهر
الاحمر الذي هو مثل الدم ويلقم
الحجارة وهو المال الحرام الذي
جمعه في الدنيا يكلف المشقة
فيه ويلقم حجارة من نار كما
ابتلع الحرام في الدنيا هذا العذاب
له في البرزخ قبل يوم القيامة مع
لعنة الله له كما صح عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال
اربعة حق على الله ان لا يدخلهم الجنة
ولا يذيقهم نعيمها مدمن الخمر واكل
الربا واكل مال اليتيم بغير حق و

اور جب عام ہو جائے قوم میں زنا تو موتیں عام ہوں گی اور جب کمی کریں گے ناپ تول میں تو بارش روک لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُن سے۔

ایک لمبی حدیث پاک میں آیا ہے کہ سود خوار کو عذاب دیا جائے گا مرنے سے لیکر قیامت تک نہر احمر میں غوطہ دینے کا نہر احمر ہے مثل خون کے اور نگلے گا پتھروں کو اور وہ مال حرام ہے جس کو جمع کیا تھا اس نے دُنیا میں اس مال کی وجہ سے مشقت اٹھائے گا۔ اور نگلے گا آگ کے پتھروں کو یہ عذاب تو ہے اس کے لئے برزخ میں قیامت سے پہلے ساتھ لعنت اللہ تعالیٰ کے جس طرح حدیث پاک میں آیا ہے کہ چار آدمیوں کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ ان کو کبھی جنت میں نہ بھیجوں گا اور نہ ہی ان کو جنت کی نعمت چکھاؤں گا ہمیشہ[1] شراب پینے والا۔ اور سود خوار[2]۔ اور یتیم[3] کا مال ناحق کھانے والا۔ نافرمان[4] والدین کا مگر یہ کہ توبہ کرلیں۔

اور فرمایا سود خوار اٹھیں گے قیامت کے دن کتے اور خنزیر کی شکل میں بوجہ حیلہ سازی کے سُود خواری پر جس طرح تبدیل ہو گئیں شکلیں اصحاب سبت کی جبکہ ترکیب کی تھی انہوں نے مچھلی پکڑنے کی جس سے کہ روکا تھا اللہ تعالیٰ نے اُن کو شکار

١ رواه ابن ماجه والبزار والبيهقي والحاكم وقال على شرط مسلم افاده المنذري
٢ هو حديث سمرة الطويل في منام رآه النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

العاق لوالديه الا ان يتوبوا۔

وقد ورد ان اكلة الربا يحشرون في صورة الكلاب والخنازير من اجل حيلهم على اكل الربا كما مسخ اصحاب السبت حين تحيلوا على اخراج الحيتان التي نهاهم الله عن اصطيادها يوم السبت فحفروا لها حياضا تقع فيها يوم السبت فياخذونها يوم الاحد فلما فعلوا ذلك مسخهم الله قردة وخنازير وهكذا الذين يتحيلون على الربا بانواع الحيل فان الله لا تخفى عليه حيل المحتالين قال ايوب (۱) السختياني يخادعون الله كما يخادعون صبيا ولو اتوا الامر عيانا كان اهون عليهم وقال (۲) صلى الله عليه وسلم الربا سبعون بابا اهونها مثل ان ينكح الرجل امه وان اربى الربا استطالة الرجل في عرض اخيه المسلم۔ فصح انه باب من اعظم ابواب الربا۔

کرنے سے ہفتہ کے روز پھر کھودے انہوں نے حوض اور ڈالتے تھے ہفتہ کے دن ان مچھلیوں کو ان میں اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے جب انہوں نے ایسا عمل کیا تو تبدیل کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلوں کو بندر اور خنزیر کی طرح ایسے ہی وہ لوگ ہیں جو طرح طرح کی ترکیبیں کرتے ہیں سود کھانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ سے ان کی ترکیبیں مخفی نہیں ہیں۔

ایوب سختیانی نے کہا کہ دھوکا دیتے ہیں اللہ کو جس طرح دھوکا دیا جاتا ہے بچوں کو اگر کرتے یہ عمل بغیر دھوکے کے تو آسان ہوتا ان پر۔ آپ نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں کم از کم دروازہ اُن میں کا ایسا ہے جیسے بدفعلی کرے کوئی اپنی ماں کے ساتھ۔

اور سب سے بڑا تو کسی آدمی کے مال یا عزت میں دست درازی کرنا ہے پس صحیح ہے کہ سب سے بڑا دروازہ سود کا یہی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وعظ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور ذکر فرمایا سود کا۔ اور فرمایا وہ پیسہ جو پہنچے آدمی کے

---

(۱) ايوب بن ابي تميمة السختياني ابو بكر البصري احد الائمة الاعلام من اكابر التابعين مات سنة ۱۳۱ھ (۲) رواه الطبراني في الاوسط من رواية عمر بن راشد وقد وثق وهو من رواية البراء بن عازب وله شاهد من حديث ابي هريرة عند ابن ماجه والبيهقي عن ابي معشر وقد وثق۔ افاده المنذري

وعن انس (١) قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الربا وعظم شانه فقال. الدرهم الذى يصيبه الرجل من الربا اشد من ست وثلاثين زنية فى الاسلام۔ وعنه (٢) صلى الله عليه وسلم۔ قال الربا سبعون حوبا اهونها كوقع الرجل على امه، وفى رواية اهونها كالذى ينكح امه و الحوب الاثم۔

وعن ابى بكر الصديق رضى الله عنه قال الزائد والمستزيد فى النار، يعنى الاخذ والمعطى فيه سواء نسال الله العافية۔

پاس بذریعہ سود کے چھتیس ۳۶ مرتبہ اسلام میں زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا آپ نے سود کے ستر گناہ ہیں سب سے ہلکا گناہ ایسا ہے جس طرح بدفعلی کرے وہ اپنی ماں کے ساتھ۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس سے ہلکا گناہ مثل زنا کرنے اپنی ماں سے ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے زیادہ دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں۔

(فصل)

عن ابن مسعود (٣) رضى الله عنه قال اذا كان لك على رجل دين فاهدى لك شيئا فلا تاخذه فانه ربا وقال الحسن (٤) رحمه الله

فصل

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے جب تو نے کسی آدمی سے قرضہ لینا ہو (یعنی وصول کرنا ہو) اور وہ تجھے بطور ہدیہ کے کچھ دے تو تو دلے اس سے کیونکہ وہ سود ہے۔

حسن رضی اللہ عنہ نے کہا جب کسی پر تیرا

(١) رواه ابن ابى الدنيا والبيهقى واشار المنذرى الى ضعفه بتصديره بلفظ روى

(٢) قال المنذرى: رواه ابن ماجه والبيهقى كلاهما عن ابى معشر وقد وثق عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة

(٣) ابو عبد الرحمن بن مسعود الصحابى الجليل توفى سنة ٣٢

(٤) هو البصرى من كبار ائمة التابعين مات بعد ١١٠ هـ

اذا كان لك على رجل دين فما اكلت من بيته فهو سحت وهذا من قوله صلى الله عليه وسلم ، كل قرض جر نفعا فهو ربا . وقال ابن مسعود ايضاً من شفع لرجل شفاعة فاهدى اليه هدية فهى سحت وتصديقه من قوله صلى الله عليه وسلم " من شفع لرجل شفاعة فاهدى له عليها فقبلها فقد اتى بابا عظيما من ابواب الربا " اخرجه ابوداود . فنسال الله العفو والعافية فى الدين والدنيا والاخرة (١)

قرض واجب ہو تو جو کچھ تو نے اس کے گھر سے کھایا وہ حرام ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ہر قرض جو کھینچے کسی نفع کو وہ سود ہے۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے کہ جو شخص کسی آدمی کی سفارش کرے پھر ہدیہ دیا جائے اس کو پس وہ حرام ہے تصدیق اس کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے ہے کہ جو شخص سفارش کرے کسی کی پھر ہدیہ دیا جائے اس کو اس پر اور اس نے قبول کر لیا اس کو تو بیشک آیا وہ سود کے ایک بڑے دروازے پر۔ (ابوداؤد) فنسال اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ

(آمین۔)

الكبيرة الثالثة عشرة : اكل مال اليتيم وظلمه

تیرھواں کبیرہ یتیم کا ناحق مال کھانا اور اس پر ظلم کرنا

قال الله تعالى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ وقال تعالى : ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ

قولہ تعالیٰ : وہ لوگ کہ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب داخل ہوں گے آگ میں (نساء)

قولہ تعالیٰ : اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر

---

(١) زاد فى الصغرى : قال النبى صلى الله عليه وسلم : اجتنبوا السبع الموبقات ، فذكر منها اكل الربا متفق عليه وقال صلى الله عليه وسلم ولعن الله اكل الربا و موكله . رواه مسلم والترمذى وزاد وشاهديه وكاتبيه وقال صلى الله عليه وسلم اكل الربا وموكله وكاتبه اذا علموا ذلك ملعونون على لسان محمد صلى الله عليه وسلم يوم القيامة .

الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ؕ

وعن ابی سعید الخدری (۱) رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی حدیث المعراج ، فاذا انا برجال وقد وکل بهم رجال یفکون لحاهم وآخرون یجیئون بالصخور من النار فیقذفونها بافواههم وتخرج من ادبارهم فقلت یا جبریل من هؤلاء ، قال الذین یأکلون اموال الیتامی ظلما انما یأکلون فی بطونهم نارا . رواه مسلم

وعن ابی هریرة (۲) رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یبعث الله عزوجل قوما من قبورهم تخرج النار من بطونهم تاجج افواههم نارا فقیل من هم

جس طرح کہ بہتر ہو جب تک کہ وہ پہنچے اپنی جوانی کو۔ (بَنِیْ إِسْرَآئِیْل)

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معراج والی حدیث میں کہ اچانک میں آدمیوں کے ساتھ ہوں جن پر مقرر کئے گئے ہیں آدمی جو ان کے جبڑوں کو پھاڑتے ہیں اور دوسرے لاتے ہیں پتھر دوزخ سے اور ٹھونستے ہیں اُن کے مُنہ میں اور نکل جاتے ہیں اُن کی دُبروں سے میں نے کہا جبریل سے یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے تھے بجز این نیست کہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا کرے گا اللہ تعالیٰ ایک قوم کو اُن کی قبروں سے جو نکلے گی آگ اُن کے پیٹوں سے شعلے مارے گی اُن کے مونہوں سے آگ دریافت کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں

(۱) عزاه الشیخ ابن کثیر فی تفسیره عند قوله ، ان الذین یاکلون اموال الیتامی . الخ وفی سورة الاسراء من اولها الی ابن ابی حاتم وفی سنده ابو هرون العبدی واسمه عمارة بن جوین ترکوه ومنهم من کذبه کما فی التقریب فقول المصنف هنا رواه مسلم لعله سبق قلم من النساخ تحرر .

(۲) عزاه ابن کثیر فی تفسیره الی ابن مردویه وابن ابی حاتم وابن حبان فی صحیحه عن عقبة بن مکرم بسنده الی ابی برزة واسمه نضلة بن عبید الاسلمی فعزو الحدیث هنا الی ابی هریرة لعله وهم او من تحریف النساخ .

marfat.com

يا رسول الله قال الم تران الله تعالى يقول إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۔

وقال السدى (۱) رحمه الله تعالى يحشر آكل مال اليتيم ظلما يوم القيامة ولهب النار يخرج من فيه ومن مسامعه وانفه وعينه يعرفه كل من رآه انه آكل مال اليتيم ۔

قال العلماء فكل ولى ليتيم اذا كان فقيرا فاكل من ماله بالمعروف بقدر قيامه عليه فى مصالحه و تنميه ماله فلا باس عليه وما زاد على المعروف فسحت حرام لقوله تعالى (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ)

وفى الاكل بالمعروف اربعة اقوال (احدها) انه الاخذ على وجه القرض (والثانى) الاكل بقدر الحاجة من غير اسراف (والثالث) انه اخذ

یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک وہ لوگ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق بجز ایں نیست کہ وہ آگ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں۔

سُدی نے کہا یتیموں کا مال کھانیوالا ناحق قیامت کے روز اٹھے گا اس حال میں کہ آگ شعلے مارے گی جو نکلے گی اس کے منہ سے اور کانوں سے اور ناک سے اور... آنکھوں سے ہر دیکھنے والا اس کو پہچان لے گا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والا ہے۔

علمائے نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو ولی بنے یتیم کا اگر وہ غریب ہے اور کھا لیا یتیم کے مال سے معروف طریقہ سے بقدر حاجت اس کی مصلحت اور مال بڑھانے کی غرض سے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو زیادہ از ضرورت کھا لیا وہ حرام ہے۔

لقولہ تعالیٰ (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ)

اور معروف طریقہ سے کھانے کے چار قول ہیں ایک یہ کہ بطور قرض کے۔ دوسرا کھانے والا کھائے بقدر ضرورت کے سوائے اسراف کے۔ تیسرا لینے

---

(۱) اسماعيل بن عبد الرحمن بن ابي كريمة السدى بضم السين وشد الدال ابو محمد الكوفى صاحب التفسير صدوق يهم ورمى بالتشيع مات سنة ۱۲۷ھ تقريبا ۔

بقدر الحاجة اذا عمل لليتيم عملاً،
(والرابع) انه الاخذ عند الضرورة
فان ايسر قضاه وان لم يوسر
فهو فى حل - وهذا الا قوال ذكرها
ابن الجوزى (۱) فى تفسيره وفى
صحيح البخارى (۲) ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال، انا و
كافل اليتيم فى الجنة هكذا،
واشار بالسبابة والوسطى وفرج
بينهما وفى صحيح مسلم عنه صلى
الله عليه وسلم قال، كافل اليتيم
له او لغيره انا وهو كهاتين
فى الجنة واشار بالسبابة والوسطى

كفالة اليتيم هى القيام بامورہ
والسعى فى مصالحه من طعامه
وكسوته وتنمية ماله ان كان له
مال وان كان لا مال له انفق عليه
وكساه ابتغاء وجه الله تعالى وقوله
فى الحديث له او لغيره اى سواء كان
اليتيم قرابة او اجنبيا منه فالقرابة
مثل ان يكفله جده او اخوه او امه

والا بقدر ضرورت جبکہ یتیم کا کوئی کام کرتا ہو۔
جو تنہا پلنے والا بوقت ضرورت لے لے پھر اگر
فراخ دست ہے تو واپس کر دے اس کو اور اگر
تنگ دست ہے تو اس کو حلال ہے۔ اور یہ
اقوال، ہیں جنکو بیان کیا ہے جوزی نے اپنی تفسیر میں۔
اور بخاری شریف میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا
اس طرح جنت میں ہوں گے اور آپ نے سبابہ
اور وسطی انگلی کو کھول کر اشارہ فرمایا اور صحیح مسلم
میں ہے کہ فرمایا آپ نے یتیم کی کفالت کرنے
والا یتیم کا خواہ اپنا رشتہ دار ہو یا غیر میں اور
وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور اشارہ فرمایا
سبابہ اور وسطی انگلی کا۔

کفالتِ یتیم سے مراد یہ ہے کہ اس یتیم کے
کاموں کو سرانجام دینا اور اس کی بہتری میں کوشش
کرنا کھانا کھلانے میں کپڑا پہنانے میں اور مال
کو بڑھانے میں اگر اس کا کچھ مال ہو تو اور اگر اس
کا مال کوئی نہیں ہے تو خرچ کرے اس پر اور کپڑے
پہناوے اس کو اللہ کی رضا کے لئے۔

اور حدیث پاک میں لَہٗ اور لِغَیْرِہٖ کا مطلب
یہ ہے کہ وہ یتیم خواہ اپنے رشتہ داروں میں سے

(۱) هو الحافظ جمال الدين القرشي ابو الفرج عبد الله ابن علي بن محمد بن علي الجوزى صاحب التصانيف المشهور البغدادى الفقيه الحنبلي المتوفى سنة ۵۷ھ (۲) ...

اوعمه اوزوج امه اوخاله اوغيره من اقاربه والاجنبي من ليس بينه قرابة -

وقال (١) رسول الله صلى الله عليه وسلم "من ضم يتيماً من المسلمين الى طعامه وشرابه حتى يغنيه الله تعالى اوجب الله له الجنة الا ان يعمل ذنبا لا يغفر وقال صلى الله عليه وسلم " من مسح راس يتيم لا يمسحه الا الله كان له بكل شعرة مرت عليها يده حسنة ومن احسن الى يتيم او يتيمة عنده كنت انا وهو هكذا في الجنة (٢)

وقال رجل (٣) لابي الدرداء رضي الله عنه اوصى بوصية قال ارحم اليتيم وادنه منك واطعمه من طعامك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاه رجل يشتكى قسوة قلبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اردت ان يلين قلبك

ہو یا کوئی اجنبی ہو قرابت دار جس طرح کفالت کی اس کے دادا نے یا بھائی نے یا ماں نے یا پھوپھی نے یا سوتیلے باپ نے یا ماموں نے یا کسی غیر نے رشتہ داروں سے اور اجنبی وہ ہے کہ اس میں اور اس میں کوئی رشتہ داری نہ ہو۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شامل کرے کسی مسلمان یتیم کو اپنے کھانے پینے میں یہاں تک کہ خود کفیل کر دے اس کو اللہ تعالیٰ تو واجب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو مگر یہ کہ کوئی ایسا گناہ کرے جو نہ بخشا جائے۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے جس پر ایک مرتبہ ہاتھ پھرا ایک نیکی دیتا ہے اور جو احسان کرے یتیم لڑکے سے یا لڑکی کے ساتھ جو اس کے پاس ہے تو وہ شخص اور میں اس طرح جنت میں ہوں گے۔

ایک شخص نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے فرمایا یتیم بچوں پر رحم کر اور اس کو اپنے قریب بٹھا اور اپنے کھانے سے اس کو کھانا کھلا اس لئے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

(١) رواه الترمذي من حديث ابن عباس وقال حسن صحيح بلفظ من قبض وله شواهد ذكرها المنذري في الترغيب (٢) رواه احمد وغيره من طريق عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن ابي امامة قاله المنذري (٣) رواه الطبري من رواية بقية وفيه راو لم يسم قال المنذري وله شاهد من حديث ابي هريرة رواه احمد ورجال الصحيح قاله المنذري.

marfat.com

فادن اليتيم منك وامسح راسه
واطعمه من طعامك فان ذلك
يلين قلبك وتقدر على حاجتك
ومما حكى عن بعض السلف
قال كنت فى بداية امرى مكبا
على المعاصى وشرب الخمر فظفرت
يوما بصبى يتيم فقير فاخذته
واحسنت اليه واطعمته وكسوته
وادخلته الحمام وازلت شعثه و
اكرمته كما يكرم الرجل ولده بل
اكثر فبت ليلة بعد ذلك فرأيت
فى النوم ان القيامة قامت ودعيت
الى الحساب وأمربي الى النار لسوء
ماكنت عليه من المعاصى فسحبتنى
الزبانية ليمضوا بى الى النار وانا بين
ايديهم حقير ذليل يجرونى سحبا
الى النار واذا بذلك اليتيم قد
اعترضنى بالطريق وقال خلوا عنه
يا ملائكة ربى حتى اشفع له
الى ربى فانه قد احسن الى واكرمنى
فقالت الملائكة انا لم نؤمر بذلك
واذا النداء من قبل الله تعالى
يقول خلوا عنه فقد وهبت له ما كان
منه بشفاعة اليتيم واحسانه اليه
فاستيقظت وتبت الى الله عزوجل

ہے جبکہ آیا ایک آدمی آپؐ کے پاس اور اس نے اپنی
سخت دلی کی شکایت کی تو فرمایا حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو
یتیم کو اپنے پاس بٹھا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر
اپنے کھانے سے کھانا کھلا سو یہ طریقہ ہے جو تیرے
دل کو نرم کر دے گا۔ اور قادر کر دے گا تجھے حاجت پر
بعض سلف سے منقول ہے کہ ایک صاحب نے
اپنی حکایت بیان کی کہ میں اوائل عمر میں گناہ کرتا تھا
شراب پیتا تھا۔ ایک دن ایک یتیم لڑکا میرے ہاتھ
آیا جو کہ فقیر تھا میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کے ساتھ
بہت اچھا سلوک کیا اس کو کھانا کھلایا کپڑے پہنائے
اور حمام میں غسل کرایا اور اس کی میل کچیل صاف کی۔
(وغیرہ) ہر قسم کی عزت کی جس طرح کوئی آدمی اپنے
بیٹے سے مروت کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ چنانچہ
اس کے بعد ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ
گویا قیامت قائم ہو گئی ہے اور مجھے حساب کے
لئے بلایا جا رہا ہے اور اپنے اعمال بد کی وجہ سے مجھے
دوزخ جانے کا حکم دیا گیا چنانچہ فرشتے مجھ کو دوزخ
کی طرف گھسیٹتے چلے جا رہے ہیں تاکہ آگ میں مجھے
ڈال دیں اور میں ان کے ہاتھوں میں حقیر و ذلیل
ہوں۔ اچانک وہ لڑکا یتیم راستہ میں سامنے آگیا اور
اس نے کہا اے فرشتو اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ
میں اس کی سفارش کروں اپنے رب کے پاس چونکہ
اس نے میرے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک اور مہربانی
کی ہے فرشتوں نے کہا کہ ہمیں یہ حکم نہیں کیا گیا

marfat.com

وبذلت جهدی فی ایصال الرحمة الی
الایتام ولهذا قال انس بن مالك رضی
الله عنه خادم رسول الله صلی الله
علیه وسلم خیر البیوت بیت
فیه یتیم یحسن الیه و شر البیوت بیت
فیه یتیم یساء الیه واحب عباد الله
الی الله تعالیٰ من اصطنع صنعا الی یتیم
او ارملة وروی ان الله تعالیٰ اوحی الی
داود علیه السلام یا داود کن للیتیم
کالاب الرحیم وکن للارملة کالزوج
الشفیق واعلم انك کما تزرع کذا تحصد
معناه انك کما تفعل کذلك یفعل
معك ای لابد ان تموت ویبقی لك
ولد یتیم او امراة ارملة وقال داود
علیه السلام فی مناجاته: الهی ما جزاء
من اسند الیتیم والارملة ابتغاء
وجهك قال جزاؤه ان اظله فی ظلی
یوم لا ظل الا ظلی معناه ظل عرشی
یوم القیامة - ومما جاء فی فضل
الاحسان الی الارملة والیتیم عن
بعض العلویین وکان نازلا ببلخ
من بلاد العجم وله زوجة علویة
وله منها بنات وکانوا فی سعة ونعمة
فمات الزوج واصاب المراة وبناتها
بعده الفقر والقلة فخرجت ببناتها

ہے کہ اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی فرشتے
ہیں چھوڑ دو اس کو میں نے یتیم کی سفارش کی وجہ
سے اس کو بخش دیا ہے پھر میں جاگا اور اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں میں نے توبہ کی اور آئندہ یتیموں
کے ساتھ ہمدردی کرنے کی پوری کوشش کی
الغرض اسی لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جو خادم
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ فرمایا کہ بہترین
گھروہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک
اور احسان کیا جائے اور بدترین گھروہ ہے جس
میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔
اور سب سے پسندیدہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں
وہ ہے جو بھلائی کرتا ہے ساتھ یتیم کے یا ساتھ بیوہ
عورت کے ۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ بے شک وحی
کیا اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام پر کہ اے داؤد
ہو واسطے یتیم کے مثل باپ مہربان کے اور واسطے
بیواؤں کے مثل خاوند شفیق کے اور یہ جان لے
کہ بے شک جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا یعنی جس
طرح تو کرے گا اسی طرح تیرے ساتھ کیا جائیگا یعنی
ضروری ہے کہ تو مرے اور تیرا بیٹا یتیم رہ جائے یا
بیوی بیوہ اور حضرت داؤد علیہ السلام نے مناجات
میں کہا یا اللہ کیا بدلہ ہے اس کا جو یتیم اور بیوہ کو
خوش کرے تیری رضا کے لئے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کو جگہ دوں میں اپنے عرش
کے سایہ میں کہ بجز اس کے کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔
یعنی فقط میرے عرش ہی کا سایہ ہوگا قیامت کے دن۔

marfat.com

الى بلدة اخرى خوف شماتة الاعداء
واتفق خروجها فى شدة البرد فلما
دخلت ذلك البلدة ادخلت بناتها
فى بعض المساجد المهجورة ومضت
تحتال لهم فى القوت فمرت بجمعين
جمع على رجل مسلم وهو شيخ
البلد وجمع على رجل مجوسى
وهو ضامن البلد فبدأت بالمسلم
وشرحت حالها له وقالت انا امرأة
علوية ومعى بنات ايتام ادخلتهن
بعض المساجد المهجورة واريد
الليلة قوتهن فقال لها اقيمى عندى
البينة انك علوية شريفة فقالت
انا امرأة غريبة ما فى البلد من
يعرفنى فاعرض عنها فمضت من
عنده منكسرة القلب فجاءت الى
ذلك الرجل المجوسى فشرحت له
حالها واخبرته ان معها بنات ايتام
وهى امرأة شريفة غريبة وقصت
عليه ما جرى لها مع الشيخ المسلم
فقام وارسل بعض نسائه فاتوا بها و
بناتها الى داره فاطعمهن الطيب
الطعام والبسهن افخر اللباس و
باتوا عنده فى نعمة وكرامة قال
فلما انتصف الليل رای ذلك

اور وہ جو آیا ہے فضیلت میں احسان کرنے بیوہ عورت
اور یتیم بچوں کے۔

حکایت

علوی خاندان کا ایک شخص بلخ میں رہتا تھا جو عجم
کے شہروں میں سے ایک شہر ہے اس کی بیوی اور
لڑکیاں تھیں اور ہر قسم کے عیش اور نعمت میں تھے
پھر وہ فوت ہو گیا اور بیوی اور لڑکیوں کو اس کے مرنے
کے بعد فقیری اور تنگدستی آگئی چنانچہ وہ بیوہ علویہ
عورت اپنی لڑکیوں کو ساتھ لے کر کسی دوسرے شہر
چلی گئی تاکہ دشمنوں کے طعن و تشنیع سے بچے اتفاقاً
اُن کا نکلنا بھی سخت سردی کے موسم میں ہوا جب اس
شہر میں داخل ہوئیں تو اپنی لڑکیوں کو ایک غیر آباد
مسجد میں بٹھایا اور خود اُن کے کھانے دانے کے
بندوبست کے لئے شہر چلی گئی پس اس کا گذر دو
جماعتوں پر ہوا ایک جماعت تو ایک مسلمان کے
پاس جمع تھی اور وہ شیخ البلد تھا اور دوسری جماعت
ایک مجوسی کے پاس جو کہ نائب تھا شہر کا داروغہ
وغیرہ) پس پہلے چلی گئی مسلمان کے پاس اور اپنا
حال سنایا اس کو اور کہا کہ میں ایک علوی شریف
خاندان کی عورت ہوں اور میرے ساتھ لڑکیاں ہیں
یتیم جن کو میں نے ایک غیر آباد مسجد میں بٹھایا ہے
اور آپ سے آج کی رات کا کھانا مانگتی ہوں اس نے
کہا کوئی گواہ لا میرے پاس کہ واقعی تو علوی شریف
خاندان کی عورت ہے اس نے کہا میں ایک اجنبی

الشیخ المسلم فی منامه کان القیامة قد قامت وقد عقد اللواء علی راس النبی صلی الله علیه وسلم واذا القصر من الزمرد الاخضر شرفاته من اللؤلؤ والیاقوت وفیه قباب اللؤلؤ والمرجان فقال یا رسول الله لمن هذا القصر قال لرجل مسلم موحد فقال یا رسول الله انا رجل مسلم موحد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقم عندی البینة انك مسلم موحد قال فبقی متحیرًا فقال له صلی الله علیه وسلم لما قصدتك المرأة العلویة قلت اقیمی عندی البینه انك علویة فکذا انت اقم عندی البینة انك مسلم فانتبه الرجل حزینا علی رده المرأة خائبة ثم جعل یطوف بالبلد ویسأل عنها حتی دل علیها انها عند المجوسی فارسل الیه فاتاه فقال له ارید منك المرأة الشریفة العلویة وبناتها فقال مالی هذا من سبیل وقد لحقنی من برکاتهم ما لحقنی فقال خذ منی الف دینار وسلمهن الی فقال لا افعل فقال لابد منهن فقال الذی ترید ه انت انا احق به والقصر الذی رایته فی منامك

عورت ہوں اس شہر میں مجھے کوئی نہیں جانتا چنانچہ اس شیخ البلد نے منہ موڑ لیا اور وہ عورت شکستہ دل ہو کر چلی گئی پھر وہ اس مجوسی آدمی کے پاس آئی اور اپنا حال اس کے سامنے بیان کیا کہ میرے ساتھ لڑکیاں ہیں اور میں ایک علوی شریف خاندان کی عورت ہوں اور شیخ البلد کے پاس جانے کا قصہ بھی سارا بیان کیا پس وہ شخص مجوسی فوراً اٹھا اور کچھ اپنی عورتوں کو بھیجا کہ اس عورت کو مع اس کی لڑکیوں کے میرے مکان پر لے آؤ پھر ان کو نہایت ہی نفیس کھانا کھلایا اور بہترین لباس پہنایا اور رات گذاری ان کے ساتھ نعمتوں اور کرامتوں سے کہا جب آدھی رات ہوئی تو شیخ البلد نے خواب میں دیکھا قیامت قائم ہو گئی ہے اور باندھا گیا ہے جھنڈا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر اور ایک محل ہے سبز یاقوت کا جس کے کنارے موتی یاقوت کے ہیں اور اس میں موتی اور مرجان ہیں جڑے ہوئے پھر کہا شیخ البلد نے کہ یا رسول اللہ یہ کس کا محل ہے؟ آپ نے فرمایا واسطے مومن موحد مرد کے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں مومن موحد ہوں تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس گواہ پیش کر کہ واقعی تو مسلمان موحد آدمی ہے پھر وہ حیران رہ گیا تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت علویہ جب تیرے پاس آئی تھی تو تو نے کہا تھا کہ میرے پاس گواہ لا کہ واقعی تو علویہ عورت ہے سو اسی طرح تو بھی گواہ لے آ میرے پاس کہ واقعی تو مسلمان موحد آدمی ہے پس جاگا وہ آدمی (شیخ البلد)

marfat.com

خلق لی استدل علی بالاسلام فواللّٰہ ما
بنت البارحۃ انا واھل داری حتی
اسلمنا کلنا علی ید العلویۃ ورایت
مثل الذی رایت فی منامک وقال
لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
العلویۃ وبناتھا عندک قلت نعم
یا رسول اللّٰہ قال: القصر لک و
لاھل دارک وانت واھل دارک من
اھل الجنۃ خلقک اللّٰہ مؤمنًا فی
الازل - قال فانصرف المسلم وبہ
من الحزن والکآبۃ مالا یعلمہ الا اللّٰہ
فانظر رحمک اللّٰہ الی برکۃ الاحسان
الی الارملۃ والایتام ما اعقب صاحبہ
من الکرامۃ فی الدنیا -

ولھذا ثبت فی الصحیحین
(١) عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
انہ قال (الساعی علی الارملۃ والمساکین
کالمجاھد فی سبیل اللّٰہ) قال الراوی
احسبہ قال (وکالقائم لا یفتر
وکالصائم لا یفطر) والساعی
علیھم ھو القائم بامورھم ومصالحھم
ابتغاء وجہ اللّٰہ تعالٰی وفقنا اللّٰہ
لذلک بمنہ وکرمہ انہ جواد کریم،
رءوف غفور رحیم -

نہایت غمگین ہو کر اس عورت کو ناکام واپس لوٹانے پر۔
پھر سارا شہر پھر اور دریافت کیا کہ وہ عورت کہاں
ہے یہاں تک کہ معلوم ہوا کہ وہ عورۃ مجوسی کے پاس
ہے پھر آدمی بھیجا کہ اس کو یعنی مجوسی کو میرے پاس
لاؤ چنانچہ وہ آگیا تو اس نے اس کو کہا کہ میں یہ عورت علویہ
شریفہ تجھ سے مانگتا ہوں بمع لڑکیوں کے اس نے کہا یہ
کام بہت ہی مشکل ہے اور مجھ کو بلاشبہ بہت برکات
حاصل ہوئی ہیں اس نے کہا مجھ سے ہزار دینار لے
لے اور ان کو مجھے دیدے اس نے کہا اس طرح
نہیں کروں گا پھر اس نے کہا یہ ضروری ہے ان کا مجھے
دینا تو اس (مجوسی) نے کہا جو چیز آپ چاہتے ہیں میں
اس کا زیادہ مستحق ہوں وہ محل جو آپ نے خواب میں
دیکھا ہے وہ میرے لئے بنایا گیا ہے کیا تم میرے سامنے اپنا
اسلام ظاہر کرتے ہو؟ سو اللہ کی قسم جب تک میں اور میرا
اہل وعیال تمام کے تمام مسلمان نہیں ہوئے اس علویہ کے ہاتھ
پر رات کو سوئے نہیں تھے میں نے بھی خواب میں اسی طرح
دیکھا تھا جس طرح تم نے دیکھا ہے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ عورۃ علویہ اور اس کی لڑکیاں
تیرے پاس ہیں میں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ تو
آپؐ نے فرمایا یہ محل تیرا اور تیرے گھر والوں کا ہے تو اور
تیرے گھر والے تمام جنتی ہیں اللہ تعالیٰ نے تم کو ازل
میں مؤمن پیدا فرمایا تھا۔ تو ہٹ گیا وہ شیخ مسلم اور اس کو
بڑا غم تھا اور تکلیف تھی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں
جانتا تھا۔ دیکھ اللہ کی رحمت ہو تجھ پر کہ کس طرح بیوہ

(١) وابن ماجہ من حدیث ابی ھریرۃ قالہ المنذری۔

الكبيرة الرابعة عشرة

الكذب على الله عزوجل وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم.

قال الله عزوجل:

(وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ)

قال الحسن هم الذين يقولون ان شئنا فعلنا وان شئنا لم نفعل قال ابن الجوزي في تفسيره وقد ذهب طائفة من العلماء الى ان الكذب على الله وعلى رسوله كفر ينقل عن الملة ولا ريب ان الكذب على الله وعلى رسوله في تحليل حرام وتحريم حلال كفر محض وانما الشان في الكذب عليه فيما سوى ذلك.

وقال (۱) صلى الله عليه وسلم ومن كذب علي بني له بيت في جهنم وقال صلى الله عليه وسلم ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وقال (۲) صلى الله عليه وسلم

اور یتیم پر احسان کرنیکے بدلہ میں عزت ملی اس کو اور اسی لئے صحیحین میں ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ خبر گیری کرنیوالا بیوہ اور مساکین کی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے راوی نے کہا مجھے گمان ہے کہ فرمایا مثل نمازی کے جو نہ تھکے نماز سے اور مثل روزہ دار کے جو نہ افطار کرے۔ اِنَّہٗ جَوَادٌ کَرِیْمٌ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ ۝

چودھواں ۱۴ کبیرہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولنا

قولہ تعالیٰ: اور قیامت کے دن تو دیکھے انکو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر کہ ان کے منہ ہوں سیاہ (زمر)

اور حسن رض نے کہا وہ وہ لوگ ہونگے جو کہتے ہیں اگر ہم چاہیں تو کریں اور اگر نہ چاہیں تو نہ کریں۔ ابن جوزی نے بھی اپنی تفسیر میں کہا اور ایک جماعت علماء کی بھی اسی طرف گئی ہے کہ جھوٹ خدا اور رسول پر کفر ہے۔ اور بے شک جھوٹ بولنا خدا اور رسول پر تحلیل حرام اور تحریم حلال میں کفر ہے محض اختلاف اُس جھوٹ میں ہے جو اس کے علاوہ ہو۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جھوٹ بولے مجھ پر بنایا جائے گا اس کا گھر جہنم میں۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جھوٹ بولے مجھ پر جان بوجھ کر پس چاہیئے کہ گھر بناوے اپنا دوزخ میں اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ

(۱) رواه البخاري ومسلم وغيرهما وقد روي عن غيرهما واحد في الصحاح والسنن والمسانيد وغيرها حتى بلغ مبلغ التواتر اه ماداله للمنذري في ترغيبه

(۲) رواه مسلم وغيره من حديث سمرة بلفظ من حدث عني بحديث فذكره اه منذري

marfat.com

(ومن روى عني حديثا وهو يرى انه كذب فهو احد الكاذبين.

وقال (۱) صلى الله عليه وسلم (ان كذبا علي ليس ككذب على غيري من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وقال صلى الله عليه وسلم (من يقل عني مالم اقله فليتبوأ مقعده من النار) وقال صلى الله عليه وسلم (۲) (يطبع المؤمن على كل شيء الا الخيانة والكذب) نسأل الله التوفيق والعصمة انه جواد كريم

والسلام نے جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ جھوٹ ہے پس وہ ایک دو جھوٹوں میں سے ہے۔

اور ارشاد فرمایا آپ نے بیشک میرے اوپر جھوٹ بولنا دوسروں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے (کیونکہ) جو شخص جھوٹ بولے مجھ پر جان بوجھ کر پس چاہیئے کہ جگہ بنا دے اپنی آگ میں اور فرمایا آپ نے جو کہتا ہے میری طرف سے اس بات کو جو نہیں کہی میں نے پس چاہیئے کہ ٹھکانہ بنا وے اپنا جہنم میں۔

اور فرمایا آپ نے کہ مہر لگتی ہے مومن کے ہر عمل پر سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ نَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوفِيق وَالْعِصْمَةَ اِنَّهٗ جَوَادٌ كَرِيْمٌ ؁

الكبيرة الخامسة عشرة: الفرار من الزحف

پندرھواں کبیرہ۔ میدان جنگ سے بھاگنا

اذا لم يزد العدو على ضعف المسلمين الا متحرفا لقتال او متحيزا (۳) الى فئة وان بعدت قال الله

جبکہ دشمن مسلمانوں سے دوگنے سے زیادہ نہ ہوں مگر یہ کہ داؤ بدلنے کے لئے یا اپنی فوج میں جانے کے لئے اگرچہ دور ہو۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

(۱) رواه مسلم وغيره من حديث المغيرة يعني ابن شعبة اه منذري

(۲) رواه البزار وابو يعلى من حديث سعد بن ابي وقاص ورواته رواة الصحيح فذكره الدارقطني في العلل مرفوعا وموقوفا وقال الموقوف اشبه بالصواب ورواه الطبراني في الكبير والبيهقي من حديث ابن عمر مرفوعا وله شاهد عند احمد من حديث الاعمش قال حدثت عن ابي امامة فذكره اه افاده المنذري في ترغيبه،

(۳) للمتحرف للقتال من يفر عن العدو لخدعة حربية والمتحيز لفئة من يفر عن وجه العدو لينضم الى جماعة المجاهدين وجملتهم۔

marfat.com

تعالى (وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ)

وعن ابي هريرة (١) رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (اجتنبوا السبع الموبقات) قالوا وما هن يا رسول الله قال (الشرك بالله والسحر وقتل النفس التى حرم الله الا بالحق واكل الربا واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات)

وعن ابن عباس رضى الله عنهما قال لما نزلت (اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ) فكتب الله عليهم ان لا يفر عشرون من مائتين ثم نزلت (اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ) فكتب ان لا يفر مائة من مائتين رواه البخارى۔

اور جو شخص ان سے اس موقع پر (یعنی بوقت مقابلہ) پشت پھیرے گا ہاں مگر جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو یا جو اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو (وہ مستثنیٰ ہے) (انفال)

باقی اور جو ایسا کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بچو سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے۔ دریافت کیا کہ کون سی ہیں وہ سات چیزیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے۔ شرک[۱] باللہ۔ جادو[۲]۔ قتل کرنا[۳] اس نفس کا جس کا قتل کرنا اللہ نے منع کیا مگر ساتھ حق کے۔ اور کھانا سود[۴] کا۔ اور کھانا مال[۵] یتیم کا۔ اور پیٹھ پھیرنا[۶] جنگ کے دن۔ جھوٹی[۷] تہمت لگانا پاکدامن بے خبر مومن عورتوں کو۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت اگر ہوں تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے (تو) غالب آئیں گے دو سو پر۔ پھر لکھا ان پر کہ نہ بھاگیں بیس آدمی دو سو سے پھر نازل ہوئی یہ آیت کہ اب تخفیف کر دی اللہ تعالیٰ نے تم سے اور وہ جانتا ہے کہ تمہارے اندر کمزوری ہے پس اگر ہوں تم میں سے ایک سو تو غالب آئیں گے دو سو پر اور اگر تم میں سے ہزار آدمی ہوں تو غالب آئیں گے دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے چنانچہ اب یہ لکھ دیا کہ نہ بھاگیں ایک سو دو سو سے۔ (رواہ بخاری)

١ تقدم تخريجه مرارا وانه متفق عليه۔

marfat.com

الكبيرة السادسة عشرة: غش الامام الرعية و ظلمه لهم

۱۶ سولہواں کبیرہ ۔ دھوکا دینا بادشاہ کا رعیت کو اور ظلم کرنا ان پر

قال الله تعالیٰ (اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) وقال الله تعالیٰ (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ) وقال تعالیٰ (وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ) وقال تعالیٰ (كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ)

(شعراء)

قولہ تعالیٰ:۔ الزام تو ان پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور دھوم اٹھاتے ہیں ملک میں ناحق ان لوگوں کے لئے عذاب دردناک ہے۔ (شوریٰ)

قولہ تعالیٰ:۔ اور ہرگز مت خیال کر کہ اللہ تعالیٰ بے خبر ہے ان کاموں سے جو کرتے ہیں بے انصاف ان کو تو ڈھیل دے رکھی ہے اس دن کے لئے کہ پتھرا جائیں گی آنکھیں دوڑتے ہوں گے اوپر اٹھائے اپنے سر پھر کر نہیں آئیں گی ان کی آنکھیں انکی طرف اور دل ان کے اڑ گئے ہوں گے۔ (ابراہیم)

قولہ تعالیٰ:۔ اور اب معلوم کریں گے ظلم کرنیوالے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔ (شعراء)

قولہ تعالیٰ:۔ آپس میں منع نہ کرتے برے کام سے جو وہ کر رہے تھے۔ کیا ہی برا کام ہے جو کرتے تھے۔ (مائدہ)

وقال رسول الله صلى الله عليه و سلم (۱) ومن غشنا فليس منا وقال عليه السلام (۲) الظلم ظلمات يوم القيامة وقال صلى الله

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دھوکا کرے ہمارے ساتھ وہ ہم میں سے نہیں ہے اور فرمایا آپ نے ظلم کرنا قیامت کے روز کئی اندھیرے ہوں گے اور فرمایا آپ نے ہر ایک تمہارا بادشاہ ہے اور

(۱) رواہ مسلم من حدیث ابی ہریرۃ
(۲) خ، م، ت من حدیث ابن عمر

marfat.com

عليه وسلم (۱) كلكم راع وكلكم
مسئول عن رعيته" وقال (۲) رسول
الله صلى الله عليه وسلم ايما راع
غش رعيته فهو في النار، وقال
صلى الله عليه وسلم، من استرعاه
الله رعية ثم لم يحطها بنصحه الا
حرم الله عليه الجنة" اخرجه
البخاري وفي (۳) لفظ، يموت يوم يموت
وهو غاش لرعيته الا حرم الله
عليه الجنة۔

وقال صلى الله عليه وسلم، ما
من حاكم يحكم بين الناس الا حبس
يوم القيامة وملك آخذ بقفاه فان
قال القه القاه فهوى في جهنم اربعين
خريفا، رواه الامام احمد (۴) وقال
رسول الله (۵) صلى الله عليه وسلم
ويل للامراء ويل للعرفاء ويل للامناء
ليتمنين اقوام يوم القيامة ان

ہر ایک سے سوال کیا جائے گا اس کی رعیت کے بارہ
میں۔ اور فرمایا آپ نے جس کو اللہ تعالیٰ بادشاہ
بناوے پھر وہ نہ خیال کرے ان کو نصیحت کرنے کا مگر
حرام کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو (بخاری) اور ایک
لفظ میں ہے کہ جس دن بھی مرے گا اس حال میں کہ
وہ دھوکا دینے والا تھا اپنی رعیت کو حرام کریگا اللہ تعالیٰ
اس پر جنت کو۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی حاکم ایسا نہ ہوگا جو فیصلہ کرتا ہے درمیان لوگوں
کے مگر روکا جائے گا وہ قیامت کے دن اور فرشتہ
اس کی گردن کو پکڑے ہوئے ہوگا پھر اگر کہے اللہ تعالیٰ
اس فرشتہ کو پھینک دے اس کو تو پھینک دے
گا اس کو درمیان دوزخ کے چالیس برس تک۔
(رواہ امام احمدؒ) اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
کہ ہلاکت واسطے امراء کے ہلاکت واسطے عرفا (بڑے
آدمیوں) کے ہلاکت واسطے امانت رکھنے والوں کے
البتہ تمنا کرے گی ایک قوم قیامت کے دن کہ کاش
اگر ان کے بال ثریا سے باندھے ہوئے ہوتے جو عذاب
دئے جاتے۔ تو آسان تھا اس سے جو امیر بنائے گئے۔

(۱) رواه خ، م من حديث ابن عمر (۲) رواه الطبراني في الاوسط والصغير عن
انس ورواته ثقات الا عبد الله ابن ميسرة ابا ليلى وشواهده الصحيحة كثيرة عن
معقل بن يسار في الصحيحين وعن ابن عباس وغيرهما (۳) يعني للبخاري ايضاً۔
(۴) وروى ابن ماجه والبزار نحواً من هذا في حديث ابن مسعود في اسنادهما مجالد بن
سعيد مختلف فيه افاده المنذري (۵) رواه احمد عن ابي هريرة مرفوعاً من طرق
رواة بعضها ثقات قاله المنذري في موضع وقال في موضع رواه حب والحاكم وقال
صحيح الاسناد۔

marfat.com

ذوائبهم كانت معلقة بالثريا يعذبون
ولم يكونوا عملوا من شيء «

وقال (١) صلى الله عليه وسلم
"ليأتين على القاضي العدل يوم القيامة
ساعة يتمنى انه لم يقض بين
اثنين في تمرة قط" وقال صلى الله
عليه وسلم "ما من امير عشرة الا
يؤتى به يوم القيامة مغلولة يده الى
عنقه اما اطلقه عدله او اوبقه جوره" (٢)

ومن دعاءه (٣) رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال، اللهم
من ولي من امر هذه الامة شيئا
فرفق بهم فارفق به ومن شق عليهم
فاشقق عليه"

وقال (٤) صلى الله عليه وسلم
"من ولاه الله شيئا من امور المسلمين
فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم و
وفقرهم احتجب الله دون حاجته
وخلته وفقره"

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ضرور آئے
گی ایک گھڑی قاضی عادل پر قیامت کے دن جو تمنا
کرے گا اس بات کی کہ کاش نہ فیصلہ کرتا میں درمیان
دو آدمیوں کے ایک کھجور میں بھی۔

اور فرمایا آپ نے کہ نہیں کوئی اوپر دس آدمیوں
کے امیر مگر لایا جائے گا قیامت کے دن اس حال میں
کہ ہاتھ اس کا بندھا ہوا ہوگا گردن کی طرف یا تو اس
کا عدل اس کو رہا کرا دے یا اس کا ظلم اس کو ہلاک
کرا دے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا۔

فرمایا آپ نے یا اللہ جو شخص امیر بنے اس امت
میں سے کسی چیز کا پھر نرمی کرے وہ لوگوں کیساتھ
تو تو بھی نرمی فرما اُن کے ساتھ اور جو سختی کرے تو بھی
سختی فرما ان پر اور فرمایا آپ نے جس شخص کو والی بنایا
اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا مسلمانوں کے کاموں میں
سے پھر مقرر کیا اس نے لوگوں کے لئے کوئی پہرہ دار
ان کی حاجت تکلیف اور فقر کے لئے تو حاجب مقرر
کردے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتوں کے ورے۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عنقریب ظالم
امیر ہوں گے جو تصدیق کرے گا ان کے جھوٹ کی

(١) رواه البزار والطبراني في الاوسط من حديث ابي هريرة ورجال البزار رجال الصحيح
وله شاهد من حديث سعد بن ابي وقاص عند احمد وعن ابي الدرداء عند حب
افاده المنذري (٢) رواه احمد وابن حبان من حديث عائشة اهـ منه
(٣) مسلم والنسائي عن عائشة (٤) د، ت عن ابي مريم عمرو بن مرة
الجهني،

marfat.com

وقال (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سیکون امراء فسقة جورة فمن صدقهم بكذبهم واعانهم على ظلمهم فليس منى ولست منه ولن يرد على الحوض · وقال (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصنفان من امتی لن تنالهم شفاعتی سلطان ظلوم غشوش وغال فی الدین یشهد علیهم ویتبرا منهم · وقال (۳) علیہ السلام · اشد الناس عذابا یوم القیامة امام جائر · وفی الحدیث (۴) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال · ایها الناس مروا بالمعروف ولنهوا عن المنكر قبل ان تدعوا اللہ فلا يستجيب لكم وقبل ان تستغفروا اللہ فلا يغفر لكم ان الاحبار من اليهود والرهبان من النصارى لما تركوا الامر بالمعروف والنهى عن المنكر لعنهم اللہ على لسان انبيائهم ثم عمهم بالبلاء ::

اور مدد کرے گا ان کے ظلم پر تو نہ وہ مجھ سے ہے نہ میں اس سے ہوں اور ہرگز نہ آسکے گا وہ میرے حوض پر ——— اور فرمایا آپ نے دو قسم کے آدمی میری شفاعت کو نہ پہنچیں گے۔ بادشاہ ظالم دھوکا باز اور غلو کرنے والا دین میں۔

اور فرمایا آپ نے قیامت کے دن سخت ترین عذاب بادشاہ ظالم کو ہوگا ——— اور حدیث پاک میں ہے بے شک فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو قبل اس کے کہ تم دعا مانگو اللہ سے اور نہ قبول فرماوے اور پیشتر ازیں کہ استغفار کرو اور نہ معاف کرے گناہ تمہارے بے شک یہود کے احبار اور نصاریٰ کے رہبان نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی ان کے انبیاء کی زبان سے اور عام کیا مصیبت کو ان پر۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نئی چیز پیدا کرے اس دین میں (بدعت) جو نہ ہو اس میں پس وہ مردود ہے۔ جو شخص پیدا کرے نئی چیز یا جگہ دے نئی چیز کے پیدا کرنے والے کو پس اس پر لعنت

(۱) رواه احمد والترمذی وصححه النسائی والبزار بالفاظ متقاربة من حديث كعب بن عجرة.

۲ رواه الطبرانی فی الكبير من حديث ابی امامة ورجاله ثقات اھ منه

(۳) رواه الطبرانی من حديث عبد اللہ بن مسعود ورواته ثقات الا ليث بن سليم اھ

۴ . رواه الاصبهانی من حديث ابن عمر واشار المنذری الى ضعفه ،

marfat.com

وقال (۱) رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم "من احدث
فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد"
"من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا
ولا عدلا" وفی الحدیث (۲) ایضا
من لا یرحم ولا یرحم لا یرحم اللہ من لا یرحم
الناس وقال (۳) صلی اللہ علیہ و
سلم "الامام العادل یظلہ اللہ فی
ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ" وقال (۴)
المقسطون علی منابر من نور الذین
یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا۔
ولما بعث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم معاذا رضی اللہ عنہ
الی الیمن قال "ایاک وکرائم اموالھم
واتق دعوۃ المظلوم فانما لیس بینھا
وبین اللہ حجاب" رواہ البخاری و
قال (۵) علیہ الصلاۃ والسلام "ثلاثۃ

ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی نہ قبول
کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض نہ نفل اور ایک
حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ جو نہ رحم کرے گا نہ رحم
کیا جائے گا نہ رحم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جو نہ رحم
کرے گا لوگوں پر۔
اور فرمایا آپ نے امام کو (بادشاہ) عادل کو چھپائے
گا اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔
بغیر سایہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے اور فرمایا انصاف کرنے
والے نور کے منبروں پر ہوں گے۔ وہ لوگ جو عدل
کرتے ہیں اپنے حکم کرنے میں اور اپنے اہل میں جس
چیز کے والی (حاکم) بنائے گئے ہیں۔ اور جب بھیجا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کی
طرف تو فرمایا کہ بچ تو لوگوں کے اچھے مال لینے سے
اور بچ تو مظلوم کی بددعا سے اس لئے کہ اس میں
اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے (بخاری)
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں
جن سے نہ بات کرے گا اللہ تعالیٰ ان سے قیامت
کے دن پھر ذکر فرمایا آپ نے ان میں سے بادشاہ
جھوٹ بولنے والے کو۔

(۱) رواہ خ، م، د من حدیث عائشۃ (۲) رواہ خ، م، ت من حدیث جریر
بن عبد اللہ ولہ شواھد من حدیث ابی موسی وابن مسعود وابن عمرو
وابن عباس وغیرھم والسنن والمسند والطبرانی (۳) رواہ خ۔ م۔ من
حدیث ابی ھریرۃ فی ضمن حدیث السبعۃ الذین یظلھم اللہ فی ظلہ
(۴) رواہ مسلم والنسائی من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص
(۵) رواہ مسلم وغیرہ من حدیث ابی ھریرۃ

marfat.com

لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ فذکر منھم
الملک الکذاب وقال انکم ستحرصون
علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم
القیامۃ" رواہ البخاری وفیہ ایضاً
وانا واللہ لا نولی ھذا العمل
احداً سالہ او احد حرص علیہ۔

وقال (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا کعب بن عجرۃ اعاذک اللہ من
امارۃ السفہاء امراء یکونون من
بعدی لا یھتدون بھدی ولا
یستنون بسنتی وعن (۲) ابی
ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من
طلب قضاء المسلمین حتی ینالہ
ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنۃ
ومن غلب جورہ عدلہ فلہ النار۔

وقال (۳) وستحرصون علی
الامارۃ وستکون ندامۃ یوم
القیامۃ۔ وقال (۴) عمر لابی
ذر رضی اللہ عنہما حدثنی بحدیث
سمعتہ من رسول اللہ فقال ابوذر

اور فرمایا بے شک عنقریب تم حرص کروگے اوپر امیر بننے کے اور ہوگی ندامت قیامت کے دن (بخاری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ بے شک ہم خدا کی قسم نہ والی (حاکم) بنائیں گے اس کام کا کسی کو جو سوال کرے اس کا یا حرص کرے اس کی (یعنی بادشاہ بننے کی خواہش کرے) اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے کعب بن عجرہ بچا دے تجھ کو اللہ تعالے بے وقوفوں کی امارت سے میرے بعد امراء ہوں گے نہ چلیں گے میرے طریقہ پر اور نہ اختیار کریں گے میری سنت کو۔

اور فرمایا آپ نے اور حرص کروگے تم اوپر امارت کے اور وہ ہوگی ندامت قیامت کے دن اور فرمایا حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ سنا مجھ کو کوئی حدیث جس کو تو نے سنا ہو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے کہ لایا جائے گا۔ ایک حاکم پس پھینکا جائے گا اس کو پلصراط پر پھر ہلے گا پلصراط اس طرح ہلنا کہ نہیں باقی رہے گا اس کا کوئی جوڑ مگر اپنی جگہ سے جدا ہو جائے گا پھر اگر وہ مطیع ہوگا تو گزر جائے گا اس سے اور اگر نافرمان ہوگا تو پھٹ جائے گی پلصراط اور وہ گر

(۱) رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح قالہ المنذری (۲) رواہ ابوداؤد ومنہ
(۳) تمامہ، فنعمت المرضعۃ وبئست الفاطمۃ - رواہ البخاری والنسائی
من حدیث ابی ہریرۃ قالہ المنذری (۴) روی نحوہ ابن ابی الدنیا من حدیث ابی ہریرۃ
ان بشر بن عاصم الجشمی حدث عمر فذکرہ وان عمر سأل سلمان وابا ذر
فصدقا قالہ المنذری وضعفہ د

marfat.com

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول : يجاء بالوالي يوم القيامة فينبذ
به على جسر جهنم فيرتج به الجسر
ارتجاجة لا يبقى منه مفصل الا زال
عن مكانه فان كان مطيعا لله في عمله
مضى به وان كان عاصيا لله في عمله
انخرق به الجسر فهوى به في نار جهنم مقدار
خمسين عاما فقال عمر من يطلب العمل
بها يا ابا ذر قال من سلت الله انفه و
الصق خده بالتراب .

وقال عمرو بن المهاجر قال لي
عمر بن عبد العزيز رضي الله عنه اذا
رايتني قد ملت عن الحق فضع
يدك في تلبابي ثم قل يا عمر
ما تصنع .

يا رضيا باسم الظلم كم عليك
من المظالم . السجن جهنم والحق
الحاكم ولا حجة لك فيما تخاصم ،
القبر مهول فتذكر حبسك ،
والحساب طويل فخاص نفسك
والعمر كيوم فبادر شمسك تفرح
بمالك والكسب خبيث ، وتمرح
بمالك والسير حثيث ، ان الظلم لا
يترك منه قدر انملة ، فاذا رايت
ظالما قد سطا فتم له ، فربما بات

جائے گا دوزخ میں اس روز جس کی مقدار پچاس ہزار
برس کی ہوگی پس حضرت عمرؓ نے کہا کون کریگا عمل
اس کا (امارت کا) کہا انہوں نے وہ شخص نے تابع کر
لیا اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور ملا دیا اپنا چہرہ مٹی میں۔

اور کہا عمر بن مہاجر نے کہ مجھے فرمایا تھا عمر بن
عبدالعزیز نے رضی اللہ عنہ کہ جب تو مجھے دیکھے کہ
حق سے ہٹ رہا ہوں تو اپنا ہاتھ میرے سینے پر
رکھ کر کہہ دے کہ اے عمر کیا کر رہا ہے تو۔ اشعار

اے راضی ہونیوالا ظلم کے نام سے کتنے ہوں گے
تیرے اوپر مظالم قید خانہ دوزخ ہے اور حاکم سچا ہے
اور تیرے پاس کوئی دلیل تیرے جھگڑے کے لئے نہیں
ہوگی قبر ہولناک جگہ ہے پس یاد کر تو اپنی قبر کو اور حساب
لمبا ہے پس بچا تو اپنے نفس کو اور عمر ایک دن کی ہے
پس جلدی کر تو دن گزرنے سے قبل خوش ہوتا ہے اپنے
مال کے ساتھ حالانکہ کسب ناپاک ہے اور آرزوؤں
پر اتراتا ہے اور تیری رفتار دھیمی ہے بے شک ظلم
نہیں چھوڑا جائے گا تجھ سے بقدر ایک ناخن کے
پس جب دیکھے گا ظالم کو کہ وہ زیادتی
کر رہا ہے تو تو سوچا اس کے لئے
وانتظام کر بسا اوقات رات
گزارے گا پس پکڑے
گا اس کے پہلو کو
رات کے وقت
بچھونا۔

فاخذت جنبه من الليل نمله، اى
تروح فى الجسد.

الكبيرة السابعة عشرة: الكبر

الكبر والفخر والخيلاء والعجب
والتيه قال الله تعالى (وقال موسى
إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ
مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ)
وقال تعالى (إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ)
وقال (۱) رسول الله صلى الله عليه
وسلم وبينما رجل يتبختر فى مشيه
اذا خسف الله به الارض فهو
يتجلجل فيها الى يوم القيامة وقال
(۲) عليه الصلوة والسلام،
يحشر الجبارون المتكبرون،
يوم القيامة امثال الذر يطؤهم
الناس يغشاهم الذل من كل
مكان وقال بعض السلف اول ذنب
عصى الله به الكبر قال الله تعالى
(وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا

ستره‌واں کبیرہ (۱۷) در بیان تکبر

کبر فخر خود پسندی (ارشاد خداوندی)
اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے بے شک میں پناہ
مانگتا ہوا اپنے اور تمہارے پروردگار سے ہر متکبر سے
جو ایمان لائے ساتھ قیامت کے۔ مومن
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ بے شک وہ نہیں دوست
رکھتا تکبر کرنیوالوں کو۔
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک آدمی
اکڑ اکڑ چل رہا تھا کہ دھنسا دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو
زمین میں پھر وہ دھنستا چلا جائے گا زمین میں قیامت
تک اور آپ نے فرمایا اٹھائے جائیں گے جبار متکبر
لوگ قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح جو لوگ ان
کو روندھیں گے ڈھانپ لے گی اُن کو ذلت ہر طرف
سے اور کہا بعض بزرگوں نے کہ سب سے پہلا گناہ
جو نافرمانی کی گئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ تکبر ہے۔ اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب کہا ہم نے فرشتوں سے کہ
سجدہ کرو طرف آدم کے پھر سب نے سجدہ کیا سوائے

(۱) رواه خ، س، وغيرهما بنحوه من حديث ابن عمرو وشواهده من حديث ابي سعيد
الخدري وجابر وابي هريرة واقربها الى ما هنا لفظ ابي هريرة عن خ، م كما فى للمنذري
(۲) تمامه، يساقون الى سجن فى جهنم يقال له بولس تعلوهم نار الانيار يسقون من
عصارة اهل النار طينة الخبال، رواه النسائى والترمذى من حديث عمرو
بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص اه منه

marfat.com

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی وَ
اسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ) فمن
استکبر علی الحق لم ینفعه ایمانه
کما فعل ابلیس۔

وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یدخل الجنة احد فی قلبه
مثقال ذرة من کبر، رواہ مسلم
وقال تعالیٰ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ)

وقال صلی اللہ علیہ وسلم: قال
اللہ تعالیٰ والعظمة ازاری والکبریاء
ردائی فمن نازعنی فیهما القیته
فی النار، رواہ مسلم - المنازعة :
المجاذبة،

وقال صلی اللہ علیہ وسلم :
اختصمت الجنة والنار فقالت الجنة
مالی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس
وسقطهم وقالت النار أوثرت
بالجبارین والمتکبرین - الحدیث، (۱)
وقال تعالیٰ (وَلَا تُصَعِّرْ
خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ

ابلیس کے کہ انکار کیا اُس نے اور تکبر کیا اور تھا وہ
کافروں سے (بقرہ) پس جو شخص تکبر کرتا ہے حق کے
مقابلہ میں نہ نفع دے گا اس کو ایمان اس کا جس
طرح کیا ابلیس نے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص جس
کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔ (مسلم)

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں
دوست رکھتا ہر مختال اور فخور کو اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارشاد ہے باری تعالیٰ کا کہ عظمت
میری چادر ہے اور کبر میری رداء ہے پس جو شخص
کھینچے گا ان کو ڈال دوں گا اس کو آگ میں (مسلم)

اور آپ نے فرمایا کہ مناظرہ کیا جنت اور دوزخ نے
جنت نے کہا کہ نہیں داخل ہوں گے میرے اندر مگر ضعیف
اور گرے پڑے لوگ اور دوزخ نے کہا پسند کی گئی ہوں میں
جبارین اور متکبرین کیلئے۔ (الحدیث)

فرمان باری تعالیٰ اور لوگوں سے اپنا رخ مت
پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل بے شک اللہ تعالیٰ
کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں
کرتے۔ (لقمان)

سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا کھاتا تھا بائیں ہاتھ

(۱) تمامه وتقضی اللہ بینهما انك الجنة رحمتی ارحم بك من اشاء وانك النار عذابی
اعذب بك من اشاء ولکلیکما ملؤها، رواہ مسلم من حدیث ابی سعید
الخدری اھ منذری

مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ
اى لا تمش خدك معرضًا متكبرًا
والمرح التبختر۔

وقال سلمة بن الاكوع ، اكل
رَجُلٌ عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم بشماله قال كل بيمينك قال
لا استطيع فقال لا استطعت
مامنعه الا الكبر فما رفعها
الى فيه بعد ، رواه مسلم وقال (۱)
عليه الصلاة والسلام الا اخبركم
باهل النار كل عتل جواظ مستكبر
العتل الغليظ الجافى والجواظ: الجموع
المنوع وقيل الضخم المختال فى مشيته
وقيل البطين۔

عن ابن عمر (۲) رضى الله عنهما
قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ، مامن رجل
يختال فى مشيته ويتعاظم فى نفسه
الا لقى الله وهو عليه غضبان وصح
(۳) من حديث ابى هريرة اوّل
ثلاثة يدخلون النار: امير مسلط

سے آپ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھا اس نے
جواب دیا کہ میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں
رکھتا نہ روکا تھا اس کو بغیر تکبر کے کسی چیز نے چنانچہ
دوبارہ وہ اپنا ہاتھ منہ تک نہ لے جا سکا۔ (یا ہاتھ
شل کر دیا گیا) (مسلم)

اور فرمایا آپ نے کیا نہ خبر دوں تم کو اہل جہنم کی۔
ہر سخت مزاج شریر اور متکبر ہے۔

ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سُنا کہ فرمایا آپ نے جو آدمی تکبر کرے چلنے میں
اور بڑا سمجھے اپنے آپ کو ملیگا اللہ تعالیٰ کو کہ غضبناک
ہوگا اس شخص پر۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ
پہلے جو تین شخص داخل ہوں گے دوزخ میں ہا امیر جو کسی
قوم پر زبردستی مسلط ہو جائے۔ غنی جو زکوٰۃ نہ دے۔
فقیر فخر کرنے والا۔

اور بخاری شریف میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
تین آدمی ہیں کہ نہ دیکھے گا اُن کی طرف اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور اُن کے
لئے عذاب دردناک ہوگا۔ چادر کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے
والا۔ اور احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا
مال بیچنے والا۔ مسبل وہ ہے جو چادر یا پاجامہ شلوار
یا لبادہ کرتہ جو ٹخنے سے نیچے تک ہو۔ اس لئے کہ بیشک

(۱) رواه البخارى ومسلم من حديث حارثة عن وهب اھ بندری
(۲) رواه الطبرانى فى الكبير ورواته محتج بهم فى الصحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم اھ منه
(۳) رواه ابن خزيمة وابن حبان فى صحيحهما اھ منه

اى ظالم وغنى لا يؤدى الزكاة وفقير
فخور، وفى صحيح البخارى عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال، ثلاثة
لا ينظر الله اليهم يوم القيامة ولا
يزكيهم ولهم عذاب اليم، المسبل
والمنان والمنفق سلعته بالحلف
الكاذب، والمسبل هو الذى
يسبل ازاره وثيابه اوسراويله
حتى يكون الى قدميه لانه صلى
الله عليه وسلم قال (۱) "ما اسفل من
الكعبين من الازار فهو فى النار"
واشر الكبر الذى فيه من يتكبر
على العباد بعلمه ويتعاظم فى نفسه
بفضيلته فان هذا لم ينفعه علمه
فان من طلب العلم للاخرة كسره
علمه وخشع قلبه واستكانت نفسه
وكان بالمرصاد فلا يفترعها بل
يحاسبها كل وقت ويتفقدها فان
غفل عنها جمحت عن الطريق المستقيم
واهلكته، ومن طلب العلم
للفخر والرياسة وبطريق على
المسلمين ويحامق عليهم وازدراهم
فهذا من اكبر الكبر ولا يدخل الجنة

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کپڑا ٹخنے سے نیچے
ہے وہ آگ میں ہے اور بدترین تکبر یہ ہے کہ اپنے
علم اور فضل کی وجہ سے لوگوں پر بڑائی جتلاتا ہے پس
یہ علم اس کو نفع نہ دیگا جو تکبر کرتا ہے بندوں پر اپنے
علم سے اور عظمت جتلاتا ہے اپنے نفس میں ساتھ
فضیلت کے بے شک یہ نہیں نفع دیتا اس کو وہ
علم اور جو طلب کرے علم واسطے آخرت کے توڑے گا
اس کا علم تکبر کو اور نرم ہوگا دل اس کا اور
ہر وقت خدا کی یاد میں ہوگا بلکہ ہر وقت
محاسبہ کرتا رہے گا اور خبر گیری کرتا
رہے گا اور اگر غافل ہو گیا ان امور سے
ہٹ گیا سیدھے رستہ سے اور
ہلاک ہو جائے گا وہ اور جو طلب کرتا
ہے علم کو فخر اور ریاست کے
لئے اور لوگوں پر بڑائی جتلانے
کیلئے اور ان کو گھٹیا جاننے
کیلئے پس یہ سب سے بڑا
کبر ہے نہیں داخل
ہوگا جنت میں جس
کے دل میں
ایک ذرہ برابر
تکبر ہوگا۔

(۱) رواہ خ، من حدیث ابی ھریرۃ اھ منذری

من كان فى قلبه مثقال ذرة من كبر
ولا حول ولا قوة الا بالله العلى
العظيم.

الكبيرة الثامنة عشرة : شهادة الزور

ترجمہ:- اٹھارہواں کبیرہ، دربیان شہادت جھوٹی

قال الله تعالى (وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ) الآية وفى الاثر (۱) عدلت شهادة الزور الشرك بالله تعالى مرتين وقال تعالى (وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ) وفى الحديث (۲) لا تزول قدما شاهد الزور يوم القيامة حتى تجب له النار قال المصنف رحمه الله تعالى شاهد الزور قد ارتكب عظائم احدها الكذب والافتراء قال الله تعالى (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ) وفى الحديث (۳) يطبع المومن على كل شيء ليس الخيانة والكذب (وثانيا) انه ظلم الذى شهد عليه

فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ (وہ لوگ جو نہیں گواہی دیتے جھوٹی) الآیۃ
اور اقوال بزرگوں میں ہے کہ جھوٹی گواہی شرک کرنے کے برابر ہے آپ نے اس کو دو مرتبہ فرمایا تاکیداً۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اجتناب کرو جھوٹی بات سے اور حدیث پاک میں ہے کہ نہ ہٹیں گے دونوں قدم جھوٹی گواہی دینے والے کے قیامت کے دن یہاں تک واجب ہو جائے گی اس کے لئے آگ دوزخ کی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینے والا مرتکب ہوتا ہے کئی بڑے گناہوں کا۔ اول۔ جھوٹ بولنا اور افتراء اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت فرماتا اس شخص کو جو حد سے نکلنے والا جھوٹا ہو۔ اور ایک

---

(۱) هذا الحديث من رواية خريم بن فاتك مرفوعا فذكره قال: ثم قرأ (فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به) رواه ابو داود وهذا لفظه والترمذى وابن ماجه ورواه الطبرانى فى الكبير موقوفا على ابن مسعود باسناد حسن اه منذرى (۲) رواه ابن ماجه والحاكم وقال صحيح الاسناد من حديث ابن عمر بلفظ، ان تزول ... الخ (۳) تقدم فى الكبيرة الرابعة عشرة تخريجه

marfat.com

حتی اخذ بشهادته ماله وعرضه
ودوحه روثالشهادة انه ظلم للذی
شهد له بأن ساق الیه المال الحرام
فاخذه بشهادته فوجبت له النار
وقال[1] صلی الله علیه وسلم
من قضیت له من مال اخیه بغیر
حق فلا یاخذه فانما اقطع له قطعة
من نار (ورابعها) انه اباح ما حرم
الله تعالی وعصمه من المال والدم
والعرض قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم الا انبئکم باکبر
الکبائر الاشراک بالله وعقوق
الوالدین الا وقول الزور الا و
شهادة الزور فما زال یکررها حتی
قلنا لیته سکت، رواه البخاری[2]
فنسأل الله تعالی السلامة والعافیة
من کل بلاء.

حدیث میں ہے کہ ہر عمل مومن کا قبول ہو جاتا ہے سوائے
خیانت اور جھوٹ بولنے کے اور دوسرا۔ بیشک اس
شخص نے ظلم کیا جس نے جھوٹی گواہی دی پہنچایا اس
کی طرف مال حرام کو جو اس نے لیا بوجہ جھوٹی گواہی کے پس
واجب ہو گئی اس کے لئے آگ۔
اور فرمایا آپ نے کہ جس شخص کیلئے میں فیصلہ کروں اس
کے بھائی مسلمان کے مال میں ناحق پس ہرگز نہ لے اس کو
اس لئے کہ کاٹتا ہوں اس کیلئے ٹکڑا آگ کا اس لئے کہ
ظاہراً فیصلہ شہادتوں پر ہوتا ہے۔ اور چوتھا یہ کہ
بے شک مباح کیا اس نے جس کو حرام کیا اللہ تعالےٰ
نے اور محفوظ رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے مال خون اور سامان اسکا۔
فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا نہ بتاؤں میں
تم کو اکبر الکبائر سے شرک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے،
نافرمانی کرنا والدین کی خبردار اور جھوٹ بولنا خبردار اور جھوٹی
گواہی دینا تکرار فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے کہا
کاش کہ آپ سکوت فرماتے (رواہ البخاری)
(فنسأل الله تعالی السلامة والعافية من كل بلاء)

الکبیرة التاسعة عشرة: شرب الخمر،

ترجمہ:۔ (انیسواں کبیرہ، در بیان شراب)

قال الله تعالی (یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ

ارشاد باری تعالیٰ۔ اے ایمان والو (بات یہی ہے
شراب اور جوا اور بت (وغیرہ) اور قرعہ کے تیر (یہ

[1] متفق علیه من حدیث أم سلمة ونحوه فی ابی داؤد اه مشکوٰة
[2] ومسلم والترمذی من حدیث ابی بکرة اه منه

وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ
فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ
بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي
الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّنْتَهُوْنَ) فقد نهى عزوجل في
هذه الاٰية عن الخمر وحذر منها
وقال النبي (۱) صلى الله عليه و
سلم، اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث
فمن لم يجتنبها فقد عصى الله و
رسوله واستحق العذاب بمعصية
الله ورسوله قال الله تعالى (وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ
حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا
فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ) وعن
ابن عباس (۲) رضي الله عنهما قال
لما نزل تحريم الخمر مشى الصحابة
بعضهم الى بعض وقالوا حرمت الخمر
وجعلت عدلا للشرك ۝

گندے شیطانی کام ہیں) سو ان سے بالکل الگ رہو
تاکہ تم کو فلاح ہو شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور
جوا کے ذریعہ تمہارے آپس میں عداوت اور بغض
واقع کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم
کو باز رکھے سو اب بھی باز (نہیں) آؤ گے؟ (مائدہ)
پس تحقیق منع فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں
شراب پینے سے اور ڈرایا اس سے اور فرمایا نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے بچو شراب سے اس لئے کہ بیشک
یہ اُمّ الخبائث ہے پس جو شخص نہ بچے گا پس یقیناً
نافرمانی کی اس نے اللہ کی اور اس کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مستحق ہو گیا عذاب کا بوجہ
معصیت (یعنی نافرمانی اللہ اور رسول) کے اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور جو نافرمانی کرے اللہ کی اور
اس کے رسول کی اور توڑے اللہ تعالیٰ کی حدوں کو
داخل کریگا اس کو آگ میں ہمیشہ رہے گا اس میں
اور اس کے لئے عذاب ذلیل کن ہوگا۔
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب تحریم شراب کی آیت نازل ہوئی تو بعض
صحابہ بعض کے پاس گئے اور کہا کہ حرام کر دیا گیا ہے
شراب اور برابر کیا گیا (اس کا گناہ) شرک کرنے کے۔

(۱) رواه الحاكم من حديث ابن عباس بلفظ، فانها مفتاح كل شر، وقال صحيح الاسناد
وفي حديث عثمان مرفوعا اجتنبوا ام الخبائث فانه كان رجل ممن كان قبلكم ...الخ
فذكر قصة زناه حب، هو مرفوعا وموقوفا وذكر انه المحفوظ اه منذري

(۲) رواه الطبراني وقال رجاله رجال الصحيح اه منذري

وذهب (۱) عبد الله بن عمرو
الی ان الخمر اکبر الکبائر وهی بلا ریب
ام الخبائث وقد لعن شاربها فی غیر
حدیث (۲) وعن ابن عمر رضی الله
عنهما قال: قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم «کل مسکر خمر و کل
خمر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا»
ومات ولم یتب منها وهو مدمنها
لم یشربها فی الآخرة» رواه مسلم (۳)
وروی مسلم (۴) عن جابر رضی
الله عنه قال: قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم، ان علی الله عهداً
لمن شرب المسکر ان یسقیه الله
من طینة الخبال قیل یا رسول الله
وما طینة الخبال قال عرق اهل النار
او عصارة اهل النار»
وفی الصحیحین ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال: من شرب
الخمر فی الدنیا یحرمها فی الآخرة۔
ذکران مدمن الخمر کعابد وثن
رواه الامام احمد فی مسنده من

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا مسلک یہی ہے کہ
شراب اکبر الکبائر ہے اور یہ بلا شبہ اُم الخبائث ہے
لعنت فرمائی آپ نے شراب پینے والے پر کئی
احادیث ہیں، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ
دینے والی چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے
جو شخص پئے گا شراب دُنیا میں اور مر گیا بغیر توبہ
کے وہ مُدمن خمر ہے (یعنی ہمیشہ شراب پینے
والا) نہ پئے گا وہ آخرۃ میں (مسلم)
اور روایت کیا مسلم نے حضرت جابر رض سے فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ
پر وعدہ ہے واسطے اس شخص کے جو پیتا ہے شراب
یہ کہ پلاوے اس کو۔ طینۃ الخبال سے پوچھا گیا
یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا دوزخیوں
کا بدبودار پسینہ ہے۔
بخاری اور مسلم میں ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے جو شخص دُنیا میں شراب پئے گا آخرت میں محروم
رہے گا۔
اور ذکر کیا گیا کہ بے شک مدمن الخمر مثل عبادت کرنے
والے بُت کے ہے روایت کیا اس کو امام احمد نے
اپنی مسند میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے

(۱) رواه الطبرانی مع قصة باسناد صحیح ورواه الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اھ منه
(۲) من حدیث ابن عمر عن د، ھ. حدیث انس عن ھت. وحدیث ابن عباس
عن رواحمد، حب لك (۳) خ، د، ت، ی، ھق
(۴) والنسائی

حدیث ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال، مدمن الخمر کعابد وثن"

ذکران مدمن الخمر اذا مات ولم یتب لایدخل الجنة روی النسائی (۱) من حدیث ابن عمران رسول الله صلی الله صلی الله علیه وسلم قال: لا یدخل الجنة عاق ولا مدمن خمرٍ وفی روایة، ثلاثة قد حرم الله علیهم الجنة مدمن الخمر والعاق لوالدیه والدیوث وهوالذی یقرء السوء فی اهله۔

ذکران السکران لا یقبل الله منه حسنة روی (۲) جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال: ثلاثةٌ لا تقبل لهم صلاة ولا ترفع لهم حسنة الی السماء: العبد الآبق حتی یرجع الی موالیه فیضع یده فی ایدیهم والمرأة الساخط علیها زوجها حتی یرضی عنها والسکران حتی یصحو"

والخمر ما خامر العقل ای غطاه

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُدمن خمر مثل بت پرست کے ہے۔ ذکر کیا گیا کہ بے شک مدمن خمر جب مرگیا ہو بغیر توبہ کے تو نہیں داخل ہوگا جنت میں روایت کیا نسائی نے ابن عمر کی حدیث سے بے شک فرمایا۔ آپؐ نے کہ بے شک تین آدمیوں پر حرام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کو مدمن خمر نافرمان والدین اور دیوث۔ اور دیوث وہ ہے جس کو غیرت نہ ہو (بے غیرت)

ذکر ہے کہ شرابی سے اللہ تعالیٰ کوئی نیکی قبول نہیں فرماتا روایت کیا جابر بن عبد اللہ نے بے شک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کی نیکیاں آسمان کی طرف اٹھائی جاتی ہیں۔ اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آکر اپنے مالک کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے اور عورت جس پر خاوند ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو اُس سے۔ نشہ والا جب تک کہ ہوش میں نہ آوے۔

خمر اس کو کہتے جو عقل میں خمار کر دے خواہ چیز تر ہو یا خشک ہو اکول ہو یا مشروب ہو اور ابو سعید خُدری سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ شرابی سے اس کی نماز جب تک کہ اس کے جسم میں کچھ اثر باقی رہے۔ اور روایت میں ہے

(۱) واحمد والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد

(۲) رواه ابنا خزیمة وحبان والبیهقی والطبرانی فی الاوسط اهـ منه

سواء کان رطبا او یابسا او ما کولا او مشروبا وعن ابی سعید الخدری (۱) قال . قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا یقبل الله لشارب الخمر صلاة ما دام فی جسده شیٔ منها، وفی روایة . من شرب الخمر لم یقبل الله منه شیئاً ومن سکر منها لم تقبل له صلاة اربعین صباحاً فان تاب ثم عاد کان حقا علی الله ان یسقیه من مهل جهنم . وقال (۲) رسول الله صلی الله علیه وسلم ، من شرب الخمر ولم یسکر اعرض الله عنه اربعین لیلة ومن شرب الخمر وسکر لم یقبل الله منه صرفا ولا عدلا اربعین لیلة فان مات فیها مات کعابد وثن وکان حقا علی الله ان یسقیه من طینة الخبال قیل یا رسول الله وما طینة الخبال قال عصارة اهل النار القیح والدم .

کہ جو شخص شراب پیئے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی چیز . اور جو شخص نشہ (والی چیز استعمال) کرے نہ قبول کرے گا اس کی نماز چالیس دن کی پھر اگر توبہ کر لی اور پھر اعادہ کیا تو واجب ہے اللہ تعالیٰ پر کہ پلاوے اس کو تلچھٹ دوزخ کی اور فرمایا آپ نے جس شخص نے شراب پی اور نہ ہوا نشہ اس کو تو منہ موڑتا ہے اللہ تعالےٰ اس سے چالیس راتیں اور جس نے شراب پی اور اس کو نشہ ہو گیا نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض و نفل چالیس یوم تک پھر اگر اسی حالت میں مر گیا تو مر گیا وہ بت پرست کی طرح اور ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پلائیں اس کو طینۃ الخبال جہنمیوں کا پسینہ . اور کہا عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے جو شخص مر گیا اور وہ مدمن خمر تھا تو مر گیا وہ مثل لات اور عزیٰ کے پجاری کے . دریافت کیا گیا کہ کیا مدمن خمر وہ ہے جو ہر وقت شراب پیتا ہو ؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ ہے جو پیئے اس کو جب مل جائے اگرچہ کئی برس کے بعد ملے .

ذکر کیا گیا بے شک جو شراب پیتا ہے اس حالت میں وہ مومن نہیں ہوتا . ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا آپ نے چور بوقت چوری مومن نہیں ہوتا اور

(۱) ذکره فی اللآلی المصنوعة عن عبد بن حمید بسنده الی ابی سعید الخدری

(۲) روی بالفاظ مختلفة منها اقربها حدیث عبد الله بن عمر وعند حب فی صحیحة والحاکم مختصرا ولکن احدیث عبد الله بن عمر عند ت وحسنه والحاکم ومن دوقفه علیه مختصرا افاده المنذری

وقال عبد الله بن ابي اوفى من
مات مدمن للخمر مات كعابد
اللات والعزى قيل أرأيت مدمن الخمر
هو الذى لا يستفيق من شربها
قال لا ولكن هو الذى يشربها اذا وجدها
ولو بعد سنين.

ذكر ان من شرب الخمر لا يكون
مومنا حين يشربها عن ابي هريرة
عن النبى صلى الله عليه وسلم لا
يسرق السارق حين يسرق وهو
مومن ولا يزنى الزانى حين يزنى
وهو مومن ولا يشرب الخمر حين
يشربها وهو مومن والتوبة معروضة
بعد" اخرجه البخارى (١) وفى الحديث
(٢) من زنى او شرب الخمر نزع
الله منه الايمان كما يخلع الانسان
القميص من رأسه" وفيه من شرب
الخمر ممسيا اصبح مشركا ومن
شربها مصبحا امسى مشركا وفيه
(٣) عن النبى صلى الله عليه وسلم

زانی بوقت زنا کرنے کے مومن نہیں ہوتا اور شرابی
بوقت نوشیدن شراب مومن نہیں ہوتا اور توبہ
معروضہ ہے اس کے بعد۔ (بخاری)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص زنا کرے یا
شراب پئے کھینچتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان جس
طرح انسان اپنا کرتا سر سے کھینچ لیتا ہے اور یہ بھی ہے
اس میں کہ جو شخص شام کے وقت شراب پئے گا
صبح کرے گا وہ مشرکانہ حالت میں اور جو صبح کو
شراب پئے گا شام کو مشرک ہوگا۔

اور یہ بھی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ جنت کی خوشبو
پانچ سو برس کے رستہ سے پائی جاتی ہے لیکن
اس خوشبو کو نافرمان والدین کا اور احسان جتلانے والا
اور شراب خور اور بت پرست نہ پائے گا۔

امام احمدؒ نے ابی موسیٰ اشعری کی حدیث سے روایت
کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ داخل
ہوگا جنت میں شرابی اور جادو پر یقین رکھنے والا اور
قاطع الرحم اور جو بھی اس حال میں کہ وہ شراب پیتا
مرا اللہ تعالیٰ اس کو نہر غوطہ سے پلائے گا اور وہ پانی
ہے جو جاری ہے بدکار عورتوں کی شرمگاہوں سے جو
کہ تکلیف دیتی ہے دوزخیوں کو ان کی شرمگاہوں

(١) م . د ت ، س رتعله ، والتوبة معروضة بعد من زيادة مسلم وابي داؤد افاده
المنذرى (٢) رواه الحاكم من حديث ابي هريرة اه منه
(٣) رواه الطبرانى فى الصغير من حديث ابي هريرة واشار المنذرى
الى ضعفه اه منه

marfat.com

انه قال: ان رائحة الجنة لتوجد من
مسيرة خمسمائة عام ولا يجد
ريحها عاق ولا منان ولا مدمن خمر
ولا عابد وثن. وروى (١) الامام
احمد من حديث ابي موسى الاشعري
رضي الله عنه قال: قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم: لا يدخل
الجنة مدمن خمر ولا مؤمن
بسحر ولا قاطع رحم ومن مات
وهو يشرب الخمر سقاه الله من نهر
الغوطة وهو ماء يجري من فروج
المومسات - اى الزانيات يؤذى
اهل النار ريح فروجهن.

وقال رسول الله (٢) صلى الله عليه
وسلم: ان الله بعثني رحمة وهدى
للعالمين بعثني لامحق المعازف و
المزامير وامر الجاهلية واقسم ربي
تعالى بعزته لا يشرب عبد من عبيدي
جرعة من الخمر الا سقيته مثلها من
حميم جهنم، ولا يدعها عبد من
عبيدي من مخافتي الا سقيته اياها

کی بدبو۔

اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شک
اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے
تمام عالموں کے لئے (اور) بھیجا مجھ کو تاکہ مٹاؤں میں
گانے کے آلات کو اور امور جاہلیت کو اور قسم کھائی میرے
رب نے اپنی عزت کی کہ نہیں پیا کرتی بندہ میرے
بندوں میں سے ایک گھونٹ شراب کا مگر پلاؤں گا
میں اس کو کھولتا ہوا پانی دوزخ کا اور نہیں چھوڑتا
کوئی میرا بندہ میرے بندوں میں سے شراب کو
مگر خوف کی وجہ سے مگر پلاؤں گا میں اس کو
خطائر قدس میں ساتھ نیک لوگوں کے۔

شراب پینے والے پر لعنت کا ذکر

ابو داؤد نے کہا ہے بے شک فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے لعنت ہے خود شراب پر اور پینے والے پر
اور پلانے والے پر اور بیچنے اور خریدنے اور کشید
کرنے والے پر اٹھانے والے اور جس کیلئے اٹھایا
جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر امام احمد بن
حنبل نے ابن عباس کی روایت سے حدیث نقل
کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے
پاس جبرئیل آیا اور کہا کہ یا محمد بلاشبہ
اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے شراب پر اور کشید

(١) وابو يعلى وابن حبان في صحيحه والحاكم وصححه اه منه
(٢) رواه احمد من حديث ابي امامة من طريق علي بن يزيد يعني الالهاني فيه خلاف والاكثر على تضعيفه اه منه

فی حظائر القدس مع خیر السند ماء"۔

ذکر من لعن فی الخمر۔ روی ابو داود (۱) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعنت الخمر بعینها وشاربها وساقیها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة الیه واکل ثمنها" ورواه الامام (۲) احمد من حدیث ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: أتانی جبریل علیه السلام فقال یا محمد ان الله لعن الخمر وعاصرها ومعتصرها وبائعها ومبتاعها وشاربها واکل ثمنها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها ومستقیها"

ذکر النهی عن عیادة شربة الخمر اذا مرضوا وکذلک لایسلم علیهم عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال (لا تعودوا شراب الخمر اذا مرضوا) قال البخاری وقال ابن عمر (لا تسلموا علی شربة الخمر و

کرنے کروانے بیچنے خریدنے اور پینے اور قیمت کھانے اٹھوانے اور جس کی طرف اٹھایا جائے اور پلانے اور مانگنے والے پر۔

شرابی کی بیمار پرسی کی ممانعت

جب وہ بیمار ہوجائے۔ اسی طرح نہ سلام کرے اُن پر۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نہ بیمار پرسی کرو شرابیوں کی جب وہ بیمار ہوجائیں۔ اور بخاری نے کہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہ سلام کرو شرابی پر۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بٹھلاؤ اپنے پاس شرابی کو اور نہ بیمار پرسی کو اُن کی جب وہ بیمار ہوجائے اور نہ حاضر ہو۔ اُن کے جنازوں میں اور بے شک شرابی قیامت کے دن آئے گا مُنہ اس کا سیاہ ہوگا زبان نکلی ہوئی ہوگی اُس کے سینے تک گندے لعاب بہتے ہوں گے جو شخص بھی اس کو دیکھے گا کہیگا یہ شرابی ہے

بعض عُلماء نے کہا کہ بجز ابن سیت کہ روکا ان کی عیادت سے اور سلام کرنے سے اُن پر کہ شراب پینے والا

(۱) رواہ من حدیث ابن عمر بلفظ (لعن الله الخمر الخ) ولفظ واکل ثمنها من زیادة ابن ماجه وشاهده من حدیث انس عند ت، ه کما فی المنذری

(۲) ای بسند صحیح وابن حبان فی صحیحه والحاکم وقال صحیح اهـ منذری

marfat.com

قال (۱) صلی اللہ علیہ وسلم "لا تجالسوا شراب الخمر ولا تعودوا مرضاهم ولا تشهدوا جنائزهم فان شارب الخمر يجئ يوم القيامة مسودا وجهه مدلعا لسانه على صدره يسيل لعابه يقذره كل من رآه وعرفه انه شارب خمر"

قال بعض العلماء انما نهى عن عيادتهم والسلام عليهم لان شارب الخمر فاسق ملعون قد لعنه الله ورسوله كما تقدم فى قوله لعن الله الخمر وشاربها الحديث فان اشتراها وعصرها كان ملعونا مرتين وان سقاها لغيره كان ملعونا ثلاث مرات فلذلك نهى عن عيادته والسلام عليه الا ان يتوب فمن تاب تاب الله عليه

ذكر ان الخمر لا يحل التداوى بها عن ام سلمة (۲) رضى الله عنه عنها قالت اشتكت ابنة لى فنبذت

فاسق ملعون ہے بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جیسا کہ اُوپر گذر چکا ہے۔

اور اگر خرید کرتا ہے اس کو یا کشید کرے گا ہوگا ملعون دو دفعہ آپ نے فرمایا اور اگر پلا دے دوسرے کو تو تین دفعہ لعنت کیا جائے گا۔ اسی لئے روکا شرابی کی عیادت سے اور سلام کرنے سے اس پر مگر یہ کہ توبہ کرے پس جو شخص توبہ کرے گا قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو۔

نہیں حلال شراب برائے علاج بھی

حضرت اُمّ سلمہ رضہ فرماتی ہیں کہ میری لڑکی بیمار ہوگئی پھر میں نے برتن سے شراب ڈالی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور وہ جوش مار رہی تھی آپ نے فرمایا اے اُمّ سلمہ رضہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا حضرت اس سے میں اپنی لڑکی کا علاج کر رہی ہوں آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے نہیں کی شفا

(۱) ذكره ابن الجوزى فى الموضوعات عن ابن عدى بسنده الى ابن عمر وقال موضوع فيه ضعفاء ليث وجعفر بن الحارث ابو الاشهب وابو مطيع، وله طرق اخرى لا ترفعه عن الحضيض۔

(۲) رواه البيهقى وابو يعلى وشاهده عن ابن مسعود عن احمد والحاكم وعلقه والبخارى عن ابن مسعود بصيغة الجزم

لها فی کوز فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وهو یغلی فقال ما هذا یا
ام سلمة فذکرت له انی اداوی به
ابنتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم" ان اللہ تعالی لم یجعل شفاء امتی
فیما حرم علیها"۔

ذکر احادیث متفرقة رویت فی
الخمر- من ذلك ما ذکرہ ابو نعیم فی
الحلیة عن ابی موسی رضی اللہ عنه
قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بنبیذ فی جرة له نشیش فقال
اضربوا بهذا الحائط فان هذا
شرب من لا یؤمن باللہ والیوم
الآخر۔

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم، من کان فی صدرہ آیة
من کتاب اللہ وصب علیها الخمر
یجیٔ" یوم القیامة کل حرف من تلك
الآیة فیأخذ بناصیته حتی
یوقفه بین یدی اللہ تبارك تعالی
فیخاصمه ومن خاصمه القرآن خصم
فالویل لمن کان القرآن خصمه یوم
القیامة وجاء عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم" ما من قوم اجتمعوا
علی مسکر فی الدنیا الا جمعهم اللہ

میری امت کے لئے اس چیز میں جو حرام
ہے اس پر۔

ذکر احادیث متفرقہ

جو شراب کے بارہ میں روایت کی گئی ہیں
اُن میں سے جس کو ذکر کیا ابونعیم نے حلیہ میں
ابی موسیٰ سے لایا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس نبیذ ایک برتن میں جس میں (پہلے)
شراب تھی آپ نے فرمایا مارو اس کو اس دیوار
پر کیونکہ یہ مشروب ہے ان لوگوں کا جو نہیں
ایمان رکھتے اللہ اور قیامت کے دن پر۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس کے سینہ میں ایک آیتہ قرآن کی ہو اور اس پر
شراب ڈالی جائے آئے گا ہر حرف اس آیتہ سے قیامت
کے دن جو پکڑے گا اس کی پیشانی کے بالوں کو
یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے روبرو لا کھڑا کرے گا
پھر جھگڑا کرے گا اس سے اور جس شخص سے
قرآن جھگڑا کرے تو وہ مغلوب ہو گیا پس ہلاکت
ہے اس شخص کے لئے جس کے ساتھ قرآن مجید
کے دن جھگڑا کرے۔

روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہیں کوئی قوم جو جمع ہو کسی نشہ دینے
والی چیز پر دنیا میں مگر جمع کرے گا اللہ تعالیٰ اس
قوم کو آگ میں پھر ایک دوسرے کو ملامت کریں
گے اور ایک کہے گا دوسرے کو اے فلاں نہ

marfat.com

في النار فيقبل بعضهم على بعض تلاوماً
يقول احدهم للآخر يا فلان لا جزاك الله
عني خيراً فانت الذي اوردتني هذا
المورد ويقول له الآخر مثل ذلك

وجاء عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال من شرب الخمر في الدنيا
سقاه الله من سم الاساودة شربة
يتساقط لحم وجهه في الاناء قبل ان
يشربها فاذا شربها تساقط لحمه و
جلده يتاذى به اهل النار الا وشاربها
وعاصرها ومعتصرها وحاملها و
المحمولة اليه وآكل ثمنها شركاء في
اثمها لا يقبل الله منهم صلاة ولا صوماً
ولا حجا حتى يتوبوا فان ماتوا قبل
التوبة كان حقا على الله ان يسقيهم
بكل جرعة شربوها في الدنيا من صديد
جهنم الا وكل مسكر خمر وكل خمر
حرام۔

ويدخل في قوله صلى الله عليه
وسلم كل مسكر خمر: الحشيشة
كما سيأتي الكلام عليها ان شاء الله
تعالى: روي ان شربة الخمر اذا
أتوا على الصراط تخطفهم الزبانية
الى نهر الخبال فيسقون بكل كأس
شربوها من الخمر شربة من نهر

بدلا دے تجھ کو اللہ تعالے اچھا تو ہی مجھ کو
یہاں سے لایا ہے دوسرا بھی کہے گا اسکو اسی طرح۔
اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص
دنیا میں شراب پئے گا اللہ تعالی اس کو پلائے گا
زہر جس سے منہ کا گوشت گر پڑے گا اس کے
برتن میں قبل ازیں کہ پئے اس کو پھر جب پئے
گا تو گر پڑے گا اس کا گوشت اور چمڑا جو تمام
دوزخیوں کو تکلیف دے گا دیکھو شراب پینے والا
اور کشید کرنے والا اور کشید کروانے والا اور اٹھانے
والا اور جس کی طرف اٹھایا جائے اور اس کی
قیمت (آمدنی) کھانے والا سب کے سب
شریک ہیں اس گناہ میں نہ قبول کریگا اللہ تعالی
انکی نماز نہ روزہ نہ حج جب تک کہ توبہ نہ کرے
اور اگر قبل از توبہ مرگیا تو ضروری ہے کہ اللہ تعالی
اس کو بعوض ہر گھونٹ کے جو اس نے دنیا میں
شراب پی تھی پلا دے پیپ دوزخ کی۔ دیکھو ہر
نشہ دینے والی چیز شراب کے حکم میں ہے۔ اور
داخل ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد
میں کہ کل مسکر خمر۔ بھنگ بھی چنانچہ اس
پر گفتگو آئے گی انشاء اللہ۔

روایت کیا گیا ہے کہ بیشک شرابی جب
پلصراط پر آئیں گے تو فرشتے ان کو اچک کر
نھر الخبال کی طرف لے جائیں گے پھر پلائیں گے
ہر پیالے کے بدلے جو انہوں نے پیا تھا دنیا میں
نھر الخبال سے اور اگر یہ شربت ڈالا جائے

marfat.com

الخبال فلو أن تلك الشربة تصب من
السماء لاحرقت السمٰوٰت من حرها
نعوذ بالله منها.

ذکر الآثار عن السلف فی الخمر.

ذکر ابن مسعود رضی الله عنه قال
اذا مات شارب الخمر فادفنوه ثم
اصلبوه علی خشبة ثم انبشوا
عنه قبره فان لم تروا وجهه مصروفا
عن القبلة والا فاترکوه مصلوبا
وعن الفضیل بن عیاض انه حضر
عند تلمیذ له حضرته الوفاة فجعل
یلقنه الشهادة ولسانه لاینطق بها
فکررها علیه فقال لا اقولها وانا
بریء منها ثم مات فخرج الفضیل من
عنده وهو یبکی ثم رآه بعد مدة
فی منامه وهو یسحب به الی النار
فقال له یا مسکین بم نزعت منك
المعرفة فقال یا استاذ کان بی علة
فاتیت بعض الاطباء فقال لی تشرب
فی کل سنة قدحا من الخمر وان لم
تفعل تبقی بك علتك. فکنت
اشربها فی کل سنة لاجل العلة اوی
فکیف حال من یشربها لغیر ذالك
نسأل الله العفو والعافیة من کل
بلاء.

آسمان سے البتہ جل جائیں آسمان اس کی گرمی
سے۔ نعوذ باللہ

ذکر آثار سلف سے شراب کے بارہ میں

ذکر کیا ابن مسعودؓ نے جب مر جائے شرابی تو دفن
کرو تم اس کو پھر صلیب بناؤ اس کیلئے لکڑی کی پھر
کھودو قبر کو اس کی اور دیکھو اگر اس کا چہرہ قبلہ سے
پھرا ہوا ہو تو سولی پر چڑھاؤ ورنہ چھوڑ دو اس
کو مدفون۔

حکایت: فضیلؒ بن عیاض سے روایت ہے کہ وہ اپنے
ایک شاگرد کی موت کے وقت حاضر ہوئے اور اس
کو کلمہ شہادت تلقین کیا اور اس کی زبان نہ چلتی
تھی کلمہ شہادت پر بار بار کہا گیا اس کو پھر اس
نے کہا کہ میں یہ کلمہ نہیں کہوں گا اور میں اس سے
بیزار ہوں، پھر وہ مر گیا حضرت فضیلؒ باہر تشریف
لائے اور روتے تھے پھر اس کو کچھ مدت کے بعد
خواب میں دیکھا کہ گھسیٹا جا رہا ہے آگ کی طرف
حضرت فضیلؒ نے اس کو فرمایا اے فقیر کسی وجہ
سے تیری معرفت کھینچ لی گئی اس نے کہا اے
استاذ مجھے ایک بیماری تھی اور بعض اطباء کے پاس
گیا تو انہوں نے کہا کہ ہر سال ایک پیالہ شراب کا پی لیا
کر ورنہ تیری بیماری تجھے نہ چھوڑے گی چنانچہ میں بطور دوا کے
ہر سال ایک پیالہ شراب کا پی لیتا تھا یہ حال تو ہے اس کا
جو برائے علاج پیئے اور جو ویسے پی لیتے ہیں ان کا کیا حال
ہوگا۔ نسأل الله العفو والعافیة من کل بلاء

وسئل بعض التائبين عن سبب توبته فقال كنت انبش القبور فرايت فيها اموتا مصروفين عن القبلة فسألت اهليهم عنهم فقالوا كانوا يشربون الخمر فى الدنيا وماتوا من غير توبة و قال بعض الصالحين مات لى ولد صغير فلما دفنته رأيته بعد موته فى المنام وقد شاب راسه فقلت يا ولدى دفنتك وانت صغير فما الذى شيبك فقال يا ابتى دفن الى جانبى رجل ممن كان يشرب الخمر فى الدنيا فزفرت جهنم لقدومه زفرة لم يبق منها طفل الاشاب راسه من شدة زفرتها ، نعوذ بالله منها ونسال الله العفو والعافية مما يوجب العذاب فى الاخرة .

فالواجب على العبد ان يتوب الى الله تعالى قبل ان يدركه الموت وهو على اشر حالة فيلقى فى النار. نعوذ بالله منها .

(فصل)

والحشيشة المصنوعة من ورق القنب حرام كالخمر يحد شاربها

بعض توبہ کرنے والوں سے توبہ کرنے کا سبب دریافت کیا گیا۔ ایک نے کہا کہ میں گورکن تھا (یعنی قبر کھودنے والا) اور میں نے اُن میں سے بعض مُردوں کو دیکھا کہ اُن کا چہرہ قبلہ سے ہٹا ہوا ہے پھر میں نے ان کے گھر والوں سے اُن کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ شراب پیتے تھے دُنیا میں اور بغیر توبہ کئے مر گئے تھے۔

اور ایک صالح آدمی نے کہا کہ میرا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا تو کچھ مدت کے بعد اس کو خواب دیکھا کہ اس کا سر سفید ہو گیا ہے میں نے کہا اے بیٹے جب میں نے تجھ کو دفن کیا تھا تو تُو بچہ تھا تو بوڑھا کس طرح ہو کہا اّبا جان مجھے آپ نے ایک ایسے آدمی کے پہلو میں دفن کیا تھا جو شراب پیتا تھا دنیا میں تو دوزخ کے شور کی وجہ سے بوڑھا ہو گیا نعوذ باللہ۔

پس بندہ پر واجب ہے کہ توبہ کرے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبل از موت کہیں ایسا نہ ہو کہ نافرمانی کی حالت میں موت آ وے اور ڈالا جائے آگ میں نعوذ باللہ۔

فصل

در بیان بھنگ وغیرہ

بھنگ بھی شراب کی طرح حرام ہے اور لگائی جاتی ہے بھنگ پینے والے پر بھی اسی طرح حد لگائی جاتی ہے جس طرح شراب پینے والے پر اور یہ شراب سے بُری ہے کیونکہ وہ بھی فساد پیدا کرتی ہے عقل میں

كما يجد شارب الخمر وهى اخبث من الخمر من جهة انها تفسد العقل و المزاج حتى يصير فى الرجل تخنث ودياثة وغير ذلك من الفساد والخمر اخبث من جهة انها تقضى الى المخاصمة والمقاتلة وكلاهما يصد عن ذكر الله و عن الصلاة .

وقد توقف بعض العلماء المتاخرين فى حدها ورأى ان آكلها تعزر بما دون الحد حيث ظنها تغير العقل من غير طرب بمنزله البنج ولم يجد للعلماء المتقدمين فيها كلاما وليس كذلك بل آكلتها ينشون و يشتهونها كشراب الخمر واكثر حتى لا يصبروا عنها وتصدهم عن ذكر الله وعن الصلاة اذا اكثروا منها مع ما فيها من الدياثة والتخنث وفساد المزاج والعقل وغير ذالك لكن لما كانت جامدة مطعومة ليست شرابا تنازع العلماء فى نجاستها على ثلاثة اقوال فى مذهب الامام احمد وغيره فقيل هى نجسة كالخمر المشروبة وهذا هو الاعتبار الصحيح وقيل لا لجمودها و قيل يفرق بين جامدها ومائعها،

اور مزاج میں حتیٰ کہ پیدا ہو جاتی ہے آدمی میں خنثہ پن اور دیوثی وغیرہ فساد کی وجہ سے۔ اور شراب زیادہ خبیث ہے اس وجہ سے .... کہ جھگڑے اور لڑائی کا باعث بنتی ہے ویسے تو دونوں روکتی ہیں اللہ تعالےٰ کے ذکر سے اور نماز سے۔

اور بلاشبہ توقف فرمایا ہے بعض علمائے متاخرین نے اس کی حد میں اور ان کی رائے ہے کہ اس کے کھانے والے کو تعزیر دی جائے نہ حد جس طرح گمان کیا انہوں نے کہ متغیر کرتی ہے عقل کو بغیر خوشی کے بمنزلے بھنگ کے ہے اور علمائے متقدمین نے اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا اور اس طرح نہیں بلکہ اس کو کھانیوالے نشہ لیتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں شراب کی طرح بلکہ زیادہ یہاں تک کہ نہیں صبر کرتے اس سے اور روکتی ہے ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز سے جبکہ زیادہ استعمال کریں اور ساتھ ہی اس (بھنگ) میں دیوث پنا ہے اور زنخہ پن۔ اور فساد عقل وغیرہ لیکن جب کہ وہ جمی ہوئی ہو کھانے کے قابل تو وہ شراب نہیں ہے اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی نجاست میں تین اقوال سے بمطابق مذہب امام احمدؒ کہا گیا ہے کہ یہ نجس ہے شراب مشروبہ کی طرح اور یہی معتبر ہے اور بعض نے کہا کہ نہیں یہ حکم بوجہ منجمد ہونے اس کے۔ اور کہا گیا کہ فرق

وبكل حال فهي داخله فيما حرم الله و
رسوله من الخمر المسكر لفظاً ومعنى
قال ابو موسى يا رسول الله افتنا
في شرابين كنا نصنعهما باليمن
والبتع ، وهو من العسل ينبذ
حتى يشتد ، والمزر ، وهو من الذرة
والشعير ينبذ حتى يشتد قال
وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد اعطى جوامع الكلم بخواتمه فقال
صلى الله عليه وسلم ، كل مسكر
حرام ، رواه مسلم وقال صلى الله
عليه وسلم ، ما اسكر كثيره فقليله
حرام ، ولم يفرق صلى الله عليه وسلم
بين نوع ونوع لكونه ماكولا
او مشروبا على ان الخمر قد يصطبغ
بها يعني الخبز وهذه الحشيشة
قد تذاب بالماء وتشرب والخمر
يشرب ويؤكل والحشيشة تشرب و
تؤكل وانما لم يذكرها العلماء لانها
لم تكن على عهد السلف الماضين
وانما حدثت في مجيء التتار الى بلاد
الاسلام وقد قيل في وصفها شعراً:

فآكلها وزارعها حلالا
فتلك على الشقي مصيبتان

کیا جائے گا۔ جامع الرسائل میں بہرحال یہ
داخل ہے اُن میں جن کو حرام کیا اللہ تعالےٰ نے
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب
سے ہے نشہ دینے والی سے لفظاً بھی معنیً بھی
اور دریافت کیا ابو موسیٰ نے کہ یا رسول اللہ فتویٰ
دیں آپ ہمیں دو شرابوں میں جن کو ہم یمن میں بنایا
کرتے تھے۔ (البتع) جو کہ شہد سے بنائی جاتی
ہے یہاں تک کہ سخت ہو جاتی ہے اور (المزر)
وہ جوار اور جو سے بنائی جاتی ہے نچوڑی جاتی
ہے یہاں تک کہ سخت ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا کہ
تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو دیئے گئے آپ کو
جَوَامِعَ الْکَلِمِ پس فرمایا آپ نے کُلُّ مُسْکِرٍ
حَرَامٌ یعنی ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔
(مسلم) اور آپ نے فرمایا جو چیز نشہ دے وہ تھوڑی
بھی اور بہت بھی حرام ہے اور کوئی فرق نہیں فرمایا آپ
نے درمیان اقسام کے خواہ ماکول ہو خواہ مشروب
ہو اس لئے کہ شراب سے کبھی روٹی پکائی جاتی ہے
اور وہ بھی حشیش (بھنگ کے پتے) ہیں کبھی گلائے
جاتے ہیں پانی کے ساتھ اور پئے جاتے ہیں اور شراب
فقط پی جاتی ہے اور کھائی جاتی ہے اور حشیش بھی پئے
جاتے ہیں اور کھائے جاتے ہیں اور علماء نے اسکو ذکر
نہیں کیا اس لئے کہ وہ بھنگ سلف کے زمانہ میں نہ تھی
اور یہ تو ظاہر ہوئی ہے تاتاریوں کے آنے سے بلادِ
اسلامیہ میں اور کہا گیا اس وصف میں (شعر)
پس کھاتے ہیں اور کاشت کرتے ہیں حلال سمجھ کر چنانچہ

marfat.com

فواللّٰه ما فرح ابليس بمثل فرحه بالحشيشة لانه زينها للانفس الخسيسة فاستحلوها واستوخصوها:

قل لمن ياكل الحشيشة جهلا
عشت فى اكلها باقبح عيشه
قيمة المرء جوهر فلماذا
ياأخا الجهل بعته بحشيشه

(حکایت)

عن عبد الملك بن مروان ان شابا جاء اليه باكياً حزيناً فقال يا امير المؤمنين انى ارتكبت ذنباً عظيماً فهل لى من من توبة فقال وما ذنبك قال ذنبى عظيم قال وما هو فتب الى اللّٰه تعالىٰ فانه يقبل التوبة عن عباده ويعفو عن السيئات قال يا امير المؤمنين كنت انبش القبور وكنت ارى فيها اموراً عجيبة قال وما رأيت قال يا امير المؤمنين نبشت ليلة قبرا فرأيت صاحبه قد حول وجهه عن القبلة فخفت منه واردت الخروج واذا انا بقائل يقول فى القبر الاتسأل عن الميت لماذا

بدبخت پر یہ دو مصیبتیں ہیں۔

پس خدا کی قسم شیطان کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا کہ بھنگ سے اس لئے کہ یہ مزین کرتی ہے خسیس نفسوں کو پھر حلال جانتے ہیں اور جائز سمجھتے ہیں۔ سے کہہ اُن کو جو حشیش کھاتے ہیں جہالت سے۔ گذران کرتے ہیں اس کے کھانے میں بدترین گذران انسان کی قیمت موتی ہے پس جب اس کو اے بھائی جہالت سے بیچتا ہے بعوض حشیش کے۔

حکایت

عبد الملک بن مروان سے مروی ہے کہ ایک جوان میرے پاس آیا روتا ہوا غمگین اور کہا کہ اے امیر المؤمنین میں مرتکب ہو گیا ہوں ایک بہت بڑے گناہ کا میرے لئے کوئی توبہ ہے تو میں نے کہا کہ کیا گناہ کیا ہے تو نے اس نے کہا میرا گناہ بہت بڑا ہے۔ میں نے کہا وہ کیسا ہے توبہ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے شک وہ توبہ قبول فرماتا ہے اپنے بندوں سے اور درگذر فرماتا ہے سیئات سے تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں کفن چور تھا اور ایک عجیب واقعہ دیکھا میں نے اس نے کہا وہ کیا تھا جو دیکھا تو نے۔ اُس نے کہا میں نے ایک رات ایک قبر کھولی (اور) مردہ کو دیکھا کہ بے شک پھرا ہوا تھا اس کا چہرہ قبلے سے پھر ڈر گیا میں اور نکلنے کا ارادہ کیا کہ ایک کہنے والے نے کہا قبر میں کہ کیا تو دریافت نہیں کرتا میت سے کہ اس کا منہ قبلہ سے کیوں پھرا ہوا ہے میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا کہ یہ نماز کو ہلکا سمجھتا تھا یہ سزا اس کی۔

حول وجهه عن القبلة فقلت لما ذا حول قال لانهٔ كان مستخفًا بالصلاة هذن اجزاء مثله ثم نبشت قبرًا اخر فرايت صاحبه قد حول خنزيرا وقد شد بالسلاسل والاغلال فى عنقه فخفت منه واردت الخروج وانا بقائل يقول لى الاتسأل عن عمله ولما ذا يعذب فقلت لما ذا فقال كان يشرب الخمر فى الدنيا ومات من غير توبة والثالث يا امير المؤمنين نبشت قبرًا فوجدت صاحبه قد شد بالارض باوتاد من نار واخرج لسانه من قفاه فخفت ورجعت واردت الخروج فنوديت الاتسأل عن حاله لما ذا ابتلى فقلت لما ذا فقال كان لا يتحرز من البول وكان ينقل الحديث بين الناس فهذا جزا مثله والرابع يا امير المومنين نبشت قبرًا فوجدت صاحبه قد اشتعل نارًا فخفت منه واردت الخروج فقيل الاتسأل عنه وعن حاله فقلت وما حاله فقال كان تاركا للصلاة والخامس يا امير المؤمنين نبشت قبرًا فرايته قد وسع على الميت مد البصر وفيه نور ساطع والميت نائم

۲
پھر دوسری جگہ قبر اکھاڑی کیا دیکھا کہ میّت خنزیر کی شکل میں ہے اور زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور طوق اس کی گردن میں ہیں پھر میں ڈر گیا اور نکلنے کا ارادہ کیا تو کہنے والے نے کہا کیا نہیں پوچھتا اس کے عمل سے جس لئے عذاب دیا جا رہا ہے میں نے کہا کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا کہ یہ شراب پیتا تھا دنیا میں اور بغیر توبہ کے مرگیا اور اے امیر المؤمنین ۳ تیسری جگہ میں نے قبر کھودی تو پایا مردہ کو بندھا ہوا زمین سے آگ کی کیلوں سے اور زبان اس کی گدی کی طرف کو نکلی ہوئی ہے پھر میں ڈرا اور نکلنے کا ارادہ کیا کہ آواز دی گئی کہ اس کا حال نہیں پوچھتا کہ کیوں مبتلا ہے۔ میں نے کہا کہ کیوں ہے؟ کہا کہ نہ بچتا تھا پیشاب سے اور چغل خور تھا لہٰذا یہ سزا ہے اس کو۔ اور اے امیر المؤمنین ۴ چوتھی جگہ میں نے قبر کھودی اور مُردہ کو دیکھا کہ اس پر آگ ہے جو شعلے مارتی ہے پھر میں ڈرا اور نکلنے کا ارادہ کیا تو کہا گیا کہ اس کا حال نہیں پوچھتا میں نے کہا کیا حال ہے اس کا۔ تو کہا کہ یہ تارک الصلوٰۃ تھا اور اے امیر المؤمنین ۵ پانچویں میں نے قبر کھودی اور صاحب قبر کو دیکھا کہ اس کی قبر فراخ ہے جہاں تک نظر کام کرتی ہے اور اس میں نور ہے اور مُردہ سو رہا ہے تخت پر اور چمکتا ہے نور اس کا اور اس نے بہترین کپڑے پہنے ہوئے ہیں تو میں نے ہیبت زدہ ہو کر نکلنے کا ارادہ کیا اور مجھے کہا گیا کہ اس کا حال نہیں پوچھتا

marfat.com

على سرير وقد اشرق نوره وعليه
ثياب حسنة فأخذتني منه هيبة
واردت الخروج فقيل لي هلا
تسأل عن حاله لماذا اكرم بهذه الكرامة
فقلت لماذا اكرم فقيل لي لانه كان
شاباً طائعاً نشأ في طاعة الله عز و
جل وعبادته ؛ فقال عبد الملك عند
ذلك ان في هذه لعبرة للعاصين
وبشارة للطائعين فالواجب على المبتلى
بهذه المعائب المبادرة الى التوبة
والطاعة جعلنا الله واياكم من
الطائعين وجنبنا افعال الفاسقين
انه جواد كريم .

الكبيرة العشرون : القمار

قال الله تعالى (يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ . انما يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ
اَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ
الْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ
اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) والميسر هو

کہ اس کو اتنا عزت اور اکرام کیوں ہوا۔ میں
نے کہا کس لئے ہوا ؟
جواباً کہا گیا کہ وہ ایک فرمانبردار جوان تھا
اور اطاعت میں مشغول رہتا تھا۔
عبدالملک نے کہا کہ یہ عبرت ہے
گنہگاروں کے لئے اور خوشخبری
ہے فرمانبرداروں کیلئے پس
واجب ہے جو ان گناہوں
میں مبتلا ہوں توبہ کریں
جلدی اور اطاعت گزار
بنیں۔ اللہ تعالیٰ
ہمیں بھی مطیع
بنا دے۔

بیسواں کبیرہ دربیان جوا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا انما
الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس
من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم
تفلحون ؕ الایۃ دربیان شراب یہ آیت مع ترجمہ
گذر چکی ہے۔ ملاحظہ فرما لیا جائے۔
میسر قمار کو کہتے ہیں خواہ کوئی قسم ہو نرد ہو شطرنج
ہو یا نگینہ ہو یا کعاب ہو یا اخروٹ ہو یا انڈے
یا کنکری وغیرہ ہو
اور یہ جوا لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھانا ہے

marfat.com

القمار بأي نوع كان نردا وشطرنج
او فصوص او كعاب او جوز او بيض
او حصى او غير ذلك ، وهو من
اكل اموال الناس بالباطل الذي
نهى الله عنه بقوله (وَلَا تَأْكُلُوا
أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) وداخل
في قول النبي صلى الله عليه وسلم
(١) ان رجالا يتخوضون في مال الله
بغير حق فلهم النار يوم القيامة
وفي صحيح البخاري ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال: من قال لصاحبه
تعالى اقامرك فليتصدق، فاذا كان
مجرد القول يوجب الكفارة او الصدقة
فما ظنك بالفعل.

فصل

اختلف العلماء في النرد والشطرنج
اذا خليا عن رهن فاتفقوا على تحريم
اللعب بالنرد لما صح عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم انه قال
من لعب بالنردشير فكانما
صبغ يده في لحم الخنزير ودمه
اخرجه مسلم وقال صلى الله عليه وسلم (٢)

جس کو منع فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سے بقولہ تعالیٰ
اور نہ کھاؤ اپنے آپس میں مال بطریق باطل ہ
اور داخل ہے یہ حضور علیہ السلام کے فرمان میں کہ
بے شک آدمی گھستے ہیں اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق
پس اُن کے لئے آگ ہے قیامت کے دن اور
بخاری میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آ تجھے جُوا کھلاؤں
اس کو چاہیئے کہ خیرات کرے پس جب مطلق کہنے
سے کفارہ لازم ہو گیا تو کیا خیال ہے تیرا اس
کے فعل سے۔

فصل

اختلاف کیا ہے علمائے نے نرد اور شطرنج میں
جبکہ رہن سے خالی ہوں اور متفق ہیں علماء ....
نرد کے ساتھ کھیلنے کی حرمت پر یہ ساتھ ارشاد نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپؐ نے جو شخص
کھیلے ساتھ نردشیر کے پس گویا کہ ہاتھ رنگے اُس نے
خنزیر کے گوشت سے اور خون سے (مسلم)
اور فرمایا آپؐ نے جو شخص کھیلے ساتھ نرد کے

(١) رواه البخاري كما قاله المؤلف في الرسالة الصغرى.
(٢) رواه مالك ، د ، ه ، ك - هق وقال ك صحيح على شرطهما

marfat.com

من لعب بالنرد فقد عصى الله و رسوله ، وقال ابن عمر رضی الله عنه اللعب بالنرد قمار کاکل لحم الخنزیر واللعب بها من غیر قمار کالدهن یودك الخنزیر.

قال واما الشطرنج فاکثر العلماء علی تحریم اللعب بها سواء کان برهن اوبغیره اما بالرهن فهو قمار بلا خلاف واما الکلام اذا خلا عن الرهن فهو ایضاً قمار حرام عند اکثر العلماء وحکی اباحته فی روایة عن الشافعی اذا کان فی خلوة و لم یشغل عن واجب ولا عن صلاة فی وقتها وسئل النووی رحمه الله عن اللعب بالشطرنج احرام ام جائز فاجاب رحمه الله هو حرام عند اکثر اهل العلم وسئل ایضاً رحمه الله عن لعب الشطرنج هل یجوز ام لا اجاب رحمه الله ان فوت به صلاة عن وقتها اولعب بها علی عوض فهو حرام والا فمکروه عند الشافعی وحرام عند غیره وهذا کلام النووی فی فتاویه والدلیل علی تحریمه علی قول الاکثرین فی قوله تعالی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ الی قوله

پس تحقیق نافرمانی کی اس نے خدا اور رسولؐ کی ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا لعب بالنرد قمار ہے مثل کھانے والے گوشت خنزیر کے اور کھیلنا اس کے ساتھ بغیر سامان قمار کے وہ مثل تیل کے ہے جو خنزیر کی چربی سے بنایا جائے۔

بہت سے علماء نے شطرنج کھیلنا حرام فرمایا ہے خواہ رہن سے ہو یا بغیر اس کے مگر ساتھ رہن کے قمار ہے بلا اختلاف مگر کلام ہے جبکہ بغیر رہن کے ہو وہ بھی قمار ہے حرام ہے نزدیک اکثر علماء کے اور امام شافعیؒ سے اباحت کی حکایت ہے ایک روایت میں جبکہ تنہائی میں ہو اور نہ روکے واجب سے نہ نماز سے اپنے اوقات میں اور سوال کیا گیا نوویؒ سے لعب بالشطرنج کا کہ آیا حرام ہے یا جائز ہے سو جواب دیا انہوں نے کہ وہ حرام ہے اکثر علماء کے نزدیک اور یہ بھی اُن سے پوچھا گیا کہ شطرنج سے کھیلنے والا گنہگار ہوتا ہے یا نہ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر نماز فوت ہو جائے اپنے وقت سے اور وہ کھیلتا رہے تو وہ حرام ہے ورنہ مکروہ ہے عند الشافعیؒ اور باقیوں کے نزدیک حرام ہے یہ ہے کلام نوویؒ کا فی الفتاویہ ۔ اور دلیل اوپر حرام ہونے کے بر قول خداوندی اور وہ یہ ہے ۔

تم پر حرام کیے گئے ہیں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو (جانور) کہ غیر اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر جائے اور جو کسی ضرب سے مر جاوے اور جو گر کر مر جاوے اور جو

marfat.com

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ) قال سفیان ووکیع بن الجراح هی الشطرنج وقال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الشطرنج میسر الاعاجم ۔ ومر رضی اللہ عنہ علی قوم یلعبون بها فقال ماهذه التماثیل التی انتم لها عاکفون لان یمس احدکم جمرا حتی یطفی خیر له من ان یمسها ثم قال واللہ لغیر هذا خلقتم و قال ایضا رضی اللہ عنہ صاحب الشطرنج اکذب الناس یقول احدهم قتلت و ما قتل ومات وما مات وقال ابو موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ لا یلعب بالشطرنج الا خاطئ و قیل لاسحاق بن راهویة اتری فی اللعب بالشطرنج باس فقال البأس کله فیه فقیل له ان اهل الثغور یلعبون بها لاجل الحرب فقال هو فجور وسئل محمد بن کعب القرظی عن اللعب بالشطرنج فقال ادنی ما یکون فیها ان اللاعب بها یعرض یوم القیامة او قال یحشر یوم القیامة مع اصحاب الباطل.

وسئل ابن عمر رضی اللہ عنهما عن الشطرنج فقال هی اشر

کسی کی ٹکر سے مر جاوے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جس کو ذبح کر ڈالو اور جو (جانور) پرستش گاہوں پر ذبح کیا جاوے اور یہ کہ تقسیم کرو قرعہ کے تیروں سے یہ سب گناہ ہیں۔

سفیان اور وکیع بن جراح نے کہا کہ یہ شطرنج ہے۔ اور حضرت علی بن ابی طالب نے کہا کہ شطرنج عجمیوں کی میسر ہے اور گذرے حضرت علیؓ ایک قوم پر جو شطرنج کھیل رہے تھے تو آپ نے فرمایا یہ کیا مورتیاں ہیں جن پر تم جم کر بیٹھے ہو اگر تمہارا کوئی آدمی انگاروں کو چھو لیتا تو وہ بہتر تھا اس سے جو اس کو چھوا۔ پھر فرمایا خدا کی قسم تم کسی اور چیز کے لئے (یعنی عبادت) پیدا کئے گئے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ شطرنج کھیلنے والا بڑا جھوٹا ہے لوگوں سے ایک اُن سے کہتا ہے کہ مارا گیا حالانکہ نہیں مارا گیا اور مر گیا حالانکہ نہیں مرا اور ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ شطرنج کے ساتھ تو گنہگار ہی کھیلتے۔ اسحٰق بن راہویہ سے کہا گیا کہ کیا شطرنج کھیلنے میں کوئی خوف ہے فرمایا تمام خوف ہی ہے کہا گیا اُن سے کہ سرحدوں پر بیٹھنے والے کھیلتے ہیں اس کے ساتھ واسطے جنگ کے فرمایا وہ فجور ہے۔

اور محمد کعب قرظی سے شطرنج کھیلنے کا دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کم از کم وہ شخص جو شطرنج کھیلنے والا ہوگا کافر کہا جائے گا یا کھڑا کیا جائے گا قیامت کے دن ساتھ اہل باطل کے۔ اور پوچھا گیا ابن عمرؓ سے شطرنج کھیلنے کا فرمایا یہ زیادہ

marfat.com

من النرد وتقدم الكلام على تحريمه وسئل الامام مالك بن انس رحمه الله عن الشطرنج فقال الشطرنج من النرد بلغنا عن ابن عباس انه ولى مالا ليتيم فوجدها في تركة والد اليتيم فاحرقها ولو كان اللعب بها حلالا لما جاز له ان يحرقها لكونها مال اليتيم ولكن لما كان اللعب بها حراما احرقها فتكون من جنس الخمر اذا وجد في مال اليتيم وجبت اراقته كذلك الشطرنج وهذا مذهب حبر الامة رضي الله عنه وقيل لابراهيم النخعي ما تقول في اللعب بالشطرنج فقال انها ملعونة

وروى (۱) ابو بكر الاثرم في جامعه عن واثلة بن الاسقع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الله في كل يوم ثلثمائة وستين نظرة الى خلقه ليس لصاحب الشاة فيها نصيب يعني لاعب الشطرنج لانه يقول شاه مات وروى ابو بكر الآجري باسناده عن ابي هريرة رضي الله عنه ان

بدترین ہے نرد سے جیساکہ گذر گئی اس کی حرمت میں پہلے۔ امام مالک بن انسؓ سے پوچھا گیا شطرنج کھیلنے کے متعلق تو فرمایا شطرنج نرد سے ہے اور ہم کو یہ بات حضرت ابن عباس سے پہنچی ہے کہ بے شک وہ متولی ہے مال یتیم کے پس پایا اس مال میں سامان شطرنج کا تو جلا دیا اس کو۔ اگر اس کا کھیلنا حلال ہوتا تو اس کو کیوں جلاتے جبکہ وہ مال بھی یتیم کا تھا چونکہ اس کا کھیلنا حرام تھا اس لئے جلا دیا۔ پس یہ ہوگا شراب کی جنس سے جبکہ پایا جاوے مال یتیم میں تو واجب ہوتا ہے اس کا ضائع کرنا اسی طرح شطرنج اور یہ ہے مذہب ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور دریافت کیا گیا ابراہیمؒ بھی سے شطرنج کا تو انہوں نے کہا یہ ملعون کا ہے۔

اور ابو بکر اثرم نے اپنی جامعہ میں واثلہ بن اسقع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا آپؐ نے بے شک تین سو ساٹھ نظریں ہیں اللہ تعالیٰ کی جو ہر روز اپنی مخلوق کی طرف ہوتی ہیں نہیں ہوتا واسطے صاحب شاہ کے کوئی حصہ یعنی شطرنج کھیلنے والا۔

اور ابو بکر آجری نے روایت کیا ہے ساتھ سند کے ابوہریرہ سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گذرو تم ان لوگوں پہ

(۱) احمد بن محمد بن هانی ابو بکر الاثرم البغدادی صاحب الامام احمد المتوفی سنة ۲۷۳ ھ

رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال اذا مررتم بهٰؤلاءِ الذین یلعبون
بهذه الازلام النرد والشطرنج
وما کان من اللهو فلا تسلموا علیهم
فانهم اذا اجتمعوا واکبوا علیها جاءهم
الشیطان بجنوده فاحدق بهم
کلما ذهب واحد منهم یصرف بصره
عنها لکزه الشیطان بجنوده فلا
یزالون یلعبون حتی یتفرقوا کالکلاب
اجتمعت علی جیفة فاکلت منها
حتی ملأت بطونها ثم تفرقت وانهم
یکذبون علیها فیقولون شاه مات

وروی عنه صلی الله علیه وسلم
انه قال (۱) اشد الناس عذابا
یوم القیامة صاحب الشاه یعنی
صاحب الشطرنج الاتراه یقول
قتلته والله مات والله افتری
وکذب علی الله .

وقال مجاهد ما من میت یموت
الامثل له جلساؤه الذین کان
یجالسهم فاحتضر رجل ممن کان
یلعب بالشطرنج فقیل له قل

سے جو کھیلتے ہیں ازلام نشے اور شطرنج اور وہ جو بھی
لعب سے ہو تو نہ سلام کرو ان پر بے شک وہ جب
اکٹھے ہوتے ہیں اور اس پر گرتے ہیں آتا ہے اُن
کے پاس شیطان ساتھ اپنے (پورے) لشکر کے گھس
جاتا ہے اُن میں جب اُٹھ جاتا ہے اُن میں سے کوئی
پھیرتا ہے اپنی آنکھ اس سے مارتا ہے اس کو شیطان
مع اپنے لشکر کے اسی طرح کرتے ہیں جب تک کہ
متفرق نہیں ہو جاتے. مثل کتوں کے جو اکٹھے ہوتے ہیں
مُردار پر پھر کھاتے ہیں اس کو یہاں تک کہ پیٹ بھر گیا
اُن کا.

اُن کا پھر متفرق ہو جاتے ہیں اور یہ اس لئے کہ جھوٹ
بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاہ مر گیا اور نقل کیا گیا
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سخت عذاب
لوگوں سے قیامت کے دن صاحب الشاہ پر ہوگا
یعنی شطرنج والے پر کیا نہیں دیکھتا کہ کہتا ہے میں
نے اس کو قتل کر دیا خدا کی قسم وہ مر گیا خدا کی قسم
افتراء کیا اللہ پر اور جھوٹ بولا اللہ پر.

اور مجاہد نے کہا کہ نہیں مرتا کوئی شخص مگر ہم
شکل بنایا جاتا ہے اس کے سامنے ان کے ساتھیوں
کو جن کے ساتھ بیٹھتا اٹھتا تھا پھر ایک آدمی اس
کے سامنے آکر جو شطرنج کھیلتا تھا اس کے ساتھ
کہتا ہے کہ کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

(۱) قال المنذری فی الترغیب : وقد ورد ذکر الشطرنج فی احادیث
لا اعلم لشیء منها اسنادا صحیحا ولا حسنا والله اعلم .

marfat.com

لا اله الا الله فقال شاهك ثم مات
فغلب على لسانه ما كان يعتاده حال
حياته فى اللعب فقال عوض كلمة
الاخلاص شاهك وهذا كما جاء فى
انسان آخر ممن كان يجالس شراب
الخمر انه حين حضره الموت فجاءه
انسان يلقنه الشهادة فقال له
اشرب واسقنى ثم مات فلا حول
ولا قوة الا بالله العلى العظيم .
وهذا كما جاء فى حديث مروى
يموت كل انسان على ما عاش
عليه ويبعث (۱) على ما مات
عليه فنسأل الله المنان بفضله
ان يتوفانا مسلمين لا مبدلين
ولا مغيرين ولا ضالين ولا زائغين
انه جواد كريم .

وہ کہتا ہے تیرا شاہ مرگیا پھر وہ خود مرگیا اور غالب آگئی
اس کی زبان پر وہ بات جس کی اس کو عادت تھی
زندگی میں تو بجائے کلمہ طیبہ پڑھنے کے شاہک
کہا اور یہ ہے جیساکہ دوسرا آدمی شراب پیتا ہے
اور اس کے ہم مشربوں کی شکل ایک آدمی اس
کو کلمہ تلقین کرتا ہے اور وہ کہتا ہے تو بھی پی
مجھے بھی پلا پھر وہ مرگیا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

اور اسی طرح آیا ہے حدیث پاک میں کہ ہر انسان
مرتا ہے اس کام پر جس میں اس نے اپنی زندگی
گذاری ہوگی اور حشر ہوگا اس کا اسی حالت پر جس
پر مرا ہوگا۔ فنسال اللہ المنان بفضلہ ان
یتوفنا مسلمین لا مبدلین ولا مغیرین
ولا ضالین ولا زائغین اِنَّهٗ جوادٌ
کریمٌ

(۱) روى مسلم آخر ، بلفظ ، يبعث كل عبد على ما مات عليه ذكره على
اسنى المطالب ۔

marfat.com

الكبيرة الحادية والعشرون: قذف المحصنات

اکیسواں کبیرہ دربیان قذف المحصنات (تہمت لگانا پاکدامن عورتوں پر)

قال الله تعالىٰ (إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) وقال تعالىٰ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) بين الله تعالى فى الاية ان من قذف امراة محصنة حرة عفيفة عن الزنا والفاحشة انه ملعون فى الدنيا والاخرة وله عذاب عظيم وعليه فى الدنيا الحد ثمانون جلدة وتسقط شهادته وان كان عدلا وفى الصحيحين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات فذكرمنها قذف المحصنات الغافلات المؤمنات . والقذف ان يقول لامراة اجنبية حرة

ارشاد باری جو لوگ تہمت لگاتے ہیں۔ اُن عورتوں کو جو پاکدامن ہیں (اور) باتوں (کے کرنے) سے (بالکل) بے خبر ہیں (اور) ایمان والیاں ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور اُن کو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا جس روز اُن کے خلاف میں اُن کی زبانیں گواہی دیں گی اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں بھی گواہی دیں گے) اُن کاموں کی جو کہ یہ لوگ کرتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ۔

اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ (اپنے دعوے پر) نہ لا سکیں تو ایسے لوگوں کو اسّی دُرّے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو (یہ تو دنیا میں اُن کی سزا ہوئی) اور یہ لوگ (آخرت میں بھی مستحق سزا ہیں کیونکہ) فاسق ہیں۔ (نور)

بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کہ جو شخص کسی پاکدامن عورت آزاد کو زنا کی تہمت لگائے اور فحش بے شک وہ ملعون ہے دنیا اور آخرت میں اور اس کے لئے عذاب بڑا ہے۔ اور دُنیا میں اس کے لئے حد ہے اسّی کوڑے اور نہیں قبول ہوگی اس کی گواہی اگرچہ سچی ہو۔ اور صحیحین میں ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچو سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے پھر بیان فرمایا آپ نے

marfat.com

عفیفة مسلمة یا زانیة اویا باغیة اویا قحبة او یقول لزوجها یا زوج القحبة او یقول لولدها یا ولد الزانیة اویا ابن القحبة او یقول لبنتها یا بنت الزانیة اویا بنت القحبة فان القحبة عبارة عن الزانیة فاذا قال ذالك احد من رجل او امراة لرجل او لامراة کمن قال لرجل یا زانی او قال لصبی حر یا علق اویا منکوح وجب علیه الحد ثمانون جلدة الا ان یقیم بینة بذلك والبینة ما قال الله اربعة شهداء یشهدون علی صدقه فیما قذف به تلك المراٰة اوذلك الرجل فان لم یقم بینة جلد اذا طالبته بذلك التی قذفها اواذا طالبه بذلك الذی قذفه و کذلك اذا قذف مملوکه او جاریته بان قال لمملوکه یا زانی او للجاریة یا زانیة اویا باغیة اویا قحبة لما ثبت فی الصحیحین عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من قذف مملوکه بالزناء اقیم علیه الحد یوم القیامة الا ان یکون کما قال ، وکثیر من

اُن میں سے تہمت لگانا پاکدامن عورت غافلہ مومنہ کو اور یہ کہ تہمت لگانا عورت اجنبیہ آزاد کو جو کہ پاکدامن ہو مسلمان ہو اور (یوں) کہا کہ اے زانیہ یا اے باغیہ یا اے قحبہ یا اس کے خاوند کو کہے اے قحبہ کے خاوند یا اس لڑکے کو کہے کہ اے حرامزادے یا اے قحبہ کے بچے یا لڑکی کو کہا اے بدکار عورت کی بچی یا اے قحبہ کی بچی۔ قحبہ کا معنیٰ زانیہ ہے (رنڈی) جب اس طرح کہے کوئی مرد عورت کو یا عورت مرد کو جس طرح اس نے کہا مرد کو کہ اے زانی یا آزاد بچے کو اے حرام کا ٹکڑا یا بدکار تو واجب ہے اس پر حد اسّی کوڑے مگر یہ کہ پیش کردے چار گواہ جو گواہی دے دیں اس کی صداقت پر جس میں اس نے تہمت لگائی ہے مرد یا عورت پر اور اگر نہ قائم کرے گواہ تو کوڑے مارے جائیں گے جبکہ طلب کرے وہ جس کو قذف کیا تھا اور اسی طرح جبکہ قذف کرے مملوک کو ساتھ زنا کے یا لونڈی کو یعنی یوں کہا اپنے مملوک سے کہ اے زانی یا لونڈی کو کہ اے زانیہ یا اے باغیہ یا اے قحبہ چنانچہ صحیحین میں ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص قذف کرے اپنے مملوک کو زنا سے تو قائم کی جائے گی اس پر حد قیامت کے دن مگر یہ کہ ہو اس طرح جس طرح کہا اس نے۔

اور بہت سے جاہل ایسی بے ہودہ باتیں کرتے ہیں جن پہ ان کو عذاب ہوگا دنیا اور

marfat.com

الجهال واقعون فی هذا الکلام الفاحش
الذی علیهم فیه العقوبة فی الدنیا
والاخرة ولهذا اثبت فی الصحیحین
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
انه قال، ان الرجل لیتکلم بالکلمة ما
یتبین فیها یزل (۱) بها فی النار
ابعد مما بین المشرق والمغرب
فقال له معاذ بن جبل یارسول الله
وانا لمؤاخذون بما نتکلم به
فقال ثکلتك (۲) امك یا
معاذ وهل یکب الناس فی النار
علی وجوههم الا حصائد السنتهم
وفی الحدیث (۳) ومن کان
یؤمن بالله والیوم الاخر فلیقل
خیرا او لیصمت وقال تبارك
وتعالی فی کتابه العزیز ما یلفظ
من قول الا لدیه رقیب عتید
وقال عقبة بن عامر (۴) یارسول
الله ما النجاة قال امسك علیك
لسانك ولیسعك بیتك وابك

آخرت میں اور اس لئے ثابت ہے صحیحین سے
فرمایا آپ نے تحقیق آدمی بات کرتا ہے ساتھ
ایسے کلمہ کے جس کو وہ ہلکا سمجھتا ہے حالانکہ گرے گا
آگ میں زیادہ دور بقدر مشرق اور مغرب کے
پس کہا معاذ بن جبل نے کہ یا رسول اللہ کیا ہم
پکڑے جاویں گے بات چیت کے متعلق
آپ نے فرمایا روئے تجھ پر تیری ماں اے
معاذ نہیں اُلٹے منہ ڈالے جاویں گے
لوگ جہنم میں مگر اپنی زبان کی کاٹ کی وجہ
سے اور حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص
اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے
چاہیے کہ بات کرے اچھی یا خاموش رہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ما یلفظ الآیۃ)
عقبہ بن عامر نے کہا یا رسول اللہ کس
چیز میں نجات ہے آپ نے فرمایا روک
اپنی زبان کو اور اپنے گناہوں پر رو اللہ کے
ہاں سب سے زیادہ دور لوگوں میں سے سخت
دل آدمی ہے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بے شک زیادہ مبغوض لوگوں
میں سے اللہ کی طرف فحش بکنے والا

(۱) یزل ان یهوی من الزلل بالزای (۲) ای فقدتك ولا یقصد معناه وانما یجری علی
لسانهم عرفا (۳) رواه خ م فی ضمن حدیث اکرام الضیف والنهی عن اذی
الجار من المنذری (۴) رواه ت وحسنه وابن ابی الدنیا کلهم من
طریق عبید الله بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامة
عنه .

marfat.com

على خطيئتك وان ابعد الناس الى الله القلب القاسي
وقال صلى الله عليه وسلم (١) ان ابغض الناس الى الله الفاحش البذي الذي يتكلم بالفحش وردى الكلام وقانا الله واياكم شرا لسنتنا بمنه وكرمه انه جواد كريم (٢)

ہے جو فحش کلامی کرے اور گندی بات۔
اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی باتوں سے بچائے وہ جواد اور کریم ہے

الكبيرة الثانية والعشرون: الغلول من الغنيمة

بائیسواں کبیرہ (مالِ غنیمت چرانا)

وهي من بيت المال ومن الزكاة قال الله تعالى (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ) وقال تعالى (وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) وفي صحيح مسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه

اور یہ چوری بیت المال سے ہو یا زکوٰۃ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا خیانت کرنے والوں کو۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کرے گا۔ وہ شخص اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت کے دن حاضر کرے گا۔ (آل عمران)

(١) في معناه حديث عبد الله بن عمرو مرفوعا اياكم والفحش فان الله لا يحب الفحش ولا التفحش رواه النسائي في سننه الكبرى في التفسير منها والحاكم وصححه وكذلك حديثه الجنة حرام على فاحش ان يدخلها، رواه ابن ابي الدنيا وابو نعيم وحديث ابن مسعود مرفوعا. ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذي رواه الترمذي باسناد صحيح افاده العراقي (٢) فائدة تم قال المؤلف في الصغرى:

marfat.com

قال : قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم فذکر الغلول فعظمه وعظم امره ثم قال لا الفین (۱) احدکم یجیء یوم القیامة علی رقبته بعیر له رغاء (۲) یقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املک لک من الله شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیء یوم القیامة علی رقبته فرس له حمحمة (۳) فیقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املک لک من الله شیئاً قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیء یوم القیامة علی رقبته شاة لها ثغاء (۴) یقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املک لک من الله شیئاً قد ابلغتک. لا الفین احدکم یجیء یوم القیامة علی رقبته نفس لها صیاح فیقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املک لک من الله شیئاً قد ابلغتک. لا الفین احدکم یجیء یوم القیامة علی رقبته رقاع تخفق فیقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املک

اور مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر غلول کو ذکر فرمایا اور بڑی اہمیت بیان فرمائی پھر فرمایا ہرگز نہ پاؤں میں تمہیں قیامت کے دن جو اس کی گردن پر اونٹ بولتا ہوا اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کریں پھر میں کہوں. کہ میں کچھ اختیار نہیں رکھتا تیرے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے. تحقیق میں نے تم کو پہنچا دیا کہ ہرگز نہ پاؤں میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن کہ گردن پر گھوڑا ہنہناتا ہو پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے اور میں کہوں نہیں اختیار رکھتا میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے. تحقیق پہنچا دیا میں نے تم کو ہرگز نہ آوے تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن کہ اس کی گردن پر بکری ہو بولتی ہوئی پھر کہے اَغِثْنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور میں کہوں میں تیرے لئے اللہ تعالےٰ کے آگے کوئی اختیار نہیں رکھتا.

تحقیق پہنچا دیا میں نے تم کو کہ ہرگز کوئی نہ آوے قیامت کہ اس کی گردن پر کوئی نفس ہو چیختا ہوا پھر کہے وہ شخص اغثنی یا رسول اللہ اور میں کہوں کہ میں تیرے لئے خدا کے سامنے کوئی اختیار نہیں رکھتا. تحقیق پہنچا دیا میں نے تم کو کہ ہرگز کوئی

(۱) ای لا اجدن
(۲) الرغاء صوت البعیر
(۳) الحمحمة صوت الفرس
(۴) الثغاء صوت الشاة

marfat.com

لك من الله شيئاً قد ابلغتك؛ لا
الفين احدكم يجيء يوم القيامة على
رقبته صامت فيقول يا رسول الله
اغثني فاقول لا املك لك من الله
شيئاً قد ابلغتك اخرج هذا الحديث
مسلم (۱)

(قوله) على رقبته رقاع تخفق
اى ثياب وقماش (قوله) على رقبته
صامت اى من ذهب أو فضه، فمن
اخذ شيئاً من هذه الانواع المذكورة
من الغنيمة قبل ان تقسم بين الغانمين
اومن بيت المال بغير اذن الامام
اومن الزكاة التى تجمع للفقراء جاء
يوم القيامة حامله على رقبته كما ذكر
الله تعالى فى القرآن (وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ
بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

ولقول النبى صلى الله عليه وسلم
ادوا الخيط والمخيط واياكم والغلول
فانه عار على صاحبه يوم القيامة
ولقول النبى صلى الله عليه وسلم لما
استعمل ابن اللهتبية على الصدقة
وقدم وقال هذا لكم وهذا اهدى الى
فصعد النبى صلى الله عليه وسلم
المنبر وحمد الله واثنى عليه الى ان
قال: والله لا يأخذ احدكم شيئاً

نہ آوے قیامت کے دن کہ اس کی گردن پر
کرطا ہو جو ہلتا ہو پھر کہے اغثنی یارسول اللہ اور
میں کہوں کہ میں تیرے لئے خدا کے سامنے کوئی
اختیار نہیں رکھتا تحقیق پہنچا دیا میں نے تم کو
ہرگز کوئی نہ آوے قیامت کے دن کہ اس کی
گردن پر سونا ہو پھر کہے اغثنی یارسول اللہ اور
میں کہوں کہ میں تیرے لئے خدا کے سامنے (مسلم)

پس وہ شخص جو لے گا ان اشیاء کو ان اقسام
مذکورہ سے قبل از تقسیم درمیان غانمین کے یا
بیت المال سے بغیر اجازت امام کے یا زکوٰۃ سے
جو جمع کی گئی غریبوں کے لئے آئے گا۔ قیامت کے
دن اٹھائے ہوئے اپنی گردن پر جس طرح بیان
فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ومن یغلل
یات بما غل یوم القیامۃ۔ اور مطابق ارشاد
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ ادا کرو سوئی اور دھاگہ
اور بچو تم غلول سے کیونکہ وہ شرم کی بات ہے اس
کے لئے قیامت کے دن اور بفرمان نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جبکہ عامل بنا ابن لتبیہ اوپر صدقات
(فراہم کرنے) کے اور آیا اور کہا کہ یہ تو ہے تمہارے
لئے اور یہ مجھ کو ہدیہ دیا ہے پس چڑھے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور حمد وثنا بیان فرمائی
اللہ تعالیٰ کی اور فرمایا آپ نے خدا کی قسم نہ لے
تم میں سے کوئی چیز بغیر اپنے حق کے مگر آئے
گا بروز قیامت اٹھائے ہوئے اس کو پس میں
نہیں پہچانوں گا تمہارے کسی کو جو لے اللہ تعالےٰ

marfat.com

بغیر حقه الاجاء یوم القیامة یحمله فلا اعرف رجلا منکم لقی الله یحمل بعیراً له رغاء او بقرة لها خوار او بشاة تیعر ثم رفع یدہ صلی الله علیه وسلم فقال اللهم هل بلغت[۱]

وعن ابی هریرة قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر (ففتح علینا) فلم نغنم ذهبًا ولا ورقًا غنمنا المتاع (الطعام) والثیاب ثم انطلقنا الی الوادی (یعنی وادی القری) ومع رسول الله صلی الله علیه وسلم عبد وهبه له رجل من بنی جذام (یدعی رفاعة بن یزید من بنی الضبیب) فلما نزلنا (الوادی) قام عبد رسول الله صلی الله علیه وسلم یحل رحله فرمی بسهم فکان فیه حتفه فقلنا هنیئًا له بالشهادة یا رسول الله فقال رسول الله کلا والذی نفسی بیدہ ان الشملة لتلتهب علیه نارًا اخذها من الغنائم لم تصبها المقاسم قال ففزع الناس فجاء رجل بشراك او شراکین (فقال اصبت یوم خیبر) فقال رسول الله

سے اٹھائے ہوئے اونٹ بولتا ہوا یا گائے جس کی آواز ہو یا بکری منمناتی ہوئی پھر اٹھائے آپ نے ہاتھ اور فرمایا یا اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کی طرف پھر فتح ہو گیا تو نہ لیا ہم نے سونا اور چاندی بطور غنیمت کے (بلکہ) غنیمت لی ہم نے متاع (یعنی کھانا اور کپڑے پھر ہم وادی القریٰ کی طرف چلے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غلام تھا جو آپ کو کسی نے ہبہ کیا تھا بنی جذام سے جس کو (رفاعہ بن یزید قبیلہ بنی ضبیب سے کہا جاتا تھا)

جب ہم وادی پر اُترے تو کھڑا ہوا غلام آپ کا اور تیار کیا سواری کو پھر تیر لگا اس کو اور وہ مر گیا پس ہم نے کہا مبارک ہو اس کو شہادت یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس شملہ میں آگ شعلے مارتی ہے جو اس نے قبل از تقسیم مال غنیمت میں لے لیا تھا پھر گھبرائے لوگ۔ پھر لایا ایک آدمی ایک تسمہ یا دو اور کہا کہ حاصل کیا میں نے ان کو بروز خیبر تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تسمہ ہو یا دو وہ آگ

---

[۱] رواہ خ م من حدیث ابی حمید الساعدی ، الخوار صوت البقر ، والیعار صوت الغنم اھ منذری

marfat.com

صلى الله عليه وسلم شراك او شراكان
من نار متفق عليه (۱)
وعن عبد الله ابن عمرو (۲) رضي
الله عنهما قال كان على ثقل رسول الله
صلى الله عليه وسلم* هو في النار فذهبوا
ينظرون اليه فوجدوا عباءة قد
غلها عن زيد بن خالد الجهني أن
رجلا غل في غزوة خيبر فامتنع النبي
صلى الله عليه وسلم من الصلاة عليه
وقال ان صاحبكم غل في سبيل الله
قال ففتشنا متاعه فوجدنا فيه
خرزا من خرز اليهود ما يساوي درهمين
قال الامام احمد رحمه الله ما نعلم
ان النبي صلى الله عليه وسلم امتنع
من الصلاة على احد الا على الغال
وقاتل نفسه وجاء عن (۳) النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال هدايا
العمال غلول۔
وفي الباب احاديث كثيرة ويأتي
بعضها في باب الظلم، والظلم على ثلاثة

* رجل يقال له كركرة فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم

سے ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی
تھا جس کو کرکرہ کہا جاتا تھا وہ سامان بردار تھا آپ
کا وہ مر گیا فرمایا آپ نے کہ وہ دوزخ میں ہے پھر
لوگوں نے اس کو جا کر دیکھا تو ایک کرتہ پایا جس
کو اس نے مال غنیمت سے چرایا تھا حضرت
زید بن خالد جہنی نے کہا کہ ایک شخص نے غزوہ خیبر
سے مال بطور دھوکہ کے لیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع
فرمایا تھا۔ اور فرمایا بے شک تمہارے ساتھی نے
غلّ کیا ہے فی سبیل اللہ چنانچہ تفتیش کی ہم نے
اس کے سامان میں سے تو پایا یہودی کی کوڑیاں
کو اور وہ دو درہم کی قیمت کی بھی نہ تھیں۔ امام
احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر نماز جنازہ پڑھنے
سے منع کیا ہو بجز حال کے (دھوکہ دینے والے
اور خودکشی کرنے والے۔
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمال

۱) رواه خ من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص وكان في الاصل ابن عمر غلطا فصححناه (عمرو) والثقل محركة الغنيمة وكركرة بفتح الكافين او كسرهما أفاده المنذري

۲) رواه مالك واحمد، د، ى، ه بنحو معناه هنا كما في المنذري

۳) رواه احمد وابن ماجه من حديث ابي حميد الساعدي وله شواهد من حديث حذيفة وابن عباس وجابر افاده في كشف الخفاء۔

marfat.com

اقسام (احدها) اكل المال بالباطل (و ثانيها) ظلم العباد بالقتل والضرب و الكسر والجراح (وثالثها) ظلم العباد بالشتم واللعن والسب والقذف وقد خطب النبي صلى الله عليه وسلم بمنى فقال: الا ان دماءكم واموالكم و اعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا متفق عليه۔

وقال صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول۔ فنسأل الله التوفيق لما يحب ويرضى انه جواد كريم۔

لوگوں کے بدلے بھی غلول میں داخل ہیں اور اس مضمون میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ بعض بابُ الظلم میں آئی ہیں اور ظلم تین قسم ہے ایک تو باطل طریقہ سے مال کھانا۔ دوسرا ظلم کرنا آدمیوں پر قتل کرنے اور مارنے سے اور ہڈی توڑنا وغیرہ زخم کرنا وغیرہ۔ تیسرا ظلم کرنا بندوں پر گالیاں دینا اور لعنت کرنا اور تہمت لگانا کسی کو۔ اور تحقیق خطبہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منیٰ میں اور فرمایا دیکھو خون تمہارے اور مال تمہارے اور اسباب تمہارے حرام ہیں تمہارے اوپر مثل حرمت آج کے دن کے اس مہینہ میں اور اس شہر میں (متفق علیہ)

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز بغیر وضو کے اور صدقہ غلول سے۔

فنسأل الله التوفيق لما يحب ويرضى انه جواد كريم۔

الكبيرة الثالثة والعشرون: السرقة

قال الله تعالى (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) قال ابن شهاب نكل الله بالقطع في السرقة من اموال الناس والله عزيز في انتقامه من السارق حكيم فيما اوجبه من قطع يده وقال

تیئسواں کبیرہ، دربیان چوری

اور چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت کاٹ ڈالو ان کے ہاتھ سزا میں ان کی کمائی کی تنبیہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

ابن شہاب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے مالوں سے چوری کرنے سے عبرت دی ہے اور اللہ تعالیٰ انتقام

ك حديث رواه مسلم من حديث ابن عمر ١٥ مشكاة

marfat.com

(١) صلی اللہ علیہ وسلم الا یزنی
الزانی حین یزنی وهو مؤمن ولا یسرق
السارق حین یسرق وهو مؤمن ولكن
التوبة معروضة"

ومن ابن عمر (٢) رضی اللہ عنهما
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع
فی مجن قیمته ثلاثة دراهم وعن (٣)
عائشة رضی اللہ عنها قالت كان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع ید السارق
فی ربع دینار فصاعدا۔ وفی روایة (٤)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تقطع ید السارق فیما دون ثمن المجن"
قیل لعائشة رضی اللہ عنها وما ثمن
المجن قالت ربع الدینار۔ وفی روایة
(٥) قال اقطعوا فی ربع دینار ولا
تقطعوا فیما دون ذلك، كان ربع
الدینار یومئذ ثلاثة دراهم
والدینار اثنی عشر درهما.

وعن ابی هریرة (٦) رضی اللہ
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ

لینے میں غالب ہیں چور سے اور حکمت والے ہیں اس
میں جس کو واجب فرمایا ہاتھ کاٹنے سے۔
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی بوقت کردن زنا
مومن نہیں رہتا اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں
رہتا۔ ولیکن توبہ معروضہ ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تھا تقریباً تین درہم کی
قیمت کی ڈھال چرانے پر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں کہ کاٹتے تھے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے چور کے ثمن المجن سے کم میں دریافت کیا گیا کہ
ثمن المجن کتنا ہے تو انہوں نے فرمایا ربع دینار۔ اور ایک
روایت میں آیا ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
کہ ہاتھ کاٹو ربع دینار میں اور اس سے کم میں نہ کاٹو
اور ربع دینار آجکل تقریباً تین درہم ہوتے ہیں اور
دینار بارہ درہم کا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے چور پر۔ اور
جو شخص چرائے ایک انڈا تو کاٹا جائے ہاتھ اس کا
اور چرائے رسی تو کاٹا جائے ہاتھ اس کا اور اعمش
نے کہا کہ دیکھتے تھے خود الاز نجیر جو تین

(١) تقدم عزوه فیما تقدم فی الكبیرة العاشرة
(٢) متفق علیه كما فی المشكاة وبلوغ المرام (٣) متفق علیه
(٤) هی لفظ مسلم كما فی بلوغ المرام (٥) لفظ روایة احمد ١٥ منه
(٦) متفق علیه كما فی المشكاة

علیه وسلم ، لعن السارق یسرق البیضة
فتقطع یده ویسرق الحبل فتقطع
یده ، قال الاعمش کانوا یرون انه
بیض الحدید والحبل کانوا یرون
ان منها ما یساوی ثمنه ثلاثة دراهم
وعن (١) عائشة رضی الله عنها
قالت کانت مخزومیة تستعیر المتاع
وتجحده فامر النبی صلی الله علیه
وسلم بقطع یدها فاتی اهلها اسامة
بن زید فکلموه فیها فکلم النبی
صلی الله علیه وسلم فقال له النبی
صلی الله علیه وسلم : "یا اسامة
لا اراك تشفع فی حد من حدود الله
تعالیٰ" ثم قام النبی صلی الله علیه و
سلم خطیباً فقال " انما هلك من کان
قبلکم انهم کانوا اذا سرق فیهم الشریف
ترکوه واذا سرق فیهم الضعیف قطعوه
والذی نفسی بیده لو ان فاطمة بنت
محمد سرقت لقطعت یدها
فقطع ید المخزومیة . وعن
عبد الرحمن (٢) بن جریر قال سألنا
فضالة بن عبید عن تعلیق ید السارق

درہم کی قیمت کے برابر ہوتے۔
حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ
عورت نے مستعار چیز واپس نہ کی تو آپ
نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو آئے
اس کے رشتہ دار اسامہ بن زید کے پاس
اور اس عورت کے بارہ میں گفتگو کی پھر
اسامہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں اس کی بات کی تو آپ نے فرمایا
اے اسامہ نہیں خیال کرتا تھا میں کہ تو
سفارش کرے گا اللہ کے حدود میں پھر آپ
نے بطور خطبہ کے فرمایا بجز این نیست کہ ہلاک
ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ
وہ لوگ جب کوئی شریف آدمی ان میں کا
چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی
غریب کمزور آدمی چوری کرتا تو ہاتھ کاٹتے۔
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں
میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم چوری کرے تو اس کے ہاتھ بھی
کاٹے جائیں گے۔ پھر اس مخزومیہ عورت
کا ہاتھ کاٹا گیا۔
عبدالرحمن بن جریر سے مروی ہے کہ پوچھا
ہم نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ کاٹ

١. متفق علیه واللفظ لمسلم کما فی المشکاة
٢. رواه ت ، د ، س ، هکذا فی المشکاة

marfat.com

وعنقه امن السنة قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطع یدہ ثم امربھا فعلقت فی عنقه قال العلماء ولا تنفع السارق توبته الا ان یرد ماسرقه فان کان مفلسا تحلل من صاحب المال واللہ اعلم

کر لٹکانے کے متعلق اسکی گردن میں کہ کیا یہ سنت ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ایک چور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر کاٹا گیا اس کا ہاتھ پھر حکم دیا آپ نے کہ لٹکایا جائے اس کا ہاتھ اس کی گردن میں۔ علماء نے کہا ہے کہ نہیں نفع دیتی توبہ چور کو مگر یہ کہ واپس کرے مال مسروقہ اور اگر چور مفلس ہے تو حلال کرائے صاحب مال سے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

الکبیرۃ الرابعة والعشرون: قطع الطریق

قال اللہ تعالی: (اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ)

قال الواحدی (۱) رحمه اللہ معنی یُحاربون اللہ ورسوله یعصونهما ولا

چوبیسواں کبیرہ دربیان قطع طریق

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اُن کی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جاویں یا سُولی دئے جاویں یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جاویں یا زمین پر سے نکال دیئے جاویں یہ اُن کے لئے دُنیا میں سخت رسوائی ہے اور اُن کو آخرت میں عذاب عظیم ہوگا۔

(۱) ھو ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متویة بفتح المیم وتشدید التاء المثناۃ صاحب التفاسیر المشھورۃ والبسیط والوسیط والوجیز واسباب نزول القرآن والتحبیر فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ، وشرح دیوان ابی الطیب المتنبی شرحا مستوفی لیس فی شروحه علی کثرتھا مثله ذکر فیه اشیاء غریبة وکان الواحدی تلمیذ ابی اسحٰق احمد بن محمد بن ابراھیم الثعلبی المفسر المشھور وعنه اخذ علم التفسیر وادبی علیه، توفی سنة ۴۶۸ھ ہجریة فی جمادی الآخرۃ اھ من ابن خلکان

يطيعونهما كل من عصاك فهو محارب لك ويسعون فى الارض فساداً اى بالقتل والسرقة واخذ الاموال وكل من اخذ السلاح على المومنين فهو محارب لله ورسوله وهذا قول مالك والاوزاعى والشافعى (قوله) ان يقتلوا الى قوله او ينفوا من الارض قال الوالبى (۱)

عن ابن عباس رضى الله عنهما (او) ادخلت للتخيير ومعناها الاباحة ان شاء صلب وان شاء نفى، وهذا قول الحسن وسعيد بن المسيب ومجاهد وقال فى رواية عطية (۲) او ليست للاباحة انما هى مرتبة للحكم باختلاف الجنايات فمن قتل واخذ المال قتل وصلب ومن اخذ المال ولم يقتل قطع ومن سفك الدماء وكف عن الاموال قتل ومن اخاف السبيل ولم يقتل نفى من الارض وهذا مذهب الشافعى رضى الله عنه وقال الشافعى ايضاً عيد

واحدی نے کہا کہ یحاربون اللہ ورسولہ کا معنی یہ ہے نافرمانی کرتے ہیں ان دونوں کی اور نہیں اطاعت کرتے ان دونوں کی۔ ہر وہ شخص جو نافرمانی کرے وہ محارب ہے۔ اور یسعون فی الارض فساداً یعنی قتل کرنے اور چوری کرنے اور مال کی سعی کرے اور ہر وہ جو اٹھائے ہتھیار اوپر مومن کے پس وہ محارب ہے واسطے اللہ اور رسول کے اور یہی قول ہے امام مالک کا اور اوزاعی اور شافعی کا قولہ ان یقتلوا الی قولہ او ینفو من الارض الایۃ

والبی نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا کہ حرف او داخل کیا گیا واسطے تخییر کے اور مطلب اس کا یہ ہے کہ امام وقت کو اختیار ہے ان مذکورہ سزاؤں میں جو سزا دے دے اور یہی مسلک ہے حسن کا اور سعید بن مسیب کا اور مجاہد کا اور عطیہ کی روایت میں ہے کہ او اباحت کیلئے نہیں ہے (بلکہ) یہ تو مرتب کی گئی ہے واسطے حکم کے ساتھ اختلاف جنایات کے۔ سو جس شخص نے قتل کیا اور مال لوٹا وہ قتل کیا جائے گا اور سولی پر چڑھایا جائے گا اور جس نے مال لوٹا قتل نہیں کیا تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے اور جس شخص نے قتل

(۱) یعنی علی بن ابی طلحۃ الوالی راویۃ تفسیر ابن عباس وان کان فی سماعہ منہ کلام، راجع ترجمتہ فی المیزان للذھبی۔

(۲) یعنی ابن سعد العوفی مختلف فی توثیقہ صدوق یخطی کثیرا وکان یدلس افادہ فی التقریب۔

marfat.com

كل واحد بقدر فعله فمن وجب عليه
القتل والصلب قتل قبل صلبه كراهية
تعذيبه ويصلب ثلاثا ثم ينزل ومن
وجب عليه القتل دون الصلب قتل
ودفع الى اهله ليدفنوه ومن وجب
عليه القطع دون القتل قطعت يده
اليمنى ثم حسمت فان عاد وسرق
ثانياً قطعت رجله اليسرى فان
عاد وسرق قطعت يده اليسرى
لما روى (۱) عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال في السارق ان سرق فاقطعوا
يده ثم ان سرق فاقطعوا رجله ثم ان
سرق فاقطعوا يده ثم ان سرق فاقطعوا
رجله ولانه فعل ابي بكر وعمر رضي الله
عنهما ولا مخالف لهما من الصحابة
ووجه كونها اليسرى انه اتفاق من صار
الى قطع الرجل بعد اليد على انها اليسرى
وذلك معنى قوله من خلاف.
وقوله تعالى (أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ)
قال ابن عباس هو ان يهدر الامام
دمه فيقول من لقيه فليقتله
هذا فيمن لم يقدر عليه فاما

گیا اور مال نہ لوٹا تو قتل کیا جائے گا اور جو شخص
ڈراوے رستہ چلنے والوں کو اور قتل وغیرہ نہیں کیا
تو شہر بدر کیا جائے گا اور یہ ہے مذہب شافعیؒ
کا اور کہا شافعیؒ نے بھی حد لگائی جاوے ہر ایک
(مجرم) کو بقدر اس کے فعل کے پس جس پر واجب
ہے قتل کرنا اور سولی دینا سو اس کو قتل کیا جائے
قبل سولی دینے کے بوجہ مکروہ ہونے تکلیف دینے
کے اور تین یوم تک سولی پر لٹکایا جائے پھر اتارا
جاوے ۔ اور جس پر واجب ہے قتل بغیر سولی کے
تو قتل کیا جاوے اور اس کے ورثاء کو واپس دیا
جاوے جو اس کو دفن کریں اور جس پر واجب ہے
ہاتھ کاٹنا بغیر قتل کرنے کے تو کاٹا جاوے اس
کا ہاتھ دائیاں پھر داغ دیا جائے پھر اگر دوبارہ
وہ جرم کرے تو کاٹا جائے پاؤں بایاں پھر اگر اعادہ
کرے چوری کا تو کاٹا جائے ہاتھ بایاں ۔ اسی طرح
روایت کیا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
چور کے متعلق کہ اگر چوری کرے کوئی تو کاٹو اس کا
دائیاں ہاتھ پھر اگر چوری کرے تو کاٹو اس کا پاؤں
بایاں پھر اگر چوری کرے تو کاٹو ہاتھ بایاں یہ اس
لئے کہ بے شک کیا اسی طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
اور کسی ایک صحابی نے بھی مخالفت نہ کی اور وجہ بایاں
ہاتھ کاٹنے کی جو کہ کٹنے ہاتھ دایاں کے اور پاؤں

(۱) رواه ابو داود والنسائي من حديث جابر واستنكره و
اخرجه من حديث الحارث ابي حاطب نحوه وذكر الشافعي
ان القتل في الخامسة منسوخ اه بلوغ المرام

من قبض عليه فنفيه من الارض الحبس والسجن لانه اذا حبس و منع من التقلب فی البلاد فقد نفی منها انشد ابن قتيبة لبعض المسجونين شعرًا.

خرجنا من الدنيا ونحن من اهلها
فلسنا من الاحياءِ فيها ولا الموتی
اذا جاءنا السجان يومًا لحاجة
عجبنا وقلنا جاء هذا من الدنيا

قال فيمجرد قطع الطريق واخافة السبيل بقد ارتكب الكبيرة فكيف اذا اخذ المال اوجرح او قتل فقد فعل عدة كبائر مع ما غالبهم عليه من ترك الصلاة وانفاق ما ياخذونه فی الخمر والزنا واللواطة وغير ذلك نسأل الله العافية من كل بلاء ومحنة انه جواد كريم غفور رحيم.

بایاں کے بایاں ہاتھ ہی رہ جاتا ہے اور یہی معنیٰ ہیں خلاف کے۔

اور قولہ تعالیٰ (او ينفوا من الارض) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام اس کا خون بدر کر دے اور کہہ دے کہ جس کو ملے قتل کر دے اس کو اور یہ اس کے لئے ہے جبکہ اس کے پکڑنے پر قادر نہ ہو مگر وہ جس پر قابو پالیا پس اس کو شہر بدر کرے قید خانہ میں اس لئے کہ جب قید کیا گیا تو روکا گیا چلنے پھرنے سے زمین پر۔ ابن قتیبہ نے بعض قیدیوں کے بارہ میں یوں کہا۔

شعر:
ہم دُنیا سے نکل گئے حالانکہ ہم دُنیا کے باشندے ہیں
پس ہم قید خانہ میں نہ مُردوں سے ہیں نہ زندوں سے
جب کوئی داروغہ آتا ہے کسی دن کسی ضرورت کیلئے
تعجب کرتے ہیں ہم اور کہتے ہیں کہ آیا ہے دُنیا سے

کیا جب فقط قطع اور اخافت سبیل سے بڑا گناہ مرتکب کبیرہ کا تو کیا حال ہوگا جبکہ مال بھی لوٹ لے یا زخمی کر دے یا قتل کر دے پس تحقیق کیا ارتکاب کئی کبائر کا اس نے جو غالب آگیا اس پر ترک صلوٰۃ اور انفاق اس سے جو انہوں نے شراب میں ناکاری میں وغیرہ ذٰلک۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بلاء اور مصیبت سے بچائے۔ (آمین)

الكبيرة الخامسة والعشرون: اليمين الغموس

قال الله تعالىٰ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ

پچیسواں کبیرہ۔ دربیان یمین غموس، جھوٹی قسم جو لوگ مول لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا سا مول اُن کا کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا اُن سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا اُن کو اور

marfat.com

عَذَابٌ أَلِيمٌ) قال الواحدي (۱) نزلت في رجلين اختصما الى النبي صلى الله عليه وسلم في ضيعة فهم المدعى عليه ان يحلف فانزل الله هذه الاية فنكل المدعى عليه عن اليمين واقر للمدعى بحقه وعن عبد الله (۲) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين وهو فيها فاجر ليقطع بها مال امرئ مسلم لقى الله تعالى وهو عليه غضبان فقال الاشعث: فى والله نزلت كان بينى وبين رجل من اليهود ارض فجحدنى فقدمته الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الك بينة قلت لا قال لليهودى احلف قلت يارسول الله انه اذا يحلف فيذهب بمالى فانزل الله تعالى (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) اي عرضا يسيرا من الدنيا وهو ما يحلفون عليه كاذبين (أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ) اى لا نصيب لهم فى الاخرة (وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ) اى بكلام يسرهم (وَلَا يَنْظُرُ

ان کے واسطے عذاب ہے دردناک۔ (آل عمران)

واحدی نے کہاکہ یہ آیت دو آدمیوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے جو لائے اپنی زمین کا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مُدعا علیہ نے ارادہ کیا کہ جھوٹی قسم کھالے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پس انکار کیا مدعا علیہ نے قسم کھانے او اقرار کیا مُدعی کے حق میں۔

اور عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے اور اس میں جھوٹا ہو تاکہ حاصل کرے ساتھ اس قسم کے مال مسلمان کا تو طے گا اللہ تعالیٰ کو اور وہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔

اور اشعث نے کہا خدا کی قسم نازل ہوئی یہ آیت میرے حق میں کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین تھی پس منکر ہوگیا وہ سو لے گیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چنانچہ فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے کہا نہیں آپ نے یہودی کو فرمایا کہ تو قسم کھالے میں نے کہا یا رسول اللہ بیشک جب اس نے قسم کھائی تو مال لے جائیگا تو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مذکورہ۔ یعنی تھوڑا سا مال دنیا سے اور وہ جو قسم کھاتے ہیں اس پر جھوٹوں میں سے ہیں۔ یعنی نہ تو آخرۃ میں اُن کا کوئی حصہ ہوگا نعمتوں میں سے نہ کلام فرماوے گا اللہ تعالیٰ مہربانی سے جس سے کہ وہ شخص خوش ہو اور نہ رحمت کی نظر فرماوے گا اور نہ پاک کرے گا

(۱) تقدمت ترجمته قريبا (۲) رواه خ م، د ت، ه مختصرا اھ
وتفسير الآية فى اخر الحديث من صنيع المؤلف

إِلَيْهِمْ، نظراً يسرهم يعني نظر الرحمة
(وَلَا يُزَكِّيهِمْ) ولا يزيدهم خيراً
ولا يثني عليهم.

وعن عبد الله بن مسعود
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول: "من حلف على مال
امرئ مسلم بغير حق لقي الله وهو
عليه غضبان، قال عبد الله ثم قرأ
علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
تصديقه من كتاب الله (إِنَّ الَّذِينَ
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيلًا) الى آخر الآية اخرجاه
في الصحيحين وعن ابي امامة
قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال، من اقتطع حق امرئ
مسلم بيمينه فقد اوجب الله
له النار وحرم عليه الجنة، فقال
رجل وان كان يسيراً يا رسول الله،
قال وان كان قضيباً من اراك اخرجه
مسلم [1] في صحيحه قال حفص بن
ميسرة ما اشد هذا الحديث
فقال اليس في كتاب الله تعالى
(إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ

اس کو گناہوں سے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو کسی مسلمان کے مال کو جھوٹی قسم سے کھاتا ہے (تو) ملے گا اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ اس پہ ناراض ہوگا۔

فرمایا عبد اللہ نے پھر پڑھا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کو (إن الذین الآیۃ) (صحیحین)

اور ابو امامہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کاٹتا ہے حق کسی مسلمان ساتھ قسم کے بے شک واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو اور حرام کرتا ہے جنت کو۔ ایک شخص نے کہا اگرچہ تھوڑی سی چیز بھی ہو یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ٹہنی ہو پیلو (کے درخت) کی (مسلم)

اور مسلم میں یہ بھی ہے کہ کہا حفص بن میسرہ نے کہ اس سے زیادہ سخت کوئی حدیث نہیں ہے پھر فرمایا کیا نہیں ہے کتاب اللہ میں (إنّ الّذینَ الآیۃ)

اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں کہ نہ بات کرے گا اللہ تعالیٰ اُن سے بروز قیامت اور نہ پاک کرے گا ان کو۔ اور ان کے لئے عذاب الیم ہوگا۔ پھر پڑھا آپ نے

[1] س، ه، مالك كلهم من حديث ابي امامة اياس بن ثعلبة الحارثي احمد، ندى

وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) الآية وعن ابي ذر (۱) عن النبي صلى الله عليه قال ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات فقال ابوذر خابوا وخسروا يا رسول الله من هم قال، المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب، وقال صلى الله عليه وسلم: الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس، اخرجه البخاری (۲) فی صحیحہ والغموس هو الذی یتعمد الکذب فیها سمیت غموسًا لانها تغمس الحالف فی الاثم وقیل تغمسه فی النار (۳)

اس کو تین مرتبہ پس کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ نقصان اور خسارہ پانے والے ہو گئے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا دامن یعنی کپڑا وغیرہ کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتلانے والا اور اپنا مال جھوٹی قسم کھاکر بیچنے والا۔ اور فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الکبائر۔ الاشراک باللہ۔ اور نافرمانی والدین کی اور قتل کرنا کسی جی کو ناحق۔ اور جھوٹی قسم کھانے والا۔ (اخرجہ بخاری)

والغموس۔ اس کا نام غموس اس لئے ہے کہ قسم اٹھانے والا یا تو گناہوں میں گھس جاتا ہے یا آگ میں داخل کیا جائے گا۔

(فصل)

ومن ذلك الحلف بغير الله عز وجل كالنبی والكعبة والملائكة

فصل

اور اسی سے ہے قسم کھانا بغیر اللہ عزوجل کے مثلاً قسم ہے نبی کی قسم ہے کعبہ کی قسم ہے

(۱) رواہ مسلم د ت، س، ھ

(۲) ت، س من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص وقد تقدم مرارًا

(۳) عبارۃ المنذری: تغمس الحالف بها فی الاثم فی الدنیا وفی النار فی الآخرۃ وهی احسن مما هنا مع جمعها قولین فیها۔

marfat.com

والسماء والماء والحياة والامانة وهى
من اشد ما هنا والروح والراس
وحياة السلطان ونعمة السلطان
وتربة فلان .

عن ابن عمر (١) رضى الله عنهما
عن النبى صلى الله عليه وسلم
قال ، ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم
فمن حلف فليحلف بالله او ليصمت
وفى رواية فى الصحيح ، فمن كان
حالفا فلا يحلف الا بالله او ليسكت .

وعن (١) عبد الرحمن بن سمرة
رضى الله عنه قال : قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ، لا تحلفوا
بالطواغى ولا بآبائكم ، رواه مسلم .
الطواغى جمع طاغية وهى الاصنام
ومنه الحديث هذه طاغية دوس
اى صنمهم ومعبودهم ؛ وعن بريدة (٢)
رضى الله عنه قال ؛ قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من حلف
بالامانة فليس منا ، رواه ابوداؤد
وغيره وعنه رضى الله عنه

فرشتوں کی اور قسم ہے آسمان اور قسم ہے پانی کی زندگی
کی اور امانت کی اور یہ سخت ہے اُن سے اور
قسم ہے روح کی سر کی بادشاہ کی زندگی کی اور بادشاہ
کی نعمتوں کی اور قسم ہے فلاں کی قبر کی وغیرہ۔

اور ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالےٰ نے
منع کیا ہے تم کو اس بات سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے
باپوں کی پس جو شخص قسم کھاوے اس کو چاہیئے کہ
اللہ کی قسم کھاوے یا چُپ رہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص قسم اٹھانا
چاہے تو اس کو چاہیئے کہ خدا کی قسم اٹھاوے یا
خاموش رہے۔ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہ کھاؤ تم قسم ساتھ طواغی کے (یعنی بتوں
کے نام کی) اور نہ اپنے باپوں کی (مسلم)
بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم اٹھاوے ساتھ
امانت کے پس نہیں وہ ہم سے (ابوداؤد)
اور اُسی سے مروی ہے کہ فرمایا آپؐ نے
جو شخص قسم اٹھاوے کہ میں بیزار ہوں
اسلام سے اگرچہ وہ جھوٹا ہو پھر بھی وہ ہو

(١) كان فى الأصل ابو عبد الرحمن وهو غلط وانما هو عبد الرحمن بن سمرة ابن
حبيب من مسلمة الفتح افتتح سجستان روى له الستة سكن البصرة
مات بها سنة ٥٠ افاده فى التقريب (٢) اى عن بريدة رواه د ، ه والحاكم وقال
صحيح على شرطهما اهـ منه

(۱) قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ، من حلف فقال انی بری من الاسلام فان کان کاذبًا فهو کما قال وان کان صادقًا فلن یرجع الی الاسلام سالمًا ط

وعن ابن عمر رضی الله عنهما انه سمع رجلا یقول والکعبة فقال لا تحلف بغیر الله فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ، من حلف بغیر الله فقد کفر واشرک
رواه الترمذی وحسنه ابن حبان فی صحیحه والحاکم وقال صحیح علی شرطهم

(۲) قال وفسر بعض العلماء قوله کفر اواشرک علی التغلیظ کما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال " الریاء شرک "

وقال (۳) صلی الله علیه وسلم من حلف فقال فی حلفه واللات والعزی فلیقل لا اله الا الله وقد کان فی الصحابة من هو حدیث عهد

جائے گا۔ جس طرح کہا اس نے اور اگر سچا ہو تو ہرگز نہ لوٹے گا۔ اسلام کی طرف صحیح سالم بھی مکمل۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرمایا جو شخص اللہ کے سوائے کسی دوسرے کی قسم اٹھاوے تحقیق وہ کافر ہو گیا یعنی (اس نے کفر کیا) اور شرک کیا (ترمذی) اور حسن کہا ہے اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں۔

اور تفسیر کی بعض علمائے نے قولہ کفر اور اشرک۔ کی تغلیظاً جس طرح روایت کیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے (اَلرِّیَاۤءُ شِرْكٌ)

اور فرمایا آپ نے جو شخص قسم اٹھاوے اور کہے قسم ہے لات کی عُزّٰی کی تو اس کو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا چاہیئے۔

اور چونکہ صحابہ کرام قبل از اسلام ایسی قسموں کے عادی تھے اس لئے بسا اوقات ان کی زبان سے ایسے کلمات نکل جاتے تھے

(۱) ای عن بریدة رواه د ، ه والحاکم وقال صحیح علی شرطهما اه منه

(۲) وسکت علی ذلك المنذری فی ترغیبه لکن قال المصنف فی الصغری۔ اسناده علی شرط مسلم وساقه من حدیث الحسن بن عبید الله النخعی عن سعد بن عبیدة فتامل

(۳) قال فی الصغری :۔ متفق علیه یعنی رواه خ م

بالحلف بها قبل اسلامه فربما سبق
لسانه الى الحلف بها فأمره النبي
صلى الله عليه وسلم ان يبادر
يقول لا اله الا الله ليكفر بذلك
ما سبق الى لسانه وبالله
التوفيق ۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ
اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہہ دے تو فوراً لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا
چاہیئے تاکہ اس کا کفارہ ہو جاوے جو اس کی زبان
سے نکل گیا تھا۔

(وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ)

الكبيرة السادسة والعشرون: الظلم

بأكل اموال الناس واخذها
ظلما وظلم الناس بالضرب و
الشتم والتعدى والاستطالة
على الضعفاء قال الله تعالى :
﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا
يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ
لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ
مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ
إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ
وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ
فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ
وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا
أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ
وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ
ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ

چھبیسواں کبیرہ، در بیان ظلم

لوگوں کا مال بطور ظلم کے لینا کھانا کمزور آدمی کو
گالیاں دینا مارنا دست درازی کرنا وغیرہ

قولہ تعالیٰ: ۔ اللہ ہرگز مت خیال کر کہ اللہ بے خبر ہے
اُن کاموں سے جو کرتے ہیں بے انصاف اُن کو
تو ڈھیل دے رکھی ہے اس دن کے لئے کہ پتھرا
جائیں گی آنکھیں۔ دوڑتے ہوں گے اوپر اٹھائے
اپنے سر پھر کر نہیں آئیں گی اُن کی طرف اُن کی
آنکھیں اور دل اُن کے اُڑ گئے ہوں گے۔ اور
ڈرا دے لوگوں کو اُس دن سے کہ آئیگا اُن پر
عذاب تب کہیں گے ظالم اے رب ہمارے
مہلت دے ہم کو تھوڑی مدت تک کہ ہم قبول
کرلیں تیرے بلانے کو اور پیروی کرلیں رسولوں
کی کیا تم پہلے قسم نہ کھاتے تھے کہ تم کو نہیں دنیا
سے ٹلنا اور آباد تھے تم بستیوں میں انہیں

marfat.com

فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ)
وقال الله تعالى (اِنَّمَا السَّبِيْلُ
عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ) وَقَالَ
تعالى (وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ) (۱) وقال
صلى الله عليه وسلم ان الله ليملى
للظالم حتى اذا اخذه لم يفلته ثم قرا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
(وكذلك اَخْذُ رَبِّكَ اذا اخذ
القُرٰى وهى ظالمة ان اخذه
اليم شديدٌ) وقال (۲)
صلى الله عليه وسلم من
كانت عنده مظلمة لاخيه من
عرض اوشى فليتحلله اليوم من قبل
ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان
له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته
فان لم يكن له حسنات اخذ من
سيئات صاحبه فحمل عليه.
وقال صلى الله عليه وسلم (۳)
عن ربه تبارك وتعالى انه قال
"يا عبادى انى حرمت الظلم على نفسى

لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور کھل
چکا تھا تم کو کہ کیسا کیا ہم نے اُن سے اور بتلائے
ہم نے تم کو سب قصے۔ (ابراہیم)
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اِنَّمَا السَّبِيْلُ
عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ) (ترجمہ گذر چکا ہے
(شوریٰ)
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور اب معلوم کریں گے ظلم
کرنے والے کہ کس کروٹ اُلٹتے ہیں (شعراء)
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ
ڈھیل دیتا ہے ظالم کو یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے
اس کو تو نہیں مہلت دیتا اور پھر پڑھا آپ نے
اس آیت کو وکذلک اخذ ربک (الآیۃ)
اور فرمایا آپ نے کہ جس شخص پاس ہو ظلم کی کوئی چیز
بھائی کی طرف سے سامان سے یا کوئی اور چیز تو چاہیئے کہ
حلال کروالے اس سے قبل کہ نہ ہوگا اس کے پاس کوئی
دینار نہ درہم۔ اور اگر کچھ نیک اعمال ہوں گے تو اس سے
لے لئے جائیں گے بقدر ظلم کے اور اگر اس کے پاس
کوئی نیکی نہ رہی گی تو مظلوم کی برائیاں لیکر اس پر رکھ
دی جائیں گی۔
اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف
سے۔ بیشک فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اے میرے بندو!

(۱) رواه م، ت من حديث ابى موسى الاشعرى قاله المنذرى
(۲) رواه خ، ت من حديث ابى هريرة اه منذرى
(۳) رواه مسلم والترمذى وهو من حديث ابى ذر الطويل۔

marfat.com

وجعلته بينكم محرما فلا تظالموا، و
قال (۱) رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتدرون من المفلس قالوا يا رسول الله
المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع
فقال ان المفلس من امتي من ياتي يوم
القيامة بصلاة وزكاة وصيام
وحج فياتي وقد شتم هذا وقذف
هذا وأخذ مال هذا ونبش عن عرض
هذا وضرب هذا وسفك دم هذا
فيؤخذ لهذا من حسناته ولهذا
من حسناته فان فنيت حسناته قبل
ان يقضي ما عليه اخذ من خطاياهم
فطرح عليه ثم طرح في النار، وهذه
الاحاديث كلها في الصحاح (۲)
وتقدم حديث " ان رجالا يتخوضون
في مال الله بغير حق فلهم النار
يوم القيامة، وتقدم قوله (۳)
لمعاذ حين بعثه الى اليمن، و
اتق دعوة المظلوم فانه ليس
بينها وبين الله حجاب (۴) و
في الصحيح، من ظلم قيد شبر
من الارض طوقه من سبع ارضين

تحقیق میں نے اپنے اوپر ظلم کرنا حرام کیا ہے تو تمہارے
درمیان بھی حرام کیا گیا ہے لہذا تم آپس میں ظلم نہ کیا کرو۔
اور فرمایا آپ نے کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون
ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ مفلس وہ ہے کہ نہ درہم
ہو اس کے پاس اور نہ کوئی سامان وغیرہ آپ نے
فرمایا بے شک مفلس میری امت سے وہ ہے کہ
آوے قیامت کے دن نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور
حج کے ساتھ اور آیا ہوگا اس حالت میں کہ گالیاں دیں
اس کو تہمت لگائی اس کو اور مال کھایا اس کا اور اس
کا سامان لیا اور اسکو مارا اور اس کا خون بہایا پھر لی جائیں
گی اس کی نیکیاں اُن کے لئے پھر اگر ختم ہو گئیں نیکیاں
اس کی قبل ازیں کہ پورا کیا جاوے جو کچھ اس کے ذمہ
تھا تو لی جائیں گی اُن کی برائیاں اور ڈالی جائیں گی
اس پر اور پھر پھینکا جائے گا آگ میں اور یہ تمام احادیث
صحاح میں ہیں اور پیشتر ایک حدیث گزر چکی ہے
کہ بعض لوگ دست درازی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مال
میں ناحق تو ان کے لئے آگ ہے قیامت کے دن اور
گذر چکا فرمان آپ کا جو فرمایا معاذ بن جبل کو فرمایا جبکہ
بھیجا آپ نے اس کو طرف یمن کے (کہ) بچ بددعا
مظلوم سے کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان
کوئی حجاب نہیں ہے اور صحیح میں ہے کہ جو شخص بطور
ظلم کے بقدر ایک بالشت کے کسی کی زمین لے گا

(۱) رواه مسلم، ت من حديث ابي هريرة (۲) تقدم في الثمار رواه خ
(۳) رواه خ، م، ى حديث طويل عن ابن عباس
(۴) رواه خ، م، من حديث عائشة وشواهده كثيرة كما في المنذرى

marfat.com

يوم القيامة"
وفي بعض الكتب يقول الله تعالى
اشتد غضبي على من ظلم من لم
يجد له ناصرا غيري وانشد
بعضهم :

لا تظلمن اذا ما كنت مقتدرا
فالظلم ترجع عقباه الى الندم
تنام عيناك والمظلوم منتبه
يدعو عليك وعين الله لم تنم

وكان بعض السلف يقول لا تظلم
الضعفاء فتكون من اشرار الاقوياء
وقال ابو هريرة مكتوب في التوراة
ينادي مناد من وراء الجسر يعني
الصراط يا معشر الجبابرة الطغاة
ويا معشر المترفين الاشقياء ان الله
يحلف بعزته وجلاله ان لا يجاوز
هذا الجسر اليوم ظالم - عن جابر
(1) قال لما رجعت مهاجرة الحبشة
عام الفتح الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال: الا تخبروني
باعجب ما رأيتم بارض الحبشة فقال
فتية كانوا منهم بلى يا رسول الله

تو ساتوں زمین کا طوق بنا کر اللہ تعالیٰ اس کے گلے
میں ڈالے گا قیامت کے دن ۔
اور بعض کتابوں میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کہ سخت ہوتا ہے میرا غصہ اس پر جو ظلم کرے
ایسے آدمی پر جس کا حمایت کرنے والا میرے
بغیر کوئی نہ ہو۔ (شعر)

ہرگز نہ ظلم کرنا جبکہ تو طاقت ور ہو
پس ظلم لوٹتی ہے اس کے پیچھے ندامت
تیری آنکھیں سوتی ہیں اور مظلوم جاگتا ہے
بددعا کرتا ہے تیرے اوپر اور خدا کی آنکھ نہیں سوتی

اور بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نہ ظلم کر
کمزوروں پر ورنہ ہوگا تو بدترین طاقتوروں سے
ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ توراۃ میں لکھا ہوا ہے
کہ منادی کرے گا ندا کرنے والا کہ پیچھے پل صراط کے ورے
کہ اے جباروں سرکشوں کی جماعت اے بدبخت
امراء کی جماعت بے شک اللہ تعالیٰ قسم کھاتے ہیں
اپنی عزت کی اور جلال کی کہ نہ گذرے گا کوئی ظالم
اس پل پر سے آج ۔
اور حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ جب واپس آئے
مہاجرین حبشہ سے فتح مکہ والے سال نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی طرف تو فرمایا آپ نے کیا بات تھی جو
حبشہ میں تم نے دیکھی تھی کیا مجھے نہیں بتلاتے؟ ایک

(1) عزى المرفوع منه في الجامع الصغير الى ابن ماجه وابن حبان في صحيحه وصححه
وذكر بعض شاهدا له من حديث بريدة عند ابي يعلى والبيهقي ورقم عليه بالصحة ايضا

بینما نحن یوما جلوس اذا مرت بنا
عجوز من عجائزهم تحمل علی راسها
قلة من ماء فمرت بفتی منهم فجعل
احدی یدیه بین کتفیها ثم دفعها
فخرت المرأة علی رکبتیها وانکسرت
قلتها فلما قامت التفتت الیه ثم
قالت سوف تعلم یا غادر اذا
وضع الله الکرسی وجمع الله الاولین
والآخرین وتکلمت الایدی والارجل
بما کانوا یکسبون سوف تعلم من امری
وامرک عنده غدًا قال فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم: "صدقت
کیف یقدس الله قومًا لا یؤخذ
من شدیدهم لضعیفهم"

اذا الظلوم استوطا الظلم مرکبا
ولج عتوا فی قبیح اکتسابه
فکله الی صرف الزمان وعدله
سیبدو له مالم یکن فی حسابه

وروی عن النبی صلی الله علیه و
سلم انه قال: خمسة غضب الله
علیهم ان شاء امضی غضبه علیهم
فی الدنیا والا امر بهم فی الآخرة الی
النار: امیر قوم یاخذ حقه
من رعیته ولا ینصفهم من نفسه
ولا یدفع الظلم عنهم وزعیم

جوان جو اُن میں سے تھا۔ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ
ایک دن ہم بیٹھے تھے کہ اچانک ایک بڑھیا سر پر گھڑا
پانی کا لیکر گذری تو ایک لڑکے نے اس کے دونوں
کندھوں کے درمیان ہاتھ سے دھکا دیا جسکی وجہ سے
وہ گھٹنوں کے بل گر پڑی اور گھڑا بھی ٹوٹ گیا پھر جب
وہ کھڑی ہوئی تو اس کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ عنقریب
تجھے معلوم ہوجائے گا اے غادر جبکہ رکھے گا اللہ تعالیٰ
اپنی کرسی اور جمع کرے گا پہلوں اور پچھلوں کو اور
بولیں کے ہاتھ اور پاؤں جن سے وہ کام کرتا تھا عنقریب
تجھے پتہ چل جائے گا میرے اور تیرے معاملے کا
اس کے پاس کل کو۔ پھر فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے سچ کہا اس بڑھیا نے کس طرح پاک کرے
گا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو جو نہ لے بدلہ زبردستوں
سے کمزوروں کے لئے) (شعر)

جب ظالم سوار ہوتا ہے ظلم کی سواری پر
اور گھستا ہے بطور ظلم کے بُرے کاموں میں
پس سونپ دے اس کو حوادث زمانہ اور عدل کی طرف
عنقریب ظاہر ہوجائیگا اس ظلم کیلئے جو کچھ اسکے گمان میں نہ تھا

اور روایت کیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا آپ نے پانچ آدمی ہیں جن پر خدا کا غضب
ہوگا اگر چاہتے تو وہ دنیا میں پورا فرما دے ورنہ حکم
کرے گا آخرت میں دوزخ کی طرف کا۔ قوم کا امیر
جو رعیت سے تو اپنا حق لے اور نہ انصاف کرے
اپنی طرف سے اُن میں اور نہ دفع کرے اُن سے
ظلم کو۔ ذمہ دار قوم کا جو اس کی اطاعت کرتی

قوم يطيعونه ولا يساوى بين القوى
والضعيف ويتكلم بالهوى ورجل
لا يأمر اهله وولده بطاعة الله
ولا يعلمهم امر دينهم ورجل
استاجر اجيرا فاستوفى منه العمل
ولم يوفه اجرته ورجل ظلم امرأة
صداقها۔

وعن عبد الله بن سلام قال ان
الله تعالى لما خلق الخلق واستووا
على اقدامهم رفعوا رءوسهم
الى السماء وقالوا يا رب مع من انت
قال مع المظلوم حتى يؤدى اليه
حقه وعن وهب بن منبه قال
بنى جبار من الجبابرة قصرا وشيده
فجاءت عجوزة فقيرة فبنت الى جانبه
كوخا تأوى اليه فركب الجبار يوما
وطاف حول القصر فرأى الكوخ
فقال لمن هذا فقيل لامرأة فقيرة
تأوى اليه فامر به فهدم فجاءت
العجوزة مهدوما فقالت من هدمه
فقيل الملك رآه فهدمه فرفعت
العجوزة راسها الى السماء وقالت يا
رب اذا لم اكن انا حاضرة فاين
كنت انت قال فامر الله جبريل ان
يقلب القصر على من فيه فقلبه

ہو اور وہ نہیں انصاف کرتا کمزور اور زبردست کے
درمیان اور خواہشات کی باتیں کرتا ہے اور آدمی
جو نہ حکم کرے اپنے گھر والوں کو اللہ کی اطاعت کا
اور نہ ان کو دین سکھاوے۔ اور آدمی جو مزدور سے
کام تو کرالے پورا لیکن اس کو مزدوری نہ دے۔
اور آدمی جو ظلم کرے اپنی عورت پر مہر میں
(یعنی نہ دے)

عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ بے شک جب
پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اور کھڑے ہو گئے
اپنے قدموں پر تو انہوں نے آسمان کی طرف منہ
اٹھا کر کہا یا رب کون ہیں وہ لوگ جن کے ساتھ
تو ہے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے مظلوم کے ساتھ یہاں
تک کہ اس کا حق ادا کر دیا جائے اور وہب بن
منبہؓ سے مروی ہے کہ ایک ظالم بادشاہ نے اپنا محل
بہت پختہ بنایا اور ایک غریب عورت نے بھی
اس کے پہلو میں ایک کٹیا سی بنالی چنانچہ ایک دن
وہ جابر بادشاہ آیا اور جب دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ کٹیا
کس نے بنائی ہے بتلایا گیا کہ یہ ایک غریب عورۃ نے
بنائی ہے تو اس نے حکم دیا کہ اس کو گرادو چنانچہ گرادی
گئی پھر جب وہ غریب عورت آئی اور دیکھا تو پوچھا کہ
اس (میری کٹیا) کو کس نے گرایا ہے لوگوں نے کہا کہ
بادشاہ نے گروائی ہے تو اس نے آسمان کی طرف
منہ کر کے کہا یا اللہ جب میں یہاں موجود نہ تو تُو
کہاں تھا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام
کو حکم دیا کہ اس (بادشاہ کے محل) کو الٹا دے بمع

marfat.com

وقیل لما حبس خالد بن برمك و
ولده قال یا ابتی بعد العز صرنا
فی القید والحبس فقال یا بنی دعوة
المظلوم سرت بلیل غفلنا عنها ولم
یغفل الله عنها وکان یزید بن حکیم
یقول ما هبت احدًا قط هیبتی
رجلا ظلمته وانا اعلم انه لا ناصر
له الا الله یقول لی: حسبی الله والله
بینی وبینك.

وحبس الرشید ابا العتاهیة
الشاعر فکتب الیه من السجن
هذین البیتین شعرا:

اما والله ان الظلم شوم
ومازال المسیء هو الظلوم
ستعلم یا ظلوم اذا التقینا
غدًا عند الملیك من الملوم

وعن ۱ ابی امامة قال یجئ
الظالم یوم القیامة حتی اذا کان
علی جسر جهنم لقیه المظلوم وعرفه
ما ظلمه به فما یبرح الذین
ظلموا بالذین ظلموا حتی ینزعوا
ما بایدیهم من الحسنات فان لم یجدوا

اس سے چھین لیے جو کچھ اس میں ہے چنانچہ اس کے محل کو اٹھا دیا۔
اور کہتے ہیں کہ جب خالد برمک کو قید کیا گیا اور اس کا لڑکا
بھی تو لڑکے نے کہا کہ ابّا جی عزت کے بعد قید میں
آگئے تو جواب دیا بیٹا مظلوم کی دعا رات کو چلی اور ہم
اس سے غافل تھے اور اللہ اس سے غافل نہ تھا۔
یزید بن حکیم کہتا تھا کہ میں کسی ایک سے بھی نہیں ڈرتا
ہرگز مثل ڈرنے میرے کے اس مظلوم سے جس کو میں
جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر اس کا کوئی مددگار نہیں
ہے اور کہے مجھے حَسْبِیَ اللہ اور اللہ تیرے اور میرے درمیان ہے۔
اور قید کیا رشید نے ابو العتاہیہ کو جو شاعر
تھا تو اس نے قید خانہ میں سے اس کی طرف یہ
دو شعر لکھ کر بھیجے۔ (شعر)

خبردار ظلم بہت بُرا ہے
اور ہمیشہ بُرا جو ہے ظالم ہے
عنقریب جان لے گا اے ظالم
جب ملیں گے ہم کل بادشاہوں کے بادشاہ کے پاس

ابو امامہ سے مروی ہے کہ آئے گا ظالم قیامت
کے دن یہاں تک کہ جب پلصراط پر آئیگا تو مظلوم
اس کو ملے گا اور بتلائے گا اسکو جو کچھ اس نے ظلم کیا تھا
اس کے ساتھ پس مظلوم اس ظالم کو نہ چھوڑے گا یہاں
تک کہ کھینچ لیگا اس کی نیکیاں جو اس کے پاس
ہوں گی پھر اگر کوئی نیکی نہ رہے گی اس کے پاس تو

۱. رواه الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی امامة مرفوعًا ورواته مختلف
فی توثیقهم قاله المنذری

marfat.com

لهم حسنات حملوا عليهم من سيئاتهم مثل ما ظلموهم حتى يردوا الى الدرك الأسفل من النار۔

وعن (۲) عبد الله بن انيس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر العباد يوم القيامة حفاة عراة غرلا بهما فينادیهم مناد بصوت يسمعه من بعد كما يسمعه من قرب انا الملك الديان لا ينبغي لاحد من اهل الجنة ان يدخل الجنة او احد من اهل النار ان يدخل النار وعنده مظلمة الا ان اقصه حتى اللطمة فما فوقها ولا يظلم ربك احدًا۔ وجاء عن (۳) النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من ضرب سوطا ظلما اقتص منه يوم القيامة ومما ذكر ان كسرى اتخذ مؤدبا لولده يعلمه ويؤدبه حتى اذا بلغ الولد

رکھی جائیں گی اس پر مظلوم کی برائیاں جتنا کہ اس نے سی پر ظلم کیا ہوگا یہاں تک کہ ڈالے گا اسکو دوزخ کے نچلے طبقے میں۔

عبد اللہ بن انیس سے مروی ہے کہ سنا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اٹھیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن اور غیر مختون پھر منادی کرنے والا ندا دے گا ایسی کہ دُور اور نزدیک والے یکساں سُن لیں گے اور منادی یہ ہوگی (منجانب اللہ) کہ میں مَلِکُ الدَّیان ہوں اور نہیں لائق کسی ایک شخص کے لئے کہ جنت یا دوزخ میں داخل ہونا جب تک کہ اس پر کوئی ظلم موجود ہو یہاں تک کہ اس کا بدلہ دلواؤں گا میں حتٰی کہ طمانچہ مارنے کا یا کم وبیش کا اور تیرا رب نہیں ظلم کرتا کسی پر ہم نے کہا یا رسول اللہ کس طرح ہوگا اس حال میں کہ ننگے بدن اور ننگے پاؤں ہوں گے آپ نے فرمایا نیکیوں کے ساتھ اور برائیوں کے ساتھ بدلہ ہوگا اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوڑا

(۱) رواه احمد باسناد حسن قاله المنذری وعزاه ابن القيم فی صواعقه الى ابی يعلى الموصلی فی مسنده والبخاری فی الأدب المفرد والضياء فی المختارة والطبرانی فی المعجم والسنة وغيرهم وحسن اسناده وهو من رواية همام ابن يحيى عن القاسم بن عبد الواحد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر فی رحلته الى الشام الى عبد الله بن انيس فذكره وعلقه خ فی اول صحيحه مجزوما به و فی آخره بلفظ ويذكر عن جابر الخ

(۲) رواه البزار والطبرانی باسناد حسن من حديث ابی هريرة قاله المنذری۔

الغاية في الفضل والأدب استحضره
المؤدب يوما وضربه ضربا شديدا
من غير جرم ولا سبب فحقد الولد
على المعلم الى ان كبر ومات ابوه فتولى
الملك بعده فاستحضر المعلم
وقال له : ما حملك على ان ضربتني
في يوم كذا وكذا ضربا وجيعا من
غير جرم ولا سبب فقال المعلم اعلم
ايها الملك انك لما بلغت الغاية
في الفضل والادب علمت انك
تنال الملك بعد ابيك فاردت ان
اذيقك الم الضرب والم الظلم حتى
لا تظلم احدا فقال جزاك الله خيرا
ثم امر له بجائزة وصرفه .

ومن الظلم اخذ مال اليتيم
وتقدم (١) حديث معاذ بن
جبل حين قال له رسول الله واتق
دعوة المظلوم فانه ليس بينها
وبين الله حجاب وفي رواية (٢)
ان دعاء المظلوم يرفع فوق الغمام
ويقول الرب تبارك وتعالى وعزتي

مارے کسی کو بطور ظلم کے بدلا لیا جائے گا اس سے قیامت
کے دن اور اسی طرح کہا جاتا ہے کہ کسریٰ بادشاہ نے
اپنے بیٹے کے لئے ایک استاد مقرر کیا جو اس کو
پڑھاتا تھا یہاں تک کہ جب وہ لڑکا جوان ہو گیا اور
علم و فضل میں تکمیل کر لی تو استاد نے ایک دن
اس کو بلا کر خوب مارا بغیر کسی جرم کے تو لڑکے نے
یہ بات اپنے دل میں رکھ لی یہاں تک کہ اس کا باپ
مر گیا اور وہ باپ کی جگہ تخت نشین ہوا تو اس نے استاد
کو بلا کر دریافت کیا کہ ہاں جی اس دن جو آپ نے بلا وجہ
مجھے مارا تھا کیا بات تھی ؟ استاد نے جواب دیا کہ
اے بادشاہ میں جانتا تھا کہ عالم اور فاضل بننے
کے بعد اپنے والد کی جگہ تخت نشین بنے گا تو میں
نے چاہا کہ تجھے مار اور ظلم کا مزہ چکھا دوں تاکہ تو
کسی پر ظلم نہ کرے بادشاہ نے کہا خدا تجھے جزا خیر
دے پھر حکم دیا اس کیلئے انعام دینے کا اور رخصت کر دیا
اور یہ ظلم ہے یتیم کا مال کھانا . اور پہلے حدیث
گذر چکی ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ والی کہ فرمایا
اس کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ بچ بدعائے
مظلوم سے کیونکہ اس میں اور اللہ کے درمیان
کوئی حجاب نہیں ہے اور ایک روایت میں
یوں ہے کہ مظلوم کی دعا بادلوں سے اوپر اٹھائی

(١) تقدم قريبا انظر (خ ، م ، د ، س ، من حديث ابن عباس .
(٢) رواها احمد في حديث لأبي هريرة و(ت) وحسنه ، (هـ) ، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما قاله المنذري .

وجلالی لانصرنک ولو بعد حین و
نشدوا شعرًا :

توق دعا المظلوم ان دعاءه
لیرفع فوق السحب ثم یجاب
توق دعا من لیس بین دعائه
وبین الله العالمین حجاب
ولا تحسبن الله مطرحًا له
ولا انه یخفی علیه خطاب
فقد صح ان الله قال وعزتی
لانصرن المظلوم وهو مثاب
فمن لم یصدق ذا الحدیث فانه
جهول والا عقله فمصاب

فصل

ومن اعظم الظلم المماطلة بحق
علیه مع قدرته علی الوفاء لما ثبت
فی الصحیحین ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال مطل الغنی
ظلم وفی روایة لی الواجد ظلم یحل
عرضه وعقوبته ای یحل شکایته
وحبسه.

فصل

ومن الظلم ان یظلم المرأة حقها
من صداقها ونفقتها وکسوتها وهو

جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت وجلال کی قسم کہ میں ضرور مدد کرونگا تیری اگرچہ کچھ دیر کے بعد ہو۔ (اشعار)

بچ تو مظلوم کی بد دعا سے اگر وہ بد دعا کرے
البتہ اُٹھے گی اُوپر بادلوں کے اور پھر قبول ہو جائیگی
بچ تو بد دعا اس کی سے کہ نہیں ہے اس کی
دعا اور اللہ تعالیٰ میں بیچ حجاب (پردہ)
اور ہرگز نہ گمان کر تو اللہ کے متعلق کہ وہ پھینکنے والا
ہے مظلوم کو۔ اور نہ یہ کہ اس پر پوشیدہ ہے کوئی بات
بیشک ثابت ہو چکی ہے یہ بات کہ کہا اللہ نے مجھے اپنی
عزت کی قسم ضرور مدد کرونگا میں مظلوم کی اور وہ بدلہ دلایا
جائیگا۔ اور جو نہ سچا جانے اس حدیث کو پس
بے شک وہ جاہل ہے اور اگر نہ تو پاگل ہے۔

فصل

بڑے مظالم میں سے ہے ڈھیل کرنا اس کے حق میں باوجود قدرت پورا کرنے کے۔ صحیحین میں ثابت ہے بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھیل کرنا ادائیگی حق میں غنی کا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں ہے وسعت والے کیلئے ظلم ہے دیر کرنا ادائیگی حقوق میں حلال ہو جاتی ہے عزت اس کی اور سزا اس کی یعنی جائز ہو جاتی ہے اس کی شکایت کرنا اور بند کرنا۔

اور ارشاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
سستی کرنا غنی کا ظلم ہے حلال ہے اسباب اسکا اور تکلیف دینا اس کو۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

marfat.com

داخل فی قوله صلی الله علیه وسلم لی الواجد ظلم یحل عرضه وعقوبته

وعن ابن مسعود رضی الله عنه قال یؤخذ بید العبد او الامة یوم القیامة فینادی به علی رءوس الخلائق هذا فلان ابن فلان من کان له علیه حق فلیأت الی حقه قال فتفرح المرأة ان یکون لها حق علی ابیها او اخیها او زوجها ثم قرأ (فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون) قال فیغفر الله من حقه ما شاء ولا یغفر من حقوق الناس شیئا فینصب العبد للناس ثم یقول الله تعالی لاصحاب الحقوق ائتوا الی حقوقکم قال فیقول الله تعالی للملائکة خذوا من اعماله الصالحة فاعطوا کل ذی حق حقه بقدر طلبته فلن کان ولیا لله وفضل له مثقال ذرة ضاعفها الله تعالی له حتی یدخله الجنة بها وان کان عبدا شقیا ولم یفضل له شیء فتقول الملائکة ربنا فنیت حسناته وبقی طالبوه فیقول الله خذوا من سیئاتهم فاضیفوها الی سیئاته ثم صك له صکا الی النار ویؤید ذلك ما تقدم

مروی ہے کہ پکڑا جائے گا آدمی قیامت کے دن غلام یا لونڈی کے ہاتھ میں پھر منادی کی جائے گی تمام مخلوقات کے سامنے کہ یہ فلاں بن فلاں ہے جس کا حق ہو اس کے اوپر بس آجائے وہ اپنا حق وصول کرنے کیلئے فرمایا پھر خوش ہوگی عورت جس کا حق ہوگا باپ پر یا بھائی پر یا خاوند پر پھر پڑھا آپ نے فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ یعنی نہ کوئی رشتہ ہوگا آج کے دن اور نہ کوئی پوچھے گا۔

فرمایا پھر معاف فرمادے گا اللہ تعالیٰ اپنے حقوق سے جو چاہیگا اور نہ معاف کرے گا لوگوں کے حقوق سے کچھ بھی پھر کھڑا رہے گا بندہ لوگوں کیلئے سو فرمادے گا اللہ تعالیٰ حقوق والوں کو کہ آؤ اپنے حقوق کیطرف پھر کہے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہ اس کی نیکیاں لیکر صاحب حق کو بقدر اُن کے مطالبہ کے دیدو پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہوگا اور اگر بچ گئی اس کی نیکی تھوڑی سی بھی تو بڑھا دے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہاں تک کہ داخل کردے گا اس کو جنت میں اور اگر ہوگا وہ بدبخت اور نہ بچی اس کی کوئی نیکی تو کہیں گے فرشتے اے ہمارے پروردگار ختم ہو چکی ہیں اس کی نیکیاں اور حقوق طلب کرنے والے ابھی باقی ہیں پھر حکم دیگا باری تعالیٰ کہ ان کی برائیاں لیکر اس کے اوپر ڈال دو۔ پھر دوزخ میں پھینک دو۔

اور تائید کرتی ہے اس کی وہ جو پیشتر گذر چکی ہے حدیث پاک نبی پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ نے فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ مفلس کون

(۱) من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتدرون من المفلس فذکر ان المفلس
من امتہ من یأتی یوم القیامۃ
بصلاۃ وزکاۃ وصیام ویاتی
وقد شتم ھذا وضرب ھذا
واخذ مال ھذا فیؤخذ لھذا من
حسناتہ ولھذا من حسناتہ فان فنیت
حسنتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ
من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح
فی النار"

فصل

ومن الظلم ان یستاجر اجیرا او
انسانا فی عمل ولا یعطیہ اجرتہ
لما ثبت فی صحیح البخاری ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، قال
یقول اللہ تعالی وثلاثۃ انا خصمھم
یوم القیامۃ ومن کنت خصمہ
خصمتہ :-
رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع
حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر
اجیرا فاستوفی منہ العمل ولم
یعطہ اجرتہ ، وکذلک اذا ظلم

ہے ؟ پھر آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت
کا مفلس وہ ہے جو آوے قیامت کے دن ساتھ
نماز کے زکوٰۃ کے روزہ کے اور آوے اس حال
میں کہ کسی کو گالی دی ہو اور کسی کو مارا تھا اور کسی
کا مال کھایا تھا پھر لی جائیں گی اس کی نیکیاں اس
سے پھر اگر نیکیاں ختم ہو گئیں پیشتر ازیں کہ پورا
کیا جائے ہر ایک کا حق تو اُن کی برائیاں اس پر رکھ
کر دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

فصل

اور مظالم میں سے یہ بھی ہے کہ مزدوری کرا دے
مزدور سے یا کسی آدمی سے کسی کام میں اور نہ دے
اس کو اس کی اُجرت (مزدوری) اس لئے ثابت
ہے صحیح بخاری میں کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے کہ ارشاد ہے باری تعالیٰ کا کہ میں تین آدمیوں
کی طرف سے جھگڑوں گا قیامت کے دن اور
جس کی طرف سے میں جھگڑوں گا میں غالب ہونگا۔
۱ ایک وہ آدمی جو امن دے میرے نام سے پھر
دھوکا کرے اور ۲ دوسرا وہ جو بیچے آزاد آدمی کو پھر
کھا گیا اس کے پیسے اور ۳ تیسرا وہ جو مزدور سے پوری
مزدوری کرائے اور اس کو اُجرت مزدوری کی نہ

(۱) تقدم قریبا رواہ مسلم ، ت من حدیث ابی ھریرۃ

marfat.com

يهوديًا او نصرانيًا او نقصه او كلفه
فوق طاقته او اخذ منه شيئًا بغير
طيب نفسه فهو داخل في قوله تعالى
انا حجيجه او قال انا خصمه يوم القيامة
ومن ذلك ان يحلف على دين في ذمته
كاذبًا فاجرا لما ثبت في الصحيحين
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من اقتطع حق امرئ مسلم
بيمينه فقد اوجب الله له النار
وحرم عليه الجنة قيل يا رسول الله
وان كان شيئًا يسيرا قال وان كان
قضيبا من اراك .

تخف القصاص غدا اذا وفيت ما
كسبت يداك اليوم بالقسطاس
في موقف ما فيه الا شاخص
او مهطع او مقنع للراس
اعضاؤهم فيه الشهود وسجنهم
نار وحاكمهم شديد الباس
ان تمطل اليوم الحقوق مع الغنى
فغدا تؤديها مع الافلاس

وقد روى انه لا اكره للعبد
يوم القيامة من ان يرى من يعرفه
خشية ان يطالبه بمظلمة ظلمه بها
في الدنيا كما قال النبي صلى الله عليه
وسلم .

دے۔ اور اسی طرح اگرچہ ظلم کرے یہودی پر یا نصرانی پر یا کم مزدوری دی یا زیادہ تکلیف دی اس کو اس کی طاقت سے یا اس سے لی کوئی چیز بغیر اس کی دلی رضامندی اُس کی کے۔ پس وہ داخل ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں کہ میں جھگڑوں اس کی طرف سے یا فرمایا میں اس کی طرف سے جھگڑنے والا ہوں گا قیامت کے دن۔ اور اسی طرح جو شخص قسم کھالے قرضہ کے بارہ میں جھوٹی ثابت ہے صحیحین میں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کاٹے حق کسی مسلمان کا ساتھ جھوٹی قسم کے پس اللہ تعالیٰ واجب کر دیتا ہے اس کے لئے آگ اور حرام کرتا ہے اس پر جنت کو اور کہا گیا ہے اگرچہ ذرا سی چیز بھی ہو یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اگرچہ ہو برابر ٹہنی درخت پیلو کے۔

(اشعار)

پس ہلکا کر بدلہ کو کل کیلئے جبکہ پورا دیا جائے گا تو انصاف کے ساتھ جو کچھ تو نے کمایا آج کے دن۔

اور ایسے مَوقف میں نہیں ہوگا ایک بھی بجز آنکھ نیچی کرنیوالے کے اور گردن نیچے کرنیوالے کے اور سر نیچے کرنے والے کے ــــ اُن کے اعضاء اس روز گواہ ہوں گے اور ان کا قید خانہ آگ ہوگا اور ان کا حاکم سخت قوت والا ہے ــــ اگر ڈھیل کرتا ہے تو آج کے دن ادائے حقوق میں باوجود طاقت کے پس کل ادا کرے گا تو ان کو ساتھ تنگی کے۔

اور تحقیق روایت کیا گیا ہے کہ بیشک نہیں جبر کیا جائے گا

(١) لتؤدن الحقوق الى اهلها يوم القيامة حتى يقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء، وقال صلى الله عليه وسلم (٢) ومن كانت عنده مظلمة لاخيه من عرضه او من شيئ فليتحلل منه اليوم من قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته و ان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه ثم طرح فی النار وروی عبد الله بن ابی الدنيا بسنده الى ابی ایوب (٣) الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال، اول من يختصم يوم القيامة الرجل وامرأته والله ما يتكلم لسانها و لكن يداها ورجلاها يشهدان عليها بما كانت تعنت لزوجها فی الدنيا ويشهد على الرجل يده ورجله بما كان لزوجته من خير او شر ثم يدعى بالرجل وخدمه مثل ذلك فما يوخذ منهم دوانيق

آدمی سے قیامت کے دن اس بات سے کہ دیکھے اس آدمی کو جس کو وہ پہچانتا ہو بوجہ خوف اس کے کہ وہ مطالبہ کرے گا اس سے اپنے حق کا جو دُنیا میں ظلم کیا تھا۔

جس طرح فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور ادا کئے جائیں گے حقوق اُن کے اہل کی طرف قیامت کے دن حتیٰ کہ بکری سینگ والی سے بغیر سینگ والی کو اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس ہو کوئی چیز اپنے بھائی کی (لی ہوئی) بطور ظلم کے سامان یا کوئی اور چیز تو اس کو چاہیئے کہ آج حلال کرالے اس سے قبل کہ نہ ہوگا۔ اس کے لئے کوئی دینار نہ درہم اگر ہوگا کوئی نیک عمل تو لیا جائیگا اس سے بقدر ظلم کے اور اگر کوئی نیکی نہ ہوئی تو اس کے صاحب کے گناہ لیکر اس پر رکھ دئے جائیں گے پھر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور روایت کیا عبد اللہ بن ابی الدنیا نے ابواب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیشک فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلا جو جھگڑا کریگا۔ قیامت کے دن مرد اور عورت۔ اور خدا کی قسم نہ بولے گی زبان اس کی لیکن بولیں گے ہاتھ اور پاؤں گواہی دینگے اس عورت پر ساتھ اس کے جو سختی کرتی

(١) رواه مسلم، ت من حديث ابی هريرة رضی الله عنه

(٢) رواه البخاری والترمذی من حديث ابی هريرة قاله المنذری فی ترغيبه

(٣) الطبرانی فی مسنده عن عبد العزيز الليثی وهو ضعيف ووثقه سعيد بن منصور وقال كان مالك يرضاه اه مجمع الزوائد (١).

ولا قراريط ولكن حسنات هذا الظالم
تدفع الى هذا المظلوم وسيئات
هذا المظلوم تحمل على هذا الظالم
ثم يؤتى بالجبارين فى مقامع من
حديد فيقال سوقوهم الى النار وكان
شريح القاضى يقول سيعلم الظالمون
حق من انتقصوا ان الظالم ينتظر
العقاب والمظلوم ينتظر النصر والثواب
وروى انه اذا اراد الله بعبده خيرا
سلط الله عليه من يظلمه ، ودخل
طاؤس اليمانى على هشام بن عبد الملك
فقال له اتق الله يوم الاذان قال هشام
وما يوم الاذان قال قوله تعالى (فَاَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ) فصعق هشام فقال طاؤس
هذا ذل الصفة فكيف بذل المعاينة؟
يا راضيا باسم الظالم كم عليك من
المظالم ؟ السجن جهنم ، والحق الحاكم !

(فصل)

فى الحذر من الدخول على الظلمة
ومخالطتهم ومعونتهم قال الله تعالى
(وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ
النَّارُ) والركون ههنا السكون الى
الشيء والميل اليه بالمحبة قال ابن

تھی اپنے خاوند پر دُنیا میں اور گواہی دینگے اُس مرد پر اس کے ہاتھ اور پاؤں ساتھ اس کے جو اس نے اپنی بیوی کے حق میں کی ہوگی بھلائی یا بُرائی سے پھر بلایا جائیگا مرد اور اس کے خادم کو اسی طرح نہ لیا جائیگا اس سے سونا چاندی لیکن نیکیاں اس ظالم کی دی جائیں گی مظلوم کو اور گناہ مظلوم کے ظالم کو پھر لایا جائے گا سختی کرنے والے فرشتوں کے پاس جن کے پاس گرز ہوں گے لوہے کے پھر کہا جائیگا ہانکو ان کو دوزخ کی طرف قاضی شریح کہتے تھے عنقریب معلوم ہو جائیگا ظالموں کو یہاں تک کہ بدلہ جائیگا ان سے بیشک ظالم انتظار کرتے ہیں عذاب کا اور مظلوم انتظار کر رہا ہے مدد کی اور ثواب کی۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ بیشک جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے بھلائی کا تو مسلط کرتا ہے اس پر اسکو جو ظلم کرے اس پر۔ طاؤس یمانی ہشام بن عبد الملک کے پاس گئے اور کہا کہ ڈر اللہ تعالیٰ سے یوم الاذان سے ہشام نے کہا کہ یوم الاذان کیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اِنَّ لعنة الله على الظالمين پھر بیہوش ہو گیا ہشام اور کہا طاؤس نے یہ ذلت تو ہے اس کی تعریف سننے سے کیسی ذلت ہوگی بوقت معائنہ کے؟ اے راضی ہونیوالے ساتھ نام ظالم کے کسقدر ہوں گے تیرے ذمہ مظالم۔

فصل: ظالموں کے پاس جانے اور میل ملاپ کرنے اور اُنکی مدد کرنے سے بچنا چاہیئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہ جھکو تم اُن لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا ورنہ

عباس رضی اللہ عنہما لا تمیلوا کل
المیل فی المحبة ولین الکلام والمودة
وقال السدی وابن زید لا تداھنوا
الظلمة ، قال عکرمة ھو ان یطیعھم
ویودھم وقال ابو العالیة لا ترضوا
باعمالھم (فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ) فیصیبکم
لفحھا (وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اَوْلِيَاءَ) وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما
ما لکم من مانع یمنعکم من عذاب اللہ
(ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ) لا تمنعون من
عذابہ وقال تعالیٰ (اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ) ای اشباھھم
وامثالھم واتباعھم وعن (۱) ابن
مسعود رضی اللہ عنہ قال : قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سیکون امراء یغشاھم غواش او
حواش من الناس یظلمون ویکذبون
فمن دخل علیھم وصدقھم بکذبھم
واعانھم علی ظلمھم فلیس منی و
لست منہ ومن لم یدخل علیھم
ولم یعنھم علی ظلمھم فھو منی وانا
منہ ، وعنہ

پکڑے گی تم کو آگ ۔ ابن عباسؓ نے فرمایا نہ میلان کرو پورا میلان کرنا محبت میں نرم کلامی میں اور دوستانے وغیرہ میں ۔

کہا سُدی اور ابن زید نے کہ ظالم کے ساتھ نرمی نہ کرو اور عکرمہ نے کہا وہ اُنکی اطاعت کرنا اور ان سے دوستی کرنا مراد ہے اور ابو العالیہ نے کہا نہ راضی ہوں اُن کے اعمال سے ۔ فتمسکم النار کا مطلب کہ پہنچے گی تم کو تکلیف اُس کی ۔ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے عذاب سے تم کو کوئی روکنے والا نہ ہوگا اور اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکو گے ۔ قال تعالیٰ ۔ جمع کئے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہوگا اور ان کی مثال (جو پہلے گذر گئے)

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب اُمراء ہوں گے جو ڈھانک لیگی اُن کو دھوکا دہی لوگوں کی ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے پس جو شخص اُن کے پاس آئے اور اُن کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور اعانت کی ان کے ظلم کرنے پر پس وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں (یعنی خارج از امت ہے) اور جو شخص نہ جائے اُن کے پاس اور نہ اعانت کرے ان کے ظلم کرنے کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور انہیں سے روایت ہے ، فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مدد کرے ظالم کی مسلط کیا جاویگا اس پر ۔

(۱) رواہ احمد وابو یعلی وابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابی سعید الخدری
لا ابن مسعود کما فی المنذری فلعل ھذا من خطأ النساخ

marfat.com

(١) رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من اعان ظالما سلط
علیہ. وقال سعید بن المسیب رحمہ
اللہ ولا تملؤا اعینکم من اعوان الظلمۃ
الا بانکار من قلوبکم لئلا تحبط
اعمالکم الصالحۃ، وقال مکحول
الدمشقی: ینادی مناد یوم القیامۃ
این الظلمۃ واعوانہم فما یبقی احد
مد لہم حبراً او حبر لہم دواۃ او بری
لہم قلماً فما فوق ذلک الا احضر
معہم فیجمعون فی تابوت من نار
فیلقون فی جہنم۔ وجاء رجل خیاط
الی سفیان الثوری فقال انی رجل اخیط
ثیاب السلطان هل انا من اعوان الظلمۃ؟
فقال سفیان بل انت من الظلمۃ انفسہم
ولکن اعوان الظلمۃ من یبیع منک
الابرۃ والخیوط:

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال، اول من یدخل النار
یوم القیامۃ السواطون الذین یکون
معہم الاسواط یضربون بہا الناس
بین یدی الظلمۃ، وعن ابن عمر
رضی اللہ عنہما قال: الجلاوزۃ والشرط

سعید بن مسیب نے فرمایا نہ بھرو اپنی آنکھیں ظالم
کے امدادیوں سے مگر ساتھ انکار کے اپنے دلوں سے
تاکہ نہ حبط ہو جائیں تمہارے اعمال صالح اور مکحول دمشقی
نے کہا منادی کرنے والا ندا دیگا۔ قیامت کے دن کہ
کہاں ہیں ظالم اور ان کے امدادی پس نہ رہیگا کوئی
باقی جس نے ان کے واسطے قلم بنادی ہو دوات یا
سیاہی دی ہو یا اس سے اوپر کوئی چیز۔ مگر حاضر کی جائے
گی ان کے ساتھ پھر آگ کی صندوق میں اکٹھا کر کے دوزخ
میں پھینک دیئے جائیں گے۔ اور ایک درزی سفیان
ثوری کے پاس آیا اور کہا کہ میں بادشاہ کے کپڑے
سیتا ہوں کیا میں بھی ظالم کے امدادیوں میں سے ہوں؟
سفیان ثوری نے فرمایا بلکہ تو تو ظالموں میں سے ہے۔
اور امدادی ظالم کے وہ ہیں جو تیرے پاس سوئی اور
دھاگہ بیچتے ہیں۔

اور تحقیق روایت کیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا آپ نے اول وہ شخص جو دوزخ میں داخل ہوگا
قیامت کے دن وہ سواط ہوں گے اور وہ وہ لوگ
ہیں جن کے پاس کوڑے ہوتے تھے جن سے لوگوں کو
مارتے تھے ظالموں کے سامنے (یعنی جلاد وغیرہ) اور
ابن عمر سے روایت ہے کہ ظالم کے امدادی اور پولیس
والے جہنم کے کتے ہونگے قیامت کے دن۔ روایت کی
گئی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو وحی کی تھی کہ بنی اسرائیل سے فرمادیں کہ میرا ذکر نہ

(١) عزاہ السیوطی فی جامع الصغیر الی ابن عساکر عن ابن مسعود
واشار الی ضعفہ

كلاب النار يوم القيامة۔ الجلاوزة : اعوان الظلمة .

وقد روی ان الله تعالی اوحی الی موسی علیه السلام ان مر بنی اسرائیل ان لا یتلوا من ذکری فانی اذکر من ذکرنی وان ذکری ایاهم ان العنهم ، وفی روایة فانی اذکر من ذکرنی منهم باللعنة (۱)

وجاء عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال : لا یقف احدکم فی موقف یضرب فیه رجل مظلوم فان اللعنة تنزل علی من حضر ذلک المکان اذا لم یدفعوا عنه"

وروی (۲) عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال . اتی رجل فی قبره فقیل له انا ضاربوک مائة ضربة فلم یزل یتشفع الیهم حتی صاروا الی ضربة واحدة فضربوه فالتهب القبر علیه نارًا فقال لم ضربتمونی هذه الضربة فقالوا انک صلیت صلاة بغیر طهور

کریں کیونکہ یاد کرتا ہوں میں جو مجھے یاد کرے اور میری یاد ان کے لئے لعنت کرتا ہے اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسی جگہ نہ ٹھہرے جہاں مظلوم مارا جا رہا ہو۔ بے شک ایسے مکان میں ٹھہرنے والوں پر لعنت اترتی ہے جبکہ نہ روکیں اس کو

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک آدمی کو قبر میں لایا گیا۔ پھر کہا گیا اس سے کہ تجھ کو سو کوڑے ماریں گے ہم تو اس نے بہت کچھ منت سماجت کی حتیٰ کہ ایک کوڑا مارا انہوں نے تو بھڑک اٹھی اس کی قبر پر آگ پھر اس نے کہا کہ مجھے کیوں مارتے ہو تو انہوں نے کہا تو نے بغیر طہارت کے نماز پڑھی تھی اور ایک مظلوم پر سے گذرا تھا اور اس کی مدد نہ کی تھی پس یہ حال ہے اس کا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی مدد نہ کرنے پر تو کیا حال ہوگا خود ظالم کا ؟

اور صحیحین سے ثابت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ فرمایا آپ نے اپنے بھائی ظالم اور مظلوم کی مدد کرو عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد کروں ظالم کی مدد کس طرح کروں ؟ آپ نے فرمایا روک اس کو ظلم کرنے سے یہ ہے مدد ظالم کی !

(۱) رواه الطبرانی باسناد حسن من حدیث ابن مسعود مبلفظ یقتل فیه رجل ظلما الخ اھ ترغیب

(۲) رواه الطبرانی من حدیث ابن عمر وفی سنده یحیی بن عبد الله البابلی وهو ضعیف قاله فی مجمع الزوائد ورواه وعزاه فی الترغیب الی کتاب التوبیخ لابی الشیخ ابن حبان واشار لضعفه۔

marfat.com

ومررت برجل مظلوم فلم تنصره،
فهذا حال من لم ينصر المظلوم مع
القدرة على نصره فكيف حال
الظالم!؟

وقد ثبت فى الصحيحين
(١) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
انه قال: انصر اخاك ظالمًا او مظلومًا
فقال يا رسول الله انصره اذا كان
مظلومًا فكيف انصره اذا كان ظالمًا؟
قال تمنعه من الظلم فان ذلك نصره"
ومما حكى قال بعض العارفين:
رأيت فى المنام رجلا ممن يخدم
الظلمة والمكاسين بعد موته
بمدة فى حالة قبيحة فقلت له
ما حالك؟ قال شر حال فقلت الى اين
صرت؟ قال الى عذاب الله قلت فما
حال الظلمة عنده؟ قال: شر حال
اما سمعت قول الله عزوجل (وسيعلم
الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون)
ومما حكى قال بعضهم: رأيت رجلا
مقطوع اليد من الكتف وهو ينادى
من رآنى فلا يظلمن احدًا فتقدمت
اليه فقلت له يا اخى ما قصتك؟

حکایت

ایک عارف نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص کو جو کہ ظالم کا خادم تھا اور مکاس تھا (یعنی ٹیکس وصول کرنے والا) بعد اس کے مرنے کچھ عرصہ کے بعد بہت بری حالت میں میں نے کہا کہ کیا حال ہے تیرا؟ اس نے کہا بہت ہی برا حال ہے میں نے کہا کہاں گیا تو اس نے کہا عذاب الٰہی کی طرف پھر میں نے اس ظالم کے متعلق دریافت کیا جس کے پاس یہ رہتا تھا اس نے کہا اس کا بہت برا حال ہے کیا تو نے نہیں سنا ارشاد باری تعالیٰ وسیعلم الذین الآیۃ

حکایت دیگر ۔ اور کسی عارف نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا کندھے سے ہاتھ کٹا ہوا تھا اور پکار رہا تھا کہ جو مجھے دیکھے ہرگز نہ ظلم کرے کسی پر میں اس کے قریب گیا اور پوچھا کہ اے بھائی کیا قصہ ہے اس نے کہا بھائی یہ عجیب قصہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں ایک ظالم کا یار تھا میں نے ایک دن ایک شکاری کے پاس مچھلی دیکھی جو اس نے شکار کی تھی مجھے بڑی پسند آئی میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ یہ مچھلی مجھے دیدے اس نے کہا میں نہیں دیتا میں تو اس کو بیچوں گا تاکہ کچھ گذر ہو جائے

(١) خ من حديث انس ومسلم من حديث جابر قاله المنذرى

قال یا أخی قصة عجیبة وذلك انی کنت
من اعوان الظلمة فرأیت یوم صیاداً
وقد اصطاد سمكة كبيرة فاعجبتني
فجئت اليه فقلت اعطني هذه السمكة
فقال لا اعطيكها انا اخذ بثمنها قوتاً
لعيالي فضربته واخذتها منه قهراً و
مضيت بها قال فبينا انا امشي بها
حاملها اذا عضت على ابهامي عضة
قوية فلما جئت بها الى بيتي والقيتها
من يدي ضربت على ابهامي والمتني
المًا شديدًا حتى لم انم من شدة الوجع
والالم وورمت يدي فلما اصبحت اتيت
الطبيب وشكوت اليه الألم فقال
هذه مبدء الاكلة اقطعها والا تقطع
يديك فقطعت ابهامي ثم ضربت
على يدي فلم اطق النوم ولا القرار من شدة
الألم فقيل لي اقطع كفك فقطعته
وانتشر الألم الى الساعد والمني المًا
شديدًا ولم اطق القرار وجعلت استغيث
من شدة الألم فقيل لي اقطعها الى المرفق
فقطعتها فانتشر الألم الى العضد وضربت
على عضدي اشد من الالم الاول
فقيل اقطع يدك من كتفك والاسرى
الى جسدك كله فقطعتها فقال لي
بعض الناس ما سبب المك فذكرت

میرے بال بچے کا. تو میں نے اس کو مارا اور اُس سے
مچھلی چھین لی زبردستی کر کے چنانچہ اس کو لیکر جا رہا
تھا کہ اس مچھلی نے میرے انگوٹھے کو کاٹا بڑے زور
سے جب میں گھر آیا تو اس کو پھینک دیا اور اس کے
کاٹنے سے مجھے سخت درد ہوا یہاں تک کہ نہ سویا میں
رات بھر بوجہ شدت درد کے اور سوج گیا ہاتھ صبح کو
طبیب کے پاس گیا اور اپنے درد کا تبلایا تو اس نے کہا
کہ ابھی ابتدا ہے اس پھوڑے کی اگر اس کو نہ کاٹا گیا
تو پورا ہاتھ کاٹنا پڑے گا چنانچہ اس نے میرا انگوٹھا کاٹ
دیا پھر درد شروع ہو گیا پورے ہاتھ میں جس کی وجہ سے
نہ تو مجھے نیند آتی نہ آرام بوجہ شدۃ درد کے پھر مجھے
طبیب نے کہا کہ اب تو پورا ہاتھ ہی کاٹنا پڑیگا چنانچہ
کاٹ دیا اس نے پورا ہاتھ اور پھیل گئی تکلیف کلائی
تک اور سخت درد ہوا اور بے قراری میں نے شدت
درد کی فریاد کی تو کاٹ ڈالا اس نے کہنی سے پھر پھیل
گیا درد کندھے تک اور سخت درد ہوا تو اس نے کہا کہ کندھے
سے ہاتھ کاٹونگا ورنہ تو پورے جسم میں سرایت کر جائیگی
زہر اس کی چنانچہ کندھے ہی سے کاٹ ڈالا مجھ سے بعض
لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ درد کیوں ہو گیا تھا تو میں
نے وہ مچھلی والا واقعہ بیان کر دیا تو مجھے انہوں نے کہا کہ تو
لوٹ جاتا پہلی ہی مرتبہ جبکہ درد شروع ہوا تھا مچھلی والے
کے پاس اور معاف کروا لیتا اس سے اور راضی کر لیتا تو تیرا
یہ بازو نہ کٹتا اب بھی اس کے پاس جا کر اس کو راضی کر لے
پیشتر ازیں کہ پورے بدن میں زہر پھیل جائے چنانچہ میں
پورے شہر میں گھوما اور اس کو تلاش کیا اور اس کے قدموں

marfat.com

قصة السمكة فقال لی لو کنت رجعت فی اول ما اصابك الألم الی صاحب السمكة واستحللت منه وارضيته لما قطعت من اعضائك عضواً فاذهب الآن اليه واطلب رضاه قبل ان يصل الألم الی بدنك قال فلم أزل اطلبه فی البلد حتی وجدته فوقعت علی رجليه اقبلها وابكی وقلت له يا سيدی سألتك بالله الا ما عفوت علی فقال لی من انت قلت انا الذی اخذت منك السمكة غصبا وذكرت ما جری واريته يدی فبكی حين رآها ثم قال يا اخی قد احللتك منها لما قد رايته بك من هذا البلاء فقلت يا سيّدی بالله هل كنت قد دعوت علی لما اخذتها قال نعم قلت اللهم ان هذا تقوی علیّ بقوته علی ضعفی ما رزقتنی ظلما فأرنی قدرتك فيه فقلت يا سيدی قد اراك الله قدرته فی وانا تائب الی الله عزوجل عما كنت عليه من خدمة الظلمة ولا عدت اقف لهم علی باب ولا اكون من اعوانهم ما دمت حيا ان شاء الله وبالله التوفيق"

(موعظة)

اخوانی كم اخرج الموت نفساً من

پر گر گیا اور رویا اور اس کو کہا کہ اے سردار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ خدا کیلئے مجھے معاف کر دے اس نے مجھے کہا کہ تُو کون ہے؟ میں نے کہا میں وہ ہوں کہ تجھ سے زبردستی مچھلی چھین لی تھی اور پُورا قصہ بعد کا سنایا اور اپنا ہاتھ بھی اس کو دکھایا تو وہ رو پڑا جب اس نے میرے ہاتھ کو دیکھا تو کہا اے بھائی میں نے تجھے معاف کر دیا ہے بوجہ اس کے جو کچھ میں نے دیکھا ہے تیرے ساتھ ہوا. میں نے اس کو کہا کہ اے سردار کیا تو نے بددعا کی تھی میرے حق میں جب میں نے تجھ سے مچھلی چھینی تھی؟ اس نے کہا ہاں میں نے کہا تھا یا اللہ بیشک یہ طاقت ور ہے جس نے مجھ کمزور پر زیادتی کی ہے اس چیز پر جو تُو نے مجھے روزی کے طور پر دی تو دکھا تو اپنی قدرت اس میں۔ میں نے کہا اے سردار بیشک دکھلائی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت مجھے میرے معاملہ میں اور توبہ کرتا ہوں میں اللہ کیطرف اس سے جو میں خدمت کر چکا ہوں ظالم کی اور نہیں اعادہ کروں گا جو کھڑا ہوں اس کے دروازے پر اور نہ اس کا معاون بنوں گا جب تک زندہ رہوں گا انشاء اللہ وباللہ التوفیق۔

موعظت

اے بھائی موت نے کتنے نفوس گھروں سے نکالے ہیں جو نہیں پھرتے اور کتنے اتارے ہیں وجود ایسے پڑوس میں جس کے پڑوسی نہیں تھے اور کتنی

marfat.com

دارها لم يدارها وكم انزل اجسادًا بجارها لم يجارها وكم اجرى العيون كالعيون بعد قرارها شعرًا :

یا معرضا لوصال عیش ناعم
ستصد عنه طائعًا او کارها
ان الحوادث تزعج الاحرار عن
اوطانها والطیر عن اوکارها

این من ملك للمغارب والمشارق وعمر النواحی وغرس الحدائق و نال الأمانی ورکب العوائق صاربه من داره غراب بین ناعق، وطرقه فی لهوه افظع طارق وزجرت علیه رعود وصواعق، وحل به ما شیب بعض المفارق، وقلاه الحبیب الذی لم یفارق، وهجره الصدیق والرفیق الصادق، ونقل من جوار المخلوقین الی جوار الخالق نازله والله الموت فلم یحاشه، واذله بالقهر بعد عز جاشه وابدل له خشن التراب بعد لین فراشه وخرقه الدود فی قبره کتمزیق قماشه وبقی فی ضنك شدید من معاشه وبعد عن الصدیق فکانه لم یماشه، ما نفعه والله الاحتراز، ولا ردت عنه الرکاز، ملی ضره من السزاد الاعوان، وصار والله عبرة للمجان

آنکھیں چلائیں چشموں کی طرح بعد قرار کے۔

(شعر)

اے منہ موڑنے والے بوجہ اچھی عیش کے عنقریب پھیرا جائیگا تو اس سے خوشی سے یا ناخوشی سے۔ حوادثات بے وطن کر دیتی ہیں آزادوں کو اپنے وطن سے اور پرندوں کو اپنے آشیانوں سے۔

کہاں ہیں وہ جو مالک تھے مشرق اور مغرب کے اور آباد کیا کنارے دنیا کے اور باغات لگائے اور پہنچے اپنے مقاصد میں اور سوار ہوئے اچھی سواریوں پر۔ لے گیا ان کو اپنے گھر سے جدائی کا بولنے والا کوا اور چلایا اس کو اس کی خواہشات میں بُرے چلانے والے نے اور پڑی اُن پر رعد و صواعق اور اُتریں اُن پر وہ جنہوں نے اس کے بالوں کو سفید کر دیا۔ اور جدا کر دیا اس نے اس دوست کو جو جُدا نہیں ہوتا تھا اور علیحدہ ہوگیا اس سے دوست اور لے گیا اس کو مخلوقات کے پاس سے اللہ کے پاس۔ اُتری اس پر موت خدا کی قسم اس نے نہ پرواہ کی اور ذلیل کیا اس کو موت نے زبردستی سے بعد عزت کے۔ اور بدل دیا اس کی موت نے قبر کا سخت فرش بعد نرم بستر کے اور پھاڑ دیا اس کو کیڑوں نے قبر میں مثل پھٹ جائے کپڑے کے اور باقی رہا بیچ تنگ زندگی کے اور دور ہوگیا اپنے دوست سے گویا وہ اس کے ساتھ کبھی نہیں رہا اور نہ نفع دیا اس کو خدا کی قسم احتیاط نے اور نہ لوٹایا اس کی طرف خزانہ بلکہ نقصان دیا اس کو سامان نے اور ساتھیوں نے۔ ہو گیا خدا کی قسم عبرت

marfat.com

وقطع شاسعا من السبل الا وفاة
وبقى رهينا الايدرى اهلك ام فاز
وهذا الك بعد ايام، وما انت فيه
الان احلام ودنياك لا تصلح وما
سمعت ستراه غدا على التمام، و
يقع لى ولك، ويحك اما يؤثر فيك
هذا الكلام؟

جانے والوں کے لئے اور قطع کئے اس نے دور دراز کے راستے جنگلوں کے. اور پابند ہے نہیں معلوم ہوسکتا کہ کامیاب ہے یا ناکام. اور یہ تیرے لئے بھی ہے کچھ دنوں کے بعد اور نہیں ہے تو اس کے لئے فکر مند اور تیری دُنیا تیرے لیے خیر کا ذریعہ نہیں بنیگی اور نہیں سُنا تو نے عنقریب دیکھے گا تو کل پورا پورا اور یہ تیرے لئے بھی اور میرے لئے بھی ہونیوالا ہے خدا تجھے سمجھ دے یہ بات تیرے اندر اثر نہیں کرتی؟ (اللہ تعالیٰ ہدایت فرما دے)

الكبيرة السابعة والعشرون: المكاس

وهو داخل فى قوله تعالى: (إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) و المكاس من اكبر اعوان الظلمة بل هو من الظلمة انفسهم فانه ياخذ مالا يستحق ويعطيه لمن لا يستحق، و لهذا قال النبى صلى الله عليه وسلم، المكاس لا يدخل الجنة، وقال صلى الله عليه وسلم، لا يدخل الجنة صاحب مكس، رواه ابو داود، وما ذاك الا لانه يتقلد مظالم العباد و من اين للمكاس يوم القيامة ان يؤدى للناس ما اخذ منهم انما ياخذ من حسناته ان كان له حسنات وهو داخل

(محصول وصول کرنے والا)

الزام تو ان پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور فساد اُٹھاتے ہیں ملک میں ناحق۔ ان لوگوں کے لیے عذاب دردناک ہے۔ (شوریٰ)

مکاس. ظالم کے بڑے مددگار نیوالوں سے ہے بلکہ وہ ظلم کرنیوالے ہیں اپنے نفسوں پر اس لیے کہ وہ لیتا ہے وہ چیز جس کا اس کو حق نہیں اور دیتا ہے اس کو جس کا مستحق نہیں وہ۔ پس فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مکاس جنت میں نہیں جائے گا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس (ابو داؤد) اور نہیں ہے یہ ایسے ہے کہ لوگوں کے مظالم اس کے گلے میں ڈالے جائینگے کہاں ہوگا مکاس کے لیے قیامت کے دن جو ادا کرے حقوق لوگوں کے جو لیا اُن سے بجز اسکے لینگے نیکیاں اگر وہ بھی ہوئیں تو۔ اور وہ داخل ہے

في قوله (۱) النبي صلى الله عليه وسلم
اتدرون من المفلس قالوا يا رسول الله
المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع
قال ان المفلس من امتي من ياتي بصلاة
وزكاة وصيام وحج ويأتي وقد شتم
هذا وضرب هذا واخذ مال هذا
فيؤخذ لهذا من حسناته وهذا
من حسناته فان فنيت حسناته
قبل ان يقضي ما عليه اخذ من
سيئاتهم فطرحت عليه ثم طرح في
النار"

وفي حديث المرأة التي طهرت
نفسها بالرجم لقد تابت توبة لو تابها
صاحب مكس لغفر له او لقبلت منه
والمكاس من فيه شبه من قاطع الطريق
وهو من اللصوص وجابي المكس وكاتبه
وشاهده وآخذه من جندي وشيخ
وصاحب رواية شركاء في الوزر
آكلون للسحت والحرام وصح ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال، لا يدخل الجنة لحم نبت من
السحت النار اولى به" والسحت
كل حرام قبيح الذكر يلزم منه العار،

ارشاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں فرمایا کیا جانتے ہو تم
کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ!
مفلس وہ ہے کہ اس کے پاس پیسہ ہو نہ کوئی
سامان! آپ نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ
ہے جو آئیگا ساتھ نماز کے، روزہ کے، حج
کے اور گالی دی اس کو اور مارا اس کو اور مال لیا
اس سے پس لی جائیں گی اس سے اس کی نیکیاں
اگر ختم ہو گئیں۔ نیکیاں قبل از یں کہ پورے کئے
جائیں حقوق لوگوں کے تو ان کی برائیاں لے کر
اس پر رکھ کر دوزخ میں پھینک دیا جائیگا

—٭—

اور ایک حدیث پاک میں آیا ہے۔ وہ عورت
جس نے پاک کیا اپنے نفس کو رجم سے۔ البتہ
اس نے توبہ کرلی۔ اگر توبہ کرے صاحب مکس
البتہ معاف کیا جائے گا اس سے اور قبول کیا
جائے گا اس سے اور مکاس جس میں شبہ ہو
قطع طریق سے اور وہ چور ہوتے ہیں کھینچا ہے
مکس اور اس کا لکھنے والا اور گواہی دینے والا اور لینے
والا لشکر والے سے شیخ سے یا صاحب روایت سے شریک
ہوگا گناہ میں حرام کھانے والے ہیں اور صحیح فرمایا نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائیگا جنت میں وہ گوشت
جو بنا ہو حرام سے۔ آگ اس کے لیے بہتر ہے۔ ہر
حرام قبیح سے بچنا لازم ہے۔

(۱) رواه مسلم والترمذي من حديث ابي هريرة كما في ترغيب المنذري

marfat.com

وذكره الواحدي (١) رحمه الله
في تفسير قوله تعالى (قُلْ لَا يَسْتَوِي
الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ) وعن جابر ان
رجلا قال يا رسول الله ان الخمر
كانت تجارتي واني جمعت من بيعها
مالا فهل ينفعني ذلك المال ان
عملت فيه بطاعة الله تعالى فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان انفقته في حج او جهاد او صدقة
لم يعدل عند الله جناح بعوضة
ان الله لا يقبل الا الطيب، فانزل
الله تعالى تصديقا لقول رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم (قُلْ لَا
يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ
أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ) قال عطاء
والحسن: الحلال والحرام، فنسأل
الله العفو والعافية.

(موعظة)

اين من حصن الحصون المشيدة
واحترس، وعمر الحدائق فبالغ
وغرس ونصب لنفسه سرير العز
وجلس؛ وبلغ المنتهى ورأى
الملتمس، وظن في نفسه البقاء

ذکر کیا اس کو واحدی نے اپنی تفسیر میں ارشاد
باری تعالیٰ - کہہ دے نہیں ہے خبیث اور طیب
(چیز) برابر - حضرت جابر سے روایت ہے ایک
شخص نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ میں شراب کا
کاروبار (تجارت) کرتا تھا - میں نے اس تجارت
سے مال جمع کیا ہے - تو کیا وہ مال مجھے کچھ نفع
دیگا - اگر میں اس سے عمل کروں اللہ کے حکموں میں؟
آپ نے فرمایا - اگر تو خرچ کرے اس کو حج میں -
یا جہاد میں یا صدقہ میں نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ
کے نزدیک برابر مچھر کے پر کے - اللہ تعالیٰ
نہیں قبول کرتا - سوائے پاکیزہ (چیز) کے اگرچہ
اچھی لگے - تجھ کو کثرت خبیثوں میں - عطا
اور حسن نے کہا کہ (اس سے)
حلال اور حرام
مراد ہے -
(فنسأل الله العفو والمعافية)

موعظت

کہاں گئے جنھوں نے مضبوط قلعے بنائے
اور چوکیدار مقرر کئے اور باغ آباد کئے
بہت زیادہ کوشش کی اور باغات اُگائے
اور نصب کیا اپنی ذات کے لیے عزت کا تخت
اور اس پہ بیٹھا اور اپنی انتہا کو پہنچا اور

(١) ذكره في تفسيره الوسيط بلا سند، وقال السيوطي في لباب المنقول في
اسباب النزول بسند ضعيف

marfat.com

ولكن خاب الظن فى النفس، انہ عجبه
والله ھا زم اللذات واختلس ونازله
بالقهر فانزله عن الفرس، ووجه يه
الى دار البلاء فانطمس، وتركه فى
ظلام ظلمة من الجهل الدنس، فالعاقل
من ابادايامه فان العواقب فى خلس
ينظر،

تبنى وتجمع والآثار تندرس
وتأمل للبث والاعمار تختلس
ذا اللب فكرفما فى العيش من طمع
لابد ما ينتهى امرو ينعكس
اين الملوك وابناء الملوك ومن
كانوا اذا الناس قاموا هيبة جلسوا
ومن سيوفهم فى كل معترك
تخشى ودونهم الحجاب والحرس
اضحوا بمهلكة فى وسط معركة
صرعى وصاروا ببطن الارض وانطمسوا
وعمهم حدث وضمهم جدث
باتوا فهم جثث فى الرمس قد حبسوا
كانهم قط ما كانوا وما خلقوا
ومات ذكرهم بين الورى ونسوا
والله لو عاينت عيناك ما صنعت
ايدى البلى بهم الدود يفترس
لعاينت منظرا تشجى القلوب له
وابصرت منكراً من دونه البلس

اپنی پسندیدہ چیزوں کو دیکھا اور گمان کرتا تھا اپنے نفس میں ہمیشہ رہنا۔ لیکن غلط ہو گیا۔ گمان اس کا دھکیل دیا اس کو لذتوں کے گرانے والی چیز نے اور اچک لیا۔ اس کو اور آیا اس پر قہر اور گرایا اس کو سواری سے اور لے گیا۔ اس کو مصیبت کے گھر میں مٹا دیا اس کو اور چھوڑا اس کو جہالت کے اندھیرے میں پس عقلمند وہ ہے جو اپنا زمانہ احتیاط سے گذارے کیونکہ انجام اچکنے کا انتظار
تو بناتا ہے اور جمع کرتا ہے اور نشانات مٹ رہے ہیں اور ٹھیرنے کی سوچتا ہے اور عمریں ختم کی جا رہی ہیں
اے عاقل فکر کر زندگی کی کوئی امید نہیں ہے ضروری ہے کہ جیسا تمہارا کو عمل پہنچے اور الٹ جائے
کہاں ہیں بادشاہ اور شہزادے اور وہ لوگ کہ جب وہ بیٹھتے تو لوگ ان کی ہیبت سے کھڑے رہتے
اور کہاں ہیں وہ لوگ جن کی تلواروں سے ہر میدان میں ڈرا جاتا تھا اور ان کے ورے چوکیدار پہرہ دار ہوتے تھے
ہلاک ہو گئے میدان جنگ میں پچھاڑے ہوئے اور زمین کے پیٹ میں چلے گئے اور ختم ہو گئے
گھیر لیا ان کو قبر نے اور دبا لیا وہاں رہ گئے پابند قبر میں گویا کہ وہ تھے ہی نہیں کئے گئے اور ختم ہو گیا ان کا تذکرہ لوگوں میں اور بھلا دیا خدا کی قسم اگر دیکھتی تیری آنکھ جو سلوک ان سے کیا ہے تکلیفوں نے اور کیڑے ان کو نوچ رہے ہیں۔ البتہ تو دیکھتا ایک ایسا منظر کہ جس سے دل خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور دیکھتا تو بری چیز اس کے علاوہ ذرا ایسی ناگوار ہوتا۔

من أوجه ناضرات حار ناظرها
في رونق الحسن منها كيف ينطمس
واعظم باليات ما بها رمق
وليس تبقى لهذا وهي تنتهس
والسن ناطقات زانها ادب
ما شانها شانها بالآفة الخرس
حتام ياذا النهى لا ترعوي سفها
ودمع عينيك لا يهمي وينبجس

(موعظة)

يا من يرحل في كل يوم مرحلة و
كتابه قد حوى حتى الخردلة ما ينفع
بالنذير والنذر متصلة ولا
يصغي الى ناصح وقد عن له ودروعه
مخرقة والسهام مرسلة ونور الهدى
قد بدا ولكن ما رآه ولا تأمله وهو
يؤمل البقاء ويرى مصير من قد
أمله قد الغكف بعد الشيب
على العيب بصبابة ووله كن كيف شئت
فبين يديك الحساب والزلزلة ونعم جيدك
فلا بد للديدان أن تأكله فيا عجبا
من فتور مؤمن موقن بالجزاء والمسألة
انستيقن من غرور وبله : ويحك يا
هذا من استدعاك وفتح منزله
نفد أولاك لو علمت منزلة فبادر

اور کبھی تر و تازہ چہرے کہ دیکھنے والا حیرت زدہ
رہ جاتا ان کی خوبصورتی کی وجہ سے کس طرح وہ
مٹ گئے اور ہڈیاں پرانی ہوگئیں۔ جنمیں رمق
بھی کوئی نہیں اور نہیں رہیں گی باقی اسکی ہڈیاں
بلکہ نوچی جائیں گی۔ اور بہت سی زبانیں بولنے
والی جن کو مزین کیا تھا ادب نے کیا تھا۔ شان
ان کا عیب دار کر دیا ان کو گونگے پن کی آفت نے کب تک
اے عاقل نہیں رکے گا تو اپنی بے وقوفی سے اور
تیری آنکھوں کے آنسو نہیں بہتے اور نہیں جاری ہوتے

موعظت

اے وہ آدمی جو کوچ کر رہا ہے۔ ہر دن ایک مرحلہ
اور اس کے اعمال نامہ نے بیشک جمع رکھا ہے
رائی تک کو نہیں نصیحت حاصل کرتا۔ ڈرانے
والے سے اور ڈرانے والے مسلسل آرہے ہیں
اور نہیں کان دھرتا تو نصیحت کرنے والے کی
طرف حالانکہ وہ اس کو ملامت کر رہا ہے اور
اس کی قمیصیں پھٹ رہی ہیں اور تیر سے چھوڑے جا
رہے ہیں اور ہدایت کا نور ظاہر ہوگیا ہے اور نہیں
دیکھتا تو اس کو نہ سوچتا ہے اور وہ امید لگائے بیٹھا
ہے ہمیشہ رہنے کی اور دیکھے انجام اس شخص کا۔
جس نے امید لگائی تھی بیشک ٹھیر گیا بعد جوانی کے
اوپر عیب کے بسبب محبت کے زندگی گذار جس
طرح چاہے پس تیرے سامنے حساب آنے والا ہے
اور زلزلے آنے والے ہیں اور اچانک اپنے وجود کو
پس غرور وکبر سے بچھے کھائیں گے پس تعجب ہے اس

marfat.com

مابقی من عمرك واستدرك اوله فبقية عمر المؤمن جوهرة لاقيمة له ،

ایسا نہ ہو کہ بیوقوفی پر جو یقینی بکتا ہے جوا اور شراب کا کیا یقین کھا ہے تو دھوکے اور بیوقوفی سے ہلاکت سے تیرے نیچے اسے شخص جس نے تجھے بلایا اور کھول دیا اس کا ٹھکانہ تیرے تجھے اس کا ذوق باد دیا ہے اگر تو اپنا مکان جانتا ہے پس جلدی کر جو تیری عمر باقی اللہ تلافی کرے کیونکہ مومن کی بقیہ عمر ایسا جوہر ہے کہ جس کی کوئی

الکبیرة الثامنة والعشرون: اکل الحرام وتناوله علی ای وجه کان

قال اللہ عزوجل (ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل) ای لا یأکل بعضکم مال بعض بالباطل قال ابن عباس رضی اللہ عنهما یعنی بالیمین الباطلة الکاذبة یقتطع بها الرجل مال اخیه بالباطل والاکل بالباطل علی وجهین احدهما ان یکون علی جهة الظلم نحو الغصب والخیانة والسرقة ، والثانی علی جهة الهزل واللعب کالذی یؤخذ فی القمار والملاهی ونحو ذلك ، و صحیح البخاری (۱) ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال" ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلهم النار یوم القیامة ، وفی صحیح مسلم حین ذکر النبی صلی اللہ علیه وسلم ، الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یده الی السماء یا رب یا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام و

(اٹھائیسواں کبیرہ در بیان حرام خوری اور اس کا حاصل کرنا جس طرح بھی ہو) ارشاد خداوندی :- اور نہ کھاؤ مال آپس میں باطل طریقہ سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے جھوٹی قسم کھا کر اپنے بھائی کا مال حاصل کرے۔ اور اکل المال بالباطل دو طرح سے ایک یہ کہ بطور ظلم کے مثلاً غصب کے یا خیانت کے یا چوری کرے، اور دوسرا یہ کہ بذریعہ بزلیات کے اور کھیل اور تماشہ کے مثلاً یہ کہ حاصل کرے بذریعہ جوا کے اور گانے بجانے و مثل ذالک کے۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ بیشک آدمی گھستے ہیں اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق سو اُن کے لیے آگ ہے۔ قیامت کے دن اور صحیح مسلم میں ہے جب بیان فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہوتا ہے۔ غبار آلود ہوتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے۔ طرف آسمان کے اور کہتا ہے۔ یارَبّ یارَبّ۔ حالانکہ کھانا اس کا حرام پینا اس کا حرام اور لباس اس کا حرام تو کس طرح قبول کی جائے گی۔ اس کی

(۱) من حدیث خولة الانصاریة.

ملبسه حرام وغذي بالحرام فأنى
يستجاب لذلك" وعن (۱) انس
رضی الله عنه قال قلت یا رسول
الله: ادع الله ان یجعلنی مستجاب
الدعوة فقال صلی الله علیه وسلم
یا انس اطب کسبك تجب دعوتك
فان الرجل لیرفع اللقمة من الحرام
الی فیه فلا یستجاب له دعوة اربعین
یوما" وروی (۲) البیهقی باسناده
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال" ان الله قسم بینکم اخلاقکم
کما قسم بینکم ارزاقکم وان الله یعطی
الدنیا من یحب ومن لا یحب ولا
یعطی الدین الا من یحب فمن اعطاه
الله الدین فقد احبه ولا یکسب
عبد مالا حراما فینفق منه فیبارك
له فیه ولا یتصدق منه فیتقبل منه
ولا یترکه خلف ظهره الا کان
زاده الی النار ان الله لا یمحو السیئ
بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن"
وعن (۳) ابن عمر رضی الله عنهما

دعا۔ بیشک آدمی جب اُٹھاتا ہے لقمہ حرام کا اپنے
منہ کی طرف تو نہیں قبول ہوتی اس کی دعا چالیس دن
تک اور روایت کیا بیہقی نے سند کے ساتھ
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔
آپ نے، بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے تقسیم
کیا تمہارے درمیان اخلاق کو جس طرح
تقسیم کیا اس نے روزی کو۔ اور بیشک
دنیا ہے دنیا پہ اس کو جو دوست رکھے
یا نہ رکھے اور دین بجز محبوب کے کسی
کو نہیں دیتا۔ اس کو سو جس کو دیا دین
اللہ تعالےٰ نے تو یقیناً محبت فرمائی
اس سے اور جو بھی آدمی کمائی کرتا ہے
مال حرام کی پھر خرچ کرتا ہے تو اس کے
لیے برکت نہیں دی جاتی۔ اور اگر خیرات
کرتا ہے اس سے تو قبول نہیں کی
جاتی اور جو اپنے پیچھے چھوڑ کر مرتا
ہے تو اس کے لیے توشہ ہوتا ہے آگ
کا بیشک اللہ تعالیٰ نہیں مٹاتے برائی
کو برائی سے لیکن مٹا دیتے ہیں برائی
کو نیکی سے ۱۲۔
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا نبی

۱) ذکره المنذری فی ترغیبه من حدیث ابن عباس وان الذی طلب دعوة الرسول فی اجابة دعوته هو سعد بن ابی وقاص وعزاه الی الطبرانی

۲) عزاه فی الترغیب الی روایة احمد من حدیث ابن مسعود وقال قد حسنها بعضهم

۳) رواه البیهقی قاله المنذری فی الترغیب.

marfat.com

قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا حلوة خضرة من اكتسب فيها مالا من حلة وانفقه فى حقه اثابه الله واورثه جنته ومن اكتسب فيها مالا من حلة وانفقه فى غير حقه ادخله الله تعالى دار الهوان ورب متخوض فيما (۵) اشتهت نفسه من الحرام له النار يوم القيامة" وجاء عنه صلى الله عليه وسلم انه قال من لم يبال من اين اكتسب المال لم يبال الله من اى باب ادخله النار" وعن ابى هريرة (۲) رضى الله عنه قال: "لان يجعل احدكم فى فيه ترابا خير من ان يجعل فى فيه حراما" وقد روى عن يوسف بن اسباط رحمه الله قال: ان الشاب اذ تعبد قال الشيطان لاعوانه: انظروا من اين مطعمه فان كان مطعم سوء قال دعوه يتعب ويجتهد فقد كفاكم نفسه ان اجتهاده مع اكل الحرام لاينفعه ويؤيد ذلك ما ثبت فى

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میٹھی چیز ہے اور سرسبز سو جس نے کمایا مال بطریق حلال اور خرچ کیا اپنے حقوق میں ثواب دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو اور وارث بناتا ہے اس کو جنت کا اور جس نے کمایا مال بطریقہ حرام اور اس کو خرچ کیا غیر مصرف کے داخل کریگا۔ اللہ تعالےٰ اس کو دارالھوان میں اور بہت سے لوگ گھستے ہیں اس میں جس کو ان کا نفس چاہتا ہے حرام سے ان کے لیے آگ ہے قیامت کے دن اور آیا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص نہیں پرواہ کرتا کہ کہاں سے مال کما رہا ہے تو نہیں پرواہ کریگا اللہ تعالیٰ کہ کون سے دروازے سے داخل کرے۔ اس کو دوزخ میں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اگر آدمی منہ میں مٹی بھر لے تو وہ بہتر ہے اس سے رکھے منہ میں مال حرام کا۔ اور تحقیق روایت ہے یوسف اسباط سے کیا جب آدمی عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ دیکھو کہاں سے کس کا کھانا ہے۔ پس کھانا اس کا حرام سے ہوتا ہے تو کہتا ہے جانے دو اس کو خواہ مخواہ تھک رہا ہے اور محنت کر رہا ہے۔ اس کا

(۱) عبادة الترغيب هكذا فى مال الله ورسوله.
(۲) رواه احمد ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن اسحاق وقد وثق قاله الهيثمى فى مجمعه وقال المنذرى اسناده جيد.

marfat.com

في الصحيح (١) من قوله صلى الله
عليه وسلم عن الرجل الذي مطعمه
حرام ومشربه حرام وملبسه حرام و
غذي بالحرام فاني يستجاب لذلك، و
قد روى في حديث أن ملكا على
بيت المقدس ينادي كل يوم وكل
ليلة، من اكل حراما لم يقبل الله منه
صرفا ولا عدلا، الصرف: النافلة
والعدل: الفريضة وقال عبد الله
بن المبارك ولأن أرد درهما من شبهة
احب الي من التصدق بمائة الف و
مائة ا وجاء عن النبي صلى الله
عليه وسلم (٢) انه قال: من حج
بمال حرام فقال لبيك قال ملك لا
لبيك ولا سعديك حجك مردود
عليك و روى الامام احمد في
مسنده (٣) عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال: من اشترى
ثوبا بعشرة دراهم وفي ثمنه درهم
من حرام لم يقبل الله له صلاة ما دام
عليه، وقال وهيب بن الورد: لو

نفس تمہارے لیے کافی ہے اگرچہ محنت کر رہا ہے ساتھ
کھانے مال حرام کے کوئی فائدہ نہیں دیگی اسکو محنت اسکی۔
اور تائید کرتی ہے اس بات کی وہ جو ثابت ہے صحیح میں
ارشاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارہ میں
جس کا کھانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور لباس حرام ہے
حرام غذا کھاتا ہے تو کس طرح قبول ہوگا۔ اور تحقیق
روایت ہے حدیث پاک میں کہ فرشتہ منادی کرتا ہے۔
بیت المقدس پر کھڑا ہو کر ہر روز اور ہر رات
کہ جو شخص کھائیگا حرام نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ
اس سے کوئی فرض نہ نفل - اور عبداللہ بن مبارک نے
فرمایا کہ اگر میں ایک درہم واپس لوٹا
زیادہ محبوب ہے میرے نزدیک اس سے کہ خیرات کروں
میں ایک لاکھ۔ آیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
جو شخص حج کرے ساتھ مال حرام کے اور کہے لبیک
تو فرشتہ کہتا ہے لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ اور
تیرا حج مردود ہے۔ اور امام احمد نے اپنی مسند میں
روایت کیا ہے کہ فرمایا آپ نے جو خریدے ایک
کپڑا دس درہم کا اور آٹھواں درہم حرام کا ہو۔ تو
نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز جب تک
اس پر وہ کپڑا ہوگا اور وھب بن الورد نے
کہا کہ اگرچہ قیام کرے تو ساری رات بھی تو نہ

(١) يعني صحيح مسلم من حديث ابي هريرة وتقدم قريبا. (٢) رواه الطبراني
من حديث ابي هريرة وفي سنده سليمان بن داود اليمامي ضعيف اه مجمع الزوائد
(٣) من حديث ابن عمر وفي سنده هاشم لم يعرفه الهيثمي واشار المنذري الى ضعفه

marfat.com

قمت قیام الساریة ما نفعك حتی تعلم ما یدخل بطنك احلال ام حرام وقال ابن عباس رضی الله عنهما، لا یقبل الله صلاة امرئ وفی جوفه حرام حتی یتوب الی الله تعالی منه. وقال سفیان الثوری: من انفق الحرام فی الطاعة فهو کمن طهر الثوب بالبول والثوب لا یطهره الا الماء والذنب لا یکفره الا الحلال وقال عمر رضی الله عنه، کنا ندع تسعة اعشار الحلال مخافة الوقوع فی الحرام، وعن کعب (۱) بن عجرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة جسد غذی بالحرام، وعن زید (۲) بن ارقم قال: کان لابی بکر غلام یخرج له الخراج ای قد کاتبه علی مال وکان یجیئه کل یوم بخراجه فیسأله من این اتیت بها فان رضیه اکله والا ترکه قال فجاءه ذات لیلة بطعام وکان ابو بکر صائما فاکل منه لقمة ونسی ان یسأله ثم قال له

نفع دے گا۔ تجھ کو قیام یہاں تک کہ تجھے معلوم ہو کہ تیرے پیٹ میں حلال ہے یا حرام۔

اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز آدمی کی۔ درآنحالیکہ اس کے پیٹ میں حرام ہو یہاں تک کہ توبہ کرے طرف اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان ثوری نے کہا جس شخص نے خرچ کیا حرام مال کو اللہ کے راستہ میں پس وہ ایسا ہے جیسے کوئی پاک کرنا چاہے کپڑے کو ساتھ پیشاب کے حالانکہ کپڑا تو پانی سے پاک ہوتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بھی حلال مال ہی سے ہوتا ہے اور فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نو حصے حلال کے چھوڑ دیتے تھے حرام میں پڑنے کے خوف سے اور کعب بن عجرہ سے روایت ہے فرمایا کہ آپ نے کہ نہ داخل ہوگا جنت میں وہ جسم جو کھاتا ہے حرام اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کا ایک غلام تھا جس کو مکاتب علی المال کیا تھا۔ ہر روز وہ مال لاتا اور آپ اس سے دریافت فرماتے کہ کہاں سے لایا ہے اگر معقول جواب دے کر راضی کر لیا۔ تو کھاتے تھے ورنہ ترک کر دیتے تھے۔ چنانچہ ایک رات کا کھانا لایا۔ اور حضرت ابوبکر رض اس روز روزہ دار تھے سو کھالیا

(۱) حدیث کعب بن عجرة رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه بلفظ لا یدخل الجنة لحم ودم نبتا علی سحت النار اولی به، وما فی الکتاب هنا لفظ حدیث ابی بکر الصدیق رواه ابو یعلی والبزار والطبرانی فی الاوسط والبیهقی وبعض اسانیدهم حسن افاده المنذری فی ترغیبه

(۲) رواه البخاری عن حدیث عائشة بل وت الزیادة فی آخره من شوب الماء (الخ)

marfat.com

من اين جئت بهذا فقال كنت تكهنت
لاناس فى الجاهلية وما كنت احسن
الكهانة الا انى خدعتهم فقال ابوبكر
أف لك كدت تهلكنى ثم ادخل يده
فى فيه فجعل يتقيأ ولا تخرج فقيل
له انها لا تخرج الا بالماء فدعا
بماء فجعل يشرب ويتقيأ حتى
قاء كل شيء فى بطنه فقيل له
يرحمك الله كل هذا من اجل هذه
اللقمة؟ فقال رضى الله عنه لو
لم تخرج الا مع نفسى لاخرجتها انى
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول "كل جسد نبت من سحت فالنار
اولى به" فخشيت ان ينبت شئ فى
جسدى من هذه اللقمة، وقد تقدم
قوله صلى الله عليه وسلم "لا يدخل
الجنة جسد غذى بحرام" واسناده
صحيح قال العلماء رحمهم الله ويدخل
فى هذا الباب المكاس والخائن والزغلى
والسارق والبطال وآكل الربا و
موكله وآكل مال اليتيم وشاهد
الزور ومن استعار شيئا فجحده و
آكل الرشوة ومنقص الكيل والوزن و
من باع شيئا فيه عيب فغطاه
والمقامر والساحر والمنجم والمصور

ایک لقمہ اور پوچھنا بھول گئے۔ پھر پوچھا کہاں سے
لایا ہے۔ اس نے کہا کہ میں کہانت کرتا تھا جاہلیت
کے زمانہ میں اور میں سب سے زیادہ کاہن تھا۔ اور
لوگوں کو دھوکا دیتا تھا تو فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اف ہے
تجھے۔ تو نے تو مجھکو ہلاک کیا تھا پھر منہ میں ہاتھ ڈال
کر قے کی لیکن کوئی چیز نہ نکلی۔ کسی نے کہا کہ یہ بغیر
پانی کے نہ نکلے گی۔ چنانچہ پانی منگا کر پیا اور قے
کی تو نکل آئی پیٹ میں سے جو چیز تھی۔ ان سے
کہا گیا۔ اللہ تعالٰی آپ پر رحم فرما دے یہ سارا کام
فقط ایک لقمہ کے لیے کیا؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اگر اس کے ساتھ میری جان بھی نکل
جاتی تو نکال ہی دیتا۔ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے۔ فرمایا۔ ہر جسم جو بنا حرام سے آگ اس
سے بہتر ہے سو میں نے خوف کیا کہ اس لقمہ سے میرا
جسم بنیگا اور پیشتر گذر گیا۔ فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ جو جسم حرام سے بنا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔
اور سند اس کی صحیح ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ داخل ہے
مکاس اس باب میں اور خائن اور ملاوٹ کرنے والا
بطال سود خوار اور کھلانے والا یتیم کا مال کھانے والا
جھوٹی گواہی دینے والا، مانگ کر چیز کو پھر انکار
کرنے والا۔ دینے سے رشوت کھانے والا، تول اور
ناپ میں کمی کرنے والا۔ عیب دار چیز کے عیب کو
چھپا کر بیچنے والا۔ جواری، جادوگر، نجومی،
فوٹو بنانے والا، زانیہ، نوحہ خوانی، عشریہ دلال
جبکہ بغیر اجازت لیے بائع سے ہو۔

marfat.com

والزانیه والنائحة والعشرية والدلال اذا اخذ اجرته بغیر اذن من البائع ومخبری المشتری با الزائد ومن باع حرًّا فاكل ثمنه۔

(فصل)

روی (۱) عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: يؤتى يوم القيامة باناس معهم من الحسنات كامثال جبل تهامة حتى اذا جئ بهم جعلها الله هباءً منثورًا ثم تقذف بهم فی النار فقیل یا رسول الله: كيف ذلك قال كانوا يصلون ويصومون ويزكون و يحجون غيرانهم كانوا اذا عرض لهم شيئ من الحرام اخذوه فاحبط الله اعمالهم۔ وعن بعض الصالحين انه رؤی بعد موته فی المنام فقیل له: ما فعل الله بك قال خيرًا غير انی محبوس عن الجنة بابرة استعرتها فلم اردها۔ فنسال الله تعالى العفو والعافية والتوفيق لما يحب ويرضى انه جواد كريم رءوف رحيم۔

(۲۱) مخبر المشتری بالزائد اور جو شخص بیچے آزاد آدمی کو اور کھائے اس کی قیمت

فصل

روایت کیا گیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ لائے جائیں گے لوگ جنکی تہامہ پہاڑ جتنا نیکیاں ہوں گی۔ جب آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کے (اعمال) کو کر دے گا ان کو ھبآءً منثوراً پھر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا ان کو دریافت کیا گیا یا رسول اللہ یہ کس طرح ہوگا آپ نے فرمایا۔ نماز پڑھتے تھے۔ روزہ رکھتے تھے۔ زکوٰۃ دیتے تھے۔ حج کرتے تھے لیکن جب کوئی حرام چیز ان کے سامنے آتی تو لے لیتے تھے پس حبط کر دیئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال۔ کسی بزرگ کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ کیا حال ہے تو اس نے کہا اچھا ہے بجز اسکے روک دیا گیا ہوں جنت سے بوجہ ایک سوئی کے جو عاریۃً لی تھی اور واپس نہ دی تھی۔ فنسال اللہ العفو والعافیۃ والتوفیق لما یحب ویرضیٰ انہ جواد کریم رؤوف رحیم۔

(۱) رواه الطبرانی من حديث ابی امامة الباهلی من حديث طويل فی سنده كلثوم بن زياد وبكر بن سهل الدمياطی وكلاهما وثق وفيه ضعف وبقية رجاله رجال الصحيح اھ مجمع الزوائد۔

marfat.com

(موعظة)

عباد الله اما الليالی والايام تهدم الآجال : اما مآل المقيم فی الدنيا الی الزوال . اما آخر الصحة يؤول الی الاعتلال اما غاية السلامة نقصان الكمال اما بعد استقراء المسنی هجوم الآجال اما انبئتم عن الرحيل وقد قرب الانتقال اما بانت لكم العبر وضربت لكم الامثال :

وعزيز ناعم ذل له ؛
كل صعب المرتقی وعر المرام
نكساه بعد لين ملبس
خشنًا بالرغم منه فی الرغام
ووجوه ناظرات بدلت
بعد لون الحسن لونا كالقتام
وشموس طالعات افلت
بعد ذاك النور منها بالظلام
ومنيف شامخ بنيانه
لين الاعطاف مهتز القوام
اف للدنيا فما شيمتها
غير نقض العهد او خفر الذمام
فاستعدوا الزاد تنجوا واعملوا
صالحا من قبل تقويض الخيام

يا متعلقا بزخرف يروق بقاؤه كلمح البروق يا مضيعًا فی الهوی واجبات

موعظت

اے اللہ کے بندو خبردار راتیں اور دن گرا رہے موتوں کو لیکن دنیا میں رہنے والے کا انجام زوال ہے آخر صحت لوٹتی ہے طرف بیماری کے انتہاء سلامتی کا نقصان کرتی ہے کمال کا بعد پورا ہوجانے اغراض کے حملہ ہوتا ہے موتوں کا کیا تمہیں کوچ کی خبر نہیں دی گئی ۔ قریب ہوگیا چلنا کیا تمہیں ظاہر ہوتیں تمہارے لیے عبرتیں اور نہیں بیان کیجاتیں ۔ تمہارے لیے مثالیں

(اشعار)

بہت سے معزز ہیں نرم و نازک ہیں جھک جاتی ہے اس کے لیے ہر سخت چیز اور پوری کی جاتی ہیں اس کے لیے حاجتیں پھر پہنتا ہے وہ نرم لباس کے کھردرا لباس بیچ مٹی کے جب ڈالا جاتا ہے اور بہت سے چہرے تھے دیکھنے والے تھے ۔ تبدیل ہوگئے ہیں بال خوبصورت رنگ والے مثل کوئلے کے اور بہت سے چڑھنے والے سورج تھے کہ غروب ہو گئے ہیں بعد اس نور کے اندھیرے میں اور بہت سے اونچے اور مضبوط قلعے کمزور ہوگئی انکی دیواریں اور گر گئے ان کے ستون افسوس ہے دنیا کے لیے پس نہیں ہے عادت اس کی سوائے وعدوں کے توڑنے کے پس تیار کرلو تم زادراہ نجات پاجاؤ گے اور نیک کام کرو قبل ازیں کہ کٹ جائیں رسیاں خیموں کی ۔

اے زیب و زینت کے شوقین چمکتی ہے بقا اس کی مثل چمکنے بجلی کے اے ضائع کرنے والے ضروری

الحقوق، تبارز الخالق وتستحیی من
المخلوق، یا مؤثراً اعلی العلالی سماترا
ذلک الفسوق الاستری ذلک الفسوق
یا متولها مهاد الهوی وهو فی سجن
الردی مرموق ابک علی نفسک العلیة
فانک بالبکاء محقوق عجباً لمن رأی
فعل الموت لصحبه، وایقن بتلعه
وما قضی نحبه وسکن الایمان بالآخرة
فی قلبه، ونام غافلا علی جنبیه ونسی
جزاءه علی جرمه وذنبه واعرض
الی ربه من الهوی عن ربه کأنی به
وقد سقی کاس حمام یستغیث من
شربه وافرده الموت عن اهله وسربه
ونقله الی قبره ذل فیه بعد عجبه
فیا ذا اللب جز علی قبره وعج (۱)
به لقد خرقت المواعظ المسامع وما
أراه انتفع به السامع، لقد بدا
نور المطالع لکنه اعمی المطالع، ولقد
بانت العبر بآثار الغیر لمن اعتبر
من المصارع فما بالها لا تسکب
المدامع یا عجبا القلب عند ذکر الحق
غیر خاشع، لقد نشبت فیه مخالب
المطامع یا من شیبه قد اتی هل تری

حقوق کو خواہشات کے پیچھے مقابلہ کرتا ہے اللہ کا
اور ڈرتا ہے مخلوقات سے۔ اسے پسند کرنے والے
بلند مرتبوں سے کہ چھپانے والے گناہوں سے۔
عنقریب دیکھ لے گا تو ان گناہوں کو۔ اے
محبت کرنے والے خواہشات کے بچھونے سے
حالانکہ ہلاکت کے قید خانہ میں ہے مرموق ہے
(قریب المرگ) دونوں اپنے بیمار نفس پر
بیشک تو رونے کے لائق ہے۔ تعجب ہے
اس شخص کے لیے جو دوستوں کی موت کو دیکھتا
ہے۔ اور اپنی موت کا یقین رکھتا ہے۔ اور
نیکی میں نہیں لگتا اور آخرت کا یقین بھی رکھتا
ہے۔ اور آرام سے سوتا ہے اور بھول جاتا ہے اپنے
گناہوں کی سزا کو اور اعراض کرتا ہے اپنے رب سے بوجہ
خواہشات کے اور پی لیا پیالہ موت کا اور فریاد کریگا
جو اسے پئے گا اور جدا کر دے گی موت اپنے گھر اور قبیلے
سے اور منتقل کر دیگی اسکو موت ذلیل ہوگا بعد تکبر کے اے
عقلمند فکر کر قبر کا اور اہتمام کر بیشک وعظ ہر کان تک
آ رہے ہیں اور میں نہیں گمان کرتا کہ سننے والا اس سے
نفع حاصل کر رہا ہے بیشک نور ظاہر ہو رہا ہے لیکن دیکھنے
والا اندھا ہے اور عبرتیں ظاہر ہو چکی ہیں دوسروں کے حالات
سے جو دنیا کی کامیابی کیلئے دھوکے میں پڑ رہا ہے پس کیا حال ہے
اس کا جو نہیں بہاتا آنسو تعجب ہے اس دل کیلئے جو اللہ کے ذکر
کے وقت بھی نہیں ڈرتا بیشک خواہشات کے پنجوں نے اس کو
قابو کر رکھا ہے وہ جو بوڑھا ہو گیا کیا تو خیال ہے

۱۔ ای اکثر واهتم به۔

ما مضى من العمر براجع انتبه لما بقى وانته وراجع فالهول عظيم والحساب شديد والطريق شاسع، ان عذاب ربك لواقع ماله من دافع ،

کہ تیری گذشتہ زندگی واپس لوٹ آئے گی فکر کر جو باقی ہے اور رُک جاتا ہوں اور توبہ کر اللہ کیطرف پس خطرہ بہت زبردست ہے اور حساب بڑا سخت ہے اور رستہ لمبا ہے بیشک تیرے رب کا عذاب واقع ہونیوالا ہے جسکو کوئی روکنے والا نہیں ہے ۔

الكبيرة التاسعة والعشرون: ان يقتل الانسان نفسه

قال الله تعالى : « وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا »

قال الواحدى فى تفسير هذه الآية، ولا تقتلوا انفسكم، اى لا يقتل بعضكم بعضا لانكم اهل دين واحد فانتم كنفس واحدة هذا قول ابن عباس والاكثرين وذهب قوم الى ان هذا انهى عن قتل الانسان نفسه ويدل عن صحة هذا ما اخبرنا ابو منصور محمد بن محمد المنصورى باسناده عن عمرو (١) ابن العاص قال احتلمت فى ليلة باردة وانا فى غزوة ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك فتيممت فصليت باصحابى

(انتیسواں کبیرہ - دربیان خودکشی)

واحدی نے اپنی تفسیر میں لکھا ۔ کہ نہ قتل کرے بعض تمہارا بعض کو کیونکہ تم ایک ہی دین والے ہو پس تم مثل ایک جان کے ہو یہ ہے قول ابن عباسؓ کا اور بہت سوں کا اور ایک قوم کا یہ خیال ہے کہ یہ نہی ہے خودکشی کرنے سے اور دلالت کرتا ہے اس کی صحت پر قول ابو منصور محمد ابن محمد منصوری کا ساتھ سند کے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا ایک مرتبہ سردی کی رات کو مجھے احتلام ہوگیا اور میں ذات السلاسل کے غزوہ میں تھا ۔ پھر میں اس بات سے ڈرا کہ اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا ۔ اس لیے تیمم کر لیا اور صحابہ کے ساتھ نماز صبح کی پڑھی ۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا

---

(١) رواه ابو داود وقال المنذرى فى مختصره حسن

الصبح فذكرت ذلك للنبي صلى الله
عليه وسلم فقال يا عمرو صليت
باصحابك وانت جنب؟ فاخبرته
الذي منعني من الاغتسال فقلت
اني سمعت الله يقول (وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا)
فضحك رسول الله صلى الله عليه واله
وسلم ولم يقل شيئاً فدل هذا
الحديث على ان عمراً تاول هذه
الآية هلاك نفسه لا نفس غيره
ولم ينكر ذلك عليه النبي صلى الله
عليه واله وسلم. قوله (ومن يفعل
ذلك) كان ابن عباس يقول: الاشارة
تعود الى كل ما نهي عنه من اول السورة
الى هذا الموضع وقال قوم الوعيد راجع
الى اكل المال بالباطل وقتل النفس
المحرمة وقوله (عدوانا وظلما) مع
العدوان اي يعدو ما امر الله به
(وكان ذلك على الله يسيرا) اي انه
قادر على ايقاع ما توعد به من
ادخال النار، وعن جندب بن
عبد الله عن النبي صلى الله عليه و
على اله وسلم انه قال، كان فيمن
كان قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ
سكينا فحز بها يده فما رقا الدم

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمرو تو نے
میرے صحابہ کو نماز پڑھائی اور تم جنبی تھے میں
نے آپ سے وہ بات بتلادی جس نے مجھے غسل سے
روکا تھا اور وہ یہ کہ میں نے ارشاد خداوندی سنا
ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ الآیۃ۔ پھر ہنس پڑے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ نہ فرمایا اس پر۔
اور قولہ (وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ)

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے
ہر اس چیز کی طرف جس سے منع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ
نے۔ اول سورۃ سے یہاں تک اور کہا قوم نے
کہ یہ وعید لوٹتی ہے حرام مال کھانے والے کی
طرف باطل طریقہ سے اور قتل النفس المحرمہ کی
طرف اور قولہ عدواناً وظلماً۔ یعنی یہ کہ زیادتی
کرے اس سے جو امر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا
وکان علی اللہ یسیرا۔ یعنی وہ اس بات پر
قادر ہے کہ واقع کرے وہ چیز جو وعدہ کیا۔
اس کا دوزخ میں داخل کرنے کا اور جندب
بن عبداللہ سے مروی ہے۔ کہ فرمایا
نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم
سے پیشتر ایک شخص تھا جس کو کوئی زخم
آگیا اور گھبرا کر چھری سے ہاتھ کاٹ
دیا اور خون نہ بند ہونے کی وجہ سے
مر گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ
نے کہ اس بندہ نے جلدی کی۔ اپنے

marfat.com

حتی مات قال اللہ تعالیٰ ۔ بادرنی عبدی
بنفسہ حرمت علیہ الجنۃ مخرج
فی الصحیحین وعن ابی ھریرۃ رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قتل نفسہ بحدیدۃ
فحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بہا فی بطنہ
فی نار جھنم خالدا فیہا ابدا ومن
قتل نفسہ بسم فسمہ فی یدہ یتحساہ
فی نار جھنم خالدا مخلدا فیہا ابدا
ومن نزل من جبل فقتل نفسہ فھو
ینزل فی نار جھنم خالدا مخلدا فیہا
ابدا، مخرج فی الصحیحین وفی حدیث
ه ثابت بن الضحاک قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لعن المؤمن
کقتلہ ومن قذف مومنا بکفر فھو کقتلہ
ومن قتل نفسہ بشیء عذب بہ
یوم القیامۃ، وفی الحدیث الصحیح
عن الرجل الذی اصابتہ الجراح فاستعجل
الموت فقتل نفسہ بذباب سیفہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ھو من اھل النار فنسال اللہ ان
یلھمنا رشدنا وان یعیذنا من

آپ کو قتل کرنے کی ۔ سو حرام کیا ہے
میں نے اس پر جنت کو (صحیحین)
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص قتل کرے اپنے آپ کو ساتھ لوہے
کے تو لوہا ہوگا اس کے ہاتھ میں جو گھمائیگا
اپنے پیٹ میں اور ہمیشہ رہے گا دوزخ کی
آگ میں ۔ اور جو شخص قتل کرے اپنے آپ کو
ساتھ زہر کے تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگی
جس کو وہ محسوس کریگا اور ہمیشہ رہے گا نار جہنم
میں ۔ اور جو شخص پہاڑ سے گر کر مارے
اپنے آپ کو پس نار جہنم میں گریگا ہمیشہ کے لیے۔
اور ثابت بن ضحاک سے مروی ہے کہ فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کرنا مومن
کو مثل قتل کرنے اس کے ہے ۔ اور جو شخص
تہمت لگادے مومن کو ساتھ کفر کے وہ بھی
مثل قتل کرنے کے ہے جو شخص خودکشی کرے
عذاب دیا جائے گا ۔ قیامت کے دن ۔ صحیح
حدیث میں ہے کہ جس شخص کو زخم کی تکلیف ہو
پھر جلدی کرے وہ موت کی اور قتل کیا اپنے آپ کو
تلوار سے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ دوزخی
ہے اللہ تعالیٰ بچاوے شر اور نفس اور بداعمال سے

ه رواہ خ، م، د، س باختصار، ت وصححہ وھذا لفظ الترمذی کما فی
الترغیب والترھیب.

marfat.com

من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا
انه جواد كريم غفور رحيم .

(موعظه)

ابن آدم كيف تظن اعمالك
مشيدة ، وانت تعلم انها
مكيدة وكيف تترك معاملة
المولى وتعلم انها مفيدة ، وكيف
تقصر فى زادك وقد تحققت ان
الطريق بعيدة يا معرضا عنا الى متى
هذا الجفا والاعراض يا غافلا
عن الموت والعمر لاشك فى انقراض
يا مغترا فى امله وايدى المنايا
فى اجله تقرضه بمقراض ، يا مغرورا
بصحته وبدنه كل يوم فى انتقاص
يا من يفنى كل يوم بعضه ستفنى
والله الا بعاض ، يا غافلا عن الزاد
وقد انذره بعد السواد البياض
يا قليل الاحتراس وقبل المنايا
طوال عراض يا من يساق الى موارد
التلف وقد نزحت الحياض ، يا
ضاحكا وعيون الفنا غير غماض
عجبا لمن هذه الآفات بين يديه
كيف يقدر جفنه على الاغماض .

موعظت

اے ابنِ آدم کس طرح تو اپنے اعمال سے پختہ
گمان کرتا ہے اور حالانکہ تو جانتا ہے کہ وہ
فریب ہے ۔ اور کس طرح ترک کرتا ہے تو
معاملہ مولیٰ کا اور تو جانتا ہے کہ وہ مفید ہے
اور کس طرح کم کرتا ہے تو زادِ سفر کو
اور تحقیق تو جانتا ہے کہ راستہ بعید ہے اسے
منہ پھیرنے والے کب تک یوں ہوگا ظلم اور
اعراض کرتا رہے گا ۔ اے غافل موت سے
اور بلاشک عمر تیری گھٹتی ہے ۔ اے فریب
زدہ اپنی آرزوؤں میں اور موت کا ہاتھ وقت
مقررہ میں ہے جو قینچی سے اس کو کاٹ رہا ہے
اے مغرور ساتھ صحت کے بدن کے ہر روز کمی
میں ہے (دار ہے) ہر روز فنا کر رہا ہے اس کے
بعض کو خدا کی قسم عنقریب فنا کر دے گا بعض
(بقیہ) کو ۔ اے غافل زادِ سفر سے تحقیق ڈرایا اس
کو بعد سیاہی کے سفید بالوں نے ۔ اے نا احتیاط کرنے
والے حالانکہ موتوں کے نیزے لمبے چوڑے ہیں ۔ اے
وہ شخص جو چلایا جا رہا ہے ۔ ہلاکت کے گھاٹوں کی
طرف حالانکہ حوض خشک ہو چکے ہیں ۔ اے ہنسنے
والے اور جان کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں تعجب
ہے اس کے لیے جس کے سامنے یہ آفات آنیوالی
ہوں کس طرح اس سے چشم پوشی کرتا ہے ۔

marfat.com

الکبیرۃ الثلاثون : الکذب فی غالب اقوالہ

قال اللہ تعالیٰ (الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین) وقال تعالیٰ (قتل الخراصون) ای الکاذبون وقال تعالیٰ : ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب) وفی الصحیحین عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، ان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق و یتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقاً وان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال الرجل یکذب و یتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا وفی الصحیحین (۱) انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ، آیۃ المنافق ثلاث وان صلی وصام وزعم انہ مسلم اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان" وقال (۲) علیہ الصلوٰۃ والسلام اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھا کان فیہ

تیسواں کبیرہ (دربیان زیادہ جھوٹ بولنا) فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۔ دیکھو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (قتل الخراصون) یعنی جھوٹ بولنے والے ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب) صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ سچ بولنا ہدایت کرتا ہے ۔ طرف بھلائی کے اور بھلائی ہدایت کرتی ہے طرف جنت کے ۔ آدمی جب سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ لے جاتا ہے طرف فجور کے اور فجور لے جاتا ہے طرف دوزخ کے اور آدمی جب جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے تو لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب اور صحیحین میں یہ بھی ہے کہ فرمایا آپ نے منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ نماز پڑھے ، روزہ رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے ۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے ۔ اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور فرمایا آپ نے

(۱) من حدیث ابی ھریرۃ

(۲) رواہ خ ، م ، د ، ن ، س من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص

marfat.com

خصلة من النفاق حتى يدعها: اذا ائتمن
خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر
واذا خاصم فجر" وفي صحيح البخاري (١)
في حديث منام النبي صلى الله عليه وسلم
قال: فأتينا على رجل مضطجع لقفاه و
آخر قائم عليه بكلوب من حديد يشرشر
شدقه الى قفاه وعينه الى قفاه ثم
يذهب الى الجانب الآخر فيفعل به
مثل ما فعل في الجانب الاول فما
يرجع اليه حتى يصح مثل ما كان
فيفعل به كذلك الى يوم القيامة
فقلت لهما: من هذا فقالا انه كان يغدوا
من بيته فيكذب الكذبة تبلغ الآفاق"
وقال (٢) صلى الله عليه وسلم "يطبع
المؤمن على كل شيء ليست الخيانة
والكذب" وفي الحديث (٣) واياكم
والظن فان الظن اكذب الحديث"
وقال صلى الله عليه وسلم (٤) ثلاثة
لا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم

چار علامتیں جس میں ہوں وہ پکا منافق ہے اور
جس میں بھی ان میں سے کوئی خصلت ہو تو وہ خصلت
منافقت کی ہوگی۔ یہاں تک کہ چھوڑ دے اس کو
جب امانت رکھی جائے۔ خیانت کرے۔ جب
بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے دھوکا
دے جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ اور
صحیح بخاری میں ہے خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمایا آپ نے آئے ہم ایسے آدمی کی طرف
جو چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا کھڑا تھا اس پر
لوہے کا برچھا لیکر چوچیرتا تھا۔ اس کے جبڑے
اس کی گدی کی طرف کو اور اس کی آنکھیں بھی
پیچھے کی طرف پھر جاتی ہیں۔ دوسری جانب اور
کرتا ہے اسی طرح جس طرح کیا تھا۔ پہلی مرتبہ
نہیں لوٹتا وہ اس کی طرف سے یہاں تک کہ ٹھیک ہو
جاتا ہے جس طرح تھا تو اسی طرح کرتا رہیگا قیامت کے
دن تک۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے کیا یہ وہ ہے جو صبح
کو اٹھتے ہی جھوٹی خبریں دنیا میں پھیلاتا تھا۔
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر لگتی ہے مومن کے
ہر عمل پر سوائے جھوٹ اور خیانت کے اور حدیث پاک

(١) من حديث سمرة بن جندب مطولا۔

(٢) رواه احمد من حديث ابي امامة بسند منقطع بلفظ يطبع المؤمن على الخلال
كلها الخ وله شاهد من حديث سعد بن ابي وقاص عند البزار وابي يعلى
بسند رجال الصحيح ولكن رجح الدارقطني وقفه كذا في الترغيب۔

(٣) متفق عليه من حديث ابي هريرة اه مشكاة

(٤) رواه مسلم وغيره من حديث ابي هريرة اه ترغيب

marfat.com

: شیخ زانٍ، وملك كذاب وعائل مستكبر، العائل: الفقير، وقال صلى الله عليه وسلم (۱) ويل للذى يحدث بالحديث ليضحك به الناس فيكذب ويل له ويل له ويل له" واعظم من ذلك الحلف كما اخبر الله تعالى عن المنافقين بقوله (ويحلفون على الكذب وهم يعلمون) وفى الصحيح (۲) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم. رجل على فضل ماء يمنعه ابن السبيل ورجل بايع رجلا سلعة فحلف بالله لاخذها بكذا وكذا فصدقه واخذها وهو على غير ذلك ورجل بايع اماما لا يبايعه الا للدنيا فان اعطاه منها وفى له وان لم يعطه لم يف له" وقال (۳) صلى الله عليه وسلم كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت له به كاذب، وفى

میں آیا ہے کہ بچو تم گمان سے کہ گمان کرنا سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے اور فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں جن سے نہ بات کرے گا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ان سے اور نہ بہ نظر شفقت دیکھیگا ان کی طرف اور نہ پاک کرے گا ان کو گناہوں سے اور ان کے لیے عذاب الیم ہوگا (وہ تین یہ ہیں) (۱) بڈھا زانی (۲) بادشاہ جھوٹا (۳) فقیر متکبر۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاکت ہے۔ اس کے لیے جو جھوٹ بولے تاکہ لوگ ہنسیں اس سے ہلاکت واسطے اس کے ہلاکت واسطے اس کے ہلاکت ہے واسطے اس کے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ قسم کھاتا ہے۔ جس طرح خبر دی اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارہ میں۔ يَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ط اور صحیح میں ہے بیشک فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں جن سے نہ بات کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ دیکھیگا اور نہ پاک کریگا ان کو اور انکے لیے عذاب الیم ہے پہلا وہ شخص جو پانی پر کھڑا ہو اور لوگوں کو پانی نہ پینے دے دوسرا مسافر کو روکے دوسرا وہ جو بیچے کوئی آدمی اپنا اسباب اور قسم کھائے خدا کی کہ میں نے اتنے میں اسکو خود خریدا ہے سو وہ اسکی تصدیق کرے اور لے لے اس کو حالانکہ وہ یوں نہ تھا۔

---

(۱) رواہ احمد من حديث النواس بن سمعان وشيخ احمد فيه عمر بن هرون فيه خلاف قاله فى الترغيب.

(۲) رواه د، ت وحسنه ر، س والبيهقى من حديث بهز بن حكيم عن ابيه عن جده.

(۳) رواه الجماعة الا الترمذى كلهم من حديث ابى هريرة

الحديث (١) ايضاً . من تحلم بحلم لم يره كلف ان يعقد بين شعيرتين وليس بعاقد . وقال (٢) رسول الله صلى الله عليه وسلم (ا) فرى الفرى على الله ان يرى الرجل عينيه مالم تريا) معناه ان يقول رأيت فى منامى . كيت وكيت ولم يكن رأى شيئاً وقال (٣) ابن مسعود رضى الله عنه لا يزال العبد يكذب و يتحرى الكذب حتى ينكت فى قلبه نكتة سوداء حتى يسود قلبه فيكتب عند الله من الكاذبين .

فينبغى للمسلم ان يحفظ لسانه عن الكلام الا كلاماً ظهرت فيه المصلحة فان فى السكوت سلامة . السلامة لا يعدلها شيء . وفى صحيح البخارى عن ابى هريرة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً او ليصمت ، فهذا الحديث المتفق على صحته نص صريح

تیسرا وہ جو بیعت کرے امام سے دنیا کے لئے اگر دے اس کو تو پورا کرے اور اگر نہ دے تو نہ پورا کرے ۔ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے بات کرے ۔ وہ تصدیق کرے تیری بات کی اور تو اس سے جھوٹ بولنے والا ہو ۔ اور یہ حدیث پاک میں کہ جو شخص بیان کرے جھوٹا خواب عذاب دیا جائے گا اس سے کہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ دے جو نہ دے سکیگا اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے بڑا جھوٹ اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ لوگوں سے بیان کرے کہ میں نے یوں خواب دیکھا ہے ۔ یوں دیکھا ہے حالانکہ دیکھا نہ ہو کچھ بھی اور فرمایا ابن عباس رضؓ نے کہ جب تک بولتا ہے آدمی جھوٹ اور کوشش کرتا ہے (جھوٹ بولنے کی) یہاں تک کہ لگ جاتا ہے ایک نشان اس کے دل پر سیاہ اور سیاہ ہو جاتا ہے اس کا دل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لکھا جاتا ہے جھوٹوں سے پس لائق ہے مسلمان کیلئے کہ حفاظت کرے اپنی زبان کی باتوں سے مگر وہ بات جس میں بھلائی ہو بیشک خاموشی میں سلامتی ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں ہے ۔ صحیح بخاری میں آیا ہے بروایت ابو ہریرہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان رکھتا ہے

---

(١) رواه البخارى فى حديثه

(٢) رواه البخارى من حديث ابن عمر اه مشكاة

(٣) ذكره مالك فى موطئه بلاغا اه ترغيب قال وقد تقدم بنحوه متصلا مرفوعاً .

فی انہ لاینبغی للانسان ان یتکلم الا اذا
کان الکلام خیرًا و ھو الذی ظھرت
مصلحتہ للمتکلم قال (۱) ابو موسیٰ:
قلت یا رسول اللہ ای المسلمین افضل
قال: من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ
وفی الصحیحین (۲) ان الرجل لیتکلم
بالکلمۃ ما یتبین فیھا ای ما یفکر
فیھا بانھا حرام - یزل بھا فی النار ابعد
مما بین المشرق والمغرب، وفی موطا
الامام (۳) مالک من روایۃ بلال بن
الحارث المزنی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال: ان الرجل لیتکلم
بالکلمۃ من رضوان اللہ تعالیٰ ما کان
یظن ان تبلغ ما بلغت یکتب اللہ تعالیٰ
بھا لہ رضوانہ الی یوم یلقاہ وان الرجل
لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ تعالیٰ ما
کان یظن ان تبلغ ما بلغت یکتب
اللہ تعالیٰ لہ بھا سخطہ الی یوم یلقاہ
والاحادیث الصحیحۃ بنحو ما ذکرنا
کثیرۃ وفیما اشرنا الیہ کفایۃ، وسئل

ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیئے کہ اچھی بات کرے یا
خاموش ہی رہے. سو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ نص صریح ہے
اور اسمیں جو فرمایا نہیں لائق واسطے انسان کے جو بات کرے مگر
جبکہ متکلم کے لیے خیر اور مصلحت ظاہر کرے ابو موسیٰؓ نے کہا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے
فرمایا جو سالم رکھے مسلمان کو اپنی زبان سے اور ہاتھ سے اور
صحیحین میں آیا ہے کہ بیشک آدمی جو بات کرے دیکھے کہ
کیا نتیجہ ہوگا اس میں یعنی اگر نہ سوچا کہ اسمیں کوئی حرام ہے
تو گر پڑیگا اس کیساتھ دوزخ میں مشرق اور مغرب کے فاصلہ سے
زیادہ بعد - اور موطا امام مالک میں ہے بروایت بلال
بن حارث مزنی کہ بیشک فرمایا نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ بیشک آدمی جب بات کرتا ہے تھوڑی
اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اسکو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ اتنی
سی پہنچیگی (لیکن) لکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لیے
اس کلمہ کی وجہ سے ناراضگی قیامت تک اور اسی قسم
کی احادیث صحیحہ بہت ہیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے
کافی ہیں .
اور بعض حضرات سے دریافت کیا گیا کہ ابن آدم میں کتنے
عیب پائے ہیں تو کہا کہ بیشمار اور وہ جن کو میں نے شمار کیا ہے
وہ آٹھ ہزار عیب ہیں اور پائی میں نے ایک خصلت

(۱) رواہ خ، م، ت، س قال المنذری فی ترغیبہ وابو موسیٰ ھو الاشعری
واسمہ عبد اللہ بن قیس -
(۲) من حدیث ابی ھریرۃ ورواہ س ایضا کما فی الترغیب
(۳) وکذا رواہ الترمذی وقال حسن صحیح، س، ھ، حب، ک وقال صحیح
الاسناد اھ ترغیب

بعضهم كم وجدت في ابن آدم من العيوب فقال هي اكثر من ان تحصى والذى احصيت ثمانية آلاف عيب ووجدت خصلة ان استعملها سترت العيوب كلها وهى حفظ اللسان. جنبنا الله معاصيه واستعملناه فيما يرضيه انه جواد كريم.

(موعظة)

ايها العبد: لا شيء اعز عليك من عمرك وانت تضيعه ولا عدو لك كالشيطان وانت تطيعه، ولا اضر من موافقة نفسك وانت تصافيها ولا بضاعة سوى ساعات السلامة وانت تسرف فيها لقد مضى من عمرك الاطايب فما بقى بعد شيب الذوائب يا حاضر البدن والقلب غائب اجتماع العيب والشيب من جملة المصائب يمضى زمن الصبا وحب الحبائب كفى زاجرا واعظا تشيب منه الذوائب، يا غافلا فاته افضل المناقب، اين البكاء لخوف العظيم الطالب. اين الزمان الذى ضاع فى الملاعب نظرت فيه آخر العواقب، كم فى القيامة مع دمع ساكب على ذنوب قد حواها

اگر اس کو استعمال کرے تو چھپائے جائیں گے تمام عیوب اور وہ حفاظت کرنا ہے زبان کا۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمادے

⁂

(موعظت)

اے بندے کوئی چیز زیادہ عزیز تجھے تیری عمر سے نہیں ہے۔ اور تو اس کو ضائع کر رہا ہے۔ اور شیطان جیسا تیرا کوئی دشمن نہیں اور تو اس کی اطاعت کر رہا ہے اور نفس کی موافقت سے کوئی چیز زیادہ مضر نہیں اور تو اس سے دوستی کرتا ہے اور سلامتی کی گھڑیوں سے زیادہ کوئی زاد راہ نہیں اور تو اس کو ضائع کرتا ہے تحقیق گذر گئی تیری عمدہ زندگی سے اور نہ باقی رہی بعد بڑھاپے کے بالوں کی خوبصورتی۔ اے بدن سے حاضر اور دل سے غائب اکٹھا ہو گیا عیب اور بڑھاپا تمام مصائب سے گذر گیا زمانہ بچپن کا اور محبت کرنے محبوبوں سے کا۔ کافی ہے زجر و اعظ کی بڑھاپا آ گیا اس سے بالوں میں اے غافل فوت کر دیا افضل مناقب کو۔ کہاں ہے رونا واسطے خوف بڑے طلب کرنے والے کے۔ کہاں ہے وہ زمانہ جو ضائع ہو گیا کھیل کود میں دیکھی تو نے انجام کار کو کتنے ہوں گے قیامت میں آنسو بہنے والے

كتاب الكاتب فانظر لنفسك وانتظر
قدوم الغائب ياتي بقهر ويرمي
بسهم صائب. يا آملا ان تبقى
سليما من النوائب بنيت بيتا
كنسيج العناكب اين الذين علوا
متون المراكب. ضاقت بهم المنايا
سبل المذاهب وانت بعد قليل
حليف المصائب فانظر وتفكر و
تدبر قبل العجائب.

اور پر گناہوں کی تحقیق محفوظ کر لیا ہے اسکو کتاب کاتب نے کون ہے میرے
لیے جب میں موقف حساب میں کھڑا ہونگا اور مجھے کہا جائیگا۔
کیا کچھ کیا تونے واجب ہے کس طرح امید کرتا ہے تو نجات کی
اور غافل رہا تو ساتھ خوش کرنیوالے کھیل کے جب آئیں تیرے
پاس آرزوئیں جھوٹے گمان سے موت سخت خبر ہے اس کا پینا کڑوا
ہے حاصل ہوگی تکلیف اس کی جب موت کا پیالہ فرشتے لائینگے
دیکھ اپنے نفس کیلئے اور انتظار کر غیب کے آنے کی آئیگا ساتھ
قہر کے اور ماریگا ساتھ تیر سخت کے اے امید رکھنے والے
اس بات کی کہ سالم رہیگا تو عبث بناتا ہے گھر مثل عنکبوت کے
کہاں ہیں وہ جو سوار ہوتے تھے سواریوں کی پیٹھوں پر تنگ کردئے موت نے اس کے چلنے کے راستے اور تو بعد تھوڑی مدت کے

حلیف مصائب کا ہوگا دیکھو اور غور کرو قبل از عجائب۔

الكبيرة الحادية والثلاثون: القاضي السوء

قال الله تعالى: (ومن لم يحكم
بما انزل الله هم الكافرون) وقال
تعالى (ومن لم يحكم بما انزل
الله فاولئك هم الظالمون) وقال
تعالى (ومن لم يحكم بما انزل الله
فاولئك هم الفاسقون) روى
الحاكم باسناده ۱ وفي صحيحه
عن طلحة بن عبيد الله رضي الله
عنه قال: قال رسول الله صلى الله

اکتیسواں کبیرہ ۔ بُرا حاکم

ارشادِ خداوندی ۔ اور جو شخص خدا کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں۔

ارشادِ خداوندی ۔ اور جو شخص خدا کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں

ارشادِ خداوندی ۔ اور جو شخص خدا کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنے والے ہیں

(ترجمہ)

روایت کیا حاکم نے اپنی صحیح میں طلحہ بن عبید اللہ رضی سے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالےٰ نماز ایسے حاکم کی جو فیصلہ کرے سوائے اس کے جو نازل کیا

۱ في سنده عبد الله بن محمد العدوي واه متهم وهذا مما انكر على الحاكم قاله المنذري ولفظه لا يقبل الله صلاة امام جائر وقال الذهبي في رسالته الصغرى بسند لا ارضاه.

marfat.com

علیہ وسلم انہ قال "لا یقبل اللہ صلاۃ امام حکم بغیر ما انزل اللہ"

وصحح الحاکم (۱) ایضًا من حدیث بریدۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "القضاۃ ثلاثۃ: قاض فی الجنۃ وقاضیان فی النار، قاض عرف الحق فقضی بہ فھو فی الجنۃ وقاض عرف الحق فجار متعمدًا فھو فی النار وقاض قضی بغیر علم فھو فی النار" قالوا فما ذنب الذی یجھل: قال ذنبہ ان لا یکون قاضیا حتی یعلم" وعن ابی ھریرۃ (۲) رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من جعل قاضیا فقد ذبح بغیر سکین" وقال الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ ینبغی للقاضی ان یکون یوما فی القضاء ویومًا فی البکاء علی نفسہ وقال محمد بن واسع رحمہ اللہ: اول من یدعی یوم القیامۃ الی الحساب القضاۃ،

وعن عائشۃ (۳) رضی اللہ عنھا قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ

اللہ تعالیٰ نے۔ اور صحیح کیا حاکم نے بھی حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ حاکم تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قاضی جنت میں جائے گا اور دو دوزخ میں جائیں گے۔ جو قاضی پہچانے حق کو پھر فیصلہ کرے ساتھ حق کے وہ تو گیا جنت میں اور جو قاضی پہچانے حق کو پھر ظلم کیا جان بوجھ کر وہ گیا دوزخ میں۔ اور جو قاضی فیصلہ کرے بغیر جاننے کے وہ بھی گیا دوزخ میں۔ دریافت کیا گیا کہ کیا گناہ ہے اس پر جو نہیں جانتا؟

فرمایا اس کا گناہ یہ ہے کہ نہ بنتا حاکم وہ جب تک کہ نہ علم حاصل کر لیتا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قاضی بنایا گیا۔ پس تحقیق وہ ذبح کیا گیا بغیر چھری کے اور فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قاضی کو چاہیئے کہ ایک دن قضا کرے (یعنی فیصلہ) اور ایک دن روتا رہے اپنے نفس پر۔

محمد بن واسع نے کہا قیامت کے دن جو سب سے پہلے حساب کے لیے بلائے جائیں گے وہ قاضی ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لایا جائے گا ساتھ قاضی عادل کے قیامت کے دن پھر ملیگا شدت عذاب سے جو کچھ

(۱) ورواہ د، ت، ھ وقال ت حسن غریب اھ ترغیب وقواہ المصنف فی صغرہ

(۲) رواہ د ت وقال حسن غریب، ھ ولک وصححہ اھ ترغیب

(۳) رواہ احمد وابن حبان فی صحیحہ اھ ترغیب۔

علیه وسلم یقول "یوتی بالقاضی العدل یوم القیامة فیلقی من شدة الحساب مایود انه لم یقض بین اثنین فی تمرة" وعن معاذ بن جبل رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال، "ان القاضی لیزل فی زلقة فی جهنم ابعد من عدن" وعن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول "لیس من وال ولا قاض الا یوتی به یوم القیامة حتی یوقف بین یدی الله عزوجل علی الصراط ثم تنشر سریرته فتقرا علی رؤس الخلائق فان کان عدلا نجاه الله بعدله وان کان غیر ذلک انتفض به ذلک الجسر انتفاضا فصار بین کل عضو من اعضائه مسیرة کذا وکذا ثم ینخرق به الجسر الی جهنم" وقال مکحول لو خیرت بین القضاء وبین ضرب عنقی لاخترت ضرب عنقی علی القضاء" وقال ایوب السختیانی (انی وجدت اعلم الناس اشدهم هو بامنه) وقیل للثوری: ان شریحا قد استقضی فقال: ای رجل قد افسدوه، ودعا مالک بن المنذر

خواہش کریگا وہ کہ نہ فیصلہ کرتا درمیان دو آدمیوں کے ایک کھجور کا بھی.

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ گریگا قاضی دوزخ کے میدان میں عدن سے زیادہ دور.

علی بن ابی طالب سے روایت ہے. کہ سنا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی حاکم نہ قاضی مگر لایا جائے گا قیامت کے دن ساتھ اس کے یہاں تک کہ کھڑا کر دینگے اللہ تعالےٰ کے روبرو اوپر پل صراط کے پھر پھیلایا جائے گا. اعمالنامہ اس کا جو پڑھا جائے گا. تمام مخلوق کے سامنے پھر اگر ہوگا عادل بچایا جائے گا. اللہ تعالےٰ نے اس کو اور اگر ہوگا اس کے علاوہ تو توڑے گی یہ پل اس کے تمام اعضائے کو جو مسافت ان کے درمیان اتنا اور اتنا ہوگی. پھر ٹوٹ جائے گی. پل دوزخ کی طرف اور فرمایا مکحول نے اگر مجھے اختیار رہے. درمیان قضا اور قتل ہو جانے میں تو میں قتل ہو جانے کو پسند کروں گا قاضی بننے پر.

ایوب سختیانی نے کہا کہ میں نے بڑے بڑے عالموں کو دیکھا ہے اس سے بھاگتا ہوا) اور ثوری سے کہا گیا کہ شریح کو قاضی بنا دیا گیا تو انہوں نے فرمایا بہت بڑے آدمی کو انہوں نے بگاڑ دیا اور بلایا مالک بن منذر نے محمد بن واسع کو تاکہ اس کو

محمد بن واسع ليجعله على قضاء البصرة
فابى فعاوده وقال لتجلسن والا جلدتك
فقال ان تفعل فانك سلطان وان ذليل
الدنيا خير من ذليل الآخرة وقال
وهب بن منبه : اذا هم الحاكم
بالجور او عمل به ادخل الله النقص
على اهل مملكته حتى فى الاسواق
والارزاق والزرع والضرع وكل شيء
واذا هم بالخير او العدل ادخل الله
البركة فى اهل مملكته كذلك و
كتب عامل من عمال حمص الى عمر
بن عبد العزيز رضى الله تعالى عنه :
اما بعد فان مدينة حمص قد تهدمت
واحتاجت الى اصلاح ، فكتب اليه عمر :
حصنها بالعدل ونق طرقها من الجور
والسلام . وقال يحرم على القاضى ان
يحكم وهو غضبان واذا اجتمع فى
القاضى قلة علم وسوء قصد واخلاق
زعرة (۱) وقلة ورع فقد تم خسرانه
ووجب عليه ان يعزل نفسه و
يبادر بالخلاص فنسأله الله العفو
والعافية والتوفيق لما يحب و
يرضى انه جواد كريم .

بصرہ کا قاضی مقرر کرے تو انہوں نے انکار کر دیا
دوبارہ کہا اور یہ بھی کہا کہ مناسب ہے کہ قضا پر
بیٹھ جا ورنہ کوڑے ماروں گا ۔ انہوں نے کہا اگر
یہ کام کریگا تو تو بادشاہ ہے اور دنیا کی ذلت
آخرت کی ذلت سے بہتر ہے ۔ وہب بن منبہ نے کہا کہ
جب حاکم ارادہ کرتا ہے ظلم کرنیکا یا عمل کرتا ہے ظلم کا
تو داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ نقصان رعیت پر یہاں تک
بازاروں میں ، روزیوں میں کھیتی میں ، دودھ والے جانوروں
اور دیگر غیرہ ہر چیز میں اور جب ارادہ کرتا ہے بھلائی
کا یا عدل کا تو داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ برکت رعیت
میں اسی طرح حمص کے حاکموں سے کسی حاکم نے عمرؓ بن
عبد العزیز کو لکھا ۔ اما بعد بیشک حمص کا شہر برباد ہو گیا
ہے اور اصلاح کا محتاج ہے تو (جواب) لکھا عمرؓ نے
ان کی طرف کہ حفاظت کر اس کی ساتھ عدل کے ،
اور صاف کر اس کی گلیوں کو ظلم سے والسلام اور فرمایا
حرام ہے قاضی پر جو فیصلہ کرے غصہ کی حالت میں
اور جب جمع ہو جائیں قاضی میں (یہ چیزیں) قلت علم
بُرا ارادہ ۔ بدخلقی ۔ قلت پرہیزگاری پس تحقیق
پورا ہو گیا اس کا خسارہ اسے واجب ہے
کہ معزول کر لے اپنے آپ
کو اور جلدی کرے ساتھ خلاصی کے
اللہ تعالیٰ توفیق عنایت
فرماوے

(۱) فى الاساس : زعر الرجل زعرا ساء خلقه وقل خيره اه

(موعظة)

يا من عمره كلما زاد نقص؟ يا من يا من ملك الموت وقد اقتنص، يا مأملا الى الدنيا هل سلمت من النقص؟ يا مفرط في عمره هل بادرت الفرص؟ يا من اذا ارتقى في منهاج الهدى ثم لاح له الهوى نكص، من لك يوم الحشر عند نشر القصص (۱) عجبا لنفس امست بالليل هاجعة ونسيت اهوال يوم الوقعة ولان تقرعها المواعظ فتصغى لها سامعة؛ ثم تعود الزواجر عنها ضائعة والنفوس غدت في كرم الكريم طامعة، وليست له في حال من الاحوال طائعة، والاقدام سعت في الهوى في طرق شاسعة بعد ان وضحت من الهدى سبل واسعة، والهمم شرعت في مشارع الهوى متنازعة، لم تكن مواعظ العقول لها نافعة، وقلوب تضمر التوبة اذا فزعت بزواجر لادعة ثم تعود الى ما لاعيل مرارا متتابعة.

موعظت

اے وہ شخص جو عمر اس کی بڑھتی ہے گھٹتی ہے اسے وہ جو سے فکر ہے ملک الموت سے اور تحقیق شکار کر لیا اس نے اسے مائل ہونے والے طرف دنیا کے کیا سالم رہیگا تو نقص سے؟ (یعنی گھٹنے سے) اسے زیادتی کرنے والے اپنی عمر میں کیا پالیا۔ تو نے فرصت کو اسے وہ جب چڑھا ہدایت کے رستہ پر پھر ظاہر ہوئی اس کے لیے خواہش تو پیچھے لوٹا۔ کون ہوگا تیرے لیے قیامت کے دن بوقت پھیلنے واقعات کے۔ تعجب ہے واسطے اس نفس کے جس نے رات گزاری سونے میں اور بھول گیا۔ پریشانیاں قیامت کی اور اس لیے کہ کھٹکھٹاتی ہیں نصیحتیں پھر جھک جاتے ہیں۔ اس کی کان پھر واپس لوٹتا ہے جس سے زجر کرنے والا تو ضائع کر دیتا ہے اور نفوس جو امید ہی کرتے ہیں۔ کریم کے کرم کی اور نہیں اس کے لیے کسی وقت اطاعت کرنے والے اور قدم چلتے ہیں خواہشات کے دور دور رستوں میں بعد اسکے کہ واضح ہوگئی ہدایت کی کھلی راہ اور مصیبتیں کھڑی ہوگئیں۔ خواہشات کے رستوں میں جھگڑنے والی نہیں۔ اس کے لیے عقل مند دل کے وعظ نافع اور دل چھپاتے ہیں توبہ کو جب گھبراتا ہے ساتھ زجر کے پھر عود کرتے ہیں طرف اس کے جو نہیں حلال بارہا بار بار۔

(۱) القصص؛ جمع قصة: يعني الصحف التي فيها الاعمال.

الكبيرة الثانية والثلاثون: اخذ الرشوة على الحكم

(بتیسواں کبیرہ ——— رشوت لینا

قال الله تعالیٰ (وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ) ای لا تدلوا باموالکم الی الحکام ای لا تصانعوهم بها ولا ترشوهم ليقطعوا لكم حقا لغيركم وانتم تعلمون انه لا یحل لکم. وعن[1] ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، لعن الله الراشی والمرتشی فی الحکم، اخرجه الترمذی وقال حدیث حسن ـ وعن عبد الله بن عمر ولعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشی والمرتشی، قال العلماء: فالراشی هو الذی یعطی الرشوة والمرتشی هو الذی یاخذ الرشوة وانما تلحق اللعنة الراشی اذا قصد بها اذیة مسلم اوینال بها مالا یستحق، اما اذا اعطی لیتوصل الحق له او یدفع عن نفسه ظلما فانه غیر داخل فی اللعنة، واما الحاکم فالرشوة

اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق اور نہ پہنچاؤ ان کو حاکموں تک کہ کھا جاؤ کوئی حصہ لوگوں کے مال میں سے ظلم کر کے (ناحق) اور تم کو معلوم ہے (مائدہ) یعنی حکام تک مال کو نہ پہنچاؤ بطور رشوت کے کہ کاٹو حق کسی کا جان بوجھ کر یعنی یہ حلال نہیں ہے۔ اور ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے پر اللہ کی لعنت ہے (ترمذی)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راشی اور مرتشی پر (رشوۃ لینے اور دینے والے پر۔

لعنت لاحق ہوتی ہے راشی کو جب وہ ارادہ کرے اس سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے کا یا پہنچے ساتھ اس کے جس کا وہ مستحق نہیں۔ ہاں اگر اس لیے دے کہ پہنچے اپنے حق کو یا دفع کرے اپنے نفس سے ظلم کو سو وہ اس لعنت میں داخل نہیں ہے۔

مگر حاکم پر رشوت لینا مطلقاً حرام ہے خواہ اس سے کسی کا حق باطل کرے یا ظلم کو دفع کرے اور دوسری

[1] رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وزاد والرائش یعنی الذی یسعی بینہما اھ ترغیب

marfat.com

عليه حرام ابطل بها حقا او دفع بها ظلما. وقد روى في حديث آخر (١) ان اللعنة على الرائش ايضا وهو الساعي بينهما وهو تابع للراشي في قصده ان قصد خيرا لم تلحقه اللعنة والا لحقته.

فصل

ومن ذلك ما روى ابو داؤد في سننه عن ابي امامة الباهلي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من شفع لرجل شفاعة فاهدى له عليها هدية فقد اتى بابا كبيرا من ابواب الربا وعن ابن مسعود قال: السحت ان تطلب لاخيك الحاجة فتقضى فيهدى اليك هدية فتقبلها منه. وعن مسروق انه كلم ابن زياد في مظلمة فردها فاهدى اليه صاحب المظلمة وصيفا فردها ولم يقبلها وقال سمعت ابن مسعود يقول: من رد عن مسلم مظلمة فاعطاه على ذلك قليلا او كثيرا فهو سحت، فقال الرجل يا ابا عبد الرحمن ما كنا نظن ان السحت الا الرشوة

روایت میں ہے کہ جو درمیان رشوت دینے دلانے میں ہو۔ اس پر بھی لعنت ہے اور وہ راشی کے تابع ہے ارادہ میں اگر ارادہ بالخیر ہے تو لاحق نہ ہوگی. لعنت اس کو ورنہ ہوگی۔

فصل

اور اس سے جو روایت کیا ابو داؤد نے اپنی سنن میں ابو امامہ باہلی سے کہا فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ و سلم نے جو شخص سفارش کرے کسی کے لیے پھر ہدیہ دیا جائے۔ اس پر اس کو تو بلا شبہ وہ آیا ایک بہت بڑے سود کے دروازے سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا حرام ہے وہ جو طلب کرے تو اپنے بھائی کے لیے کوئی حاجت اور وہ پوری کر دی جائے اور اور ہدیہ دیا جائے تیری طرف اور تو قبول کرلے اسکو اور مسروق سے روایت ہے کہ انہوں نے بات کی ابن زیاد سے ایک مظلوم کے متعلق تو رد کر دیا اس نے اس ظلم کو پھر ہدیہ کیا اس کی طرف صاحب مظلمہ نے ایک غلام تو لوٹا دیا اس کو اور نہ قبول کیا اس نے اور کہا کہ میں نے سنا ہے ابن مسعودؓ سے فرمایا جو شخص پھیر دے مسلمان سے ظلم کو پھر دے اس کے بدلہ اس کو کچھ خواہ تھوڑا یا بہت سو وہ حرام ہے۔ ایک شخص نے کہا اسے

(١) اخرجه د، ت وقال حسن صحيح اه ترغيب

marfat.com

فی الحکم فقال ذلك كفر (۱) نعوذ بالله منه ونسأل الله العفو والعافية من كل بلاء ومكروه.

(حكاية)

عن الامام ابی عمر الأوزاعی رحمه الله وكان يسكن بيروت ان نصرانيًا جاء اليه فقال ان والی بعلبك ظلمنی بمظلمة واريد ان تكتب اليه واتاه بقلة عسل فقال الاوزاعی رحمه الله: ان شئت رددت القلة وكتبت لك اليه وان شئت اخذت القلة فكتب له الى الوالی ان ضع عن هذا النصرانی من خراجه، فاخذ القلة والكتاب ومضى الى الوالی فاعطاه الكتاب فوضع عنه ثلاثين درهما بشفاعة الامام رحمه الله وحشرنا فی زمرته.

(موعظة)

عباد الله: تدبروا العواقب، واحذروا قوة المناقب واخشوا عقوبة المعاقب وخافوا سلب السالب فانه والله طالب غالب، اين الذين قعدوا فی طلب المنی وقاموا، ودارروا على توطئة دار الرحيل وحاموا

ابوعبدالرحمٰن کہ ہم تو خیال کرتے تھے کہ رشوت ہی حرام ہے انہوں نے کہا یہ کفر ہے اللہ پناہ دے۔

حکایت

ہے امام ابوعمر اوزاعی سے اور وہ بیروت میں رہتے تھے کہ ایک نصرانی ان کی طرف آیا اور کہا کہ والی بعلبک نے میرے اوپر زیادتی کی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کی طرف خط لکھ دیں اور نصرانی ایک مٹکہ شہد کا بھی ہمراہ لایا تھا (بطور ہدیہ) اوزاعیؒ نے فرمایا اگر تو چاہے تو مٹکہ واپس کردوں اور خط لکھ دوں اور اگر چاہے تو مٹکہ لے لوں اور خط نہ لکھوں) چنانچہ لکھ دیا خط انہوں نے اس والی کی طرف کہ اس نصرانی سے کم کردے خراج کو، چنانچہ اس نصرانی نے اور وہ مٹکہ بھی واپس لے لیا اور خط بھی اور والی کو خط دیا تو اس نے تیس درہم کم کر دیئے اسکی سفارش سے اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس زمرے اٹھائے آمین۔

موعظت

اے بندگان خدا انجام کو سوچا اور ڈرو اچھی طاقت سے اور ڈرو عاقبت کے عذاب سے اور خوف کرو چھیننے والے کے چھیننے سے کیونکہ بیشک وہ خدا کی قسم طالب غالب ہے کہاں ہیں وہ جو بیٹھے تھے۔ خواہشات کی طلب میں اور کھڑے ہوگئے اور گھومے کوچ کے گھر میں ٹھیرنے کیلئے اور کس قدر تھوڑی مدت ٹھیرے

(۱) رواہ الطبرانی عنہ موقوفا علیہ اھ ترغیب

ما اقل عالبشرا وما اوفی ما قد مطالقد
وبجی انفرسهم فی قعر قبورهم علی ما
اسلفوا وکلا مرا.

اما واللہ لو علم الانام
لما خلقوا لما ہجعوا وناموا
لقد خلقوا لامر لو راتہ
عیون قلوبھم تاھوا وھاموا
ممات ثم قبر ثم حشر
وتوبیخ واھوال عظام
لیوم الحشر قد عملت رجال
فصلوا من مخافتہ وصاموا
ونحن اذا امرنا او نھینا
کاھل الکھف ایقاظ نیام

یامن یاقدار الخطایا قد تلطخ
وبآفات البلایا قد تضمخ. یامن
سمع کلام من لام ووبخ، یعقد عقد التوبۃ
حتی اذا امسی یفسخ. یا مطلقا
لسانہ والملک یحصی وینسخ، یا
من طیر الھوی فی صدرہ قد عشش
وفرخ، کم اباد الموت ملوکا کالجبال
الشمخ، کم ازعج قواعد کانت فی الکبر
ترسخ، واسکنھم ظلم اللحود ومن
ورائھم برزخ، یا من قلبہ من سدنہ
مالذنوب اوسخ، یا ھیاد برا بالعظائم
اما من ان یخسف بک او تمسخ، یامن

اور کس قدر پورا پایا انہوں جو کچھ آگے بھیجا تھا۔ توبیخ
وملامت کی انہوں نے اپنے نفسوں کو قبروں میں اپنی
بداعمالیوں پر۔ (اشعار)

خدا کی قسم اگر جانتے اس چیز کو جس کے لیے
پیدا کیے گئے نہ سوتے۔ بیشک پیدا کیے گئے
وہ ایک کام کے لیے اگر ان کے دل کی آنکھیں دیکھتیں
تو وہ پریشان ہو جاتے۔

اور موت ہے پھر قبر ہے پھر اٹھنا ہے، اور
زجر و توبیخ ہے اور بڑے بڑے ہولناک منظر
ہیں قیامت کے دن کے لیے لوگوں نے کام کیے
ہیں پھر خوف خدا سے انہوں نے نمازیں پڑھیں اور روزے
رکھے اور ہم جب حکم کیے جاتے ہیں یا روکے جاتے ہیں، تو
مثل اصحاب کہف کے جاگتے ہوئے سوئے ہوتے ہیں

اے وہ شخص جو ساتھ گناہوں کی گندگی کے
آلودہ ہو چکا ہے اور بلاؤں کے ساتھ مل چکا ہے
اے وہ شخص جو سن چکا ہے کلام اس شخص کا جو ملامت
کر چکا ہے توبہ کا ارادہ کرتا ہے پھر جب شام ہوتی تو توڑ دیتا
ہے۔ اے اپنی زبان کو چھوڑنے والے حالانکہ فرشتہ لکھ
رہا ہے۔ اے وہ شخص خواہشات کا پرندہ اپنے
سینہ میں گھونسلا بنا رہا ہے اور بچے دے رہا
ہے۔ موت نے کس قدر بڑے بڑے بادشاہوں
کو ختم کیا کس قدر ہلا دیا ہے ان مضبوط بنیادوں
کو جو پختہ تھیں اور ٹھہرا دیا ان کو قبر کے اندھیرے
میں اور اس کے پیچھے برزخ ہے اے وہ شخص جو دل
اس کا اس کے دھبے سے بوجھ گناہوں کے زیادہ گندا

marfat.com

لازم العيب بعد اشتمال الشيب فعله يؤرخ، والحمد لله دائماً ابداً

الكبيرة الثالثة والثلاثون

تشبه النساء بالرجال وتشبه الرجال بالنساء.

في الصحيح (١) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لعن الله المتشابهات من النساء بالرجال والمتشبهين من الرجال بالنساء وفي رواية (٢) لعن الله الرجلة من النساء وفي رواية (٣) قال: لعن الله المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء يعني اللاتي يتشبهن بالرجال في لبسهم وحديثهم، وعن ابي هريرة (٤) رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن المرأة تلبس لبسة الرجل والرجل يلبس لبسة المرأة.

سے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کر لیا ہے کیا اس چیز سے بیخوف ہو گیا ہے کہ تجھ سے خسف کیا جائے یا مسخ کیا جائے اسے وہ شخص جو عیوب پر ہمیشگی کر رہا ہے بعد بڑھاپا آنیکے اور اسکا ہر فعل لکھا جا رہا ہے

(تینتیسواں کبیرہ)

دربیان مشابہت کرنا عورتوں کا مردوں سے اور مردوں کا عورتوں سے.

صحیح میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر اور ایک روایت میں ہے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے مخنثوں پر مردوں سے اور مردوں کی طرح بننے والی عورتوں پر لباس پہننے میں بات چیت کرنے میں وغیرہ وغیرہ. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی لعنت ہے اس عورت پر جو مردوں کا سا لباس پہنے اور مرد پر جو عورت کا سا لباس پہنے.

(١) رواه خ، د، ت، س، ط من حديث ابن عباس مرفوعاً ر بلفظ لعن رسول الله الخ. طب ولفظه لعن الله المتشبهات.

(٢) قال المصنف في رسالته الصغرى: اسناده حسن.

(٣) عزاها في الترغيب والترهيب للبخاري من حديث ابن عباس

(٤) رواه د، س، ه، حب في صحيحه ك وقال على شرط مسلم اه ترغيب

marfat.com

فاذا لبست المرأة زی الرجال من المقالب والفرج والاکمام الضیقة فقد شابهت الرجال فی لبسهم فتلحقها لعنة الله ورسوله ولزوجها امکنها من ذلك ای رضی به ولم ینهها لانه مامور بتقویمها علی طاعة الله ونهیها عن المعصیة لقول الله تعالی (قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) ای ادبوهم وعلموهم ومروهم بطاعة الله وانهوهم عن معصیة الله کما یجب ذلك علیکم فی حق انفسکم ولقول (١) النبی صلی الله علیه وسلم، کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته الرجل راع فی اهله ومسئول عنهم یوم القیامة، وجاء (٢) عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال، الا هلکت الرجال حین اطاعوا النساء، وقال الحسن: والله ما اصبح الیوم رجل یطیع امرأته فیما تهوی الا اکبه الله تعالی فی النار، وقال صلی الله علیه وسلم، صنفان من اهل النار لم ارهما قوم

جب عورت مردوں کا سا لباس پہنتی ہے (مثلاً کرتہ پاجامہ وغیرہ تنگ تو یقیناً مشابہت کی اس نے مردوں کی لباس میں۔ سو لاحق ہو گئی اس کو لعنت خدا کی اور رسول کی اور اس کے خاوند کو بھی جبکہ وہ طاقت رکھتا ہو اس کے روکنے کی اور یہ روکے اس لیے کہ اس کو حکم کیا گیا ہے عورت کو راہ راست پر لانے اور برائیوں سے روکنے پر۔ لقولہ تعالیٰ (قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) یعنی ان کو تادیب و تعلیم کریں اور اطاعت اللہ کے لیے حکم کریں اور گناہوں سے روکو جس طرح تمہیں واجب ہے حق اپنے نفس پر۔ بفرمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک تمہارا حاکم ہے۔ اور ہر ایک تمہارے سے سوال ہوگا رعیت اپنی کا۔ آدمی حاکم ہے اپنے اہل و عیال میں اور مسئول ہوگا ان سے قیامت کے دن۔ اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبردار ہلاک ہو گئے مرد جب تابعداری کریں عورتوں کی۔ اور حسن نے فرمایا کہ جو مرد اطاعت کرے عورت کی خواہش کی منہ کے بل ڈالے گا اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ میں اور فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لوگ ہیں جو اہل نار سے ہیں نہیں دیکھا قوم نے ان کو

(١) رواه البخاری ومسلم من حدیث ابن عمر

(٢) اخرجه مسلم وغیره من حدیث ابی هریرة وله شاهد من حدیث ابن عمر وصححه ابن حبان وقال الحاکم علی شرط مسلم افاده المنذری رحمه الله تعالی۔

معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مائلات مميلات رءوسهن كاسنمة البخت المائلة لايدخلن الجنة ولايجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا ۔ اخرجه مسلم ۔

(قوله)

كاسيات اى من نعم الله عاريات من شكرها ، وقيل هوان تلبس المرأة ثوبًا رقيقًا يصف لون بدنها ومعنى مائلات قيل عن طاعة الله ومايلزمهن حفظه مميلات أى يعلمن غيرهن الفعل المذموم وقيل مائلات يمشين متبخترات مميلات يمشطن غيرهن تلك المشطة رءوسهن كاسنمة البخت أى يكبرنها و يعظمنها بلف عصابة اوعمامة اونحوها وعن نافع قال كان ابن عمر وعبد الله بن عمرو عند الزبير بن عبد المطلب اذا اقبلت امرأة تسوق غنمًا متنكبة قوسًا فقال عبد الله بن عمر ارجل انت ام امرأة ؟ فقالت : امرأة فالتفت الى ابن عمرو فقال إن الله تعالىٰ لعن على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم المتشبهات من النساء بالرجال و

کہ ان کے پاس کوڑے ہوتے ہیں۔ بیل کی دم کی طرح جس سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور عورتیں جو باریک لباس پہنتی۔ مائل کرنے والی، اور گوندھنے والی اپنے سروں کو مثل کوہان اونٹ کے نہ داخل ہونگی جنت میں اور نہ پائیں گی بو جنت کی حالانکہ خوشبو جنت کی پائی جاتی ہے اتنے اتنے فاصلے سے (مسلم)

(قول)

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو و زبیر ابن عبد المطلب کے پاس تھے کہ اچانک ایک عورت کندھے پر کمان رکھے ہوئے آئی عبداللہ بن عمر نے کہا کہ تو مرد ہے یا عورت ہے ؟ اس نے کہا عورت ہوں۔ پس ابن عمرو کی طرف توجہ ہو کر کہا کہ بلاشبہ لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ زبان اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہت کرنے والی عورتوں پر ساتھ مردوں کے اور مشابہت کرنے والے مردوں پر ساتھ عورتوں کے اور ان افعال عورت پر لعنت فرمائی جو اظہار زینت ہو سونا موتی وغیرہ سے جو تحت النقاب ہوں اور خوشبو وغیرہ

اور جب وہ گھر سے نکلے تو ریشم وغیرہ پہنے۔ غرضیکہ جو کچھ بھی ہو۔ ایسے تبرج سے جس کو گناہ فرمایا اللہ نے دنیا اور آخرت میں۔ اور یہی وہ افعال ہیں جو غالب ہیں اکثر عورتوں پہ۔

والمتشبهون من الرجال بالنساء
ومن الافعال التي تلعن عليها المرأة
اظهار الزينة والذهب واللؤلؤ من
تحت النقاب وتطيبها بالمسك والعنبر
والطيب اذا خرجت ولبسها الصباغات
والازر والحرير والاقبية القصار
مع تطويل الثوب وتوسعة الاكمام
وتطويلها الى غير ذلك اذا خرجت
وكل ذلك من التبرج الذي يمقت
الله عليه ويمقت فاعله في الدنيا
والاخرة وهذه الافعال التي قد غلبت
على اكثر النساء، قال (۱) عنهن النبي
صلى الله عليه وسلم : اطلعت على النار
فرأيت اكثر اهلها النساء، وقال صلى
الله عليه وسلم : ما تركت بعدي فتنة
هي اضر على الرجال من النساء. فنسأل
الله ان يقينا فتنتهن وان يصلحهن
وايانا بمنه وكرمه.

(موعظة)

ابن آدم كانك بالموت وقد فجاك
والحقك بمن سبقك من الامم، و
نقلك الى بيت الوحدة والظلم،
ومن ذلك الى عسكر الموتى مخيمة

اور آپ نے ان کے متعلق فرمایا
کہ میں نے آگ پر سے جھانکا تو
اکثر عورتوں کو دیکھا اور آپ
نے فرمایا جو فتنہ میں نے اپنے
بعد چھوڑا ہے وہ سخت مضر ہے
اوپر مردوں کے عورتوں
کی طرف سے
اللہ بچاوے

(آمین)

موعظت

اے ابن آدم یقیناً تجھے موت اچانک
آئے گی اور ملا دے گی تجھے ان لوگوں سے
جو تجھ سے پہلے گزر چکے ہیں اور منتقل کرے گی
تجھے تنہائی اور اندھیرے کے گھر کی طرف

(۱) هو في الصحيحين من حديث

بين الخيم، مفرقًا من مالك ما اجتمع ومن شملك ما انتظم، ولا تدفعه بكثرة الاموال ولا بقوة الخدم، وندمت على التفريط غاية الندم، فيا عجبا العين تنام وطالبها لم ينم، متى تحذر مما تُوعَد وتهدد، ومتى تضرم نار الخوف فى قلبك وتتوقد، الى متى حسناتك تضمحل وسيئاتك تجدد، الى متى لا يهولك زجر الواعظ وان شدد، الى متى انت بين الفتور والتوانى متردد، متى تحذر يومًا فيه الجلود تنطق وتشهد، متى تترك ما يفنى فيما لا ينفد، متى تهب بك فى بحر الوجد ريح الخوف والرجا، متى تكون فى الليل قائما اذا سجا، اين الذين عاملوا مولاهم وانفردوا، و قاموا فى الدجى وركعوا وسجدوا، و قدموا الى بابه فى الاسحار ووفدوا وصاموا هواجر النهار فصبروا واجتهدوا لقد ساروا وتخلفت وفاتك ما وجدوا، وبقيت فى اعقابهم وانك لم تلحق بعدوا:

يا نائم الليل كم ترقد
قم يا حبيبى فقد دنا الموعد
من نام حتى ينقضى ليله
لم يبلغ المنزل قبل ان يجهد

اسی طرح مُردوں کے خیموں کے اندر تیرا خیمہ لگا دے گی۔ جدا کر دے گی تیرے مال کو اور متفرق کر دے گی تیری جمع کی ہوئی چیز کو اور نہ روک سکیگا تو مال کی کثرت سے اور نہ نوکروں کی طاقت سے اور شرمندہ ہوگا تو اپنی زیادتیوں پر۔ پس تعجب ہے اس آنکھ کے لیے جو سو رہی ہے اور اس کو طلب کرنیوالا نہیں سوتا۔ کب ڈریگا تو جس چیز سے تو ڈرایا جا رہا ہے اور کب بھڑکیگی آگ خوف کی تیرے دل میں اور جلے گی اور کب تک تیری نیکیاں گھٹتی رہیں گی۔ اور برائیاں بڑھتی رہیں گی کب تک نہیں ڈرائیگا۔ تجھے واعظ کا وعظ کب تک تو درمیان پریشانیوں کے کے جو پے در پے آ رہی ہیں۔ کب ڈریگا تو اس دن سے جس دن بدن گواہی دیگا۔ کب چھوڑیگا اس کو جو فنا ہونے والی ہے اس چیز کے لیے جو باقی رہنے والی ہے کب چلے گی تیرے دریائے غم میں خوف و امید کی ہوا کب تک ہوگا تو راتوں کو آرام کرنیوالا جبکہ اندھیرا چھا جائے۔ کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے اچھا معاملہ کیا اپنے رب سے اور علیحدہ ہو گئے دنیا سے اور کھڑے ہوئے اندھیرے میں۔ عبادت کی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے دروازے پر آئے سحر کے وقت اور گرمیوں کے دنوں میں انہوں نے روزے رکھے پس انہوں نے صبر کیا اور کوشش کی تحقیق چلے گئے اور چھوڑ گئے لیکن تو نے ان عملوں کو ترک کر دیا اور تو ان کے پیچھے ہے اگر تو ان سے نہ ملا۔ و اشعار

marfat.com

قل لذوی الالباب أهل التقی !
قنطرة العرض لکم موعد

آ رہا ہے پھر سو نیوالے کب جاگیگا اٹھو میرے قوم سست تحقیق موت قریب آ گئی
جو سوتا رہا یہاں تک کہ رات گذر گئی نہیں پہنچیگا اپنے ٹھکانے پر کوشش سے پہنچ
کہہ عقلمندوں اور اہل تقویٰ کو پلصراط پر پیش کیا جانا تمہارے ...

الکبیرة الرّابعة والثلاثون

(چونتیسواں ۳۴ کبیرہ)

الدیوث المستحسن علی اهله والقواد الساعی بین الاثنین بالفساد

در ـــــ بیان ـــــ دیوث ـــــ وغیرہ

قال الله تعالی : (الزّانی لا ینکح الّا زانیة او مشرکة والزّانیة لا ینکحها الّا زانٍ او مشرک وحرّم ذلک علی المؤمنین) عن (۱) عبد الله ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلاثة لا یدخلون الجنّة العاق لوالدیه والدیوث ورجلة النساء" وروی النسائی (۲) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ، ثلاثة قد حرّم الله علیهم الجنّة : مدمن الخمر والعاق لوالدیه والدیوث الذی یقرّ الخبث فی اهله ، یعنی یستحسن علی اهله نعوذ بالله من ذلک .

قال الله تعالیٰ (الزّانی لا ینکح الّا زانیة او مشرکة والزّانیة لا ینکحها الّا زانٍ او مشرک وحرّم ذلک علی المؤمنین (نور) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین ہیں جو نہ داخل ہوں گے جنّت میں۔ (۱) نافرمان والدین کا اور (۲) دیوث (بے غیرت) اور عورت جو مردوں کی سی شکل بنا دے اور روایت کیا نسائی نے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین ہیں جن پر حرام کیا اللہ تعالیٰ نے جنّت کو (۱) شراب خور (۲) عاق والدین اور (۳) دیوث یعنی وہ جو قائم کرے خباثت کو اپنے اہل و عیال میں یعنی اچھا نظر آوے اس کو (وہ دیوث بنا) نعوذ باللہ من ذلک

(۱) رواه س والبزار والحاکم وصححه من حدیث ابن عمر قاله المنذری فی ترغیبه
(۲) رواه احمد والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد وهو من حدیث عبد الله ابن عمر افاده المنذری

marfat.com

قال المصنف رحمه الله تعالیٰ:
فمن كان يظن باهله الفاحشة ويتغافل لمحبته فيها اولان لها عليه دينا وهو عاجز وصداقا ثقيلا اوله اطفال صغار فترفعه الى القاضى وتطلب فرضهم فهو دون من يعرض عنه ولا خير فيمن لا غيرة له فنسأل الله العافية من كل بلاء ومحنة انه جواد كريم.

مصنفؒ نے کہا کہ جو جانتا ہوا اپنے گھر والوں فحش کو اور غفلت کرے واسطے محبت کے اس میں یا اس پر کچھ قرضہ ہو عورت کا اور وہ عاجز ہو نہ اس کے ادا کرنے سے یا مہر بہت کافی ہو یا چھوٹے چھوٹے بچے ہوں کہ وہ عورت قاضی کے ہاں مطالبہ کرے اخراجات کا شوہر سے سو وہ اس میں شمار نہ ہوگا۔ اور نہیں بھلائی اس میں کہ نہیں غیرت اس کو۔ اللہ معاف فرما دے۔ اور ہر بلا سے بچا دے۔

موعظة

ايها المشغول بالشهوات الفانيات
متى تستعد للممات الآت حتى متى
لا تجتهد فى لحاق القوافل الماضيات
اتطمع وانت رهين الوساد فى
لحاق السادات، هيهات هيهات هيهات
يا آملا فى نعمه اللذات احذر هجوم
هاذم اللذات: احذر مكائده
فهى كوامن فى عدة الانفاس واللحظات:
تمضى حلاوة ما اختفيت وبعدها
تبقى عليك مرارة التبعات
يا حسرة العاصين يوم معادهم
لو انهم سبقوا الى الجنات
لو لم يكن الا الحياء من الذى
ستر العيوب لاكثر والحسرات

موعظت

اے مشغول ساتھ فانی خواہشات کے کب تیاری کریگا آنے والی موت کے لیے گزرے ہوئے قافلوں کیساتھ کب ملنے کی کوشش کرے گا۔ کیا تو طمع کرتا ہے حالانکہ تو رہین الوساد
افسوس ہے افسوس ہے اے امید کرنے والے اپنے گمان میں لذات کی نیچ تو لذتوں کے گرانے والی سے نیچ تو اس کے مکروفریب سے۔ کیونکہ وہ سانسوں اور آنکھوں میں چھپی ہوئی ہے۔ (اشعار)
گذر جائیگا مٹھاس اس چیز کا جسے تو چھپاتا ہے، اور باقی رہے گی اس پر کڑواہٹ گناہوں کی
اے افسوس گنہگاروں کیلئے قیامت کے دن کاش کہ سبقت کرتے وہ طرف جنات کے
اگر نہ ہوتا سوائے حیا اس ذات کے جو پردہ پوشی کرتا ہے عیوب کے تو البتہ زیادہ کرتے افسوس

marfat.com

يامن صحيفته بالذنوب قد جفت، وموازينه بكثرت الذنوب قد خفت، اما رايت اكفاء عن مطامعها كفت، اما رايت عرائش آحاد اللحود قد زفت، اما عاينت ابدان المترفين وقد ادرجت فى الاكفان ولفت، اما عاينت طور الاجسام فى الارحام ومتى تنتبه لخلاص نفسك ايها الناعس، متى تعتبار بربع غيرك الدارس، اين الاكاسرة الشجعان الفوارس، اين المنعمون بالجواري والظباء الخنس الكوانس، اين المتكبرون ذووا الوجوه العوابس اين من اعتاد سعة القصور؟ حبس فى العتبور فى اضيق المحابس، اين الرافل فى اثوابه عرى فى ترابه عن الملابس، اين الغافل فى امله و اهله عن اجله سلبته اكف الخالس اين جامع الاموال سلب المحروس و هلك الحارس، حق لمن علم مكر الدنيا ان يهجرها، ولمن جهل نفسه ان يزجرها. ولمن تحقق نقلته ان يذكرها. ولمن غمره بالنعماء ان لشكرها ولمن دعى الى دار السلام ان يقطع مفاوز الهوى ليحضرها.

اے وہ شخص کہ جس کا صحیفہ گناہوں سے خشک ہوچکا ہے اور اس کی ترازو میں بوجہ کثرت گناہوں کے ہلکی ہوچکی ہیں۔ کیا نہیں دیکھا تونے اپنے ہم جنسوں کو جو طمع سے رک گئے۔ کیا نہیں دیکھا تو نے کتنے نوعروس جوڑوں کو جن کی شب زفاف قبروں میں ہوئی کیا نہیں دیکھا تونے نازپروردوں کو کفنوں میں داخل کیا گیا اور لپیٹا گیا۔ کیا نہیں دیکھا تونے جسم کی تبدیلیوں کو رحموں میں کب جاگیگا۔ تو نفس کی نیند سے۔ اے سونے والے کب عبرت حاصل کرے گا تو دوسروں کے کھنڈرات سے کہاں ہیں سردار بہادر شہسوار، کہاں ہیں لذتیں لینے والے خوبصورت عورتوں پردہ نشینوں سے کہاں گئے متکبرین تیوریاں چڑھانے والے چہروں پر، کہاں گئے جنہوں نے بڑے بڑے وسیع محل تیار کئے بند کئے گئے تنگ قبروں میں۔ کہاں ہیں نخروں میں چلنے والے اپنے لباس میں ننگے پڑے ہیں خاک میں۔ کہاں گئے غافل اپنی خواہش اور بال بچے کے کھینچ لیا اس کو کھینچنے والے ہاتھ نے کہاں گیا مالوں کو جمع کرنیوالا۔ مال بھی ختم اور اس کی حفاظت کرنیوالا بھی ختم ضروری ہے اس کے لیے جو دنیا کا مکر جان لے تو اس کو چھوڑ دے اور اس شخص کے لیے جو اپنے آپ کو جہالت میں رکھے یہ زجر کرے اور جس کے لیے جانا ثابت ہوچکا ہے اس کو یاد کرے اور وہ جو نعمتوں میں گھستا ہے اس کا شکر کرے اور اس کیلئے جو بلایا گیا طرف دار السلام کے یہ کہ قطع کرے خواہشات کی کھائیاں جو حاضر ہوں۔

marfat.com

الكبيرة الخامسة والثلاثون: المحلل والمحلل له

(پینتیسواں کبیرہ) در بیان حلالہ)

صح (۱) من حديث ابن مسعود رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن المحلل والمحلل له، قال الترمذى: والعمل على ذلك عند اهل العلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الله بن عمر وهو قول الفقهاء من التابعين ورواه الامام احمد فى مسنده والنسائى فى سننه ايضاً باسناد صحيح، وعن ابن عباس رضى الله عنهما قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحلل فقال، لا، الا نكاح رغبة لا نكاح دلسة (۲) ولا استهزاء بكتاب الله عز وجل حتى يذوق العسيلة" ورواه ابو اسحاق الجوزجانى وعن عقبة عامر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

صحیح فرمایا بذریعہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ بلاشبہ لعنت فرمائی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر۔ اور ترمذی نے کہا اور عمل کرنا اس پر اہل علم کے نزدیک اسی طرح ہے اور ان میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن عمر ہیں اور قول فقہاء تابعین سے اور روایت کیا امام احمد نے اپنی مسند میں اور نسائی نے اپنی سنن میں ساتھ اسناد صحیح کے۔

اور روایت ہے حضرت ابن عباس رض سے کہ دریافت کیا گیا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محلل کے بارہ میں تو فرمایا آپ نے۔ نہیں مگر ساتھ نکاح رغبت کے نہ ساتھ نکاح دھوکہ کے اور استہزاء کے ساتھ کتاب اللہ کے یہاں تک کہ چکھے شہد کو

رواہ ابو اسحاق الجوزجانی

اور عقبہ بن عامر سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو خبر دوں میں تم کو

---

(۱) رواه النسائى والترمذى قاله المصنف فى الصغرى

(۲) التدليس كتم العيب كما فى المجمع والأساس والمراد هنا اظهار الرغبة فى النكاح مع ابطان خلافه۔

marfat.com

الا اخبرکم بالتیس المستعار؟ قالوا بلی یا رسول اللہ قال ھو المحلل لعن اللہ المحلل والمحلل لہ رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح۔ وعن ابن عمر ان رجلا سالہ فقال ما تقول فی امرأۃ تزوجتھا احلھا لزوجھا لم یامرنی ولم یعلم فقال لہ ابن عمر: لا الا نکاح رغبۃ ان اعجبتك امسکتھا وان کرھتھا فارقتھا وان کنا نعد ھذا سفاحا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما الآثار عن الصحابۃ والتابعین فقد روی الاثرم وابن المنذر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، قال لا اوتی بمحلل ولا محلل لہ الا رجمتھما، وسئل عمر بن الخطاب عن تحلیل المرأۃ لزوجھا فقال (ذلك السفاح) وعن عبد اللہ بن شریك العامری قال: سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہ وقد سئل عن رجل طلق ابنۃ عم لہ ثم ندم ورغب فیھا فاراد رجل ان یتزوجھا لیحلھا لہ فقال ابن عمر: کلاھما زان وان مکثا عشرین سنۃ او نحو ذلك اذا کان یعلم انہ یرید ان یحلھا۔ وعن ابن عباس رضی اللہ

ساتھ نر بکرے کے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ حلالہ نکالنے والا ہے. لعنت ہے حلالہ نکالنے والے اور نکلوانے والے پر (ابن ماجہ) ابن عمر سے روایت ہے کہ دریافت کیا گیا ان سے کہ آپ کیا فرماتے ہیں اس عورت کے بارہ میں کہ جس نے نکاح کر لیا کسی سے برائے حلال ہونے زوج اول کے. نہ اس نے امر کیا مجھ کو اور نہ علم ہے اس کو؟ تو فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نہیں مگر نکاح رغبت کا اگر تجھے پسند آوے رکھ لے. ورنہ فارغ کر دے اور ہم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بدکاری جانتے تھے اور آثار صحابہ اور تابعین سے روایت کیا ہے. اثرم اور ابن منذر نے عمر بن خطاب رضی اللہ سے کہ نہیں لایا گیا میرے پاس کوئی محلل اور محلل لہ مگر رجم کیا میں نے ان کو.

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا تحلیل المرأۃ لزوجہا کے لیے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدکاری ہے اور عبد اللہ بن شریک عامری سے روایت ہے کہ سنا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور سوال کئے گئے وہ ایک شخص کی طرف سے جس نے اپنی بیوی (چچا کی لڑکی) کو طلاق دے دی. پھر نادم ہوا اور رغبت کی اسمیں پھر ایک شخص نے ارادہ کیا کہ نکاح کر لے اس کی مطلقہ سے تاکہ حلال ہو جائے اس کے لیے تو فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دونوں زنا کرنے والے ہیں

marfat.com

عنهما انه سأله رجل فقال: ابن عمی طلق امرأته ثلاثا ثم ندم فقال: ابن عمك عصى الله فاندمه واطاع الشيطان فلم يجعل له مخرجا فقال كيف ترى فی رجل يحلها له، فقال: من يخادع الله يخدعه. وقال ابراهيم النخعی: اذا كان فيه احد الثلاثة الزوج الاول او الزوج الآخر او المرأة التحليل فنكاح الآخر باطل ولا تحل للاول. وقال الحسن البصری: اذا هم احد الثلاثة بالتحليل فقد افسد وقال سعيد بن المسيب امام التابعين فی رجل تزوج امرأة ليحلها لزوجها الاول فقال لا تحل وممن قال بذلك مالك بن انس والليث بن سعد وسفيان الثوری والامام احمد و قال اسمٰعيل بن سعيد سالت الامام احمد عن الرجل يتزوج المرأة وفی نفسه ان يحلها لزوجها الاول ولم تعلم المرأة بذلك فقال هو محلل واذا اراد بذلك الا حلال فهو ملعون، ومذهب الشافعی رحمه الله اذا شرط التحليل فی العقد بطل العقد لانه عقد بشرط قطعه دون

اگرچہ رہیں وہ بیس برس تک یا مثل اس کے جبکہ وہ یہ جانتا ہو کہ وہ حلالہ نکالتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ میرے چچا کے لڑکے نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے تین مرتبہ اب وہ نادم ہے تو فرمایا ابن عباس رض نے کہ تیرے چچا کے لڑکے نے اللہ کی نافرمانی کی۔ پھر نادم کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے اور اطاعت کی اس نے شیطان کی پس نہیں اس کے لیے کوئی رستہ تو اس سائل نے کہا کہ کیا فرماتے ہیں آپ اس شخص کے بارے میں جو حلالہ کردے اس کیلئے تو فرمایا ابن عباس رض نے کہ جو دھوکہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے تو دھوکہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو۔ اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ نیت ہو تین میں سے کسی ایک کی زوج اول ہو یا زوج ثانی ہو یا عورت ہو تحلیل کی تو نکاح ثانی باطل ہے اور زوج اول کے لیے حلال نہیں ہے اور کہا حسن بصری نے جبکہ ارادہ کرے تینوں میں سے کوئی ایک بھی تحلیل کا پس یقیناً نکاح فاسد ہوگا سعید بن مسیب امام التابعین نے اس شخص کے بارہ میں فرمایا جو نکاح کرے کسی عورت سے تاکہ حلال ہو جائے واسطے زوج اول کے تو نہیں حلال ہوگی! اور اسی طرح کہا مالک بن انس اور لیث بن سعد اور سفیان ثوری اور امام احمد نے اور کہا اسمٰعیل بن سعید نے کہ پوچھا میں نے امام احمد رح سے اس شخص کے بارہ میں جو نکاح کرے کسی عورت سے اور اپنے دل میں یہ خیال ہو کہ حلال کرتا ہوں واسطے زوج اول کے اور عورت کو بھی معلوم نہیں ہے یہ بات تو فرمایا کہ وہ محلل ہے جبکہ اس نے ارادہ کیا اس سے احلال کا تو وہ ملعون ہے اور مذہب امام شافعی رح کا ہے کہ جب شرط کی جائے تحلیل کی نکاح میں تو نکاح باطل ہے اس لیے کہ وہ

غايته فبطل كنكاح المتعة۔

(موعظة)

لله در قوم تركوا الدنيا قبل تركها
واخرجوا قلوبهم بالتفرغ عن ظلام
شكها، التقطوا ايام السلامة فغنموا
وتلذذوا بكلام مولاهم فاستسلموا
لامره وسلموا، واخذوا مواهبه
بالشكر وتسلموا، هجروا فى طاعته
لذيذ الكرى وهربوا اليه من جميع
الورى، وآثروا طاعته ايثار من
علم ودرى۔ ورضوا فلم يعترضوا
على ما جرى، باعوا انفسهم فيا نعم
البيع ويا نعم الشرا، اسلموا اليه
لما سلموا الروح وجذبوه والصدر
لخدمته مشروح، وقرعوا بابه
واذا الباب مفتوح، وواصلوا البكا
فالجفن بالدمع مقروح، وقاموا
فى الاسحار قيام من يبكى وينوح،
وصبروا على مقطعات الصوف
ولبس المسوح، وراضوا انفسهم
فاذا المذموم ممدوح، تعرفهم بسيماهم
عليهم آثار الصدق تلوح، قد عبقوا
بنشر انسه رائحة ارتياحهم تفوح
من طيب الثنا روائحهم بكل مكان
تستنشق ممسكة النفحات الا

نکاح بالشرط ہے جوکہ ختم کردا جاتا ہی انتہا سے پہلے پس باطل ہوگا
مثل نکاح متعہ کے۔

(موعظت)

بڑی بھلائیاں ہیں اس قوم کے لیے جنھوں نے دنیا کو چھوڑا
قبل اس کے کہ وہ اس کو چھوڑ دے اور نکال دیا انھوں نے
اپنے دلوں سے شک کے اندھیروں کو خالی کیا؛ انھوں نے
سلامتی کے زمانہ کو پس غنیمت جانو اس کو اور لذت حاصل
کی انھوں نے اپنے رب کے کلام سے پس جھک گئے اللہ تعالیٰ کے
حکم کے آگے اور پورے مطیع ہو گئے اور لیا انھوں نے
اللہ تعالیٰ کے عطیات کو شکر کے ساتھ اور سونپ دیا اور چھوڑ
دیا انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے میٹھی نیندوں کو
اور دوڑے اللہ تعالیٰ کی طرف تمام مخلوقات کو چھوڑ کر اور اللہ
تعالیٰ کی اطاعت کو پسند کیا انھوں نے سمجھا اور علم رکھتے اور
راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ پر نہیں درپے ہوا اس کے جو اس پر
جاری ہوا انھوں نے اپنے نفسوں کو بیچ دیا کیسی اچھی خرید
فروخت ہے جھکے اللہ تعالیٰ کی طرف جب انھوں نے روح کو سونپا
اور اطاعت کی انھوں نے اور خوشی اور کشادگی پایا انھوں نے
دروازہ اور دروازہ کھلا ہوا تھا اور ملایا رونے کو اور پلکیں
آنسوؤں سے زخمی تھیں اور وقت سحر کھڑے ہوئے جس طرح کھڑا
ہوتا ہے وہ جو روتا ہے اور نوحہ کرتا ہے اور صبر کیا اونی
کپڑے ان پر اور کمبلوں بیٹھے ہوئے پر ان نفس پر جبکہ مذموم ہو
گئے مدح کئے ہوئے پہچانتا ہے تو ان کو چہروں نشان کے
اوپر آثار صدق کے ظاہر ہیں تحقیق مہک رہے ہیں بوجہ
محبت اللہ تعالیٰ کے اور خوشبو ان کی پھیل رہی ہے اللہ تعالیٰ
کی اچھی تعریف کی وجہ سے اور ان کی خوشبوئیں ہر جگہ سونگھی
جاتی ہیں کستوری والی خوشبوئیں مگر یہ کہ وہ خوشبوئیں

marfat.com

انها وحشية لسواهم لا تعيق.

وحشی میں ان کے علاوہ کوئی خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔

الكبيرة السادسة والثلاثون - چھتیسواں ۳۶ کبیرہ

عدم التنزه من البول وهو شعار النصارى (پیشاب سے نہ بچنے کے بیان میں)

قال الله تعالى (وثيابك فطهر)

وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال: انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان يمشي بالنميمة واما الآخر فكان لا يستبرئ من البول اى يتحرز منه مخرج في الصحيحين، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه رواه الدارقطني.

ثم ان من لم يتحرز من البول في بدنه وثيابه فصلاته غير مقبولة وروى الحافظ ابو نعيم (1) في الحلية عن شفي بن ماتع الأصبحي عن رسول الله صلى الله

قولہ تعالیٰ (اور اپنے کپڑوں کو پاک کر)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ میں نہیں۔ پس ایک چلتا تھا چغلخوری کرتا ہوا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا (صحیحین) اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو پیشاب سے بیشک عموماً عذاب قبر کا اسی وجہ سے ہوتا ہے (دارقطنی)

پھر جو شخص نہیں بچتا پیشاب سے اپنے بدن اور کپڑوں میں تو نماز اس کی مقبول نہیں ہے اور روایت کیا حافظ ابونعیم نے حلیہ میں شفی ابن ماتع صبحی کے ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ چار شخص ہیں جو تکلیف

(1) رواه ابن ابي الدنيا في كتاب الصمت وفي ذم الغيبة والطبراني في الكبير باسناد لين وابو نعيم وقال شفي بن ماتع مختلف في صحبته فقيل له صحبة قال الحافظ (المنذري) شفي ذكره البخاري وابن حيان في التابعين اه ترغيب وترهيب

عليه وسلم قال: اربعة يؤذون اهل
النار على مابهم من الاذى يسعون
ما بين الحميم والجحيم ويدعون
بالويل والثبور ويقول اهل النار
بعضهم لبعض مابال هؤلاء قد
آذونا على مابنا من الاذى قال
فرجل مغلق عليه تابوت من جمر
ورجل يجر امعاءه ورجل يسيل
فمه قيحًا ودمًا ورجل ياكل لحمه
قال فيقال لصاحب التابوت مابال الابعد
قد اذانا على مابنا من الاذى فيقول
ان الابعد مات وفي عنقه اموال
الناس ثم يقال للذي يجر امعاءه
مابال الابعد قد اذانا على مابنا
من الاذى فيقول ان الابعد كان
لايبالي اين ما اصاب البول منه، ولا
يغسله ثم يقال للذي يسيل فمه
قيحا ودما مابال الابعد قد آذانا
على مابنا من الاذى فيقول ان الابعد
كان ينظر كل كلمة قبيحة فيستلذها
وفي رواية كان ياكل لحوم الناس و
يمشي بالنميمة ثم يقال للذي
ياكل لحمه مابال الابعد قد اذانا على
مابنا من الاذى فيقول ان الابعد
كان ياكل لحوم الناس يعني بالغيبة.

دیں گے اہل نار کو جان پر تکلیف ہوگی.
بھاگیں گے درمیان کھولتے ہوئے پانی کے
اور دوزخ کے اور پکاریں گے موت کو.
اور دوزخی کہیں گے ایک دوسرے کو
کہ کیا حال ہے ان کا. تحقیق تکلیف دی
ہے انہوں نے اس پر جو ہمیں مل رہی تھی
تو کہیگا ایک آدمی جس پر صندوق انگاروں
کی بھری ہوئی ہوگی۔ اور ایک آدمی جس کی انتڑیاں
کھچی جارہی ہیں اور ایک جس کے منہ سے پیپ
بہہ رہی ہوگی اور خون اور ایک آدمی جو اپنا
گوشت کھا رہا ہوگا۔ پھر کہا جائیگا صندوق والے
کو کیا حال ہے تیرا جو تکلیف پر تکلیف دی تو نے
ہمکو تو وہ کہیگا کہ وہ مر گیا تھا اور لوگوں کے
مال اس کی گردن پر تھے پھر جس کی انتڑیاں کھچی
جارہی ہیں سے پوچھا جائیگا تو وہ کہیگا کہ وہ نہ پرواہ
کرتا تھا کہ کہاں کہاں اس کو پیشاب لگ گیا اور
نہ اس کو دھوتا تھا.
پھر پوچھا جائے گا جس کے منہ سے پیپ
اور خون بہتا ہے کہ کیا حال ہے تیرا کہ تو نے
ہم کو تکلیف پر تکلیف دی ہے وہ کہیگا.
کہ وہ ہر قبیح بات کو دیکھتا تھا اور اس
سے لذت حاصل کرتا تھا اور ایک روایت
میں ہے کہ کھاتا تھا مال لوگوں کے اور چلتا تھا
ساتھ چغلخوری کے. پھر کہا جائیگا اس کو جو کھاتا ہے
گوشت اپنا کہ کیا حال ہے تیرا جو تو نے ہمکو

marfat.com

فنسئال اللہ العفو والعافیۃ
بمنه وکرمه انه ارحم الراحمین.

موعظۃ

ایها العبید تذکروا فی مصارع الذین سبقوا، وتدبروا فی عواقبهم این انطلقوا، واعلموا انهم قد تقاسموا وافترقوا، اما اهل الخیر فسعدوا واما اهل الشر فشقوا فانظر لنفسک قبل ان تلقی ما لقوا:

ـه والمرء مثل هلال عند مطلعه
یبد وضئیلا لطیفاً ثم یتسق
یزداد حتی اذا ما تم اعقبه
کر (۱) الجدیدین نقصا ثم ینمحق
کان الشباب رداء قد بهجت به
فقد تطایر منه للبلا خرق
ومات مبتسم عجب المشیب به
کاللیل ینهض فی اعجازه الافق
عجبت والدهر لا تفنی عجائبه
من راکنین الی الدنیا وقد صدقوا
وطالما نغصت بالفجع صاحبها
بطارق الفجع والتنغیص قد طرقوا
دار یغر بها الآمال مهلکة
وذو التجارب فیها خائف فرق

تکلیف تو تکلیف دی ہے وہ کہیگا کہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ اللہ تعالےٰ بچائے اپنے رحم و کرم سے۔

موعظت

اے بندو یاد کرو ان میں جو تم سے قبل بچھاڑے گئے ہیں اور ان کے انجام میں غور کرو کہ کہاں چلے گئے اور جانو تم کہ بتحقیق ہو گئے۔ تقسیم اور علیحدہ ہو گئے۔ اسے پر نیک لوگ سعادت مند ہو گئے اور برے لوگ بدبخت ہو گئے۔ بس دیکھ تو اپنے نفس کے لیے قبل ازیں کہ ملے تو اس کو جس کو وہ جا ملے۔ اور آدمی مثل پہلی رات کے چاند کے ہے۔ جو چڑھتے وقت ہوتا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کمزور باریک پھر پھیل جاتا ہے۔ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب پورا ہو جاتا ہے۔ پیچھے لوٹتا ہے کمی کی طرف یہاں تک کہ ختم ہو جاتا ہے گویا کہ جوانی ایک چادر ہے بتحقیق خوشی حاصل کر رہا ہے پس اڑ رہے ہیں اس سے بوجہ پرانا ہونے کے ٹکڑے اور مر گیا ہنستے ہوئے پاتا ہے بڑھاپے کو مثل رات کے جو ظاہر ہوئی اس کے نیچے سے سفیدی میں تعجب کرتا ہوں اور زمانہ سے نہیں ختم ہوتے اس کے عجائب ان لوگوں سے جو دنیا کی طرف جھکنے والے ہیں۔ حالانکہ وہ تصدیق بھی کر چکے ہیں۔ لبا اوقات کر دیا کر دیتا ہے صاحب دنیا کو اچانک تکلیف کا آنا اور تکلیفیں بیشک آتی رہتی ہیں۔ دنیا ایسا

(۱) یعنی تعاقب اللیل والنہار

يا للرجال لمخدوع بباطلها
بعد البيان ومغرور بها يثق
اقول والنفس تدعوني لزخرفها
اين الملوك ملوك الناس والسوق
اين الذين الى لذاتها جنحوا
قد كان قبلهم عيش ومرتفق
أمست مساكنهم قفراً معطلة
كانهم لم يكونوا قبلها خلقوا
يا أهل لذة دار لا بقاء لها
ان اغترارا بظل زائل حمق

گھر ہے کہ دوڑتی ہیں اس میں موتیں ہلاک کرنیوالیں اور صاحب تجربہ اس میں ڈسنے والا ہے اور پریشان ہے۔ اے انسان البتہ دھوکے میں پڑا ہوا ہے اس کی فریب دہی کے بعد ظاہر ہونے کے بھی اور فریب خوردہ اس میں یقین کر رہا ہے۔ اور نفس مجھے دنیا کی زیب و زینت کی طرف بلا رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہاں گئے بادشاہ دنیا کے اور سردار کہاں ہیں وہ لوگ جو اس کی لذتوں کی طرف جھکتے تھے۔ تحقیق ان کے پہلے بھی آسائشیں اور خوشحالیاں ہو گئے ان کے گھر ویران اور برباد گویا کہ نہیں تھے یہاں پہلے سے موجود اے دنیا والو جو دنیا کا کوئی بقا نہیں ہے

الكبيرة السابعة والثلاثون : الرياء

سینتیسواں کبیرہ (در بیان ریاکاری)

قال الله تعالى مخبراً عن المنافقين (يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا) وقال تعالى (فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ) وقال تعالى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ) الآية وقوله تعالى (فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

اللہ تعالیٰ نے منافقین کی خبر دیتے ہوئے فرمایا (يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا) اور فرمایا فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ الآية۔ اور فرمایا يا ايها الذين امنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والاذى الآية اور فرمایا فمن كان يرجوا لقاء ربه ۔ الآية

الوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ قیامت کے دن۔ وہ جو شہید ہو گیا

صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ
اَحَدًا) ای لا یرائی بعمله ، وعن ابی
هریرة رضی الله عنه قال: قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان اول الناس یقضی علیه یوم القیامة
رجل استشهد فی سبیل الله فاتی
به فعرفه نعمه فعرفها قال فما
عملت فیها قال قاتلت فیك حتی
استشهدت قال کذبت ولکنك
فعلت لیقال هو جری ، وقد قیل
ثم امر به فسحب علی وجهه حتی
القی فی النار ورجل وسع الله علیه
واعطاه من اصناف المال فاتی به
فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت
فیها قال ما ترکت من سبیل تحب ان
ینفق فیها الا انفقت فیها لك قال
کذبت ولکنك فعلت لیقال هو
جواد فقد قیل ثم امر به فسحب
علی وجهه حتی القی فی النار ورجل
تعلم العلم وعلمته وقرأت فیك
القرآن قال کذبت ولکنك
تعلمت لیقال هو عالم وقرأت لیقال
هو قاری ثم امر به فسحب علی
وجهه حتی القی فی النار رواه مسلم
وقال صلی الله علیه وسلم

اللہ کی راہ میں آئے گا۔ وہ اس عمل کے ساتھ
پھر یاد دلائیگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں
اور پوچھیگا کیا عمل کیا تو نے اس میں تو وہ جواب
دیگا میں نے لڑائی کی تیرے راہ میں اور
شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماوے گا جھوٹ
بولا۔ تو نے (بلکہ) تو نے تو عمل کیا تھا
کہ تجھے بہادر کہا جاوے۔ چنانچہ کہا گیا
پھر حکم دے گا کہ منہ کے بل گھسیٹ کر
دوزخ میں ڈال دو۔
اور دوسرا آدمی جس کو وسعت دی اللہ
تعالیٰ نے اور طرح طرح کی نعمتیں دیں۔
اس کو پھر آوے گا۔ وہ اور یاد دلائیگا
اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں اور پوچھیگا
کیا عمل کیا۔ تو نے اس میں تو وہ جواب
دیگا۔ کہ کوئی راستہ نہیں چھوڑا۔ میں
نے جس کو پسند کیا تو نے مگر خرچ کیا میں نے
اس میں تیرے لیے تو کہیگا اللہ تعالیٰ
جھوٹ بولا ہے تو نے (بلکہ) تو نے تو یہ کام
اس لیے کئے کہ تجھے سخی کہا جائے۔ چنانچہ
وہ کہا گیا۔ پھر حکم دے گا اللہ تعالیٰ اس کو
منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا
تیسرا وہ شخص جس نے علم پڑھا اور پڑھایا۔
اور قرآن مجید پڑھا تو لایا جائے گا اس
کے ساتھ اور یاد دلائیگا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں
تو وہ کہیگا کہ میں نے علم پڑھا تھا اور پڑھایا تھا اور

صح وقرأ القرآن فأتی به فعرفه نعمه فعرفها
قال فما عملت فیها قال تعلمت العلم وعلمته

marfat.com

(١) من سمع سمع الله به ومن يرائی يرائی
به، قال الخطابی معناه من عمل
عملاً علی غیر اخلاص انما یرید
ان یراه الناس ویسمعوه جوزی علی
ذلك بانه یشهره ویفضحه فیبدو
علیه ماکان یبطنه ویسره من
ذلك والله اعلم وقال (٢) علیه
الصلوٰة والسلام: الیسیر من الریاء
شرك، وقال صلی الله علیه وسلم
(٣) اخوف ما اخاف علیکم الشرك
الاصغر، فقیل وما هو یا رسول الله؟
قال: الریاء یقول الله تعالیٰ یوم
یجازی العباد باعمالهم: اذهبوا
الی الذین کنتم تراءونهم باعمالکم
فانظروا هل تجدون عندهم جزاء
وقیل فی قوله تعالیٰ: ﴿وَبَدَا لَهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ﴾
قیل کانوا عملوا اعمالاً کانوا یرونها

قرآن پڑھا تھا تیرے لیے فرمادیگا اللہ تعالیٰ کہ جھوٹ
بولا تو نے (بلکہ) تو نے تو اس لیے پڑھا تھا کہ تجھے
لوگ قاری اور عالم کہیں۔ چنانچہ وہ کہا گیا پھر حکم دیگا
اس کیلئے تو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالا جائیگا (رواہ مسلم)
فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو شخص عمل کرتا ہے لوگوں
کو سنانے کے لیے تو اللہ تعالیٰ سنا دیتا ہے جو شخص عمل کرتا ہے
دکھلانے کیلئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلا دیتا ہے۔
خطابیؒ نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کرے بغیر اخلاص
کے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ لوگوں کو دکھلاوے اور سناوے
تاکہ شہرت ہو جائے اسکی اور ظاہر ہو جائے لوگوں پر جو اسکے
اندر ہے اور خوش ہوگا وہ اپنے اس عمل سے اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے بڑا خوف جو تمہارے
اوپر مجھے ہے وہ شرک اصغر کا ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ! شرک اصغر
کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ ریا۔ فرمادیگا اللہ تعالیٰ
جس دن کہ بدلے دیگا اپنے بندوں کو ان کے اعمال کے کہ جاؤ
انکے پاس جن کے دکھلانے کو تم نے عمل کئے تھے۔ پھر دیکھو ان کے
پاس تمکو کوئی جزا ملتی ہے۔ قولہ تعالیٰ ظاہر ہوگیا ان کے لیے

(١) متفق علیه من حدیث جندب بن عبد الله ونحوه من حدیث ابن عمر عند
الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی الشعب من روایة شیخ یکنی ابا یزید عنه وفی مسند
احمد وغیره من حدیث عبد الله بن عمرو بن العاص قاله العراقی فی تخریج الاحیاء
(٢) رواه الحاکم من حدیث معاذ والطبرانی نحوه افاده العراقی۔
(٣) رواه احمد والبیهقی فی الشعب من حدیث محمود بن لبید وله رؤیة
ورجاله ثقات ورواه الطبرانی عنه عن رافع بن خدیج قاله العراقی۔

marfat.com

فی الدنیا حسنات بدت لهم یوم القیامة
سیئات وکان بعض السلف اذا قرأ
هذه الآیة یقول: ویل لأهل الریاء
وقیل ان (۱) المرائی ینادی به یوم
القیامة باربعة اسماء: یا مرائی یا
غادر یا فاجر یا خاسر اذهب فخذ
اجرك ممن عملت له فلا اجر لك
عندنا. وقال الحسن: المرائی یرید
ان یغلب قدر الله فیه هو رجل سوء
یرید ان یقول الناس هو صالح فکیف
یقولون وقد حل من ربه محل الاردیاء
فلابد من قلوب المومنین ان تعرفه
وقال قتادة: اذا راءی العبد
یقول الله انظروا الی عبدی کیف
یستهزئ بی وروی ان عمر ابن
الخطاب رضی الله عنه نظر الی رجل
وهو یطاطئ رقبته فقال یا صاحب
الرقبة ارفع رقبتك لیس الخشوع فی
الرقاب انما الخشوع فی القلوب. و
قیل ان ابا امامة الباهلی رضی الله
عنه اتی علی رجل فی المسجد وهو
ساجد یبکی فی سجوده ویدعوا

اللہ تعالیٰ سے جن کا اُن کو گمان بھی نہ تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ لوگ
عمل کرتے اور دکھلاتے تھے دنیا میں اتنی نیکیاں ظاہر ہونگی
قیامت کے دن برائیاں اور بعض اسلاف نے جب اس
آیت کو پڑھا تو کہتے تھے ہلاکت واسطے ریاکاروں کے
اور کہا گیا بیشک ریاکار کو قیامت کے دن چار ناموں
سے پکارا جائیگا۔ اے ریاکار۔ اے دھوکہ باز
اے فاجر۔ اے نقصان پانے والے جا اور لے اپنا اجر
اس سے جس کے لیے تو نے یہ عمل کیا تھا تیرے لیے
ہمارے پاس کوئی اجر نہیں ہے۔ ریاکار یہ چاہتا
ہے کہ غالب آجائے اللہ کی تقدیر پر اور وہ برا آدمی
ہے جو یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کو نیک کہیں پھر کس
طرح کہیں گے، اور تحقیق پڑا وہ اپنے رب کی طرف سے
مردودوں کی جگہ میں لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے کو پہچان لیں
قتادہ نے کہا کہ جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے دیکھو میرے بندے کو کس طرح مذاق کرتا ہے میرے
ساتھ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے گردن نیچے کو جھکا
رکھی تھی تو فرمایا او گردن والے اپنی گردن کو اوپر اُٹھا۔
کیونکہ اس میں خشوع نہیں ہے خشوع دل میں ہوتا ہے
اور کہتے ہیں کہ ابو امامہ باہلی ایک آدمی کے پاس گئے
اور وہ مسجد میں بحالت سجدہ روتا تھا اور دعا مانگتا تھا
تو کہا ابو امامہ نے کاش کہ یہ کام تو اپنے گھر میں کرتا

(۱) ابن ابی الدنیا من روایة جبلة الیحصبی عن صحابی لم یسم واسنادہ
ضعیف اھ عراقی۔

فقال له ابو امامة آنت انت لو كان هذا فی بیتك وقال محمد بن المبارك الصوری اظهر السمت باللیل فانه اشرف من اظهاره بالنهار لان السمت بالنهار للمخلوقین و السمت باللیل لرب العالمین۔ وقال علی ابن ابی طالب رضی الله عنه : للمرائی ثلاث علامات یکسل اذا كان وحده وینشط اذا كان فی الناس ویزید فی العمل اذا اثنی علیه وینقص اذا ذم به وقال الفضیل بن عیاض رحمه الله : ترك العمل لاجل الناس ریاء والعمل لاجل الناس شرك والاخلاص ان یعافیك الله منهما۔

فنسأل الله المعونة والاخلاص فی الاعمال والاقوال والحرکات و السکنات انه جواد کریم۔

(موعظة)

عباد الله ان ایامکم قلائل و مواعظکم قوائل، فلیخبر الاواخر الاوائل، ولیستیقظ الغافل قبل سیر القوافل، یا من یوقن انه لا شك راحل، ومآله

محمد بن مبارک صوری نے کہا کہ ظاہر کرتو اپنی آرزو رات کے وقت کیونکہ وہ دن میں کام کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لیے کہ دن میں آرزو کرنا مخلوق کے لیے ہے۔ اور رات کو آرزو کرنا رب العالمین کے لیے ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا۔ ریاکار کی تین علامتیں ہیں۔ جب اکیلا ہو۔ تو عبادت میں سستی کرتا ہے اور جب لوگوں میں ہو۔ تو خوشی سے کرتا ہے اور زیادہ کرتا ہے عمل جب کہ اس کی تعریف کی جائے ۔ اور کم کر دیتا ہے جبکہ اسکی برائی کی جائے۔ فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ لوگوں کے لیے کسی کام کو چھوڑ دینا ریا ہے اور لوگوں کو خوش کرنے کے لیے کام کرنا شرک ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو ان دونوں سے بچائے

آمین

اور اخلاص فی الاعمال

کی اللہ تعالےٰ سے

دعا کرتے ہیں

موعظت

اے اللہ کے بندو تمہارا زمانہ تھوڑا ہے اور نصیحتیں سمجھانے والے ہیں، پس چاہیئے۔ کہ نصیحت حاصل کریں پچھلے لوگ پہلوں سے اور چاہیئے کہ جاگے غافل قافلہ چلے جانے سے پہلے آئے۔ وہ شخص جس کو یقین ہے کہ وہ کوچ کرنیوالا

marfat.com

زاد ولا رواحل، یا من لج فی لجة الهوی
متی ترتقی الی الساحل، هل انتبهت
من رقاد شامل. وحضرت المواعظ
بقلب غیر غافل وقمت فی اللیل
قیام عاقل وکتبت بالدموع سطور
الرسائل، تحنی بها زفرات الندم
والوسائل، وبعثتها فی سفینة دمع
سائل. لعلها ترسی علی الساحل واسفاً
لمغرور جهول غافل، لقد أثقل بعد
الکهولة بالذنب الکاهل، وقد
ضیع البطالة وبذل الجاهل ورکن
الی رکوب الهوی رکبة ماثل،
یبنی البنیان ویشید المعاقل
وهو عن ذکر قبرہ متشاغل ویدعی
بعد هذا انه عاقل تاالله لقد سبقه
الابطال الی اعلی المنازل، وهو ثومل
فی بطالته فوز العامل، وهیهات
هیهات ما فاز ذو باطل بطائل:

ایها المعجب فخرًا
بمقاصیر البیوت
انما الدنیا محل
لقیام وقنوت
فغدًا تنزل بیتًا
ضیقًا بعد النحوت
بین اقوام سکوت

ہے۔ اور اس کے لیے نہ سواری ہے نہ زادِ راہ،
اے وہ شخص جو گھس رہا ہے گہر گہیر میں۔ بس کس طرح
پہنچیگا کنارے پر۔ کیا جاگا ہے تو گہری نیند سے
اور حاضر ہے تو وعظوں میں ساتھ توجہ قلبی کے
اور اٹھتا ہے تو رات کو مثل اُٹھنے عاقل کے۔
اور لکھ رہا ہے تو آنسوؤں سے سطریں سالوں کی
چھپائے تو اس کے ساتھ آہیں ندامت کی۔ اور
وسائل کی اور بھیجے تو نے کشتی میں بہنے والے آنسو
شاید کہ وہ کشتی کنارہ پر لنگر انداز ہو۔ افسوس
ہے واسطے فریب خوردہ جاہل بےعقل کے بیشک
بوجھل بنا دیا ہے کس نے بڑھاپے کے کندھا
اپنا عقیق ضائع کر دی اس جہالت سے طاقت اپنی مثل
ضائع کرنے جاہل کے۔ اور جھکا طرف خواہشات کے
بوری طرح وہ بنیادیں رکھ رہا ہے اور مکانوں کو پختہ کر
رہا ہے اور اپنی قبر سے غافل ہے اور دعوی کرتا ہے
اس کے باوجود کہ وہ عاقل ہے۔ خدا کی قسم اس سے
آگے بڑھ گئے ہیں بہادر اعلیٰ منازل کی طرف اور امید رکھتا ہے اپنی
بے توفی میں کامیابی کی مثل محنت کرنے والے کے ودی سے نہیں
کامیاب ہوگا۔ غلط کار غلط محنت سے۔ (اشعار)
اے فخر کرنیوالے اپنے اونچے محلات سے بجز اس نیست کہ دنیا جگہ
ہے قیام اور قنوت کی پھر کل کو اترے گا تو ایسے تنگ گھر میں جو
کھودنے کے درمیان ایسی قوم کے جو خاموش ہیں گے
پس راضی ہو جا تھوڑی چیز سے دنیا میں سادہ کپڑے
اور سادہ کھانے سے اور بنا گھر ہلکا سا مثل گھر
عنکبوت کے پھر کہہ اے نفس یہ ہے

marfat.com

ناطقات فی الصموت
فارض فی الدنیا بثو
ب ومن العیش بقوت
واتخذ بیتا ضعیفا
مثل بیت العنکبوت
ثم قل یا نفس ھذا
بیت مثواک فموت

تیرے ٹھیرنے کی جگہ۔ پھر
موت
ہے۔

؎

الکبیرۃ الثامنۃ والثلاثون التعلم للدنیا وکتمان العلم

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ (اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا) یعنی العلماء باللّٰہ عزوجل، قال ابن عباس یرید انما یخافنی من خلقی من علم جبروتی و عزتی وسلطانی وقال مجاھد و الشعبی: العالم من خاف اللّٰہ تعالیٰ (اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ) نزلت ھذہ الاٰیۃ فی علماء الیھود واراد (بالبیّنات) الرجم والحدود والاحکام (وبالھدی) امر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ونعتہ (من بعد ما بیناہ للناس) ای بنی

(اڑتیسواں کبیرہ دنیا کیلئے علوم کو سیکھنا اور علم کو چھپانا)

ارشاد باری تعالیٰ۔ (اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ مجاہد اور شعبی نے کہا۔ عالم وہ ہے جو ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اور ربیع بن انس نے کہا۔ کہ جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ وہ عالم ہی نہیں ہے اور ارشادِ خداوندی ہے وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اس کو جس کو اتارا ہم نے ساتھ دلائل کے اور ہدایت کے بعد اس کے جو بیان کیا ہم نے اس کو لوگوں کے لیے کتاب میں۔ وہی ہیں جنکو لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور لعنت کرتے ہیں تمام لعنت کرنے والے) یہ آیت علمائے یہود کے حق میں وارد ہوئی ہے (بیّنات) یعنی رجم اور حدود کے احکام وغیرہ (بالھدیٰ) سے امر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی مدح و تعریف

marfat.com

بنی اسرائیل (فی الکتاب) ای فی التوراۃ
(اولئک) یعنی الذین یکتمون (یلعنہم اللہ
اللاعنون) قال ابن عباس کل شیء
الا الجن والانس وقال ابن مسعود ما
تلاعن اثنان من المسلمین الا رجعت
تلک اللعنۃ علی الیہود والنصاری
الذین یکتمون امر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم وصفتہ وقال تعالیٰ (وَإِذْ أَخَذَ
اللّٰہُ مِیثَاقَ الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ
لَتُبَیِّنُنَّہُ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُونَہُ فَنَبَذُوہُ
وَرَاءَ ظُہُورِہِمْ وَاشْتَرَوْا بِہِ ثَمَنًا
قَلِیلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُونَ) قال
الواحدی نزلت ہذہ الایۃ فی
یہود المدینۃ اخذ اللہ میثاقہم
فی التوراۃ لیبینن شان محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ونعتہ ومبعثہ ولا
یخفونہ وہو قولہ تعالیٰ (لَتُبَیِّنُنَّہُ
لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُونَہُ) وقال الحسن:
ہذا میثاق اللہ تعالیٰ علی علماء الیہود
ان یبینوا للناس ما فی کتابہم وفیہ
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقولہ (فَنَبَذُوہُ وَرَاءَ ظُہُورِہِمْ)
قال ابن عباس ای القوا ذلک المیثاق
خلف ظہورہم (وَاشْتَرَوْا بِہِ ثَمَنًا
قَلِیلًا) یعنی ما کانوا یاخذونہ من

(فی الکتاب) یعنی توراۃ میں اور ابن مسعود
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب بھی جو یا انسان اس
آیت کی تلاوت کرتے ہیں تو یہی لعنت یہود و
نصاریٰ پر لوٹتی ہے۔ جنہوں نے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کو چھپایا۔

ارشادِ خداوندی۔ اور جب لیا اللہ تعالیٰ نے
پکا وعدہ ان لوگوں سے جو کتاب دیے گئے
تاکہ بیان کریں لوگوں کے لیے اور نہ چھپائیں اس
کو پھر ڈال دیا پس پشت اپنے اور مول لیا اس کے
بدلے ثمن قلیل۔ سو بہت ہی برا ہے جو انھوں
نے مول لیا۔ واحدی نے کہا کہ یہ نازل ہوئی یہ
آیت یہود مدینہ کے حق میں۔ اللہ نے وعدہ لیا تھا ان
سے توراۃ میں کہ بیان کریں گے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی شان اور نہیں چھپائیں گے۔
اس کو اور یہی معنے ہیں لَتُبَیِّنُنَّہُ لِلنَّاسِ و
لَا تَکْتُمُونَہُ کا۔

اور حسن نے کہا کہ وعدہ ہے اللہ کا یہود کے
علماء سے کہ بیان کریں لوگوں کے سامنے جو کچھ
توراۃ میں ہے۔ اور اسمیں ذکر ہے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

اور ابن عباس نے کہا کہ انہوں نے ڈال دیا یہ میثاق
پس پشت اپنے (واشتروا بہ الایۃ) یعنی جو کچھ
لیا انہوں نے اپنے سفلہ پن سے برائے ریاست
حاصل کرنے کے بذریعہ علم۔ پس بہت برا ہے جو انھوں
نے مول لیا اور فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما

marfat.com

سفلتهم بریاستهم فی العلم وقوله (بِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ) قال ابن عباس قبح شراؤهم وخسروا وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لايتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يعنی ريحها رواه (۱) ابو داود وقدم (۲) حديث ابی هريرة فی الثلاثة الذين يسحبون الی النار احدهم الذی يقال له انما تعلمت ليقال عالم وقد قيل وقال صلی الله علیه وسلم من ابتغی العلم ليباهی به العلماء او ليماری به السفهاء او تقبل افئدة الناس اليه فالی النار وفی لفظ ادخله الله النار اخرجه الترمذی (۳) و قال (۴) صلی الله علیه وسلم من سئل عن علم فكتمه الجم يوم القيامة بلجام من نار وكان من

نے بہت قبیح اور نقصان دہ سودا کیا انہوں نے اور فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت قبیح اور نقصان دہ سودا کیا۔ انہوں نے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے علم نہیں پڑھا تو پہنچیگا اس کو اسباب دنیاوی (اور) نہیں پائیگا خوشبو جنت کی (ابو داؤد)

اور پیشتر حدیث ابی ہریرہ کی گذر چکی ہے تین آدمیوں کے حق میں جو گھسیٹے جائیں گے دوزخ کی طرف ایک وہ جس کو کہا جائیگا کہ تم نے تو علم اس لیے پڑھا تھا کہ تجھے عالم کہا جاوے۔ چنانچہ کہا گیا۔ اور فرمایا آپ نے جو شخص اس لیے علم پڑھے کہ علماء سے مقابلے کرے یا لوگوں کے دلوں میں مقبولیت حاصل کرے۔ سو وہ دوزخی ہے اور یہ لفظ بھی ہیں کہ داخل کرے گا اس کو دوزخ میں (اخرجہ ترمذی) اور فرمایا آپ نے علم کی کوئی بات دریافت کی جائے اور وہ اس کو چھپائے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائیگی: اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے

(۱) م، ت، س من حديث زيد بن ارقم وتمامه (ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها) منذری (۲) حسنه الترمذی قاله المصنف فی الصغری وقال المنذری رواه ت، ه من رواية خالد بن دريك عن ابن عمر ولم يسمع منه ورجال اسنادهما ثقات (۳) رواه د، ت وحسنه، حب فی صحيحه وك بنحوه وقال على شرط الشيخين كلهم من حديث ابی هريرة قاله المنذری فی الترغيب (۴) رواه خ م من حديث اسامة بن زيد ورواه البيهقی وحب من حديث انس افاده المنذری فما من جملة من حديث ابی امامة خطأ من الناسخ او تصحيف فتأمل.

(۱) دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
اعوذ بك من علم لا ينفع" وقال (۲)
صلی اللہ علیہ وسلم" من تعلم علما لغیر
اللہ او اراد بہ غیر اللہ فلیتبوا مقعدہ
من النار" وقال ابن مسعود : من تعلم
علما لم یعمل بہ لم یزدہ العلم الا کبرا
وعن ابی امامۃ (۳) رضی اللہ عنہ قال:
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء
بالعالم السوء یوم القیامۃ فیقذف
فی النار فیدور بقصبہ کما یدور
الحمار بالرحا فیقال لہ بما لقیت ہذا او
انما اہتدینا بك فیقول: کنت
اخالفکم الی ما نہاکم عنہ (۴)" وقال
ہلال بن العلاء : طلب العلم شدید
وحفظہ اشد من طلبہ والعمل بہ
اشد من حفظہ والسلامۃ منہ اشد
من العمل بہ فنسأل اللہ السلامۃ
من کل بلاء والتوفیق لما یحب ویرضی

کرمیں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جس سے نفع نہ
ہو اور آپ نے فرمایا۔ جو شخص علم پڑھے بغیر
رضائے الٰہی کے۔ پس بنایا اس نے اپنا مقام دوزخ
میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص
نے علم پڑھ کر اس پر عمل نہ کیا۔ تو اس کا علم تکبر کو
زیادہ کرے گا۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا۔
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدعمل عالم قیامت
کے دن لایا جائے گا۔ پھر ڈالا جائیگا۔ دوزخ
میں اور گدھے کی طرح لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا۔
جس طرح وہ گھومتا ہے چکی پر۔ پھر کہا جائے گا
اس عالم سے کہ یہ کیا ہوا۔ حالانکہ تو تو ہم کو
ہدایت کرتا تھا وہ کہیگا میں خلاف کرتا تھا اس
کے جس سے تم کو روکتا تھا اور ہلال بن علا نے
کہا کہ علم کو طلب کرنا بہت سخت کام ہے
اور اس کو محفوظ رکھنا طلب کرنے سے بھی
زیادہ سخت ہے اور اس پر عمل کرنا حفاظت
کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے اور سلامت

(۱) م، ت، س من حدیث زید بن ارقم وتمامہ (ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع
ومن دعوۃ لا یستجاب لہا) منذری (۲) حسنہ الترمذی قالہ المصنف فی الصغری
وقال المنذری رواہ ت، ہ من روایۃ خالد بن دریك عن ابن عمر ولم یسمع منہ ورجال
اسنادہما ثقات (۳) رواہ د، ت وحسنہ، حب فی صحیحہ وك بنحوہ وقال علی
شرط الشیخین کلہم من حدیث ابی ہریرۃ قالہ المنذری فی الترغیب (۴) رواہ خ
م من حدیث انس افادہ المنذری فما من جعلہ من حدیث ابی امامۃ خطأ
من الناسخ او سبق قلم۔

marfat.com

انه جواد کریم۔

(موعظة)

ابن آدم، متى تذكر عواقب
الامور؟ متى ترحل الرحال عن هذه
القصور؟ الى متى انت فى جميع ما تبنى
تدور؟ اين من كان من قبلكم فى المنازل
والدور؟ اين من ظن بسوء تدابيره
انه لا يجور؟ رحل والله الكل فاجتمعوا
فى القبور؟ واستوطنها اخشن المهاد
الى نفخ الصور، فاذا قاموا الى فصل
القضاء والسماء تمور، كشفوا الحجاب
المخفى وهتك المستور، وظهرت
عجائب الأفعال وحصل ما فى الصدور،
ونصب الصراط فكم من قدم عثور،
ووضعت عليه كلاليب لخطف
كل مغرور، واصبحت وجوه المتقين
تشرق كالبدور، وباءوا بتجارة
لن تبور، ودعا اهل الفجور بالويل
والثبور، وجئ بالنار تقاد بالازمة
وهى تفور، اذا القوا فيها سمعوا لها
شهيقا وهى تفور، ليس فى الدنيا
لمن امن بالبعث سرور، انما يفرح
بالدنيا جهول او كفور۔

رہنا اس سے زیادہ سخت ہے عمل کرنے سے یعنی اللہ تعالیٰ
ہر بلاء سے محفوظ فرما دے۔ (آمین)

موعظت

اے ابن آدم کب یاد کریگا تو انجام کار کو
کب کوچ کرے گا۔ تو ان محلات سے ان مکانات
میں کب تک گھومتا پھریگا تو؟ کہاں گئے۔ جو
تم سے پہلے اپنے مکانوں میں تھے؟ کہاں گئے
جو تم سے پہلے اپنے مکانوں میں تھے؟ کہاں گئے
وہ جو غلط گمان کرتے تھے کہ وہ نہیں مرینگے۔ کوچ کر
گئے سب کے سب اور جمع ہو گئے قبروں میں
اور وطن بنالیا انہوں نے سخت زمین کو قیامت
تک اور جب اٹھیں گے فیصلہ کے دن تو آسمان حرکت
کر رہا ہوگا اور کھل جائیں گے پوشیدہ پردے اور
ہٹ جائیں گے حجاب اور عجیب و غریب قسم کے
اعمال ظاہر ہوں گے۔ اور ظاہر ہو جائیگا۔ جو کچھ
سینوں میں چھپا ہوگا اور کھڑی کی جائیگی اور کتنے
قدم پھسلنے والے ہوں گے اور رکھے جائیں گے
اس پر کنڈے واسطے اس شخص کے جو مغرور تھے
اور متقیوں کے چہرے چمکتے ہوں گے چاند کی طرح
اور لوٹیں گے ساتھ ایسی تجارت کے جو خسارہ والی
نہ ہوگی اور پکاریں گے گنہگار ساتھ تباہی کے
اور لائی جائیگی جہنم اور کھینچی جائیگی ساتھ لگاموں کے
اور جوش مار رہی ہوگی (کہ) اِذَا اُلْقُوْا فِیْھَا سَمِعُوْا لَھَا
شَھِیْقًا وَّھِیَ تَفُوْرُ۔ الآیۃ اور نہیں ہے دنیا اس شخص کے
لیے جو قیامت پر یقین رکھتا ہے خوشی کی جگہ۔

انما الدنیا متاع
کل ما فیھا غرور
فتذکر ھول یوم
فیہ السماء تمور

بجز اس نیست کہ خوش ہوتا ہے جس سے جاہل یا کافر آدمی سوا اس کے نہیں کہ دنیا اسباب ہے جو کچھ اس میں ہے دھوکہ ہے۔ پس فکر تو اس دن کے لیے ہول کا جس دن آسمان حرکت کر رہا ہوگا۔

الکبیرۃ التاسعۃ والثلاثون: الخیانۃ

(انتالیسواں کبیرہ)

قال اللہ تعالیٰ (یا ایھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول و تخونوا اماناتکم وانتم تعلمون)

قال الواحدی رحمہ اللہ تعالیٰ نزلت ھذہ الآیۃ فی ابی لبابۃ حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ لما حاصرھم وکان اھلہ وولدہ فیھم فقالوا یا ابا لبابۃ ما تری لنا ان نزلنا علی حکم سعد فینا فاشار ابولبابۃ الی حلقہ ای انہ الذبح فلا تفعلوا فکانت تلک منہ خیانۃ للہ ورسولہ قال ابولبابۃ فما زالت قدمای من مکانی حتی عرفت انی خنت اللہ ورسولہ وقولہ (وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون) عطف علی النھی ای ولا تخونوا اماناتکم قال ابن عباس: الامانات الاعمال التی ائتمن اللہ علیھا العباد یعنی الفرائض یقول لا

در بیان خیانت

قال اللہ تعالیٰ۔ یا ایھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول اللہ و تخونوا اماناتکم وانتم تعلمون ٥ واحدی نے کہا کہ یہ آیت ابولبابہؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے جب کہ بھیجا ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف جبکہ محاصرہ کیا تھا ان کا اور ان (ابولبابہ) کا اہل وعیال انھیں (بنی قریظہ) میں تھا۔ تو ان لوگوں نے دریافت کیا۔ کہ اے ابولبابہ ہمارے بارہ میں کیا فیصلہ ہوا ہے اگر ہم آ رہیں سعد کے حکم سے جو ہمارے بیچ ہے تو انہوں نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کر دیا۔ یعنی ذبح کرنا مراد ہے۔ اس پر عمل نہ کرو۔ سو یہ تھی، خیانت اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ابولبابہؓ نے کہا کہ میرے قدم نہ ہلے جب تک میں نے یہ معلوم کر لیا کہ میں نے خیانت کی خدا اور رسول کی مطابق ارشاد خداوندی (وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ امانات سے وہ اعمال مراد ہیں جو بطور امانت کے اللہ تعالیٰ نے بندے کو دیے ہیں۔ یعنی فرائض فرمایا نہ کم کرو ان کو

تنقصونها . قال الكلبى اما خيانة الله
ورسوله فمعصيتهما واما خيانة
الأمانة فكل واحد مؤتمن على ما افترضه
الله عليه ان شاء الله خانها وان شاء اداها
لا يطلع عليه احد الا الله تعالى وقوله
"وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" انها امانة من غير
شبهة وقال تعالى " ان الله لَا يَهْدِيْ
كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ" اى لا يرشد كيد من
خان امانته يعنى انه يفتضح فى
العاقبة بحرمان الهداية وقال[١]
عليه الصلوٰة والسلام : آية المنافق
ثلاث اذا حدث كذب واذا وعد
اخلف واذا اؤتمن خان" وقال
[٢] رسول الله صلى الله عليه وسلم " لا
ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا
عهد له" والخيانة قبيحة فى كل شيء
وبعضها شر من بعض وليس من خانك
فى فلس كمن خانك فى اهلك ومالك
وارتكب العظائم . وعن رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال: "ادا الامانة[٣]

کلبی نے کہا خدا اور رسول کی خیانت سے مراد اُن کی
نافرمانی کرنا ہے اور ہر آدمی موتمن ہے . (امین)
اس بات پر کہ اللہ تعالی نے اس پر کہ اللہ تعالی نے
اس پر فرض کیا ہے احکامات کو . پھر اگر اللہ چاہے
تو خیانت کرتا ہے اور اگر اللہ چاہے تو ادا کرتا
ہے کسی کو اطلاع نہیں ہوتی اس کی بغیر اللہ تعالی کے
وقولہ (وانتم تعلمون) بیشک یہ امانت ہے اور فرمان اوس کا
کہ (ان اللہ لا یہدی کید الخائنین) یعنی انجام کار میں نہیں
بھلائی اس کو جو امانت میں خیانت کرتا ہے بلکہ افسوس
کریگا . اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منافق
کی تین علامتیں ہیں . جب بات کرے جھوٹ بولے .
اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب
امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور فرمایا
آپ نے نہیں ایمان اس کا جس کو امانت نہیں اور
نہیں دین اس کا جس کو وعدہ نہیں اور خیانت
بدترین چیز ہے اور بعض انہیں زیادہ شر میں بعض
سے اور نہیں وہ شخص جو خیانت کرے تیرے پیسے
میں اس شخص کی طرح جو خیانت کرے تیرے اہل اور
مال میں اور ارتکاب کرے بڑے گناہوں کا اور فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کر امانت کو اس کی طرف

[١] رواه البخارى ومسلم من حديث ابى هريرة وزاد مسلم (وان صلى وصام و
زعم انه مسلم) وروى نحوه ابو يعلى من حديث انس قاله المنذرى فى ترغيبه .
[٢] رواه احمد والبزار والطبرانى فى الاوسط وابن حبان فى صحيحه من حديث انس
والطبرانى فى الاوسط والصغير من حديث ابن عمر قاله المنذرى

الی من ائتمنك ولا تخن من خانك"
وفی الحدیث (۱) ایضا ویطبع المؤمن
علی کل شیء لیس الخیانة والکذب"
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
(۲) "یقول الله انا ثالث الشریکین مالم
یخن احدهما صاحبه" وفیه ایضا، اول
مایرفع من الناس الامانة وآخرما
یبقی الصلاة ورب مصل لاخیر فیه
وقال (۳) رسول الله صلی الله علیه و
سلم" ایاکم والخیانة فانها بئست البطانة
وقال (۴) علیه الصلاة والسلام:
وهکذا اهل النار وذکر منهم رجلا لایخفی
(۵) له طمع وان دق الاخانه" وقال (۶)
ابن مسعود: یوتی یوم القیامة
بصاحب الامانة الذی خان فیها فیقال

جس نے امانت رکھی تیرے پاس اور نہ خیانت کر اس
کی جس نے تیرے ساتھ خیانت کی اور حدیث پاک میں
آیا ہے کہ مہر لگتی ہے مومن کے ہر عمل پر سوائے خیانت
اور جھوٹ کے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دو شریکوں میں تیسرا میں
ہوتا ہوں جب تک خیانت نہ کرے ایک ان کا
دوسرے ساتھی سے اور یہ بھی کہ اول لوگوں میں
سے امانتیں اٹھالی جائیں گی پھر نماز اور بہت سے
نمازی ہیں کہ انہیں کوئی بھلائی نہیں ہے اور فرمایا
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو تم خیانت سے
اس لیے کہ بہت ہی بری بطانہ ہے اور فرمایا آپ
نے اسی طرح ایک دوزخی کا فرمایا آپ نے ایک خائن
آئیگا قیامت کے دن پھر اس کو کہا جائیگا کہ امانت کو
ادا کر تو وہ کہیگا یا رب دنیا تو چلی گئی تو اس کو جہنم کے
گڑھے میں اترنے کا حکم ہوگا۔ اور کہا جائیگا کہ جہنم سے

(۱) رواه احمد عن وکیع عن الاعمش قال حدثت عن ابی امامة اه ترغیب ففیه انقطاع بین الاعمش وابی امامة.

(۲) رواه ابوداود والحاکم وقال صحیح الاسناد

(۳) رواه ابوداود، س، ه، من حدیث ابی هریرة واوله (اللهم انی اعوذ بك من الجوع فانه بئس الضجیع) الخ افاده المنذری فی الترغیب.

(۴) رواه مسلم فی حدیث طویل من حدیث عیاض بن حمار المجاشعی.

(۵) لایخفی ای لایظهر والظهور والخفاء من الاضداد

(۶) عزاه فی الترغیب والترهیب الی احمد والبیهقی موقوفا بنحو ماهنا قال وذکر عبد الله بن الامام احمد فی کتاب الزهد انه سأل اباه عنه فقال اسناده جید اه

marfat.com

له أد امانتك فيقول انى يارب وقد ذهبت الدنيا ؟ قال فتمثل له كهيئتها يوم اخذها فى قعر جهنم ثم يقال له انزل اليها فاخرجها قال فينزل اليها فيحملها على عاتقه فهى عليه اثقل من جبال الدنيا حتى اذا ظن انه ناج هرت وهوى فى اثرها ابد الآبدين ثم قال : الصلاة امانة والوضوء امانة والغسل امانة والوزن امانة والكيل امانة واعظم ذلك كله الودائع "

اللهم عاملنا بلطفك وتداركنا بعفوك.

(موعظة)

عباد الله : ما اشرف الاوقات وقد ضيعتموها، وما اجهل النفوس وقد اطعتموها، وما أدق السؤال عن الاموال فانظروا كيف جمعتموها وما احفظ الصحف بالاعمال فتدبروا ما اودعتموها، قبل الرحيل عن القليل والمناقشة عن النقير والفتيل قبل ان تنزلوا بطون اللحود، وتصيروا طعاما للدود فى بيت بابه مسدود، ولو قيل فيه للعاصى ما تختار لقال اعود ولا اعود؛

(اشعار)

نکال لا۔ چنانچہ وہ اپنے کندھے پر اٹھا لائے گا جو پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوگا جب گمان کرے گا کہ میں اٹھا لایا ہوں تو گر پڑے گی۔ اور یہ بھی اس کے ساتھ گر پڑے گا۔ یونہی ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ پھر فرمایا آپ نے وضو امانت ہے غسل امانت ہے۔ وزن اور کیل اور سب سے بڑا وہ جو سونپا جائے۔

اللّٰھمّ عاملنا بلطفك وتداركنا بعفوك

(آمین)

موعظت

اے اللہ کے بندو کس قدر بہترین اوقات تھے جن کو تم نے ضائع کر دیا ہے اور کس قدر جاہل لوگوں کی تم نے اطاعت کی۔ اور کس قدر سخت سوال ہوگا اموال کے معاملہ میں پس دیکھو کس طرح جمع کیا ہے تم نے مالوں کو اور کس قدر محفوظ ہیں اعمال نامے پس سوچو کیا چیز ہے جو تم نے اس میں ودیعت کی ہے کوچ سے پہلے جو پوچھا جائے گا تھوڑی چیز سے اور مناقشات ہوگا نقیر و فتیل سے قبل ازیں کہ تم قبروں کے پیٹوں میں جاؤ اور ہو جاؤ تم خوراک کیڑوں کی جس کا دروازہ بند ہے۔ اگر کہا جاوے اس قبر والے سے کہ کیا چاہتا ہے تُو۔ تو وہ کہیگا کہ لوٹتا ہوں میں (دنیا کی طرف) اور اب برائیاں نہ کرونگا۔ (اشعار)

marfat.com

این اہل الدیار من قوم نوح
ثم عاد من بعدہم وثمود
بینما القوم فی النمارق والاستبرق
افضت الی التراب الخدود
وصحیح اضحی یعود مریضا
وھو ادنی للموت ممن یعود

کہاں ہیں (گھروں میں) رہنے والے قوم نوح اور پھر عاد اور ثمود کے لوگ ان کے درمیان اور قومیں گذنیں شان و شوکت والی جو پہنچ گئیں مٹی میں اور بہت سے تندرست جو کہ کرتے ہیں عیادت مریض کی حالانکہ وہ بیمار سے زیادہ قریب میں دعوت سے۔

الکبیرۃ الاربعون: المنّان

چالیسواں کبیرہ (منّان)

قال اللہ تعالیٰ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی) قال الواحدی ھوان یمن بما اعطی وقال الکلبی بالمن علی اللہ فی صدقتہ والاذی لصاحبھا وفی الصحیح (۱) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال، ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم: المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب، المسبل ھو الذی یسبل ازارہ او ثیابہ او قمیصہ او سراویلہ حتی تکون الی القدمین لانہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ارشاد خداوندی (یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی) واحدی نے کہا وہ یہ ہے کہ اپنی دی ہوئی چیز پر منت جتلائے۔
اور کلبی نے کہا کہ احسان رکھے خدا پر اپنا صدقہ دینے سے اور اذی دے صدقہ لینے والے کو اور صحیح میں ہے کہ بیشک فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین قسم کے آدمی ہیں۔ جن کیساتھ نہ تو بات کرے گا اللہ تعالیٰ (شفقت سے) اور نہ دیکھیگا اس کیطرف (بنظر شفقت) قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور واسطے ان کے عذاب الیم ہوگا۔ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے والا اور منت دھرنے والا۔ اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔ ٹخنے سے نیچے صرف پائجامہ لٹکانا ہی نہیں بلکہ قمیص ہو چیا در ہو

(۱) یعنی صحیح مسلم وھو عند الجماعۃ سوی البخاری من حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ اھ ترغیب المنذری۔

marfat.com

(١) "ما اسفل من الکعبین من الازار فهو فی النار" وفی الحدیث ایضاً: "ثلاثة لا یدخلون الجنة" العاق لوالدیه والمدمن الخمر والمنان" رواه النسائی

(٢) وفیه (٣) ایضاً "لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان" والخب هو المکر والخدیعة، فالمنان هو الذی یعطی شیئاً او یتصدق به ثم یمن به وجاء عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال: ایاکم والمن بالمعروف فانه یبطل الشکر و یمحق الاجر ثم تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم قول الله عزوجل (یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صدقاتکم بالمن والاذی) وسمع ابن سیرین رجلا یقول لآخر احسنت الیک و فعلت وفعلت فقال له ابن سیرین: اسکت فلا خیر فی المعروف اذا احصی وکان بعضهم یقول من منّ بمعروفه

یا کوئی بھی کپڑا ہو جو ٹخنے سے نیچے لٹکے دونوں پاؤں تک رہا اسی لیے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دونوں ٹخنوں سے نیچے لٹکے وہ آگ میں ہے اور یہ بھی حدیث پاک میں ہے کہ تین آدمی تو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو تم نیکی کر کے احسان جتلانے سے۔ اس لیے کہ وہ باطل کرتا ہے شکر کو اور مٹاتا ہے ثواب کو پھر تلاوت فرمائی آپ نے یہ آیت یاایہا الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی۔

ایک شخص سے ابن سیرین نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ دوسرے آدمی کو کہ میں نے تیرے ساتھ وہ بھلائی کی یہ کیا یہ کیا ابن سیرین نے اس کو کہا کہ خاموش ہو جا نیکی کو شمار کرتے ہیں کوئی بھلائی نہیں ہے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ جو شخص منت کرے ساتھ نیکی کرنے کے تو ساقط ہو جاتا ہے شکر اور جو عجب کرے اپنے عمل میں۔ ضائع ہو جاتا ہے۔ ثواب اس کا۔

(اشعار)

(١) رواه مالک، د، س، هـ، حب فی صحیحه فی ضمن حدیث کما فی الترغیب

(٢) رواه س من حدیث ابن عمر والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد وابن حبان فی صحیحه افاده المنذری فی ترغیبه

(٣) رواه الترمذی وقال حدیث غریب اهـ ترغیب والخب بکسر الخاء المعجمة هو الخداع الخبیث.

marfat.com

سقط من شکره ومن اعجب بعمله
حبط اجره : وانشد الشافعی
رحمه الله تعالیٰ :

لا تحملن من الانا
م ان یمنوا علیک منه
واختر لنفسک حظها
واصبر فان الصبر جنه
منن الرجال علی القلوب
اشد من وقع الاسنه

وانشد ایضاً بعضهم فقال :

وصاحب سلفت منه الی ید
ابطا علیه مکافاتی فعادانی
لما تیقن ان الدهر حاربنی
ابدی الندامة مما کان اولانی
افسدت بالمن ما قدمت من حسن
لیس الکریم اذا اعطی بمنان

(موعظة)

یا مبادرا بالخطایا ما اجهلک، الی متی تغتر بالذی امهلک، کانه قد اهملک. فکانک بالموت وقد جاءک وانهلک، وانت الرحیل وقد انزعک الملک، واسرک البلا بعد الهوی وعقلک، ودنت مت علی وزر عظیم قد اثقلک، یا مطمئناً

نہ اٹھا تو لوگوں سے احسان کا بوجھ اور اپنے نفس کا حصہ حاصل کرے۔ اور صبر کر اس لیے کہ صبر ڈھال ہے لوگوں کا احسان کرنا دلوں پر سخت ہے نیزوں کے ضربوں سے بہت سے دوست ہیں کہ جن کی طرف میں نے احسان کا ہاتھ لمبا کیا۔ دیر کی اس نے مجھے بدلہ دینے پر اور مجھ سے دشمنی کی۔ اور جب اس نے یقین کر لیا کہ زمانہ میرا مخالف ہے۔ تو اس نے ندامت ظاہر کی اس چیز سے جو پہلے سبب دوستی کا تھا۔ بگاڑ دی تو نے احسان کے ذریعہ جو تو نے بھلائی کی تھی۔ نہیں ہے شریف آدمی احسان جتلانے والا جب کوئی چیز دے

موعظت

اے جلدی کرنے والا گناہوں سے کس چیز نے تجھے جاہل بنایا ہے۔ کب تک مغروری کرے گا ساتھ اس کے جس نے تجھے مہلت دی اور اس نے تجھے چھوڑ دیا ہے گویا کہ تو ہے ساتھ موت کے اور وہ یقیناً آگئی تیرے پاس اور تو نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ اور حکم دیا چلنے کا اور بیشک گھبرا دیا تجھ کو فرشتۂ موت نے اور قید

بالفانی ما اکثر ذلک ویا معرضاً عن
النصح کأن النصح ما قیل لک، این
حبیبک الذی کان واین انتقل؟ اما
وعظک التلف فی جسده والمنتقل
این کثیر المال این طویل الآمال
اما خلا وحده فی لحده بالعمل، این
من جرثوبه الخیلاء غافلا ورفل؟ اما
سافر به والی الآن ما وصل، این من
تنعم فی قصره فکانه فی الدنیا ما کان
وفی قبره لم یزل، این من تفرق واحتفل
غاب والله نجم سعوده وأفل، این
الاکاسرة والجبابرة والعتاة الاول
ملک اموالهم سواهم والدنیا دول۔

کردیا تجھ کو اور تیرے عقل کو بلا دینے لیعد خواہش کے اور ناعم ہوا تو اوپر بوجھ عظیم کے تحقیق بوجھل کردیا تجھ کو۔ اے اطمینان کرنے والے ساتھ فانی کے کتنی چیزوں نے پھسلایا تجھ کو، اے منہ موڑنے والے نصیحت سے گویا کہ تجھے نصیحت کی نہیں گئی کہاں ہے تیرا دوست جو تھا اور کہاں منتقل ہو گیا اس کے تلف ہونے سے تجھے نصیحت حاصل نہیں ہوئی کہاں ہے بہت مال والا۔ کہاں ہے لمبی امیدوں والا۔ شاید اکیلا چلا گیا اپنی قبر میں ساتھ عمل کے کہاں ہے وہ جو لٹکاتا تھا اپنے کپڑے کو متکبرانہ غافلانہ مغرورانہ؟ شاید کہ سفر کر گئے ساتھ اس کے اور ابھی تک نہیں پہنچے کہاں ہیں وہ جو عیش کرتے تھے اپنے محلوں میں گویا کہ وہ دنیا میں نہ تھا اور قبر میں ہمیشہ رہیں گے کہاں ہیں وہ جو جدا ہونا چاہتے اور محفلیں سجاتے غائب ہو گیا خدا کی قسم ان کی سعادت کا ستارہ اور ڈوب گیا۔ کہاں ہیں کسریٰ جابر نافرمان مالک ہو گئے ان کے

الكبيرة الحادية والأربعون: التكذيب بالقدر

(اکتالیسواں کبیرہ)

(تقدیروں کو جھٹلانا)

قال الله تعالى (إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) قال ابن الجوزي في تفسيره في سبب نزولها قولان احدهما: ان مشركي مكة اتوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يخاصمونه في القدر فنزلت هذه الآية. انفرد باخراجه مسلم وروى (۱) ابو امامة ان هذه

فرمایا اللہ تعالیٰ نے (انا کل شیء خلقناہ بقدر) ابن جوزی نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے نزول کے دو سبب بیان کئے ہیں ایک تو یہ کہ مشرکین مکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جھگڑا کیا تقدیر میں تو اتری یہ آیت۔ اور ابو امامہ نے روایت کیا ہے کہ یہ آیت قدریہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اسقف نجران نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

(۱) رواہ ابن عدی وابن مردویہ وابن عساکر وغیرہم بسند ضعیف قالہ السیوطی فی الدر المنثور

الاية فى القدرية ۔ والقول الثانى
ان اسقف نجران جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم (۱) فقال يا محمد
تزعم ان المعاصى بقدر وليس كذلك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
"انتم خصماء الله" فنزلت هذه
الاية "إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ
وَسُعُرٍ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى
وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ
شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ"

وروى (۲) عمر بن الخطاب عن
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال: اذا جمع الله الاولين والآخرين
يوم القيامة امر مناديا فنادى نداء
يسمعه الاولون والاخرون: اين خصماء
الله؟ فتقوم القدرية فيؤمر بهم
الى النار، يقول الله "ذوقوا مس
سقر انا كل شيء خلقناه
بقدر" وانما قيل لهم خصماء الله
لانهم يخاصمون فى انه لا يجوز ان يقدر
المعصية على العبد ثم يعذبه عليها،
وروى هشام بن حسان عن الحسن قال:

پاس آیا اور کہا کہ اے محمد کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ
گناہ تقدیر سے ہیں۔ اور حالانکہ یوں نہیں ہے تو
فرمایا نبی کریم نے کہ تم تو خصماء اللہ ہو چنانچہ نازل
ہوئی یہ آیت :۔

ان المجرمین فی ضلال وسعر (الآیۃ)

اور روایت کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی
عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جب جمع
کریگا۔ اللہ تعالٰی اولین و آخرین کو قیامت کے
دن تو منادی ندا کریگا جس کو پہلے اور پچھلے سب
سن لینگے۔ کہ کہاں ہیں خصماء اللہ تو کھڑے ہو
جائینگے ۔ قدریہ پھر حکم ہوگا ان کو دوزخ
کی طرف کا اور فرماویگا باری تعالٰی کہ چکھو مزہ
آگ کا ۔ بیشک ہم نے پیدا کیا ہے ہر چیز
کو پہلے ٹھہرا کر۔

اور ان کو خصماء اللہ اس لیے
کہا گیا ہے کہ وہ جھگڑا کرتے
تھے اس میں کہ یہ بات ناجائز
ہے کہ اللہ تعالٰے اپنے بندے کو
گناہ کرنے کی اور پھر اس پر
اس کو
عذاب دے

اور روایت کیا ہشام بن حسان نے حسن رض سے کہا

(۱) اخرجه ابن مردويه عن ابن عباس قاله السيوطى فى الدر المنثور
(۲) اخرج نحوه ابن مردويه من حديث ابن عباس مرفوعا ذكره السيوطى فى در المنثور

marfat.com

والله لو ان قدرة يا صام حتى يصير كالحبل ثم صلى حتى يصير كالوتر لكبه الله على وجهه فى سقر ثم قيل له ذق مس سقر انا كل شيء خلقناه بقدر، وروى مسلم فى صحيحه من حديث ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، كل شيء بقدر حتى العجز والكيس، وقال ابن عباس: كل شيء خلقناه بقدر مكتوب فى اللوح المحفوظ قبل وقوعه قال الله تعالى (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ) قال ابن جرير: فيها وجهان احدهما: ان تكون بمعنى المصدر فيكون المعنى: والله خلقكم وعملكم والثانى: ان تكون بمعنى الذى فيكون المعنى: والله خلقكم وخلق الذى تعملونه بايديكم من الاصنام وفى هذه الآية دليل على ان افعال العباد مخلوقة والله اعلم، وقال تبارك وتعالى (فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا) الالهام ايقاع الشيء فى النفس قال سعيد بن جبير: الزمها فجورها وتقواها، وقال ابن زايد جعل ذلك فيها بتوفيقه اياها للتقوى وخذلانه اياها للفجور والله اعلم

خدا کی قسم۔ اگر قدری روزہ رکھتا۔ رسی کی طرح پتلا ہو جاتے۔ پھر نماز پڑھے یہاں تک کہ تانت کی طرح ہو جائے۔ البتہ ڈالیگا اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل دوزخ میں پھر کہا جائے گا اس کو کہ چکھ۔ اور روایت کی مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز ساتھ اندازے کے ہے۔ حتیٰ کہ کمزوری اور ہوشیاری اور کہا ابن عباس نے کہ کل شئی خلقناہ بقدر لکھا ہوا ہے۔ لوح محفوظ میں قبل از وقوع ہونے اس کے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ واللہ خلقکم وما تعملون ۝ ابن جریر نے کہا کہ اس کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ بمعنی مصدر ہو کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تمکو اور تمہارے اعمال کو اور دوسرا بمعنی الذی ہو تو یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تمکو اور پیدا کیا ان اعمال کو جو اپنے ہاتھوں سے کرتے ہو بتوں وغیرہ کو بنانا اور پوجا کرنا اور اس آیت میں دلیل ہے اس بات کی کہ بندے کے افعال بھی مخلوق ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ وقال تبارک وتعالیٰ۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔ الہام کا معنی ہے کسی چیز کا نفس میں القاء کرنا۔

سعید بن جبیرؓ نے کہا الزمہا فجورہا وتقواہا۔ ابن زاید نے کہا اور کیا اس کو ساتھ اپنی توفیق خاص سے تقویٰ کے لیے اور خذلان کے لیے فجور کو واللہ اعلم

وفی الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: ان الله من علی قوم فالهمهم الخیر فادخلهم فی رحمته وابتلی قوما فخذلهم وذمهم علی فعالهم ولم یستطیعوا غیر ما ابتلاهم فعذبهم وهو عادل «لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ» وعن (١) معاذ ابن جبل رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: «ما بعث الله نبیا قط الا وفی امته قدریة ومرجئة ان الله لعن القدریة والمرجئة علی لسان سبعین نبیا» وعن (٢) عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لکل امة مجوس ومجوس هذه الامة الذین یزعمون ان لا قدر وان الامر انف قال فاذا لقیتهم فاخبرهم

اور حدیث پاک میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ قوم پر جو الہام کیا۔ ان کو خیر اور داخل کیا ان کو اپنی رحمت میں اور مبتلا کیا قوم کو پس محروم کیا ان کو اور مذمت کی ان کی ان کے افعال پر اور نہیں طاقت رکھتے سوائے اس کے مبتلا کیا ان کو پھر عذاب دیا ان کو حالانکہ وہ عادل ہے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر تھے ان میں قدریہ اور مرجیہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے قدریہ اور مرجیہ پر ستر نبیوں کی زبان پر سے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہتی ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدریہ اس امت کے مجوس ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ واسطے ہر امت میں مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے

(١) اورده المصنف فی الصغیر له عن بقیة عن ابی العلاء الدمشقی. عن محمد بن حجارة عن یزید بن حصین عنه ثم قال فیه وفی غیره وهذه الاحادیث لا تثبت الضعیف رواتها.

(٢) اورده کذلک فی الصغیر عن الحسن عن عائشة وقال فیه ما تقدم ادعا من التضعیف وهو وهما قبله عزاهما الی کتاب السنة لابن ابی عاصم وقال فیها مقال ولا تثبت لضعف رواتها.

(٣) اخرج صدر حدیث ابن عمر احمد فی مسنده الی قوله وان الامر انف ای مستانف لم یقدره الله ولا قضاه بل العباد تقع اعمالهم بلا تقدیر سابق وبقیته کما فی الدر المنثور ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم» ونحو الحدیث قوله فاذا لقیتهم الخ اخرجه مسلم فی اول صحیحه

marfat.com

انی منهم بریء وانهم برآء منی" ثم قال" والذی
نفسی بیده لوان لاحدهم مثل احد
ذهبا فانفقه فی سبیل الله ما قبل
منه حتی یؤمن بالقدر خیره وشره"
ثم ذکر حدیث جبریل وسؤاله النبی
صلی الله علیه وسلم قال" وما الایمان؟
قال ان تؤمن بالله وملائکته وکتبه
ورسله وتؤمن بالقدر خیره وشره"

قوله" ان تؤمن بالله" الایمان
بالله هو التصدیق بانه سبحانه وتعالی
موجود موصوف بصفات الجلال والکمال
منزه عن صفات النقص وانه فرد
صمد خالق جمیع المخلوقات متصرف
فیها بما یشاء یفعل فی ملکه ما یرید و
الایمان بالملائکة هو التصدیق بوجودهم
لله (بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ
بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِنْ
خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ)

وَالایمان بالرسل هو التصدیق
بانهم صادقون فیما اخبروا به عن الله
تعالی ایدهم الله بالمعجزات الدالة
علی صدقهم وانهم بلغوا عن الله تعالی
رسالته وبینوا للمکلفین ما امرهم

مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں بیشک
تمام امور اتفاقی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب تو ان
سے ملے تو ان کو خبر دے کہ میں ان سے بیزار
ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔ پھر فرمایا آپ نے
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان
ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک اُحد پہاڑ جتنا
سونا بھی خرچ کرے راہ خدا میں تو نہیں قبول
کیا جائیگا۔ جب تک کہ ایمان نہ لاوے ساتھ
تقدیر کے یعنی خیر و شر کے پھر ذکر فرمایا۔ حدیث جبرائیل
کو کہ اس نے سوال کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ ایمان کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایمان لائے تو
ساتھ اللہ کے اور فرشتوں کے اور ساتھ تمام کتابوں کے
اور ساتھ تمام انبیاء کے اور ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر
خیر و شر کے (اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ) سے مراد تصدیق ہے اس
بات کی کہ بیشک وہ پاک ہے موجود ہے موصوف ہے ساتھ تمام
صفات جلال و کمال کے منزہ ہے تمام نقائص سے اور بیشک
فرد ہے صمد ہے خالق ہے جمیع مخلوقات کا تصرف کرنے والا ہے ان میں
جو چاہتا ہے اور کرتا ہے اپنے ملک میں جو چاہتا ہے (ایمان
بالملائکہ) یہ کہ تصدیق کرے اس بات کی کہ وہ اللہ کے بندے
ہیں (بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وہم بامرہ یعملون الآیۃ
ایمان بالرسل) وہ تصدیق ہے اس بات کی کہ واقعی وہ سچے ہیں
اسمیں جو خبر دی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور تائید
کی اللہ تعالیٰ نے ان کی ساتھ معجزات کے جو دلالت
کرنے والے ہیں ان کی صداقت پر اور بیشک انہوں نے
تبلیغ کی اللہ کی طرف سے پیغام کی اور بیان کیا واسطے

الله به وانه يجب احترامهم وان لا
يفرق بين احد منهم ۔
والايمان باليوم الآخر هو التصديق
بيوم القيامة وما اشتمل عليه من
الاعادة بعد الموت والنشر والحشر
والحساب والميزان والصراط والجنة
والنار وانهما دار ثوابه وعقابه
للمحسنين الى غير ذلك مما صح
به النقل والايمان بالقدر هو التصديق
بما تقدم ذكره وحاصله ما دل عليه
قوله سبحانه (والله خَلَقَكُمْ وَمَا
تَعْمَلُوْنَ) وقوله (انا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ
بِقَدَرٍ) ومن ذلك قوله صلى الله
عليه وسلم فى حديث ابن عباس واعلم
ان الأمة لو اجتمعوا على ان يضروك
بشيء لم يضروك الا بشيء قد
كتبه الله عليك رفعت الأقلام و
جفت الصحف ۔

ومذهب السلف وائمة الخلف
ان من صدق بهذه الامور تصديقاً
جازماً لا ريب فيه ولا تردد كان مؤمناً
حقا سواء كان ذلك عن براهين
قاطعة او اعتقادات جازمة والله
اعلم ۔

(فصل) اجمع سبعون رجلا

مکلفین کے جو کچھ حکم کیا ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ نے
اور بیشک وہ واجب الاحترام ہیں اور یہ کہ نہ تفریق
کرے ان کے درمیان کسی ایک کی بھی (ایمان بالیوم
الآخر) وہ تصدیق کرنا ساتھ دن قیامت کے اور جو
مشتمل ہے اس پر (مثلاً) زندہ ہونا بعد از موت اور حشر و
نشر حساب میزان پل صراط جنت و دوزخ جو کہ مقام
ہے ثواب و عقاب کا نیکوں اور بدوں کے لیے
علاوہ ازیں جو ثابت ہیں نقل سے (ایمان بالقدر)
وہ تصدیق ہے ساتھ اس کے جو گذر چکا پہلے
ذکر اس کا اور خلاصہ ان کا وہ ہے جس پر دلالت کرتی
ہے آیت (واللہ خلقکم وما تعملون) اور
(اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) اور اسی
طرح قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا حدیث ابن عباس
رضی اللہ عنہما جان لے بیشک اگر تمام لوگ جمع ہو جائیں اس
بات پر کہ تجھے نقصان پہنچائیں کچھ تو نہ پہنچا سکیں گے
کچھ بھی مگر اتنا جو کہ لکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے
تیرے اوپر اٹھا لیے گئے قلم اور خشک ہو گئے
دفتر ۔

(مذہب) سلف اور آئمہ خلف کا یہ ہے کہ
جو شخص تصدیق کرے ان امور مذکورہ کی پختہ بلا شبہ
وہ پکا مومن ہے خواہ دلائل قاطعہ سے ہو یا اعتقادات
جازمہ سے ہو ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

(فصل) ستر آدمیوں کا تابعین اور ائمہ مسلمین اور

marfat.com

من التابعين وائمة المسلمين والسلف وفقهاء الأمصار على ان السنة التي توفي عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم اولها الرضاء بقضاء الله وقدره والتسليم لأمره والصبر تحت حكمه والأخذ بما امر الله به والنهي عما نهى الله عنه واخلاص العمل لله والايمان بالقدر خيره وشره وترك المراء والجدال والخصومات في الدين والمسح على الخفين والجهاد مع كل خليفة برا وفاجرا والصلاة على من مات من اهل القبلة والايمان قول وعمل ونية يزيد بالطاعة وينقص بالمعصية والقرآن كلام الله نزل به جبريل على نبيه محمد صلى الله عليه وسلم غير مخلوق والصبر تحت لواء السلطان على ما كان منه من عدل او جور ولا نخرج على الأمراء بالسيف وان جاروا ولا نكفر احدا من اهل القبلة وان عمل بالكبائر الا ان استحلها، ولا نشهد لأحد من اهل القبلة بالجنة لخير اتى به الا من شهد له النبي صلى الله عليه وسلم والكف عما شجر بين اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم. وافضل

سلف صالحین کا اور فقہا شہر کا اجماع ہے۔ اس بات پر کہ وہ سنت جس پر وفات ہوئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اوّل رضاء بقضاء اللہ اور تسلیم کرنا اس کے امر کو اور صبر کرنا اس کے حکم کے نیچے اور لینا اس چیز کو جس کا حکم کیا اللہ تعالےٰ نے اور رک جانا اس چیز سے جس کو منع کیا اللہ تعالےٰ نے اور عمل خالص واسطے اللہ تعالےٰ کے۔

(ایمان بالقدر) خیرہ وشرہ اور ترک دیا لڑ جھگڑے اور دشمنی کا دین میں اور مسح کرنا موزوں پر اور جہاد کرنا۔ ہمراہ ہر خلیفہ کے خواہ نیک ہو یا بد ہو اور نماز جنازہ پڑھنا اوپر اہل قبلہ کے جب مر جائے اور ایمان قول اور عمل اور نیت ہے طاعات سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور معصیت سے کم ہو جاتا ہے اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ لے کر اترا ہے حضرت جبریل اوپر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غیر مخلوق ہے اور صبر کرنا بادشاہ کے جھنڈے کے نیچے۔ جو کچھ بھی وہ کرے عدل یا ظلم اور نہ خروج کریں۔ ہم امراء پر ساتھ تلوار کے اگرچہ وہ ظلم کریں۔ اور نہ تکفیر کریں ہم کسی ایک اہل قبلہ کی اگرچہ عمل کرتا ہو ساتھ کبائر کے۔ مگر یہ کہ حلال جانے گناہ کو اور نہ گواہی دیں ہم کسی ایک اہل قبلہ کی جنت کی بوجہ اس کی نیکی کے مگر یہ کہ گواہی دکا ہو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رک جانا ان چیزوں سے جن میں صحابہ کا آپس میں اختلاف یا جھگڑا ہوا اور

marfat.com

الخلق بعد رسول الله صلى الله عليه
وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي
بن ابي طالب رضي الله عنهم اجمعين
ونترحم على جميع ازواج النبي
صلى الله عليه وسلم واولاده و
اصحابه رضي الله عنهم اجمعين ط

(فائدہ)

فيها من كلام الناس ما هو كفر
صرحت به العلماء منها: ما لو سخر
باسم من اسماء الله او بامره او وعده
او وعيده كفر، ولو قال - لو امرني
الله بكذا ما فعلت. كفر، ولو صارت
القبلة في هذه الجهة ما صليت اليها
كفر، ولو قيل له لا تترك الصلاة
فان الله يؤاخذك فقال لو اخذني
بها مع ما بي من المرض والشدة
ظلمني. كفر، ولو قال لو شهد
عندي الانبياء والملائكة بكذا
ما صدقت كفر، ولو قيل له قلم
اظفارك فانها سنة فقال لا افعل
وان كانت سنة. كفر. ولو قال
فلان في عيني كاليهودي. كفر. ولو
قال ان الله جلس للانصاف او قام
للانصاف. كفر، وجاء ايضاً ان من

افضل الخلق بعد انبیاء کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں
پھر عمر پھر عثمان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین
اور دعائے خیر کریں ہم اوپر تمام ازواج نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ان کی اولاد اور
جمیع اصحاب رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے۔

(فائدہ)

لوگوں کی بعض کلام میں جن میں کفر ہوتا ہے
ان کی علمائے نے تصریح کی ہے وہ یہ ہیں۔ اگر
تمسخر کرے اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے
کسی نام کے ساتھ یا وعدہ یا وعید میں یہ کفر کی
باتیں ہیں۔ اور اگر یوں کہا کہ اگرچہ حق تعالیٰ مجھے
اس طرح حکم کرے تو میں نہ کروں گا تو یہ کفر کی بات
ہے اور اگر قبلہ اس طرف کو ہوجائے تو میں نماز نہ
پڑھوں گا۔ اس کی طرف یہ کفر ہے۔ اور اگر کہا کہ نماز
نہ چھوڑ کیونکہ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے گا تجھ سے
تو جواباً یوں کہا کہ اگر مواخذہ کرے مجھ سے اس کا
باوجودیکہ مجھے بیماری دی ہے یا کوئی دوسری
تکلیف تو البتہ ظلم کریگا میرے ساتھ اللہ تعالیٰ
تو یہ کفر ہے۔ اور اگر یوں کہا کہ اگرچہ گواہی دیں
میرے پاس انبیاء اور ملائکہ اس طرح تو نہ تصدیق
کروں گا میں تو یہ کفر ہے۔
اور اگر کہا جائے کہ اپنے ناخن کاٹ کیونکہ یہ
سنت ہے تو جواباً یوں کہا کہ اگرچہ سنت ہو

طلب يمين انسان فارادان يحلف
بالله فقال اريد ان تحلف بالطلاق
كفر. واختلفوا فى من قال رؤيتى
لك كرؤية الموت فقال بعضهم.
كفر، ولو قال لو كان فلان نبيًا
ما آمنت به. كفر، ولو قال ان كان
ما قاله صدقا نجونا. كفر، ولو صلى
بغير وضوء استهزاء او استحلالا
كفر، ولو تنازع رجلان فقال احدهما
لاحول ولا قوة الا بالله فقال له
الآخر لاحول ولا قوة الا بالله لاتغنى
من جوع كفر. ولو سمع آذان المؤذن
فقال انه يكذب. كفر، ولو قال لا
اخاف القيامة كفر، ولو وضع متاعه
فقال سلمته الى الله فقال له رجل
سلمته الى من لا يتبع السارق.
كفر، ولو جلس رجل على مكان مرتفع
تشبيها بالخطيب فسألوه المسائل و
هم يضحكون اوقال احدهم قصعة
ثريد خير من العلم كفر، ولو ابتلى
بمصائب فقال اخذت مالى وولدى
وما تفعل، كفر ولو ضرب ولده
او غلامه فقال له رجل الست بمسلم؟
فقال لا متعمدًا. كفر، ولو تمنى
ان لا يحرم الله الزنا او القتل

میں نہیں کاٹوں گا۔ تو یہ کفر ہے ۱۲۔
اور اگر کہا کہ فلاں شخص میرے سامنے یہودی کی
طرح ہے تو یہ کفر ہے۔ کسی مسلمان کو کہا کہ خدا تیرا
خاتمہ بالخیر نہ کرے یا تیرا ایمان چھین لے۔ تو یہ کفر ہے
اور اسی طرح آیا ہے یہ بھی کہ کسی انسان سے
خدا کی قسم اٹھواوے اور وہ کہے نہیں طلاق
کی قسم اٹھواؤں گا۔ یہ کفر ہے۔ اور بعض نے
اس میں اختلاف کیا ہے کہ جو شخص یوں کہے کہ میرا دیکھنا
تیرے لیے مثل دیکھنے موت کے ہے تو بعض نے کہا کہ
یہ کفر ہے۔ اگر یوں کہے کہ فلاں نبی ہو تو میں ایمان
نہ لاؤں گا۔ اس کے ساتھ یہ کفر ہے۔ اور اگر کہا کہ
جو اس نے کہا ہے سچ ہو تو ہم نجات پا جائیں گے
کفر ہے اور اگر نماز پڑھی بغیر وضو کے استہزاءً یا حلال
سمجھ کر تو کفر ہے۔ اگر دو آدمی لڑ رہے ہوں اور ایک نے
کہا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ اور دوسرے نے اس کو کہا۔ کہ
لاحول ولا قوۃ بھوک سے کفایت نہ کریگی۔ تو کفر ہے۔
اور اگر مؤذن کی اذان سن کر یوں کہا کہ جھوٹ بولتا ہے
تو کفر ہے اور اگر کہے میں قیامت سے نہیں ڈرتا تو کفر ہے
اگر کسی نے سامان رکھا اور کہا کہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور
دوسرے نے کہا کہ کیا سپرد کرتا ہے ایسے کے جو چور کے پیچھے
نہ چلے تو کفر ہے اور اگر کوئی اونچی جگہ بیٹھا بشکل خطیب
کے بن کر اور لوگ اس سے مسائل پوچھ رہے ہیں اور ہنس
رہے ہوں یا ایک نے یوں کہا کہ پیالہ ثرید کا علم سے بہتر
ہے تو کفر ہے۔ اگر مصائب میں مبتلا ہو پھر کہے اللہ تعالیٰ
کی کہ تو نے میرا مال اور اولاد لے لیا اور کیا کریگا تو یہ کفر ہے

اوالظلم. کفر، ولوشد علی وسطه
حبلا فسئل عنه فقال هذا زنار فالأکثرون
علی انه یکفر - ولو قال معلم
الصبیان: الیهود خیر من المسلمین
لانهم یعطون معلمی صبیانهم. کفر،
ولو قال النصرانی خیر من المجوسی -
کفر- ولو قیل لرجل ما الایمان فقال
لا ادری. کفر. ومن ذلك الفاظ
مستکرهة مستنکرة وهو لا دین
لك لا ایمان لك لا یقین انت فاجر
انت منافق انت زندیق انت فاسق و
من ذا واشباهه کله حرام ویخشی علی
العبد بها سلب الایمان والخلود فی
النار،

فنسأل الله المنان بلطفه ان یتوفانا
مسلمین علی الکتاب والسنة انه
ارحم الراحمین.

(موعظت)

عباد الله. این الذین کنزوا
الکنوز وجمعوا وشملوا من الشهوات
وشبعوا، واملوا البقاء فما نالوا فیها
ما طمعوا، وفنیت اعمارهم بما غروا
به وخدعوا، نصب لهم شیطانهم
اشراك الهوی فوقعوا، وجاءهم
ملك الموت فذلوا وخضعوا، فاخرجهم

اور اگر باپ بیٹے کو یا غلام کو اور کسی نے کہا کیا تو مسلمان نہیں
ہے؟ کہا نہیں جان بوجھ کر تو کفر ہے اور اگر تمنا کرے کہ
کاش زنا قتل اور ظلم کرنا حرام نہ ہوتا تو کفر ہے اور اگر
اپنے کمر میں کوئی دھاگہ باندھ لیا اور کسی نے دریافت
کیا کہ یہ کیا ہے؟ کہا کہ یہ زنار ہے اکثر علماء کے نزدیک
یہ کفر ہے اور اگر استاد بچوں کو کہے کہ یہودی مسلمانوں سے
بہتر ہیں اس لیے کہ وہ استادوں کو دیتے ہیں تو یہ کفر
ہے اور کہا کہ نصرانی مجوسی سے بہتر ہیں تو کفر ہے اور اگر
پوچھا جائے کہ ایمان کیا ہے؟ کہے میں نہیں جانتا یہ کفر ہے
اور اسی طرح الفاظ مکروہ مستنکر اور وہ یہ کہ تیرا کوئی
دین نہیں ہے تیرا کوئی ایمان نہیں تیرا کوئی یقین نہیں تو
فاجر ہے تو منافق ہے تو بے دین ہے تو فاسق ہے
اور الفاظ اس جیسے سب حرام ہیں اور خوف
ہے ان باتوں سے بندہ کے لیے سلب ایمان اور
خلود فی النار کا۔ اللہ تعالیٰ کتاب وسنت پر عمل
کرتے ہوئے مارے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

موعظت

اے اللہ کے بندو کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے
خزانے جمع کئے تھے اور خواہشات کے پیچھے چلتے
تھے اور ہمیشہ رہنے کی تمنا کرتے تھے پس نہ حاصل
کیا انہوں نے دنیا سے جو کچھ انہوں نے چاہا اور ختم
ہو گئیں ان کی عمریں اس چیز میں جس سے انہوں نے
دھوکا کھایا شیطان نے ان کے لیے خواہشات کے
کنڈے پھینکے پس وہ اس میں پھنس گئے اور موت

marfat.com

من دیارهم فلا واللّٰه ما رجعوا فهم
معتوقون فی القبور فاذا نفخ
فی الصور اجتمعوا۔

وکیف قرت لاهل العلم اعینهم
او استلذوا لذیذ العیش او هجعوا
والموت ینذرهم جهراً علانیة
لو کان للقوم اسماع لقد سمعوا
والنار ضاحیة لابد موردهم
ولیس یدرون من ینجو ومن یقع
قد امست الطیر والانعام آمنة
والنون فی البحر لا یخشی لها فزع
والآدمی بهذا الکسب مرتهن
له رقیب علی الاسرار یطلع
حتی یری فیه یوم الجمع منفردا
وخصمه الجلد والابصار والسمع
واذ یقوم من الاشهاد قائمة
والجن والانس والاملاک تختشع
وطارت الصحف فی الایدی منشرة
فیها السرائر والاخبار تطلع
فکیف بالناس والانباء واقعة
عما قلیل وما ندری بما تقع
افی الجنان وفوز لا انقطاع له
ام فی الجحیم فلا تبقی ولا تدع
تهوی بسکانها طوراً وترفعهم
اذا رجوا مخرجا من غمها قمعوا

کا فرشتہ آ گیا پس ذلیل اور عاجز ہو گئے پھر نکال دیا انہیں ملک الموت نے اپنے گھروں سے پس خدا کی قسم نہیں لوٹیں گے پس وہ الگ الگ پڑے ہیں قبروں میں پھر جب صور پھونکا جائیگا تو اکھٹے ہوں گے۔ (اشعار) کس طرح ٹھنڈی ہوتی ہیں اہل علم کی آنکھیں یا کس طرح لذت حاصل کرتے ہیں دنیا کی زندگی سے یا کس طرح آرام سوتے ہیں حالانکہ موت ڈرا رہی ہے ان کو کھلے طور پر اگر اُن کے کان ہوتے تو ضرور سُنتے اور آگ بھڑک رہی ہے ضروری ہے گزرنا اُن کا اس سے اور نہیں نجات پائیں گے جو اس میں گر پڑیں گے بیشک پرندے اور چارپائے بے خوف ہیں اور مچھلی دریا میں اس کے لیے کوئی گھبراہٹ نہیں ہے۔ اور آدمی اپنے عمل کسب کا گروی ہے اس کے لیے رقیب ہے بھیدوں کے جاننے والا یہاں تک کہ دیکھیگا وہ اپنے آپ کو قیامت کے دن تنہا اور دشمن ہو جائیگا۔ اس کا چمڑا آنکھ اور کان اور جب اٹھیں گے اور گواہی ثابت ہو جائے گی۔ تو آدمی جن۔ فرشتے سب کے سب گھبرا رہے ہونگے اور صحیفے اڑ کر ہاتھوں میں پہنچ جائیں گے، جن میں سے سب بھید اور خبریں معلوم ہو جائیں گی پس کیا حال ہوگا لوگوں کا یہ ساری چیزیں واقع ہونے والی ہیں عنقریب نہیں جانتا تو کہ کیا انجام ہوگا یا تو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہوگی۔ یا جہنم میں دائمی ناکامی نیچے پھینکے گی جہنم کبھی اوپر اٹھائے گی۔ اور جب امید کریں گے اس سے نکلنے کی تو جب گھبراہٹ کے تو لوٹائے جائیں گے واپس لمبی مدت تک کے لیے

طال البكاء فلم ينفع تضرعهم
هيهات لا رقة تغني ولا جزع

روتے رہیں گے لیکن کوئی نفع نہیں دیگا ان کو ان کا رونا اے افسوس اے افسوس رونا دھونا کوئی فائدہ نہیں دیگا۔

الكبيرة الثانية والأربعون: التسمع على الناس وما يسرون

بیالیسواں کبیرہ، در بیان تجسس

قال الله تعالى (ولا تجسسوا) قال ابن الجوزي رحمه الله قرأ ابو رزين والحسن والضحاك وابن سيرين بالحاء قال ابو عبيدة التجسس والتحسس واحد وهو البحث ومنه الجاسوس. وقال يحيى بن ابي كثير التجسس بالجيم عن عورات الناس وبالحاء الاستماع لحديث القوم. قال المفسرون التجسس البحث عن عيب المسلمين وعوراتهم فالمعنى لا يبحث احدكم عن عيب اخيه ليطلع عليه اذا ستره الله، وقيل لابن مسعود: هذا الوليد بن عقبة تقطر لحيته خمرا قال: انا نهينا عن التجسس فان يظهر لنا شيء نأخذ به.

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من استمع الى حديث قوم وهم له كارهون صب في اذنيه الآنك يوم القيامة ۔ اخرجه البخاري والآنك: الرصاص المذاب نعوذ بالله

ارشاد باری تعالے (وَلَا تَجَسَّسُوا) ابن جوزی نے کہا کہ ابو زید اور ضحاک اور ابن سیرین نے حا کے ساتھ پڑھا ہے یعنی (وَلَا تَحَسَّسُوا) ابو عبیدہ نے کہا کہ تجسّس اور تحسس ایک ہی چیز ہے اور اسی سے جاسوسی ہے۔ یحیٰی ابن کثیر نے کہا کہ تجسس کا معنی ہے لوگوں کے عیب دیکھنا اور تحسس کا معنی ہے لوگوں کی باتیں سننا اور مفسرین نے کہا کہ تجسس یہ ہے مسلمانوں کی پوشیدہ چیزوں کو معلوم کرے جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ نہ اکبر کرید کرے تم میں سے کوئی کسی بھائی کے عیب کی تاکہ مطلع ہو اُس پر جبکہ ستر ڈالا ہے اللہ تعالے نے اُس پر اور ابن مسعود سے کہا گیا کہ یہ ولید بن عقبہ ہے کہ اسکی ڈاڑھی سے شراب ٹپکتی ہے تو فرمایا کہ ہم منع کئے گئے ہیں جاسوسی سے پھر اگر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو ہم پکڑیں گے اُس سے۔

اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص سُنے کسی قوم کی کوئی بات جو اس کو مکروہ سمجھیں ڈالی جائے گی اس کے کانوں میں قلعی پگھلی ہوئی قیامت کے دن (بخاری)

اللہ تعالیٰ معاف فرما دے،

marfat.com

منه ونسأل الله التوفيق لما يحب ويرضى انه جواد كريم .

موعظة

عباد الله : ان المنايا قدمت و اقتربت ، فالنفوس رهينة قد جمعت وتعبت كانكم بالكف الردى قد اخذت وسلبت ، رب شمس طالعة على القبر قد غربت يا افراخ الفنا فخاخ البلا قد نصبت ، عباد الله : كل المعاصى قد سطرت وكتبت و النفوس رهينه بما جنت واكتسبت ؛ لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ، يامن يغتر بالاماني والامال الكواذب ؛ ومبارزا بالقبائح ومايدري من يحارب يا حاضر البدن غير ان القلب غائب ارضيت ان تفوتك الخيرات والرغائب يامن عمره يفنى فى معرض ولسيرى كالنجائب ، يامن شاب وما تاب هذا من العجائب يا عجبا كيف نام المطلوب وما غفل الطالب ؟

موعظت

اے اللہ کے بندو بیشک موت کا وقت قریب آرہا ہے ۔ پس آدمی گروی ہے جس چیز کو اس نے جمع کیا ہے اور کوشش کرتا رہا ہے گویا کہ تم ہلاکت کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گئے ۔ لہٰذا پکڑے گئے اور چھینے گئے بہت سے سورج قبر پر چڑھنے والے غروب ہو گئے اے فنا ہونے والے بچے مصائب کے پھندے لگ چکے ہیں اللہ کے بندو سب گناہ لکھے جا رہے ہیں اور نفس گروی ہیں ۔ جو کچھ کر رہے ہیں نیکیاں سو ان کیلئے فائدہ ہے اور جو برا کرینگے برا ہے اس پر اس کا وبال ہے دھوکہ میں پڑنے والے اور جھوٹی خواہشات میں مقابلہ کرنے والے برائیوں کا نہیں جانتا کہ کس سے مقابلہ کر رہا ہے اسے بطور بدن کے تو حاضر اور بطور دل کے غائب کیا تو خوش ہے کہ اس بات پر کہ ساری بھلائیاں تجھ سے فوت ہو جائیں اے وہ آدمی جس کی عمر رستے میں ختم ہو رہی ہے اور چل رہا ہے فخر کے ساتھ اے وہ آدمی جو بوڑھا ہو رہا ہے اور نہیں توبہ کرتا ان جرائم سے اے تعجب کی بات کہ کس طرح سو گیا ہے مطلوب اور نہیں سویا طالب ۔

الكبيرة الثالثة والاربعون : النمام

(تنتالیسواں کبیرہ) چغلخوری میں

وهو من ينقل الحديث بين

لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لیے باتیں

marfat.com

الناس علی جهة الافساد بینهم. هذا بیانها
واما احکامها فهو حرام باجماع المسلمین
وقد تظاهرت علی تحریمها الدلائل
الشرعیة من الکتاب والسنة
قال الله تعالیٰ (وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ
مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ) وفی
الصحیحین (۱) ان رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وآله وسلم قال:
لا یدخل الجنة نمام. وفی الحدیث
(۲) ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وآله وسلم مر بقبرین فقال: انهما
لیعذبان وما یعذبان فی کبیر
اما انه کبیر اما احدهما فکان لا
یستبریٔ من بوله واما الاخر فکان
یمشی بالنمیمة ثم اخذ جریدة
رطبة فشقها اثنتین وغرز
فی کل قبر واحدة وقال لعله
ان یخفف عنهما مالم ییبسا.
وقوله وما یعذبان فی کبیر ای لیس
بکبیر ترکه علیهما اولیس بکبیر

نقل کرنا۔ اور یہ حرام ہے ساتھ اجماع امت کے۔
اور ظاہر ہو چکی ہیں اس پر دلائل شرعیہ کتاب اللہ
وسنت رسول اللہ سے قولہ تعالیٰ (ولا تطع
کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم (الآیۃ) اور صحیحین
میں آیا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
نہ داخل ہوگا جنت میں چغل خور اور حدیث پاک
میں آیا ہے کہ آپ دو قبروں پر سے گزر رہے
پر عذاب ہو رہا تھا۔ اور کسی بڑے گناہ کی وجہ
سے عذاب نہ تھا۔ لیکن تھا بڑا گناہ ایک تو ان
دونوں میں سے ایسا تھا جو کہ نہ بچتا تھا پیشاب سے
اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔ پھر لی آپ نے ایک
ٹہنی ہری اور اس کو چیرا اور ایک ایک قبر پر گاڑ
دیا اور فرمایا کہ شاید تخفیف ہو جائے ان سے
عذاب کی جب تک یہ خشک نہ ہوں اور فرمایا
مایعذبان کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ترک کرنا کوئی
مشکل نہ تھا یا اس کو اپنے گمان میں بڑا نہ سمجھا تھا
اس لیے دوسری روایت میں ہے۔
بلی انہ کبیر۔ وہ گناہ تو بڑا ہی ہے
اور ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا تمہیں زیادہ شریر لوگوں

۱۔ وکذا رواہ ابو داود والترمذی کلهم من حدیث حذیفة بن الیمان
رضی الله عنهما.
۲۔ رواہ الجماعة وابن خزیمة کلهم من حدیث ابن عباس بهذا اللفظ
۳۔ رواہ مالک والبخاری ومسلم قال وما قبله المنذری فی الترغیب والترهیب.

marfat.com

فی زعمها ولهذا قال فی روایة اخری بلی انه کبیر" وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "تجدون شر الناس ذا الوجهین الذی یأتی هؤلاءِ بوجه وهؤلاء بوجه ومن کان ذا لسانین فی الدنیا فان الله یجعل له لسانین من نار یوم القیامة" ومعنی من کان ذا لسانین ای یتکلم مع هؤلاءِ بکلام وهو بمعنی صاحب الوجهین ؛

قال الامام ابو حامد الغزالی رحمه الله انما تطلق فی الغالب علی من ینم قول الغیر الی المقول فیه بقوله فلان یقول فیك کذا ولیست النمیمة مخصوصة بذلك بل حدها کشف ما یکره کشفه سواء کره المنقول عنه او المنقول الیه او ثالث، وسواء کان الکشف بالقول او الکتابة او الرمز او الایماء او بغیرها وسواء کان من الاقوال او الاعمال. وسواء کان عیبًا او غیره فحقیقة النمیمة افشاء السر وهتك الستر عما یکره کشفه ـ وینبغی للانسان ان یسکت عن کل ما رآه من احوال الناس الا ما فی حکایته فائدة

میں سے ذوالوجہین کو۔ (یعنی) وہ جو ملتا ہے ایک آدمی کو کسی منہ سے اور ملتا ہے دوسرے آدمی کو دوسرے منہ اور جو شخص ذولسانین ہوگا۔ دنیا میں پس بیشک اللہ تعالیٰ کریگا۔ اس کی دو زبانیں آگ کی آخرت میں اور معنی ذو لسانین کا یہ ہے کہ ایک سے بات کرے کسی طرح اور دوسرے سے کسی طرح اور یہی مطلب ہے ذوالوجہین کا۔

امام غزالیؒ نے کہا کہ چلاوے اکثر باتیں چغلی کی کہ فلاں شخص تجھے یوں کہتا تھا۔ اور چغلی کوئی مخصوص اس بات سے نہیں بلکہ حد اس کی یہ ہے کہ کھولے اس چیز کو جس کا کھولنا مکروہ تھا۔ خواہ منقول عنہ مکروہ سمجھے۔ یا منقول الیہ یا تیسرا اور کھولنا خواہ لکھنے سے ہو یا بات کرنے سے یا رمز واشارہ سے یا مثل اس کے خواہ اقوال سے ہو۔ یا اعمال سے حقیقت نمیمت کی افشاء کرنا ہے۔ راز چھپے ہونے کا اور پردہ دری کرنا جو مکروہ ہو۔ اس کا ظاہر کرنا اور انسان کو چاہیئے کہ خاموش رہے جو کچھ دیکھے لوگوں کے حالات کو ہاں اگر حکایت کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ ہو یا اس معصیت کو دفع کرنا مقصود ہو تو اور بات ہے اور ہر وہ چیز جو برانگیختہ کرے۔ وہ نمیمت ہے اور جس کو کہا گیا کہ وہ شخص تجھے یوں کہہ رہا تھا۔ تو لازم ہے کہ اس نے چھ چیزیں اوّل یہ کہ نہ تصدیق کرے اسکی اس لیے کہ وہ نمام ہے فاسق ہے اور مردود الخبر ہے دوسرا یہ کہ روکے اسکو اور

للمسلمين اودفع معصية. قال:
وكل من حملت اليه نميمة وقيل
له قال فيك فلان كذا وكذا لزمه
ستة احوال: (الاول) ان لا يصدقه
لانه "نمام" فاسق وهو مردود الخبر
(الثانى) ان ينهاه عن ذلك وينصحه
ويقبح فعله (الثالث) ان يبغضه
فى الله عزوجل فانه بغيض عند الله
والبغض فى الله واجب (الرابع) ان
لا يظن فى المنقول عنه السوء لقوله
تعالى (اجتنبوا كثيرا من الظن
ان بعض الظن اثم) (الخامس) ان لا
يحمله ما حكى له على التجسس والبحث
عن تحقق ذلك - قال الله سبحانه
وتعالى (ولا تجسسوا) (السادس)
ان لا يرضى لنفسه ما نهى النمام عنه
فلا يحكى نميمة، وقد جاء ان رجلا
ذكر لعمر بن عبد العزيز رجلا
لشيئ فقال عمر يا هذا
ان شئت نظرنا فى امرك فان كنت
صادقا فانت من اهل هذه الآية
(ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا)
وان كنت كاذبا فانت من اهل
هذه الآية (هماز مشاء بنميم) و
ان شئت عفونا عنك فقال العفو

نصیحت کرے اس کو اور برا سمجھے اس کے اس فعل
کو تیسرا یہ کہ بغض کرے اس سے فی اللہ، کیونکہ
عبداللہ مبغوض ہے اور بغض فی اللہ واجب ہے
چوتھا یہ کہ منقول عنہ کے بارہ میں بدگمانی نہ کرے
لقولہ تعالیٰ - (ان بعض الظن اثم)
پانچواں یہ کہ نہ برانگیختہ کرے اس کو وہ بات
جس کی اس نے اور پر تجسس اور بحث کرنے اس کے
چھٹا یہ کہ نہ پسند کرے اپنے لیے وہ بات جس کا
منع کیا نمام کو سو نہ تذکرہ کرے نمام کی نمیمت کا
اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ کے پاس کسی شخص کے بارہ
میں کچھ کہا تو حضرت عمر بن عبد العزیز
نے فرمایا اے اگر تو چاہے۔ تو ہم
دیکھیں تیرے معاملہ میں پھر اگر تو
سچا ہو تو مصداق ہوگا اس
آیت کا

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ
فَتَبَيَّنُوْا

*

اور اگر تو جھوٹا ہوا تو ہوگا مصداق اس آیت
کا (هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ) اور
اگر چاہے تو درگزر کریں۔ تجھ سے کہا اے
امیر المومنین درگزر فرمائیے۔ پھر کبھی اس طرح
نہ کروں گا۔

marfat.com

يا امير المؤمنين لا اعق اليه
ابدا ورفع انسان رقعة الى
الصاحب (۱) بن عباد رحمه الله
يحثه فيها على اخذ مال اليتيم
وكان له مال كثير فكتب على
ظهر الرقعة : النميمة قبيحة و
ان كانت صحيحة والميت رحمه
الله واليتيم جبره الله والمال
ثمره الله والساعي لعنه الله :
وقال الحسن البصري : من نقل
اليك حديثا فاعلم انه ينقل الى
غيرك حديثك وهذا مثل قول
الناس من نقل اليك نقل عنك فاحذره
وقال ابن المبارك - ولد الزنا لا
يكتم الحديث اشار به الى ان
كل من لا يكتم الحديث ومشى
بالنميمة دل على انه ولد الزنا مستنبطا
من قوله تعالى (عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ
زَنِيمٍ) والزنيم هو الدعي
وروى ان بعض السلف الصالحين
زار اخاله وذكر له عن بعض اخوانه
شيئا يكرهه فقال له يا اخي اطلت
الغيبة واتيتني بثلاث جنايات:

ایک شخص صاحب بن عباد کی طرف رقعہ لے
گیا جس میں یتیم کے مال لینے کا لکھا ہوا تھا۔
حالانکہ اس کے پاس کافی مال تھا۔ تو انہوں
نے رقعہ کی پشت پر لکھ دیا چغلخوری بری
بات ہے۔ اگرچہ وہ درست بھی ہو اور
مردہ پر اللہ کی رحمت ہو اور [illegible]
اللہ تعالیٰ اور مال پر بھی [illegible]
اس کو۔ اور ساعی پر خدا کی [illegible]
حسن بصری رہ نے فرمایا۔ جو شخص تیرے پاس
کسی کی بات کو نقل کرے تو تو جان لے کہ
تیری بات بھی دوسرے کے پاس پہنچائے گا
اور بقول مردمان کہ جو شخص نقل کرے بات کسی
کی تیری طرف تو وہ تیری بات بھی نقل کریگا
اوروں کی طرف۔ لہٰذا اس سے بچ۔ اور ابن مبارک
نے فرمایا کہ ولدالزنا بات کو نہیں چھپاتا۔ اور
یہ اشارہ کیا ہر اس آدمی کی طرف جو بات کو
نہ چھپائے اور چغلی [illegible]
ثابت ہو گیا کہ وہ ولدالزنا ہے اور ظاہر ہوگا
یہ اس آیت سے (عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ
زَنِيمٍ) اور زنیم حرامزادے کو کہتے ہیں۔
بعض بزرگوں سے مروی ہے کہ ایک بھائی
نے دوسرے بھائی کو بقیہ بھائیوں کی طرف سے
کچھ لکھا۔ اس نے اس کو کہ [illegible]

(۱) وذكرها ابن ابي شامة في كتابه الروضتين في مناقب محمود
بن زنكي رحمه الله

بغضت الى اخى وشغلت قلبى و
بسببه واتهمت نفسك الامينة .
وكان بعضهم يقول من اخبرك بشتم
عن اخيك فهو الشاتم لك وجاء رجل
الى على بن الحسين رضى الله عنهما
فقال: ان فلانا شتمك وقال عنك
كذا وكذا فقال اذهب بنا اليه
فذهب معه وهو يرى انه ينتصر
لنفسه فلما وصل اليه قال يا
اخى ان كان ما قلت فى حقا فغفر الله
لى وان كان ما قلت فى باطلا فغفر الله
لك ؛ وقيل فى قوله تعالى (حمالة
الحطب) يعنى امرأة ابى لهب انها
كانت تنقل الحديث بالنميمة - سمى
النميمة حطبا لانها سبب العداوة
كما ان الحطب سبب لاشتعال النار
ويقال عمل النمام اضر من عمل الشيطان
لان عمل الشيطان بالوسوسة وعمل
النمام بالمواجهة .
(حكاية) روى ان رجلا
راى غلاما يباع وهو ينادى عليه
ليس به عيب الا انه نمام فقط
فاستخف بالعيب واشتراه
فمكث عنده اياما ثم قال لزوجة
سيده ان سيدى يريد ان

کہ اے بھائی تو مجھے غیبت کی طرف مطلع کرتا
ہے ۔ اور میں حریصوں کے ساتھ آیا۔ بغض کیا تو
نے بھائی سے اور مشغول کیا تو نے میرے دل کو
اس کے سبب سے اور اپنے نفس کو
متہم کیا۔
اور بعض فرماتے ہیں کہ جو شخص تجھے کسی بھائی
کیطرف سے گالیاں دینے کی خبر دے۔ سو وہی
خود گالیاں دے رہا ہے تجھ کو۔
ایک شخص علی بن حسین رضہ کی طرف آیا اور کہا
کہ فلاں شخص نے آپ کو برا بھلا کہا ہے اور
آپ کے حق میں اس طرح کہا۔ تو انھوں نے فرمایا کہ
چل میرے ساتھ اس کے پاس چنانچہ وہ چلا گیا ان
کے ساتھ پھر جب گئے اس کے پاس تو کہا اے بھائی
جو کچھ تو نے کہا ہے میرے متعلق اگر وہ سچ ہے تو اللہ
مجھے معاف کرے اور اگر غلط ہے تو تجھے معاف کرے
اور کہا گیا ہے (حمالۃ الحطب) تو چغلخوری کا نام
حطب رکھا گیا ہے اس لئے کہ یہ باعث ہے عداوۃ
کا جس طرح لکڑی باعث ہے آگ بھڑکانے کا
اور کہا گیا ہے کہ نمام (چغلخور) کا عمل زیادہ مضر ہے
شیطان کے عمل سے کیونکہ شیطان کا عمل تو وسواس
سے ہوتا ہے اور نمام کا عمل سامنے ہوتا ہے۔
(حکائیت) مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام
کو بکتے ہوئے دیکھا اور بیچنے والا منادی کر رہا تھا
کہ اس غلام میں بغیر چغلی کے کوئی عیب نہیں ہے۔
تو ایک آدمی نے اس عیب کو معمولی سمجھ کر خرید لیا۔

marfat.com

يتزوج عليك او يتسرى وقال انه لا يحبك فان اردت ان يعطف عليك ويترك ما عزم عليه فاذا نام فخذى الموسى واحلقى شعرات من تحت لحيته واتركى الشعرات معك فقالت فى نفسها نعم واشتغل قلب المرأة وعزمت على ذلك اذا نام زوجها، ثم جاء زوجها وقال سيدى: ان سيدتى زوجتك قد اتخذت لها صديقاً ومحبا غيرك ومالت اليه وتريد ان تخلص منك وقد عزمت على ذبحك الليلة وان تصدقنى فتناوم لها الليلة وانظر كيف تجئ اليك وفى يدها شيء تريد ان تذبحك به وصدقه سيده فلما كان الليل جاءت المرأة بالموسى لتحلق الشعرات من تحت لحيته والرجل يتناوم لها فقال فى نفسه: والله صدق الغلام بما قال فلما وضعت المرأة الموسى واهوت الى حلقه قام واخذ الموسى منها وذبحها به فجاء اهلها فرأوها مقتولة فوقع القتال بين الفريقين لشؤم ذلك العبد المشئوم فلذلك سمى الله النمام فاسقا فى قوله تعالى ان جاءكم فاسق بنبإ فتبينوا

کچھ دن تو ٹھیک گزرے پھر اس نے مالک کی بیوی کو کہا کہ میرا مالک تیرے اوپر دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ تجھ کو نہیں چاہتا چنانچہ اگر تم چاہو وہ تم سے محبت کرنے لگے۔ اور وہ ارادہ جو اس نے کر رکھا ہے ترک کر دے تو جس وقت سو جائے تو ایک استرا تیز لے کر اس کی داڑھی کے نیچے کے بال مونڈ لو۔ اور اپنے پاس رکھ لو۔ اس عورت نے اپنے دل میں کہا بہت اچھا اور عورت کا دل اس ارادے کی طرف مشغول ہو گیا کہ جب خاوند سو جائے گا۔ تو اسی طرح کروں گی۔ پھر آیا خاوند کے پاس کہ اے میرے سردار بے شک میری مالکہ جو آپ کی بیوی ہے اس نے ایک یار بنا لیا ہے اور اس سے محبت کرتی ہے اور اس کی طرف مائل ہے۔ اور چاہتی ہے کہ تجھ سے چھٹکارا حاصل کرے تو وہ آج رات تیرے ذبح کرنے کا ارادہ کر چکی ہے اور اگر آپ میری بات کی تصدیق کرنا چاہیں تو رات کو بناوٹی نیند سو جائیں پھر دیکھیں وہ کس طرح آتی ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں کیا ہے جس سے تجھے ذبح کرے گی۔ مالک نے کہا درست ہے۔ جب رات ہوئی تو عورت استرا لے کر آئی تاکہ داڑھی کے نیچے کے بال مونڈ لے۔ مرد نے اپنے جی میں کہا کہ خدا کی قسم غلام نے بالکل ٹھیک کہا ہے جب عورت نے استرا رکھا اور بال مونڈنے کا ارادہ کیا تو مرد اٹھ کھڑا ہوا اور استرا اس سے لے کر عورت کو ذبح کر دیا۔ پھر عورت کے رشتہ داروں نے جب اس کو مقتولہ دیکھا

اَنْ تُصِيْبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ)

مَوْعِظَة

يا من اسره الهوى فما يستطيع له فكاكا، يا غافلا عن التلف وقد ادركه ادراكا، يا مغرورا بسلامته وقد نصب له الموت اشراكا، تفكر في ارتحالك وانت على حالك فان لم تبك فتباكى.

ه

بكيت فما تبكي شباب صباك
كفاك نذير الشيب فيك كفاكا
الم تر ان الشيب قد قام ناعيا
مكان الشباب الغض ثم نعاكا
الم تر يوما مر الا كانه
باهلاكه للهالكين عناكا
الا ايها الفاني وقد حان حينه
اتطمع ان تبقى فلست هناكا
ستمضي ويبقى ما تراه كما ترى
فينساك من خلفته هو ذاكا
تموت كما مات الذين نسيتهم
وتنسى ويهوى الحي بعد هواكا
كانك قد اقصيت بعد تقرب
اليك وان باك عليك بكاكا

تو خاوند کو قتل کر ڈالا چنانچہ دونوں فریقوں میں قتال شروع ہوگیا۔ بسبب نحوست اس غلام کے اسی لیئے تمام کو فاسق کہا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں۔ ان جاء کم فاسق بنبا الآیہ۔

موعظت:۔ اے وہ شخص جو قیدی ہے خواہشات کا نہیں طاقت رکھتا اس سے رہائی کی۔ اے غافل موت سے اور وہ پالے گی تجھے اے دھوکے میں پڑے ہوئے سلامتی کی وجہ سے لگا چکی ہے موت اس کے لیئے پھندے فکر کر اپنے کوچ کی۔ اپنے موجودہ حال میں اور تو نہیں روتا تو رونے کی شکل پیدا کر۔

روئے گا پس نہیں روئی جوانی تیری تیرے بچپن پر کافی ہے تیرے لیئے ڈرانے والا بڑھاپا کافی ہے کیا نہیں دیکھتا تو کہ بے شک بڑھاپا آچکا ہے موت کی خبر دینے کے لیئے جوانی کی جگہ پر وہ تجھے پکارے گا۔ کیا نہیں دیکھتا تو کہ دن گزر چکا مگر یہ کہ ساتھ ہلاک کردینے اس کے ہلاک ہونے والوں کو قصد تیرا کر رہا ہے۔

اے ختم ہونے والے بے شک موت اس کے قریب آچکی ہے اور کیا تو امید کرتا ہے کہ باقی رہے گا۔ تو اور نہیں ہوگا تو۔

تو عنقریب چلا جائے گا اور باقی رہے گی وہ چیز جس کو تو دیکھ رہا ہے۔ پس بھلا دے گی تجھ کو وہ چیز جس کو تو پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے اور یونہی ہوگا تو بھی ایسے

marfat.com

كان الذي يخشو عليك من الثرى
يوسيں بما يخشو عليك رضا كا
كأن خطوب الدهر لم تجر ساعة
عليك اذا الخطب الجليل اتاكا
ترى الأرض كم فيها رهون دفينة
غلقن فلم يقبل لهن فكاكا

ری مریگا جیسے وہ مرچکے جنہیں تو بھلا چکا ہے اور بھول جائے گا تو اور جا بسے گا زندہ بعد تیرے جانیکے گویا کہ تو دور ہو چکا ہے بعد قریب ہونیکا اپنی طرف اور بیشک روئیں گے تیرے اوپر رونیوالے گویا کہ وہ مٹی جو تیرے اوپر ڈال رہے ہیں وہ چاہتا ہے جو کچھ تیرے اوپر ڈال رہا ہے تیری رضا سے ہے گویا کہ حوادثات زمانہ نہیں آئی تیرے اوپر ایک لحظہ بھی جبکہ بڑی مصیبت تجھکو آئے گی رموت

الكبيرة الرابعة والاربعون : اللعان

چوالیسواں کبیرہ (۴۴) لعنت کرنا

قال النبي صلى الله عليه وسلم
(۱) سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، وقال صلى الله عليه وسلم لعن المؤمن كقتله، اخرجه البخاري
(۲) وفي صحيح مسلم (۳) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، انه قال لا يكون اللعانون شفعاء ولا شهداء يوم القيامة وقال عليه الصلاة والسلام (۴) ولا ينبغي لصديق ان يكون لعانا، وفي الحديث ليس المؤمن بطعان

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برا بھلا کہنا مومن کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کو کفر ہے اور فرمایا آپؐ نے مومن کو لعنت کرنا مثل قتل کرنے کے ہے اسکو (بخاری)
مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ ہوگا قیامت کے دن لعنت کرنے والوں کے لیے کوئی سفارشی اور نہ کوئی گواہی دینے والا اور آپؐ نے فرمایا نہیں لائق واسطے سچے آدمی کے لعنت کرنا۔ اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ نہیں مومن طعن کرنے والا اور لعنت کرنیوالا

(۱) اخرجه الجماعة الا ابا داود من حديث ابن مسعود اه ترغيب (۲) رواه الجماعة سوى ابن ماجه من حديث ثابت بن الضحاك اه ترغيب (۳) من حديث ابي الدرداء وكذا ابو داؤد بدون لفظ يوم القيامة كذا في الترغيب
(۴) رواه مسلم من حديث ابي هريرة ونحوه عند الحاكم وصححه اه ترغيب

marfat.com

ولا ملعان ولا بالفاحش ولا بالبذی
والبذی ھو الذی نتکلم بالفحش وردی
الکلام وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال (۱) ان العبد اذا لعن
شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء
فتغلق ابواب السماء دونھا ثم
تھبط الی الارض فتغلق ابوابھا
دونھا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا
لم تجد مساغا رجعت الی الذی
لعن ان کان اھلا لذلک والا رجعت
الی قائلھا، وقد عاقب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من لعنت ناقتھا بان سلبھا
ایاھا، قال عمران بن حصین بینما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی بعض اسفارہ وامراۃ من
الانصار علی ناقۃ فضجرت
فلعنتھا فسمع ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال،
خذوا ما علیھا ودعوھا فانھا
ملعونۃ، قال عمران فکانی انظر
الیھا الآن تمشی فی الناس ما یعرض
لھا احد اخرجہ مسلم (۲) وعن ابی

اور فحش بکنے والا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے۔ فرمایا آپ نے جب بندہ لعنت
کرتا ہے کسی کو تو چڑھتی ہے وہ لعنت طرف
آسمان کے پھر بند کئے جاتے ہیں دروازے
آسمان کے پھر نیچے اترتی ہے طرف زمین کے تو
زمین کے دروازے بھی بند کردیئے جاتے ہیں
پھر دائیں بائیں پھرتی ہے جب کوئی جگہ نہیں
پاتی تو لوٹتی ہے اس کی طرف جس کو لعنت کی
گئی۔ اگر وہ اس کا اہل ہوا تو ورنہ لوٹتی ہے طرف
لعنت کرنے والے کے۔ اور تحقیق سزا دی نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو جس
نے لعنت کی تھی اپنی اونٹنی کو (اور فرمایا) کہ
چھین لو اس سے اونٹنی کو اور فرمایا عمران بن
حصین نے کہ ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کسی سفر میں اور ایک عورت انصاریہ بھی
اونٹنی پر سوار تھی پھر اونٹنی چلائی تو لعنت کی
اس عورت نے اونٹنی کو تو سنا۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو تو فرمایا کہ لے لو اس سے جس پر
وہ سوار ہے اور چھوڑ دو اس کو پس وہ ملعونہ
ہے۔ عمران نے کہا گویا کہ دیکھتے ہیں ہم اب
بھی اس کو جو چلتی ہے لوگوں کے درمیان کوئی
اس کے درپے نہ ہوا (مسلم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(۱) ونحوہ عند احمد من حدیث ابی ھریرۃ وعند ابی یعلی وابن ابی الدنیا
من حدیث انس فی تغلیۃ سبیل ما لعن باسانید جیدۃ کما فی الترغیب

marfat.com

هريرة (۱) رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال" ان اربى الربا استطالة المرء فى عرض اخيه المسلم" وعن عمرو ابن قيس: قال اذا ركب الرجل دابته قالت اللهم اجعله بى رفيقا رحيما فاذا لعنها قالت: على اعصانا الله ورسوله لعنة الله عزوجل.

(فصل)

فى جواز لعن اصحاب المعاصى غير المعينين المعروفين قال الله تعالى (الا لعنة الله على الظالمين) و قال (ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين) وثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال، لعن الله آكل الربا وموكله وشاهده وكاتبه" وانه قال، لعن الله المحلل والمحلل له، وانه قال، لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة و المتنمصة " فالواصلة هى التى

سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا سود دست درازی کرنا ہے۔ آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں عمر بن قیس نے کہا جب سوار ہوتا ہے، آدمی اپنی سواری پر تو سواری کہتی ہے کہ اے اللہ کر تو اس سوار کو میرے ساتھ رحم کرنے والا ساتھی جب وہ لعنت کرتا ہے اس کو تو سواری کہتی ہے علی اعصانا اللہ ورسولہ لعنۃ اللہ عزوجل۔

فصل جواز میں لعنت کرنے اہل معاصی کے

قال اللہ تعالیٰ (الا لعنۃ اللہ علی الظالمین) و قال (ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے بے شک فرمایا آپ نے لعنت ہے خدا کی سود خواروں پر اور کھلانے والوں پر اور گواہی دینے والوں پر اور لکھنے والوں پر اور بے شک آپ نے فرمایا کہ لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والوں پر اور فرمایا آپ نے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے بالوں کو ملانے والی پر اور جس نے اس کے بال ملائے اور واشمہ اور متوشمہ اور وہ جو بال نوچے اپنے ابروؤں سے اور لعنت فرمائی آپ نے متنمصہ

(۱) رواہ البزار باسنادين احدهما قوى وهو فى بعض نسخ ابى داود بنحوه هذا وله شاهد من حديث البراء بن عازب عند الطبرانى ومن حديث سعيد بن زيد عند احمد والبزار ورجال احمد ثقات اھ "ترغيب فى موضعين احدهما الترغيب عن الغيبة والبهت والثانى الترغيب فى صلة الرحم.

تصل شعرها والمستوصلة هي التي
يوصل لها والنامصة هي التي
تنتف الشعر من الحاجبين و
المتنمصة التي يفعل بها ذلك
وانه صلى الله عليه وسلم لعن
الصالقة هي التي ترفع صوتها
عند المصيبة ، والحالقة هي التي
تحلق شعرها عند المصيبة؛
والشاقة هي التي تشق ثيابها
عند المصيبة. وانه صلى الله
عليه وسلم لعن المصورين وانه
لعن من غير منار الارض اي
حدودها وانه قال: لعن الله من
لعن والديه ولعن من سب امه
وفي السنن انه قال، لعن الله
من اضل اعمى عن الطريق ولعن
من اتى بهيمة ولعن من عمل
عمل قوم لوط، وانه لعن من اتى
كاهنا او اتى امراة في دبرها
ولعن النائحة ومن حولها و
لعن من ام قوما وهم له كارهون و
لعن امراة باتت وزوجها عليها
ساخط. ولعن رجلا سمع حي
على الصلاة حي على الفلاح ثم
لم يجب ولعن من ذبح لغير الله

اور حالقہ اور شاقہ پر یعنی جو بوقت مصیبت
آواز بلند کرے اور بال اکھاڑے بوقت مصیبت
کپڑے پھاڑے اور لعنت فرمائی آپ نے۔
تصویریں بنانے والوں پر۔ اور فرمایا آپ
نے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے (اس پر) جس نے
لعنت کی اپنے والدین پر اور جس نے لعنت
کی اپنی ماں پر اور یوں بھی فرمایا کہ خدا کی لعنت
ہے۔ اس پر جو بے راہ کر دے نابینا کو سیدھے
راہ سے اور لعنت کی جو بدفعلی کرے جانوروں
(چارپائیوں) سے اور جو عمل کرے عمل قوم
لوط کا سا اور لعنت ہے جو آوے کاہن کے
پاس یا اپنی عورت کی دبر میں آیا اور نوحہ
کرنے والی اور ما حول والوں پر اور لعنت
کیا اس کو جو قوم کا امام بن گیا اور وہ (قوم)
اس سے ناخوش ہو اور لعنت کی اس عورت
پر جو رات گزارے اور خاوند اس پر ناراض
ہو اور اس پر جو حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح
سنے اور اجابت نہ کرے اور لعنت ہے
اس پر جو جانور کو ذبح کرے غیر اللہ کے لیئے
اور لعنت ہے چور پر اور لعنت ہے اس پر جو برا کہے صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اور لعنت ہے جو
مرد ہیجڑہ بن جاوے اور ان عورتوں پر جو
مردوں کی شکل بنائیں اور لعنت ہے ایسی
عورت پر جو مردوں کی طرح لباس پہن لے
اور ایسے مرد پر جو عورتوں کی طرح لباس پہن لے

marfat.com

ولعن السارق ولعن من سب
الصحابة ولعن المخنثين
من الرجال والمترجلات من
النساء ولعن المتشبهين من
الرجال بالنساء والمتشبهات
من النساء بالرجال ولعن المرأة
تلبس لبسة الرجل والرجل يلبس
لبسة المرأة ولعن من سل
سخيمته على الطريق يعني تغوط
على طرق الناس ولعن السلتاء
والمرأة السلتاء التي لا تختضب
يديها، والمرأة التي لا تكتحل و
لعن من خبب امرأة على زوجها
او مملوكا على سيده. يعني
افسدها او افسده ولعن من
اتى حائضاً او امرأة في دبرها و
لعن من اشار الى اخيه بحديدة ولعن
مانع الصدقة يعني الزكاة ولعن
من انتسب الى غير ابيه او تولى
غير مواليه ولعن من كوى
دابة في وجهها ولعن الشافع
والمشفع في حد من حدود الله
اذا بلغ الحاكم ولعن المرأة اذا
خرجت من دارها بغير اذن
زوجها ولعنها اذا باتت هاجرة

اور لعنت ہے اس پر جو گندگی ڈالے لوگوں
کے رستوں پر اور لعنت ہے۔ اس عورت پر
جو ہاتھوں پر مہندی نہ لگا دے اور جو نہ سرمہ
لگا دے۔ اور اس پر جو ناراض کرے عورت
کو مرد پر یا غلام کو مالک اپنے پر اور لعنت ہے
اس مرد پر جو حائضہ عورت کے پاس آوے یا اپنی
عورت کے دبر میں اور لعنت ہے اس پر جو اپنے
بھائی پر اٹھاوے ہتھیار کو لعنت ہے مانع
زکوٰۃ پر

اور جو منسوب کرے اپنے آپ کو دوسرے
باپ کی طرف یا منہ موڑے اپنے مالکوں
سے اور لعنت ہے جو داغ دے جانور
کے منہ پر اور لعنت ہے سفارش
کرنے والے اور سفارش کئے ہوئے
پر کسی حدود اللہ میں۔ جبکہ پہنچ جاوے
حاکم کے پاس۔ اور لعنت ہے اس
عورت پر جو نکل اپنے گھر سے بغیر

marfat.com

فراش زوجها حتی ترجع ولعن
تارك الامر بالمعروف والنهی
عن المنكر اذا امكنه ولعن الفاعل
والمفعول به. یعنی اللواط. ولعن
الخمرة وشاربها وساقیها ومستقیها
وبائعها ومبتاعها وعاصرها و
معتصرها وحاملها والمحمولة
الیه وآكل ثمنها والدال علیها و
قال صلی الله علیه وسلم، ستة
لعنتهم وكل نبی مجاب الدعوة:
للمحرف لكتاب الله والمكذب بقدرة
الله والمتكلم بالجبروت لیعز من
اذل الله ویذل من اعزه الله وَ
المستحل من عترتی ما حرم الله وَ
التارك لسنتی، ولعن الزانی
بامراة جاره ولعن ناكح یده
واتی ناكح الام وبنتها ولعن
الراشی والمرتشی فی الحكم
والرائش یعنی الساعی بینهما،
ولعن من كتم العلم ولعن
المحتكر ولعن من اخفر مسلما یعنی
خذلها ولم ینصر ولعن الوالی اذا لم
یكن فیه رحمة ولعن المتبتلین
من الرجال الذین یقولون لا نتزوج
والمتبتلات من النساء ولعن

اجازت شوہر کے اور لعنت ہے جبکہ
شب باشی کرے اکیلی خاوند کے بستر
سے یہاں تک کہ لوٹ آوے۔ اور
لعنت ہے تارک امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر پہ جبکہ طاقت رکھتا ہو۔ لعنت
ہے فاعل اور مفعول (لواطی) پہ اور لعنت ہے
شراب نوش پر اور نچوڑنے والے پلانے والے خریدنے
والے نچڑوانے والے اٹھانیوالے اٹھوانیوالے
اور اس کی قیمت کھانیوالے پر اور اسکی دلالت کرنیوالے پر
اور فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھ شخص ہیں
جن پر لعنت کی ہے میں نے اور ہر نبی مستجاب الدعوۃ نے
(۱) تحریف کرنے والا کتاب اللہ کی۔ (۲) جھٹلانیوالا
تقدیر کا (۳) اور متکلم بالجبروت تاکہ عزت
دے اس کو جس کو اللہ تعالٰے نے ذلت دی ہے
یا برعکس۔ (۴) اور حلال کرنے والا میری عترت
کو جو حرام کیا اللہ تعالٰے (۵) اور چھوڑنیوالا میری سنت کو
(۶) اور لعنت کی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے
والے کو اور بیٹی سے اور اپنی ماں سے، اور
مشت زنی کرنے والے پر اور راشی اور مرتشی
اور رشوت دلانے والے پر اور لعنت ہے
علم کو چھپانے والے پر اور غلہ جمع کرنیوالے
پر اور لعنت ہے جو ذلیل کرے مسلمان کو
اور نہ مدد کرے اس کی اور لعنت ہے بادشاہ پر
جبکہ اس میں رحم نہ ہو۔ اور لعنت ہے ان
مردوں پر جو کہیں ہم نکاح نہیں کرتے

marfat.com

راكب الفلاة وحده ولعن من اتى بهيمة. نعوذ بالله من لعنته و لعنة رسوله .

(فصل)

اعلم ان لعن المسلم المصون حرام باجماع المسلمين ويجوز لعن اصحاب الاوصاف المذمومة كقولك لعن الله الظالمين لعن الله الكافرين لعن الله اليهود والنصارى لعن الله الفاسقين لعن الله المصورين ونحو ذلك كما تقدم واما لعن انسان بعينه ممن اتصف بشیء من المعاصی كيهودی او نصرانی او ظالم او زان او سارق او آكل ربا فظواهر الاحاديث انه ليس بحرام واشار الغزالی رحمه الله الى تحريمه الا فی حق من علمنا انه مات على الكفر كابی لهب و ابی جهل وفرعون وهامان واشباههم قال لان اللعن هو الابعاد عن رحمة الله وما ندری ما يختم به لهذا الفاسق والكافر. قال واما الذين لعنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم باعيانهم كما قال، اللهم العن رعلا وذكوان وعصية عصوا الله ورسوله . وهذه ثلاث قبائل

اور لعنت ہے ایسا ہی کہنے والی عورتوں پر اور لعنت ہے اکیلے جنگل میں جانے والے پر اور جو بد فعلی کرے چارپایوں سے۔ نعوذ باللہ من لعنتہ ولعنتہ رسولہ

(فصل)

جان بے شک لعنت کرنا مسلمان نیکے ہوئے (بے گناہ) کو حرام ہے باجماع المسلمین۔ البتہ برے اوصاف والے لوگوں کو جائز ہے لعنت کرنا مثلاً لعن اللہ الظالمین۔ لعن اللہ الکافرین۔ لعن اللہ الیہود والنصاریٰ۔ لعن اللہ الفاسقین۔ لعن اللہ المصورین اسی طرح پہلے گذر چکا ہے۔ مگر لعنت کرنا کسی انسان کو بعینہ جو اس سے موصوف ہو کسی چیز سے گناہوں میں سے مثلاً یہودی یا نصرانی یا ظالم یا زانی یا چور یا سود خوار سو ظاہر احادیث سے حرام نہیں ہے۔ البتہ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریم کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مگر اس کے حق میں جس کا ہمیں علم ہو کہ وہ کفر پر مرگیا ہے۔ مثلاً ابولہب۔ ابوجہل۔ فرعون۔ ہامان و مثلہم۔ فرمایا بیشک لعنت کا معنیٰ دور کرنا ہے اللہ کی رحمت سے اور ہم نہیں جانتے کہ کس طرح خاتمہ ہوا اس فاسق کا اور فرمایا مگر وہ جنکو لعنت فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ان کے اعیان کے جس طرح فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر کہ نافرمانی کی انہوں نے اللہ اور رسول کی

marfat.com

العرب فیجوز انہ صلی اللہ علیہ و سلم علم موتہم علی الکفر، قال و یقرب من اللعن الدعاء علی الانسان بالشر حتی الدعا علی الظالم کقول الانسان لا اصح اللہ جسمہ ولا سلمہ اللہ وما جری مجراہ وکل ذلک مذموم وکذالک لعن جمیع الحیوانات و الجمادات فہذا کلہ مذموم، قال بعض العلماء: من لعن من لا یستحق اللعن فلیبادر بقولہ الا ان یکون لا یستحق۔

(فصل)

و یجوز للآمر بالمعروف والناہی عن المنکر وکل مؤدب ان یقول لمن یخاطبہ فی ذلک ویلک او یا ضعیف الحال او یا قلیل النظر لنفسہ او یا ظالم نفسہ او ما اشبہ ذلک بحیث لا یتجاوز الی الکذب ولا یکون فیہ لفظ قذف صریح او کنایۃ او تعریض ولو کان صادقًا فی ذلک وانما یجوز ما ذکرناہ و یکون الغرض من ذلک التادیب الزجر و یکون الکلام اوقع فی النفس واللہ اعلم۔

اور یہ تین قبیلے تھے عرب کے بیشک آپ ان کی موت علی الکفر کو جانتے تھے۔ اور فرمایا کہ یہ بھی لعنت کرنے کے قریب ہے جو کسی انسان کے لیے شر کی دعا کرے۔ حتیٰ کہ ظالم کے لیے یوں دعا کرے کہ نہ اچھا کرے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو اور تندرستی دے اس کو یا اسی طرح کچھ اور یہ سب بہت برا ہے۔ اسی طرح جو لعنت کرے جمیع حیوانات کو جمادات کو۔ یہ تمام باتیں بری ہیں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی غیر مستحق لعنت پر لعنت کرے تو فوراً یوں کہہ دے کہ مگر یہ کہ نہ ہو وہ مستحق۔

فصل

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کے لیئے جائز ہے۔ اور ہر مؤدب کے لیے جو مخاطب کو یوں کہے ناس ہو تیرا... یا اے ضعیف الحال یا اے ظالم وغیرہ۔ بشرطیکہ تجاوز الی الکذب نہ کرے۔ اور نہ اسمیں کوئی لفظ تہمت کا ہو صراحتًہ یا کنایۃً جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے اور ان تمام باتوں سے تادیب مقصود ہو اور زجر (نہ کہ اہانت)

واللہ اعلم

بالصواب

اللهم نزه قلوبنا عن التعلق بمن دونك واجعلنا من قوم تحبهم و يحبونك واغفرلنا ولوالدينا ولجميع المسلمين۔

(موعظة)

يا قليل الزاد والطريق بعيد۔ يا مقبلا على ما يضره تاركا لما يفيد، اتراك يخفى عليك الامر الرشيد، الى متى تهجع المزمن وهو يحصى برقيب وعتيد؛

مضى امسك الماضى شهيدا معدلا
واعقبه يوم عليك شهيد
فان كنت بالامس اقترفت اسائة
فبادر باحسان وانت حميد
ولا تبق فضل الصالحات الى غد
فرب غد يأتى وانت فقيد
اذا ما المنايا اخطاتك وصادفت
حميمك فاعلم انها ستعود

یا اللہ ہمکو ان تمام باتوں سے محفوظ فرما۔

(موعظت)

اے قلیل زاد راہ والے اور راستہ بعید ہے۔ اے مضر چیزوں کو قبول کرنے والے اور مفید چیزوں کو ترک کرنیوالے آیا تیرے اوپر مخفی ہیں۔ امر رشید کب تک وقت ضائع کریگا۔ حالانکہ وہ شمار کررہا ہے رقیب طور پر

(اشعار)

گذر چکا تیرا ماضی گواہ عادل اور پیچھے چھوڑا وہ دن جو تیرے اوپر گواہ ہے۔ اگر تو نے کل ارتکاب گناہ کیا ہے تو جلدی کر ساتھ بھلائی کے اور تو اچھا ہوگا اور نہ چھوڑ تو نیکیوں کو کل کے لیے بس بہت سے کل آئیں گے اور تو نہیں ہوگا۔

جبکہ مرگیں چھوڑ دیں تجھ کو اور پالیں تیرے دوست کو پس جان لے کر عنقریب لوٹے گی تیری طرف

الكبيرة الخامسة والاربعون: الغدر وعدم الوفا بالعهد

پینتالیسواں کبیرہ، بے وفائی وغیرہ کے بارہ میں

قال الله تعالى (واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا)

قال اللہ تعالیٰ۔ (واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا۔)

marfat.com

قال الزجاج : كل ما امر الله به او نهى عنه فهو من العهد : وقال تعالى : (يا ايها الذين امنوا اوفوا بالعقود)

قال الواحدى : قال ابن عباس فى رواية الوالبى (العهود) يعنى ما احل وما حرم وما فرض وما حد فى القرآن وقال الضحاك بالعهود التى اخذ الله على هذا الامة ان يوفوا بها مما احل وحرم وما فرض من الصلاة وسائر الفرائض والعهود وكذا العهود جمع عهد : العقد بمعنى العقود وهو الذى احكم ما فرض الله علينا فقد احكم ذلك ولا سبيل الى نقضه بحال وقال مقاتل بن حيان . اوفوا بالعقود التى عهد الله اليكم فى القرآن مما امركم به من طاعته ان تعملوا بها و نهيه الذى نهاكم عنه و بالعهود الذى بينكم و بين المشركين وفيما يكون من العهد بين الناس والله اعلم .

وقال النبى صلى الله عليه و سلم ، اربع من كن فيه كان منافقا

وقال الله تعالى (يا ايها الذين امنوا اوفوا بالعقود) الآية

واحدی نے کہا فرمایا ابن عباس رض نے فی روایت الوالبی (العھود) یعنی وہ چیزیں جو حلال ہیں یا حرام ہیں یا جو فرض ہیں یا جن پر حد قائم کی گئی ہے ۔ قرآن مجید میں اور بقول ضحاک عہود وہ ہیں ۔ جن پر اس امت سے اللہ پاک نے عہد لیا ہے ۔ کہ پورا کریں ان کو ۔ حلال حرام اور فرائض مثلاً نماز اور دیگر عہود ۔

العقد ۔ بمعنی عقود اور وہ وہ ہیں ۔ کہ جن کو اللہ تعالے نے ہمارے اوپر فرض کیا ہے کہ جس کے ترک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ کسی حالت میں بھی ۔ اور مقاتل بن حیان نے کہا ۔ اوفوا بالعقود ۔ وہ اوامر اور نواہی ہیں ۔ جن کو قرآن پاک میں تمہارے اور مشرکین کے درمیان اور عامۃ الناس کے درمیان بیان فرمائے ہیں ۔

واللہ اعلم

اور فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار چیزیں ہیں جن میں پائی جائیں وہ

marfat.com

خالصًا ومن كانت فيه خصلة
منهن كانت فيه خصلة من النفاق
حتى يدعها اذا حدث كذب
واذا ائتمن خان واذا عاهد غدر
واذا خاصم فجر، مخرج في الصحيحين
(۱) وقال (۲) رسول الله صلى الله
تعالى عليه وآله وسلم، لكل
غادر لواء يوم القيامة يقال
هذه غدرة فلان ابن فلان
وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم، يقول الله عز وجل ثلاثة
انا خصمهم يوم القيامة:
رجل اعطى بي ثم غدر ورجل باع
حرًا فاكل ثمنه ورجل استاجر
اجيرًا فاستوفى منه العمل و
لم يعطه اجره واخرجه البخاري (۳)
وقال صلى الله عليه وسلم، من خلع
يدًا من طاعة لقى الله يوم القيامة
ولا حجة له ومن مات وليس في
عنقه بيعة مات ميتة
جاهلية، اخرجه مسلم (۴) وقال

پکا منافق ہے۔ اور اُن چار میں سے کوئی
ایک پائی جائے۔ تو اس میں گویا منافقت
کی خصلت پائی گئی۔ یہاں تک کہ اس کو
ترک کر دے (اور وہ چار باتیں یہ ہیں) جب
بات کرے جھوٹ بولے۔ اور جب امانت
رکھی جائے تو خیانت کرے اور عہد کرے
تو دھوکا دے اور جھگڑا کرے۔ تو گالیاں
دے۔ صحیحین۔
اور فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر
دھوکا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے
دن اور کہا جائیگا۔ یہ فلاں بن فلاں غادر ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ تین شخص جن کیساتھ میں جھگڑوں گا
بروز قیامت۔ وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد
کیا۔ پھر دھوکا کیا۔ اور وہ شخص جس نے آزاد کو
بیچ کر رقم کھائی اور وہ شخص جس نے مزدور سے پورا کام
تو لے لیا لیکن اجرت نہ دی اس کو (بخاری) اور فرمایا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کا ہاتھ اطاعت سے خالی ہے۔ وہ
ملیگا اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن کہ اس کے لیے کوئی
حجت نہ ہوگی اور جو شخص مر گیا اور اس کی گردن میں
بیعت نہیں ہے تو مر گیا وہ موت جاہلیت کی (مسلم) اور

(۱) من حديث عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما اه ترغيب
(۲) رواه مسلم من حديث ابن عمر رضي الله عنه
(۳) وكذا رواه ابن ماجه من حديث ابي هريرة رضي الله عنه اه ترغيب
(۴) من حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱) ومن احب ان یزحزح عن النار ویدخل الجنة فلتاتہ منیتہ وھو یؤمن باللہ والیوم الآخر ولیات الی الناس الذی یحب ان یؤتی الیہ ومن بایع اماماً فاعطاہ صفقة یدہ وثمرة قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء احد ینازعہ فاضربوا عنق الاخر

فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محبوب رکھے اس بات کو کہ نکیچے دوزخ سے اور داخل ہو جنت میں تو چاہیئے کہ ایمان لاوے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ساتھ قیامت کے دن کے اور چاہیئے کہ کرے ان لوگوں کے ساتھ وہ جو چاہتا ہے کہ کیا جاوے اس کے ساتھ اور بیعت کرتا ہے امام کی پس دیتا ہے وہ امام کو اپنا ہاتھ بھی اور دلی اطاعت بھی۔ پس چاہیئے کہ اطاعت کرے امام کی پس اگر کوئی شخص اس کے ساتھ جھگڑا کرے تو اس کو قتل کر دے۔

الکبیرة السادسة والاربعون: تصدیق الکاھن والمنجم

قال اللہ تعالیٰ (ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا) قال الواحدی فی تفسیر قولہ تعالیٰ (ولا تقف ما لیس لک بہ علم) قال الکلبی لا تقل ما لیس لک بہ علم۔ وقال قتادة لا تقل سمعت ولم تسمع ورأیت ولم تر وعلمت ولم تعلم والمعنی لا تقولن فی شیء بما لا تعلم (ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا) قال

قال اللہ تعالیٰ (ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا)

واحدی نے اپنی تفسیر میں اور کلبی نے کہا ولا تقف الآیة کے بارہ میں کہ وہ بات نہ کہہ جس کا تجھے علم نہ ہو اور قتادہ نے کہا کہ یوں نہ کہو کہ میں نے سنا ہے اور سنا نہ ہو اور میں نے دیکھا ہے اور دیکھا نہ ہو اور میں جانتا ہوں۔ اور جانتا نہ ہو۔ الخ۔ ان السمع آیة کے بارہ میں کہا دالبی نے بروایت ابن عباس کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھے گا کہ ان کو کہاں کہاں استعمال کیا تھا اور یہ زجر ہے حرام کی طرف دیکھنے اور حرام چیز کو سننے اور ناجائز چیز کا ارادہ کرنے

(۱) رواہ مسلم من حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

قال الوالبي عن ابن عباس: يسأل الله العباد فيم استعملوها وفي هذا زجر عن النظر الى ما لا يحل والاستماع الى ما يحرم والارادة ما لا يجوز. والله اعلم. وقال تعالى (عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدًا الا من ارتضى من رسول) قال ابن الجوزي. عالم الغيب هو الله عزّ وجلّ وحده لا شريك له في ملكه فلا يظهر اي فلا يطلع على غيبه الذي لا يعلمه احد من الناس الا من ارتضى من رسول لان الدليل على صدق الرسل اخبارهم بالغيب والمعنى ان من ارتضاه للرسالة اطلعه على ما شاء من الغيب ففي هذا دليل على ان من زعم ان النجوم تدل على الغيب فهو كافر والله اعلم. وقال (۱) رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اتى عرافا او كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله

سے واللہ اعلم۔ (عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول) ابن جوزی نے کہا۔ عالم الغیب وہی اللہ تعالیٰ ہے وحدہ لا شریک لہٗ فی ملکہٖ نہیں اطلاع کرتا۔ ایسے غیب پر جو لوگوں میں سے کوئی نہ جانتا ہو مگر رسولوں سے جن کو پسند فرماوے کیونکہ ان کی غیب کی خبریں دینا دلیل ہے۔ ان کے صدق پر اور اس میں سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ ستارے غیب پر دلالت کرتے ہیں۔ بس وہ کافر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کاہن وغیرہ کے پاس آوے اور وہ جو کچھ کہے اس کی تصدیق کرے تو اس نے کفر کیا۔ اس چیز سے جو اتاری گئی حضرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور روایت کیا صحیحین میں سے زید ابن خالد الجہنی رضہ سے کہ ہم نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی کہ رات سے بادل سی ہو رہے تھے۔ آسمان پر جب آپ پھرے (یعنی نماز پڑھ کر) متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف پس فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کیا فرمایا ہے تمہارے رب نے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں تو فرمایا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ صبح کی میرے بندوں میں سے نے کہ ایمان رکھنے

(۱) رواه ابو داود، ت، س، هـ، من حديث ابي هريرة وفي اسانيدهم كلام ذكره المنذري في مختصره لسنن ابي داود ورواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما وله شاهد من حديث جابر عند البزار باسناد جيد ومن حديث انس عند الطبراني بسند فيه رشدين بن سعد اهـ ترغيب

عليه وسلم . وروينا في الصحيحين عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الصبح في اثر السماء كانت من الليل فلما انصرف اقبل على الناس بوجهه فقال، هل تدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال: اصبح من عبادي مؤمن بي وكافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بي كافر بالكوكب واما من قال مطرنا بنوء كذا وكذا فذلك كافر بي مؤمن بالكوكب!

قال العلماء: ان قال مسلم مطرنا بنوء كذا يريد ان النوء هو الموجد والفاعل المحدث للمطر صار كافراً مرتداً بلاشك وان قال مريداً انه علامة نزول المطر وينزل المطر عند هذه العلامة ونزوله بفعل الله وخلقه لم يكفر واختلفوا في كراهته والمختار انه مكروه لانه من الفاظ الكفار وهذا ظاهر الحديث.

(وقوله) في اثر سماء السماء

والے ہیں، میرے ساتھ اور کفر کرنے والے ہیں، سو جس نے کہا کہ بارش ہوئی اللہ کے فضل سے اور رحمت سے تو وہ ایمان رکھنے والا ہے۔ ساتھ میرے اور کفر کرنے والا ہے ساتھ کواکب کے۔ اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں وجہ سے برسا ہے تو وہ کفر کرنے والا ہے۔ ساتھ میرے اور ایمان رکھنے والا ہے۔ ساتھ کواکب کے۔

علماء نے کہا ہے کہ اگر کوئی مسلمان یوں کہے کہ بارش فلاں فلاں وجہ سے ہوتی ہے اور اس وجہ کو موجد اور فاعل محدث مطر سمجھے تو وہ کافر ہوگیا۔ مرتد ہوگیا بلاشبہ اور اگر کہہ دیا لیکن اس ارادہ سے کہ یہ علامت ہے نزول بارش کی اور بارش ہو جاتی ہے اس علامت سے اللہ کے فضل سے تو نہیں کافر ہوا لیکن ایسا کہنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ کفار کے الفاظ میں سے ہے۔ ہذا ظاہر الحدیث (وقولہ فی اثر سماء السماء) حتیٰ المطر واللہ اعلم اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آوے کاہن کے پاس اور جو کچھ وہ کہے اس کی تصدیق کرے تو چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی (رواہ مسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں تو فرمایا آپ نے کہ کچھ بھی نہیں ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہیں تحقیق کہا اس (کاہن) نے اس طرح اور اس طرح تو فرمایا آپ نے یہ کلمات صحیح ہیں جن کو جنات

هذا المطر والله اعلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم، من اتى عرافاً فصدقه بما يقول لم تقبل له صلاة اربعين يوماً "

رواه مسلم (۱) وعن عائشة رضی الله عنها قالت : سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم اناس عن الكهان فقال" ليس بشیء، قالوا يا رسول الله انهم قد قال كذا وكذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم. تلك الكلمة من الحق يحفظها الجنی فيقرها فی اذن وليه، ای يلقيها"، فيخلط معها مائة كذبة، مخرج فی الصحيحين۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم. يقول" ان الملائكة تنزل فی العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضی فی السماء فيسترق الشيطان السمع فيسمعه فيوحيه الى الكهان فيكذبون معها مائة كذبة من عند انفسهم. رواه البخاری وعن قبيصة بن ابی المخارق رضی

یاد کر لیتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں۔ یعنی القا کر دیتے ہیں۔ اور مخلوط کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ سو سو جھوٹ (صحیحین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ بے شک فرشتے اترتے ہیں بادل میں اور تذکرہ کرتے ہیں کسی امر کا جو آسمان میں طے پا چکا ہے۔ پھر شیاطین کان رکھتے ہیں جس کو کاہنوں کی طرف وحی کرتے ہیں۔ سینکڑوں جھوٹ اور ساتھ ملا کر اپنی طرف سے (رواہ بخاری)

قبیصہ بن ابی مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عیافہ طیرہ طرق شیطان سے ہے۔ (رواہ ابو داؤد) یعنی پرندہ اڑانا اگر دائیں طرف اڑے تو مبارک سمجھنا اور بائیں طرف اڑے تو منحوس جاننا عیافہ لکیر کھینچنا وغیرہ۔ آپ نے فرمایا جس نے کیا کچھ لیا نجوم سے تو اس نے لیا کچھ حصہ جادو سے زیادہ کیا جو زیادہ کیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے فنسأل الله العافية والعصمة فی الدنيا والآخرة

(۱) رواه مسلم من حديث صفية بنت ابی عبيد عن بعض ازواج النبی صلى الله عليه وسلم

الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول، العيافة والطيرة والطرق من الجبت" رواه ابو داود وقال: الطرق الزجر اى زجر الطير وهو ان يتيمن او يتشاءم بطيرانه فان طار الى جهة اليمين تيمن وان طار الى جهة اليسار تشاءم، قال ابو داود: العيافة الخط. قال الجوهري: الجبت كلمة تقع على الصنم والكاهن والساحر و نحو ذلك وعن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتبس شعبة من النجوم فقد اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد" وقال علی بن ابی طالب الكاهن ساحر والساحر كافر فنسأل الله العافية والعصمة فی الدنيا والآخرة.

موعظة

عباد الله تفكروا فی سلفكم قبل تلفكم وانظروا فی اموركم قبل حلول قبوركم، فتأهبوا للرحيل قبل فوت تحويلكم، اين الاقران و الاخوان، اين من شيد الايوان، رحلوا والله عن الاوطان ومزقت فی

موعظت:-

اے اللہ کے بندو اپنی گزشتہ زندگی میں فکر کرو پہلے گزرنے کے اور دیکھو اپنے معاملات کو قبروں میں داخل ہونے سے پہلے. پس تیاری کرو کوچ کی. دنیا کو چھوڑنے سے پہلے کہاں گئے تمہارے ساتھی اور بھائی کہاں گئے وہ جنہوں نے پختہ بنایا مکان کو خدا کی قسم وہ کوچ کر گئے دنیا

اللحود تلك الاكفان ، هتف منذ يرهم باهل العرفان (كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ) تقلبت بهم الاحوال ، ولعب بهم فی ايدی الليال ، وشغلوا عن الاولاد والاموال ، ونسيهم احباؤهم بعد ليال ، عانقوا التراب وفارقوا الاموال فلو اذن لاحدهم فی المقال لقال:

من رانا فليحدث نفسه
انه وقف علی توب زوال
وصروف الدهر لا يبقی لها
ولما تأتی به صم الجبال
رب ركب قد اناخوا حولنا
يشربون الخمر بالماء الزلال
والاباريق عليهم قدمت
وعتاق الخيل تردی بالجبال
عمروا دهرا بعيش ناعم
ابيض دهرهم غير محال
ثم اضحو العب الدهر بهم
وكذالك الدهر يودی بالرجال

سے اور پھٹ گئے ان کے کفن ان کی قبروں میں آواز دی ان کو ڈرانے والے نے عقل مندوں کو (کل من علیہا فان) بدل گئے ان کے حالات اور پریشان کیا ان کو حوادث نے اور مشغول ہو گئے مالوں اور اولادوں میں اور بھلا دیا زندوں نے مردوں کو تھوڑی مدت کے بعد اور وہ قبروں میں پڑے ہیں اپنے مالوں سے جدا ہو کر اگر ان کو بولنے کی اجازت ہوتی تو وہ یوں کہتے ۔ جو ہم کو دیکھے تو وہ اپنے نفس کو سمجھائے کہ وہ زوال کے قریب ہے ۔ اور حوادث زمانہ اس کو باقی نہیں رہنے دیں گی جب ان پر آئیں گے مصیبتوں کے پہاڑ بہت سے سوار جنہوں نے اونٹوں کو ہمارے ارد گرد بٹھلایا ہے اور شراب کیساتھ پانی ملا کر پی رہے ہیں ۔ اور آبخورے ان کے اوپر پھرائے جا رہے ہیں اور اچھے گھوڑے جن پر سواری کر رہے ہیں ۔ زندگی گزاری انھوں نے کافی مدت بہترین زندگی ان کا زمانہ اُن کے موافق رہا ۔ پھر زمانہ نے ان کو پلٹ دیا ۔ ایسا زمانہ ہلاک کرتا ہے آدمیوں کو ۔

الكبيرة السابعة والاربعون :- سینتالیسواں کبیرہ [۴۷]

نشوز المرأة علی زوجها

قال الله تعالی (وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ

اور جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو ان کو سمجھاؤ اور جدا کرو سونے میں اور مارو ۔ پھر اگر کہا مانیں تمہارا تو مت تلاش کرو ان پر راہ الزام کی بیشک

فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ
اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ
سَبِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا
كَبِيْرًا) قال الواحدی رحمه
الله تعالیٰ : النشوز ههنا
معصية الزوج وهو الترفع
عليه بالخلاف . وقال عطاء هو
ان لا تتعطر له وتمنعه نفسها
وتتغير عما كانت تفعله من
الطواعية (فعظوهن) بكتاب
الله وذكروهن ما امرهن الله
به (واهجروهن فی المضاجع)
قال ابن عباس هو ان يليها ظهره
على الفراش ولا يكلمها وقال
الشعبی ومجاهد هو ان يهجر
مضاجعتها فلا يضاجعها (واضربوهن)
ضربا غير مبرح . قال ابن عباس
ادبا مثل اللكزة وللزوج ان يتلافی
نشوز امراته بما اذن الله له مما
ذكره الله فی هذه الاية (فان
اطعنكم) فيما يلتمس منهن (فلا
تبغوا عليهن)
قال ابن عباس : فلا تتجنوا
عليهن العلل : وفی الصحيحين (۱)

اللہ ہے سب سے اوپر بڑا رب آئے)
واحدی نے کہا نشوز سے مراد یہاں خاوند سے
نافرمانی کرنا ہے اور عطا نے کہا کہ نہ تعطر
کرے خاوند کے لیئے اور اپنے نفس کو روکے
اس کی اطاعت سے اور متغیر ہو جائے (فعظوهن)
ساتھ کتاب اللہ کے (واهجروهن فی المضاجع)
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ
ملاوے اس کی پیٹھ بستر پر اور نہ اس سے بات
چیت کرے اور شعبی نے کہا اور مجاہد نے کہ
چھوڑ دے بستر اس کا اور اپنے بستر پر نہ سلائے
اس کو (واضربوهن) مار جو تکلیف
دینے والی نہ ہو اس کو اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہا بطور تادیب کے مثل طمانچہ
کے اور مرد کو چاہیئے کہ تلافی کرے عورت کی
سرکشی کی ساتھ اس کے جو حکم دیا اللہ تعالیٰ نے
اس کو کہ (فان اطعنکم) تو نہ ڈھونڈو
ان کے لیئے کوئی بہانے وغیرہ. بیشک فرمایا نبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جب مرد عورت کو
اپنی طرف بلاوے اور وہ نہ آوے تو فرشتے
صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور
صحیحین کے الفاظ بھی یونہی ہیں کہ جب رات
گذارے عورت مرد کے بستر کو چھوڑ کر پھر انکار
کیا تو ناراض ہوتا ہے وہ جو آسمان میں ہے
یہاں تک کہ راضی ہو جائے مرد اس پر

(۱) من حديث ابی هريرة وكذا رواه ابوداؤد والنسائی قاله فی الترغيب.

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دعا الرجل امرأته الى فراشه فلم تأته لعنتها الملائكة حتى تصبح وفى لفظ فبات وهو عليها غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح ولفظ الصحيحين ايضاً (۱) اذا باتت المرأة هاجرة فراش زوجها فتأبى عليه الا كان الذى فى السماء ساخطاً عليها حتى يرضى عنها زوجها۔

وعن جابر (۲) رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا يقبل الله لهم صلاة ولا ترفع لهم الى السماء حسنة: العبد الآبق حتى يرجع الى مواليه فيضع يده فى ايديهم والمرأة الساخط عليها زوجها حتى يرضى عنها والسكران حتى يصحو۔

وعن الحسن (۳) قال حدثنى

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ تین شخص ہیں جن کی نہ تو نماز قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نہ اسکی کوئی نیکی اوپر اٹھائی جاتی ہے۔

(۱) غلام بھاگا ہوا جب تک واپس اپنے آقا کے ہاتھ میں ہاتھ نہ آکر رکھے۔ (۲) عورت جس پر خاوند ناراض ہو جب تک کہ وہ راضی نہ ہو جائے اپنی عورت سے (۳) نشہ پینے والا جب تک کہ ٹھیک نہ ہو جائے (ہوش نہ آوے) روایت کیا حسن رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے جس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے سب سے پہلے جو عورت سے سوال کیا جائے گا۔ قیامت کے دن تو نماز سے اور (اطاعت) خاوند سے اور فرمایا آپ نے کہ نہیں حلال واسطے عورت کے جو ایمان رکھتی ہے۔ ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ روزہ رکھے نفلی اور خاوند اس کا موجود ہو مگر ساتھ اجازت اس کی سے (بخاری) اور فرمایا آپ نے اگر میں کسی کو کسی کا سجدہ کرنے کا

(۱) وكذا النسائى من حديث ابى هريرة ايضاً افاده المنذرى

(۲) رواه الطبرانى فى الاوسط من رواية عبد الله بن محمد بن عقيل ورواه ابن خزيمه وابن حبان فى صحيحيهما من رواية زهير بن محمد قاله فى الترغيب وابن عقيل مختلف فيه لسوء حفظه وكذا زهير بن محمد التميمى

(۳) رواه ابو الشيخ فى ثواب الاعمال من حديث انس زاد فى آخر: وعن بعلها كيف عملت اليه اه منتخب كنز العمال۔

من سمع النبي صلى الله عليه و
سلم يقول (١) اول ما تسأل عنه المرأة
يوم القيامة عن صلاتها وعن
بعلها، وفي الحديث (١) ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال،
لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم
الاخران تصوم وزوجها شاهد
الا باذنه ولا تأذن في بيته
الا باذنه، اخرجه البخاري ومعنى
شاهد أي حاضر غير غائب
وذلك في صوم التطوع فلا تصوم
حتى تستأذنه لاجل وجوب حقه
وطاعته، وقال صلى الله عليه وسلم
لو كنت آمراً أحداً ان يسجد لاحد
لامرت المرأة ان تسجد لزوجها،
رواه الترمذي (٢) وقالت
عمة حصين بن محصن وذكرت
زوجها للنبي صلى الله عليه وسلم
فقال" انظري من اين انت منه
فانه جنتك ونارك اخرجه

حکم دیتا تو حکم دیتا عورت کو سجدہ کرے اپنے
خاوند کو (ترمذی)
حصین بن محصن کی پھوپھی نے کہا کہ میں
نے اپنے خاوند کا کچھ تذکرہ کیا (بطور
شکوہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس تو آپ نے فرمایا دیکھ خیال کر
بے شک وہ تیرے لیئے جنت بھی ہے
اور دوزخ بھی (نسائی)
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ نے کہا
کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں
دیکھتا جو نا شکریہ کرے اپنے خاوند کا
اور یہ نہیں مستغنی خاوند سے اور فرمایا
آپ نے کہ جب عورت باہر نکلتی ہے
خاوند کے گھر سے تو لعنت کرتے ہیں فرشتے
اس کو جب تک کہ واپس نہ لوٹے اور توبہ
نہ کرے اور آپ نے فرمایا کہ جو عورت مر
جائے اور خاوند اس پر راضی ہو وہ داخل
ہوگی جنت میں. لہذا عورت پر واجب ہے
کہ خاوند کی رضا طلب کرے اور اسکی

(١) من حديث ابي هريرة وكذا مسلم وغيرهما.
(٢) من حديث ابي هريرة وقال حسن صحيح وله شاهد من حديث عائشة
عند ابن ماجه وقيس بن سعيد عند ابي داود وابن ابي اوفى عند
ابن ماجه وابن حبان ومعاذ عند الحاكم افاده في الترغيب

marfat.com

النسائي : وعن عبد الله ابن عمر
(١) رضي الله عنهما قال : قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم "لا ينظر
الله الى امرأة لا تشكر لزوجها
وهي لا تستغني عنه" وجاء عنه
(٢) صلى الله عليه وسلم انه قال
"اذا خرجت المرأة من بيت
زوجها لعنتها الملائكة حتى
ترجع او تتوب" وقال (٣) رسول
الله صلى الله عليه وسلم، ايما
امرأة ماتت وزوجها عنها راض
دخلت الجنة

فالواجب على المرأة ان تطلب
رضا زوجها وتجتنب سخطه ولا
تمتنع منه متى ارادها لقول النبي
صلى الله عليه وسلم واذا دعا
الرجل امرأته الى فراشه فلتأته

ناراضگی سے بچے اور نہ روکے اس کو جبکہ وہ
ارادہ کرے اس کا بفرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ جب مرد عورت کو بستر کی طرف
بلاوے تو اس کو آنا چاہیے اگرچہ تنور پر ہی
کیوں نہ ہو. علماء نے کہا ہے کہ سوائے اس
حال کے اس کو عذر ہو حیض یا نفاس کا اور
نہیں حلال واسطے مرد کے بھی کہ اس کو اس
حال میں طلب کرے اور نہ مجامعت کرے
اس سے جب تک کہ وہ غسل نہ کرے لقولہ
تعالیٰ فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ
ابن قتیبہ نے بھی یہی کہا کہ یطہرن سے مراد ہے
کہ خون حیض منقطع ہو جائے اور پانی سے
غسل کرے. واللہ اعلم.

جس طرح پیشتر گزر چکا ہے فرمان نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جو آوے حائضہ کے
پاس یا عورت کے دبر میں بلا شبہ اس نے
کفر کیا ساتھ اس کے جو اتارا گیا اور حضرت

---

(١) رواه النسائي باسناد صحيح قاله المصنف في رسالته الصغرى في الكبائر
وزاد في الترغيب البزار والحاكم وصححه.

(٢) رواه الطبراني من حديث ابن عباس واشار المنذري لضعفه ولفظه
ولا تخرج من بيته الا باذنه فان فعلت لعنتها ملائكة السماء
وملائكة الرحمة وملائكة العذاب حتى ترجع" اهـ ترغيب

(٣) رواه ابن ماجه والترمذي وحسنه والحاكم. صححه كلهم من حديث مساور
الحميري عن امه عن ام سلمة اهـ ترغيب. رواه الترمذي وحسنه والنسائي
وابن حبان في صحيحه من حديث علي اهـ ترغيب.

وان كانت على التنور. قال العلماء: الا ان يكون لها عذر من حيض او نفاس فلا يحل لها ان تجيبه ولا يحل للرجل ايضًا ان يطلب ذلك منها فى حال الحيض والنفاس ولا يجامعها حتى تغتسل لقوله تعالى (فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ) اى لا تقربوا جماعهن حتى يطهرن قال ابن قتيبة: يطهرن ينقطع عنهن الدم فاذا تطهرن اى اغتسلن بالماء والله اعلم وكما تقدم من قول النبى صلى الله عليه وسلم: من اتى حائضًا او امراة من دبرها فقد كفر بما انزل على محمد وفى حديث آخر" وملعون من اتى حائضًا او امراة فى دبرها، والنفاس مثل الحيض الى الاربعين فلا يحل للمراة ان تطيع زوجها اذا اراد اتيانها فى حال الحيض والنفاس وتطيعه فيما عدا ذلك، وينبغى للمراة ان تعرف انها كالمملوك للزوج فلا تتصرف فى نفسها ولا فى ماله الا باذنه وتقدم

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اور دوسری جگہ فرمایا کہ وہ ملعون ہے۔ جو عورت کے پاس آیا بحالت حیض یا اس کی دبر میں اور نفاس بھی حیض کی طرح ہے۔ چالیس یوم تک عورت کے لیئے بھی حلال نہیں ہے کہ اطاعت کرے خاوند کی۔ جبکہ وہ ارادہ کرے اس کے پاس آنے کا بحالتِ حیض یا نفاس اور اس کے علاوہ اطاعت کرے۔

اور عورت کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو خاوند کے غلام کی طرح سمجھے۔ پس نہ تصرف کرے اپنے نفس میں نہ خاوند کے مال میں بغیر اس کی اجازت کے اور مقدم جانے خاوند کا حق اپنے پر اور خاوند کے رشتہ داروں کے حقوق مقدم جانے اپنے رشتہ داروں کے حقوق پر اور خاوند کے نفع کے لیئے مستعد رہے۔ تمام اسباب نظافت میں اور نہ فخر کرے اس پر اپنی خوبصورتی کا اور معیوب جانے اس کو اگر اس میں کوئی قباحت ہو۔

اصمعیؒ نے کہا کہ میں ایک دیہات میں گیا اور ایک نہایت خوبصورت عورت کو دیکھا اور اس کا خاوند بدصورت تھا۔ میں نے کہا تو اس کے ساتھ کس طرح اس کی ماتحتی میں خوش ہوتی ہے، تو اس عورت نے کہا کہ اے فلاں سُن شاید کہ وہ نیک تھا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور مجھے بطورِ ثواب کے اس کو دیا

marfat.com

حقـه على حقها ، وحقوق اقاربه على حقوق اقاربها وتكون مستعدة لتمتعه بها بجميع اسباب النظافة ولا تفتخر عليه بجمالها ولا تعيبه بقبح ان كان فيه .

قال الأصمعي ، دخلت البادية فاذا امرأة حسناء لها بعل قبيح فقلت لها كيف ترضين لنفسك ان تكوني تحت مثل هذا ؟ فقالت : اسمع يا هذا ! لعله احسن فيما بينه وبين الله خالقه فجعلني ثوابه ولعلي اسأت فجعله عقوبتي .

وقالت عائشة رضي الله عنها : يا معشر النساء لو تعلمن بحق ازواجكن عليكن لجعلت المرأة منكن تمسح الغبار عن قدمي زوجها بحد وجهها .

وقال صلى الله عليه وسلم نساءكم من اهل الجنة الودود التي اذا آذت او اوذيت اتت زوجها حتى تضع يدها في كفه فتقول لا اذوق غمضا حتى ترضى "

وعيب على المرأة ايضا دوام

ہے. اور شاید میرا کوئی گناہ ہوگا جو بطور سزا کے وہ مجھ کو دیا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے عورتوں کی جماعت اگر تمہیں معلوم ہو حق خاوند کا تمہارے اوپر کیا ہے. تو تم اپنے خاوندوں کے قدموں کی مٹی اپنے چہروں پر ملو. اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کہ تمہاری عورتیں جنتی ہیں. جو پسند کریں اس کو کہ جب تکلیف دے. یا تکلیف دی جائے. تو آوے اپنے خاوند کے پاس یہاں تک کہ رکھیں اپنا ہاتھ اس کی ہتھیلی میں پھر کہے کہ میں نہ چکھوں گی نیند جب تک کہ تو راضی نہ ہو جائے.

اور عورت پر واجب ہے ہمیشہ خاوند سے حیا کرنا. نیچی نگاہ رکھنا اس کے سامنے اور اطاعت کرنا اس کے حکم کی اور خاموش ہونا جب کہ وہ بات کرے اور کھڑا ہونا جب وہ آوے. اور دور رہنا ہر اس کام جائے جب وہ باہر جانے لگے اور پیش کرنا اپنے آپ کو بوقت خواب اور ترک کرنا خیانت کا اس کے لیے اس کے

الحیاء من زوجها وغض طرفها
قدامه والطاعة لامره والسکوت
عند کلامه والقیام عند قدومه
والابتعاد عن جمیع ما یسخطه
والقیام معه عند خروجه وعرض
نفسها علیه عند نومه وترک
الخیانة له فی غیبته فی فراشه
وماله وبیته وطیب الرائحة
وتعاهد الفم بالسواک وبالمسک
والطیب ودوام الزینة بحضرته
وترکها لغیبته واکرام اهله
واقاربه وتری القلیل منه
کثیرا۔

(فصل)

فی فضل المرأة الطائعة لزوجها
وشدة عذاب العاصیة۔ ینبغی
للمرأة الخائفة من اللہ تعالٰی ان
تجتهد لطاعة اللہ وطاعة
زوجها وتطلب رضاه جهدها فهو
جنتها ونارها لقول النبی صلی اللہ
علیه وسلم، ایما امرأة ماتت و
زوجها راض عنها دخلت الجنة، و
فی الحدیث ایضًا، اذا صلت المرأة
خمسها وصامت شهرها واطاعت

پیٹھ پیچھے اس کے بستر اور
اس سے مال میں اور ۔۔۔۔
اس کے گھر میں اور اچھی خوشبو
لگانا۔ منہ صاف کرنا مسواک
سے اور مشک سے اور
خوشبو سے اور ہمیشہ زینت
رکھنا جب وہ گھر میں موجود
ہو اور چھوڑ دینا زینت
کا جب وہ غائب ہو
اور اکرام کرنا اس
کے خاندان کا
اور اقارب
کا اور تھوڑی چیز کو کافی جان۔

خاوند کی اطاعت کرنے والی عورت کی فضیلت
اور نافرمانی کرنے والی کو شدید عذاب
عورت کو چاہیئے کہ ڈرنے والی ہو اللہ تعالٰی
سے کوشش کرے اطاعت
اللہ اور اطاعت خاوند میں اور طلب کرے
رضا اس کی پس وہ اس کے لیے جنت ہے
اور دوزخ ہے بفرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کہ جو عورت مر جائے اور خاوند
اس کا اس پر راضی ہو تو وہ داخل ہوگی
جنت میں اور حدیث شریف میں یوں بھی ہے

marfat.com

يعلها فلتدخل من اى ابواب الجنة شاءت"

وروى عنه صلى الله عليه واله وسلم انه قال . يستغفر للمرأة المطيعة لزوجها الطير فى الهواء والحيتان فى الماء والملائكة فى السماء والشمس والقمر ما دامت فى رضا زوجها ، وأيما امرأة عصت زوجها فعليها لعنة الله والملائكة والناس اجمعين وايما امرأة كلحت فى وجه زوجها فهى فى سخط الله الى ان تضاحكه وتسترضيه ، وايما امرأة خرجت من دارها بغير اذن زوجها لعنتها الملائكة حتى ترجع .

وجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضًا قال . اربع من النساء فى الجنة واربع فى النار فاما الاربع اللواتى فى الجنة فامراة عفيفة طائعة لله و لزوجها ولود صابرة قانعة باليسير مع زوجها ذاحياء ان غاب عنها . حفظت نفسها وماله صابرة وان حضر امسكت لسانها عنه .

کہ جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے . اور رمضان شریف کے روزے رکھے اور خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے . اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خاوند کی تابعداری کرنے والی عورت کے لیئے استغفار کرتے ہیں پرندے ہوا میں اور مچھلیاں پانی میں اور فرشتے آسمان میں اور چاند بھی جب تک کہ وہ مرد کی رضا میں ہے اور جو عورت نافرمانی کرے خاوند کی تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی. اور جو عورت منہ بگاڑے خاوند کے سامنے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے جب تک کہ نہ ہنساوے اس کو یعنی خاوند کو اور راضی کرے اس کو فرشتے جب تک کہ وہ لوٹ نہ آوے اپنے گھر میں.

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار قسم کی عورتیں جنت میں جائیں گی اور چار قسم کی دوزخ میں وہ جو جنت میں ہوں گی وہ پاک دامن اور اطاعت کرنیوالی اللہ تعالیٰ کی اور اپنے خاوند کی اولاد جننے والی صابرہ اور قناعت کرنے والی تھوڑے پر خاوند کے ساتھ اور حیا والی اگر وہ غائب ہو اس سے تو اپنے نفس کی حفاظت کرنے والی ہو اور اس کے مال کی صبر کرنیوالی ہو اگر موجود ہو خاوند تو بند رکھے اپنی زبان کو اس کے سامنے اور چوتھی وہ عورت جس کا خاوند

marfat.com

والرابعة امرأة مات عنها زوجها
ولها اولاد صغار فحبست نفسها
على اولادها وربتهم واحسنت اليهم
ولم تتزوج خشية ان يضيعوا. و
اما الاربع اللواتي في النار من النساء
فامرأة بذية اللسان على زوجها
اي طويلة اللسان فاحشة الكلام ان
غاب عنها زوجها لم تصن نفسها و
ان حضر اذته بلسانها. والثانية
امرأة تكلف زوجها مالا يطيق.
والثالثة امرأة لا تستر نفسها
من الرجال وتخرج من بيتها
متبرجة والرابعة امرأة ليس
لها هم الا الاكل والشرب والنوم
وليس لها رغبة في الصلاة ولا
في طاعة الله ولا طاعة رسوله ولا
في طاعة زوجها ، المرأة اذا كانت
بهذه الصفة وتخرج من بيتها
بغير اذن زوجها كانت ملعونة
من اهل النار الا ان تتوب الى الله
وقال النبي صلى الله عليه وسلم.
طلعت في النار فرايت اكثر
اهلها النساء" وذلك بسبب
قلة طاعتهن لله ولرسوله و
لازواجهن وكثرة تبرجهن!

ہوگیا ہو اور اس کی اولاد چھوٹی ہو، پھر روک لے
وہ اپنے نفس کو اولاد تربیت کرے اُن کی اور نکاح
نہ کرے اس خوف سے کہ اولاد ضائع ہو جائے گی
اور وہ چار جو دوزخ میں ہوں گی۔ وہ یہ ہیں۔ جو
سخت بُری زبان والی اپنے خاوند کے ساتھ یعنی
زبان دراز فحش کلام اگر وہ موجود نہ ہو تو نہ حفاظت
کرے اپنے نفس کی اور اگر موجود ہو تو تکلیف دے
اس کو زبان سے اور دوسری وہ جو تکلیف دے
خاوند کو جس کی اس کو طاقت نہ ہو اور تیسری وہ
جو نہ چھپائے اپنے آپ کو مردوں سے اور بن
ٹھن کر نکلے باہر گھر سے۔
اور چوتھی وہ عورت جو نہ ہو اس کو کوئی غم سوائے
کھانے پینے اور نیند کرنے کے اور نہ ہو رغبت اس
کو نماز میں اور نہ اطاعت اللہ میں اور نہ اطاعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ اطاعت خاوند
میں۔ عورت جبکہ وہ ان صفات کے ساتھ ہو اور نکلے
گھر سے بغیر اجازت اپنے خاوند کے تو ہوگی
ملعونہ اہلِ نار سے مگر یہ کہ توبہ کرے اللہ تعالیٰ کی
طرف اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اکثر
عورتوں کو دیکھا اور یہ بوجہ قلت اطاعت اللہ او
رسول اور قلت اطاعت خاوند کے دوم کثرت
بننے ٹھننے کے اور جب باہر نکلنے کا ارادہ کرے
تو لباس فاخرہ پہنے اور خوبصورتی بنا دے اپنے
بدن کی اور نکلے لوگوں کو مفتون کرنے کے لیے۔

marfat.com

والتبروج اذا ارادت الخروج لبست
افخر ثيابها وتجملت وتحسنت
وخرجت تفتن الناس بنفسها فإن
سلمت هي بنفسها لم يسلم الناس
منها: ولهذا قال النبي صلى الله
عليه وعلى آله وسلم، المرأة
عورة فاذا خرجت من بيتها استشرفها
الشيطان،

واعظم ما تكون المرأة من
الله ما كانت في بيتها، وفي
الحديث ايضا المرأة عورة
فاحبسوها في البيوت فان المرأة
اذا خرجت الى الطريق قال لها اهلها
اين تريدين قالت اعود مريضا
اشيع جنازة فلا يزال بها الشيطان
حتى تخرج عن دارها وما التمست
المرأة رضا الله بمثل ان تقعد في
بيتها وتعبد ربها وتطيع؛ وقال
علي رضي الله عنه لزوجته فاطمة
رضي الله عنها يا فاطمة ما خير
للمرأة؟ قالت ان لا ترى الرجال
ولا يروها، وكان علي رضي الله عنه
يقول الا تستحيون الا تغارون
يترك احدكم امرأته تخرج بين
الرجال تنظر اليهم وينظرون اليها

اپنے نفس سے اگرچہ خود سالم ہے لیکن لوگ
سالم نہ رہ سکیں گے۔ اس فتنہ سے اسی لیے آپ
نے فرمایا کہ عورت پردہ ہے جب گھر سے
باہر نکلتی ہے تو شیطان سوار ہو جاتا ہے۔
اور حدیث پاک میں بھی ہے کہ عورت
پردہ ہے بس قید رکھو اس کو گھروں میں پس
بے شک جب عورت نکلتی ہے راستہ کی طرف
گھر والوں نے کہا کہاں کا ارادہ ہے تو کہتی ہے
مریض کی عیادت کے لیے یا جنازہ
کے لیے اور ہمیشہ ہوتا ہے شیطان اس
کے ہمراہ جب کہ وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے اور
نہیں ڈھونڈی عورت نے رضا اللہ تعالیٰ کی
مثل بیٹھتی اپنے گھر میں اور عبادت کرتی اور
اطاعت کرتی اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے اپنی زوجہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
سے کہ اے فاطمہ کیا نیکی ہے واسطے عورت
کے؛ تو فرمایا کہ نہ دیکھے مردوں کو اور نہ
دیکھیں مرد اس کو اور فرماتے تھے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کیا نہیں شرم کرتے کہ چھوڑتے
تم میں کا کوئی عورت کو جو نکلے لوگوں میں دیکھے
ان کی طرف اور وہ دیکھیں اس کی طرف اور
حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما
ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس
تھیں کہ آیا ام مکتوم جو کہ نابینا تھے پھر فرمایا
آپ نے پردہ کرو اس سے تو ان دونوں نے عرض

marfat.com

وكانت عائشة وحفصة رضي الله عنهما يومًا عند النبي صلى الله عليه وسلم جالستين فدخل ابن ام مكتوم وكان اعمى فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقالتا : يا رسول الله اليس هو اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال صلى الله عليه وعلى اله وسلم افعمياوان انتما الستما تبصرانه ؟

فكما انه ينبغي للرجل ان يغض طرفه عن النساء فكذلك ينبغي للمرأة ان تغض طرفها عن الرجال كما تقدم من قول فاطمة رضي الله عنها ان خير ما للمرأة ان لا ترى الرجال ولا يروها. فان اضطرت للخروج لزيارة والديها واقاربها ولاجل حمام ونحوه مما لابد لها منه فلتخرج باذن زوجها غير متبرجة في ملحفة وسخة في ثياب بيتها وتغض طرفها في مشيتها وتنظر الى الارض لا يمينا ولا شمالا فان لم تفعل ذلك والا كانت عاصية .

وقد حكي ان امرأة كانت من المتبرجات في الدنيا وكانت تخرج

کیا کہ یا رسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں ہے. جو ہم کو نہ دیکھیگا اور نہ پہچانے گا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم بھی اندھی ہو کیا تم اس کو نہیں دیکھو گی.

پس جس طرح مردوں کو لائق ہے کہ اپنی آنکھیں عورتوں سے بند رکھیں اسی طرح عورتوں کو بھی چاہیئے کہ مردوں سے آنکھیں بند رکھیں جسطرح پہلے قول فاطمہ رضی اللہ عنہا سے گذر چکا ہے پس اگر مجبوری ہو (مثلاً) زیارتِ والدین اور اقارب کے لیئے یا علاج کے لیئے تو ضروری ہے کہ خاوند کی اجازت سے نکلے بغیر بناؤ سنگھار کے معمولی گھریلو کپڑوں میں اور چلتے وقت آنکھیں بند رکھے اور زمین کی طرف دیکھے. دائیں بائیں نہ دیکھے اگر ایسا نہ کرے گی. تو گنہگار ہوگی. اور ایک حکایت بیان کی جاتی ہے. کہ ایک عورت تھی شوبازوں میں سے جو کہ اپنے گھر سے بن ٹھن کر نکلی تھی پھر مر گئی تو کسی نے اس کے خاندان والوں میں سے خواب میں اس کو دیکھا کہ وہ پیش کی گئی اللہ تعالیٰ کے روبرو باریک لباس میں کہ ہوا کا جھونکا آیا اور وہ لباس کھل گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اعراض فرمایا اس سے اور فرمایا کہ پکڑو اس کو اور دوزخ میں ڈالو کیونکہ یہ دنیا میں شوباز تھی.

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوئے تو آپ رو رہے تھے. بہت سخت رونا تو میں نے

marfat.com

من نتنها متبرجة بمهاتت فرآها
بعض اهلها فی المنام وقد عرضت
علی الله عزوجل فی ثیاب رقاق
فهبت ریح فکشفتها فاعرض الله عنها
وقال خذوا بها ذات الشمال
الی النار فانها کانت من المتبرجات
فی الدنیا۔

وقال علی بن ابی طالب رضی الله
عنه دخلت علی النبی صلی الله
علیه وسلم انا وفاطمة رضی الله
عنها فوجدناه یبکی بکاء شدیدا
فقلت له فداك ابی وامی یا رسول
الله ما الذی ابکاك؟ قال یا علی
لیلة اسری بی الی السماء رایت نساء
من امتی یعذبن بانواع العذاب
فبکیت لما رأیت من شدة
عذابهن۔ ورایت امرأة معلقة بشعرها یغلی دماغ رأسها ورایت
امرأة معلقة بلسانها والحمیم یصب فی حلقها ورایت امرأة
وقد شدت رجلاها الی ثدییها ویداها الی ناصیتها
...... ورایت امرأة راسها راس
خنزیر وبدنها بدن حمار علیها الف
الف لون من العذاب ورایت امرأة
علی صورة الکلاب والنار تدخل
من فیها وتخرج من دبرها والملائکة
یضربون راسها بمقامع من نار۔

فقامت فاطمة رضی الله
عنها وقالت حبیبی وقرة عینی

آپ نے عرض کیا کہ قربان ہوں میرے ماں باپ
آپ پر یا رسول اللہ کس چیز نے آپ کو رلایا ہے تو
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی میں نے
شب معراج میں اپنی امت کی عورتوں کو دیکھا
ہے کہ کئی قسم کے عذابوں میں ہیں پس جب بھی
ان کی شدت عذاب کو دیکھتا ہوں تو روتا ہوں
اور میں نے دیکھا ایک عورت کو جو اپنے بالوں
سے معلق ہے اور دماغ کھولتا ہے اور ایک
عورت کو دیکھا کہ اپنی زبان کے ساتھ لٹکی
ہوئی اور گرم کھولتا ہوا پانی اس کے حلق میں
ڈالا جا رہا ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ اس
کے دونوں پاؤں بندھے ہوئے ہیں پستانوں
کی طرف اور دونوں ہاتھ پیشانی کی طرف۔۔۔

- - - - - - - - - - - -

اور ایک عورت کو دیکھا کہ اس کا سر
خنزیر کے سر کی طرح ہے۔ اور اس کا بدن گدھے
کی طرح ہے اور اس پر ہزار اقسم کے عذاب
ہو رہے ہیں اور ایک عورت کو دیکھا بشکل
کتے اور آگ اس کے منہ میں داخل ہوتی ہے
اور دُبر (مقام پاخانہ) سے نکلتی ہے اور
فرشتے اس کے سر پر گرز مارتے ہیں آگ
کے۔

تو کھڑی ہوگئیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور
کہا کہ میرے محبوب میری آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے
کیا اعمال تھے جن کی وجہ سے ایسا عذاب ہوا ان کو؟

marfat.com

ما كان اعمال هولاء حتى وضع
عليهن العذاب؟ فقال صلى الله
عليه وسلم يا بنية اما المعلقة
بشعرها فانها كانت لا تغطي شعرها
من الرجال واما التي كانت معلقة
بلسانها فانها كانت تؤذي زوجها و
اما المعلقة بثديها فانها كانت
تفسد فراش زوجها، واما التي تشد
رجلاها الى ثديها ويداها الى ناصيتها
وقد سلط عليها الحيات والعقارب
فانها كانت لا تنظف بدنها من الجنابة
والحيض وتستهزئ بالصلاة.

واما التي رأسها رأس خنزير و
بدنها بدن حمار فانها كانت نمامة كذابة

واما التي على صورة الكلب و
النار تدخل من فيها وتخرج من
دبرها فانها كانت منانة حسادة.

وعن معاذ بن جبل رضي الله عنه
قال: قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم ولا تؤذي المرأة زوجها في
الدنيا الا قالت زوجته من الحور
العين لا تؤذيه قاتلك الله ويا بنية
الويل لامرأة تعصي زوجها.

(فصل)

واذا كانت المرأة مامورة

تو آپ نے فرمایا اے میری بیٹی وہ جو بالوں سے
معلق تھی وہ اپنے سر کو نہ ڈھانکتی تھی مردوں
سے اور وہ جو معلق تھی زبان سے وہ اپنے خاوند
کو دکھ دیتی تھی اور وہ جو پستانوں سے معلق تھی
تو وہ خاوند کے بستر کو خراب کرتی تھی (یعنی زانیہ)
اور جس کے پاؤں پستانوں کی طرف اور دونوں
ہاتھ پیشانی کی طرف باندھے ہوئے تھے اور
اس پر سانپ اور بچھو مسلط تھے. وہ اپنا
جسم جنابت سے پاک نہ کرتی تھی اور نہ حیض سے
اور نماز کے ساتھ مذاق کرتی تھی.

اور جس کا سر خنزیر کی طرح تھا اور بدن
گدھے کی طرح تو وہ چغلخور جھوٹی تھی اور جس
کی شکل کتے کی طرح تھی وہ احسان جتلانے
والی حسد کرنے والی تھی.

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ نہیں دیتی تکلیف کوئی عورت اپنے
خاوند کو دنیا میں.
مگر اس کی جنت ....
کی بیوی کہتی ہے.
حوروں میں سے کہ اللہ تعالےٰ
تجھے ہلاک کرے نہ تکلیف
دے اس کو.

(فصل)

اور جب کہ عورت مامور ہے اپنے خاوند

marfat.com

بطاعة زوجها وبطلب رضاه فالزوج
ايضا مامور بالاحسان اليها واللطف
بها والصبر على ما يبدو منها من
سوء خلق وغيره وايصال حقها
من النفقة والكسوة والعشرة
الجميلة لقوله تعالى: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ﴾ ولقول النبي صلى الله
عليه وسلم - استوصوا بالنساء
الا ان لكم على نسائكم حقا ولنسائكم
عليكم حقا فحقهن عليكم ان تحسنوا
اليهن في كسوتهن وطعامهن . و
حقكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم
من تكرهون ولا ياذن في بيوتكم
لمن تكرهون . وقوله صلى الله
عليه وسلم . عوان اى اسيرات
جمع عانية وهى الاسيرة ، شبه
رسول الله صلى الله عليه وسلم للمراة
فى دخولها تحت حكم الرجل
بالاسير.

وقال صلى الله عليه وسلم
"خيركم خيركم لاهله" وفى رواية
خيركم الطفكم باهله" وكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
شديد اللطف بالنساء - وقال صلى الله
عليه وسلم . ايما رجل صبر على سوء

کی اطاعت کے لیئے تو مرد بھی مامور ہے ان
کے ساتھ احسان اور نرمی کرنے کا اور صبر
کرنے کا اوپر اس کے جو ظاہر ہو ان سے
کوئی برائی وغیرہ اور اسی طرح ان کا حق یہ
ہے کہ نان ونفقہ دے کپڑے دے اور اچھی گزران
کرے لقولہ تعالیٰ ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ بہتری کرو ساتھ عورتوں کے خبردار یقیناً
تمہاری عورتوں کا تمہارے اوپر حق ہے اور
واسطے تمہارے ان پر حق ہے ان کا حق
تمہارے اوپر یہ ہے کہ احسان کرو ان سے
کھلانے پلانے میں اور تمہارا حق ان پر یہ
ہے کہ نہ خراب کریں تمہارا بچھونا جس کو تم مکروہ
جانو اور نہ اجازت دیں اپنے گھر میں جن کو
تم ناپسند کرو وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت
مرد کے حکم میں مثل قیدی کے ہے۔

اور فرمایا بہترین تم میں سے وہ
ہے جو بہترین ہو اپنے اہل میں اور ایک
روایت میں ہے کہ بہترین تم میں وہ
ہے جو زیادہ نرمی کرنے والا ہو اپنے اہل
سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شدید اللطف
تھے ساتھ عورتوں کے

اور فرمایا آپ نے جو آدمی عورت کی
بدخلقی پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کو مثل
اجر ایوب علیہ السلام کے دیں گے۔ اور جو

marfat.com

خلق امرأته اعطاه الله من الاجر
مثل ما اعطى ايوب عليه السلام
على بلائه ، وايما امرأة صبرت
على سوء خلق زوجها اعطاها الله من
الاجر مثل ما اعطى آسية بنت
مزاحم امرأة فرعون.

وقد روى ان رجلا جاء الى عمر
رضى الله عنه يشكو خلق زوجته
فوقف على باب عمر ينتظر خروجه
فسمع امرأة عمر تستطيل عليه
بلسانها وتخاصمه وعمر ساكت لا
يرد عليها فانصرف الرجل راجعا
وقال ان كان هذا حال عمر مع
شدته وصلابته وهو امير المؤمنين
فكيف حالى ؟ فخرج عمر فرآه
موليا عن بابه فناداه وقال :
ما حاجتك يا رجل ؟ فقال
يا امير المؤمنين جئت اشكو
اليك سوء خلق امرأتى واستطالتها
على فسمعت زوجتك كذلك
فرجعت وقلت اذا كان هذا
حال امير المؤمنين مع زوجته
فكيف حالى ؟ فقال عمر يا اخى انى
احتملتها لحقوق لها على : انها
طباخة لطعامى خبازة لخبزى

عورت مرد کی بدخلقی پر صبر کرے گی اللہ تعالیٰ
اس کو اجر آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون
کے اجر کے مثل دیں گے۔

اور مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اپنی بیوی کی
بدخلقی کی شکائیت لایا۔ پھر ٹھہرا وہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے
پر تاکہ باہر تشریف لادیں۔ پس سناکہ
حضرت عمرؓ کی بیوی لڑ رہی ہیں ان سے
اور حضرت عمرؓ خاموش ہیں کوئی جواب
نہیں دے رہے تو لوٹ گیا وہ شخص
اور کہاکہ جب یہ حال ہے۔ حضرت عمرؓ
کا باوجود اتنا سخت ہونے کے اور
امیر المومنین ہیں تو میرا کیا حال ہوگا؟ پس
نکلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر اور
اس کو واپس لوٹتے ہوئے دیکھا۔ دروازے
سے آواز دی اور فرمایا کیا ضرورت تھی
تجھے اسے آدمی ؟ اس نے کہا اے امیرالمومنین
میں اپنی بیوی کی بدخلقی کی شکائیت تیری
طرف لایا تھا تو میں نے تیری بیوی سے
بھی وہی سن لیا تو لوٹا ہیں کہ جب یہ حال
امیر المومنین کا اپنی بیوی سے ہے تو
میرا کیا حال ہوگا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا۔ اے بھائی میں اس کی
شدت برداشت کرتا ہوں بوجہ حق ہونے کے

marfat.com

غسالة لثيابي مرضعة لولدي وليس ذلك كله براجب عليها ويسكن قلبي بها عن الحرام فانا احتملها لذلك. فقال الرجل يا امير المومنين وكذلك زوجتي قال عمر فاحتملها يا اخي فانما هي مدة يسيرة.

وحكى ان بعض الصالحين كان له اخ في الله وكان من الصالحين يزوره في كل سنة مرة فجاء لزيارته فطرق الباب فقالت امراته من؟ فقال اخو زوجك في الله جئت لزيارته، فقالت: راح يحتطب لا رده الله وسلمه ولا فعل به وفعل وجعلت تذمم عليه فبينما هو واقف على الباب واذا باخيه قد اقبل من نحو الجبل وقد حمل حزمة الحطب على ظهر اسد وهو يسوقه بين يديه فجاء فسلم على اخيه ورحب به ودخل المنزل وادخل الحطب وقال للاسد: اذهب بارك الله فيك ثم ادخل اخاه والمراة على حالها تذمم وتاخذ بلسانها وزوجها لا يرد عليها فاكل مع اخيه شيئا ثم ودعه و

جو مجھ پر ہیں کیونکہ وہ روٹیاں پکاتی ہیں کپڑے دھوتی ہے اور میرے بچوں کو دودھ پلاتی ہے حالانکہ یہ تمام چیزیں اس پر واجب نہیں ہیں اور میرا دل مطمئن ہے۔ حرام کاری سے اس لیئے یہ سب کچھ برداشت کرتا ہوں تو اس نے کہا کہ یا امیر المومنین میری بیوی بھی یونہی ہے تو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہ برداشت کرائے بھائی کیونکہ مدت بہت تھوڑی ہے۔

حکایت:۔ کسی بزرگ کا ایک دینی بھائی تھا جو کہ نہایت پارسا تھا جس کی ہر سال زیارت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا پس عورت نے کہا کون ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ تیرے شوہر کا دینی بھائی ہوں۔ اس کو ملنے کے لیئے آیا ہوں تو اس نے کہا کہ وہ تو لکڑیاں کاٹنے کو گیا ہوا ہے۔ خدا اس کو واپس نہ لائے بہت کچھ برا بھلا کہا وہ ابھی دروازہ پر ہی کھڑا تھا کہ اس کا بھائی پہاڑ کی طرف سے آرہا تھا اور شیر پر اس نے اپنی لکڑیوں کی گٹھڑی رکھ رکھی تھی آیا اور سلام کیا اور مرحبا کہا مکان میں گیا اور لکڑیاں بھی اندر داخل کیں اور شیر سے کہا کہ جا اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے پھر بھائی کو اندر

انصرف وهو متعجب من صبر
اخيه على تلك المرأة قال: فلما
كان العام الثاني جاء اخوه لزيارته
على عادته فطرق الباب فقالت
امرأته: من بالباب؟ قال اخو
زوجك فلان في الله فقالت مرحبا
بك واهلاً وسهلا اجلس فانه
سياتي ان شاء الله بخير وعافية
قال: فتعجب من لطف كلامها
وادبها اذا جاء اخوه وهو يحمل
الحطب على ظهره فتعجب ايضًا
لذلك فجاء فسلم عليه ودخل
الدار وادخله واحضرت المرأة
طعامًا لهما وجعلت تدعو لهما
بكلام لطيف فلما اراد ان يفارقه
قال: يا اخي اخبرني عما اريد
ان اسألك عنه قال: وما هو
يا اخي؟ قال: عام اول اتيتك
فسمعت كلام امرأة بذية اللسان
قليلة الادب تذم كثيرا ورأيتك قد
اتيت من نحو الجبال والحطب
على ظهر الاسد وهو مسخر بين
يديك، ورأيت العام كلام المرأة
لطيفًا لا تذم ورأيتك
قد اتيت بالحطب على ظهرك

بن گیا اور یہ بھی بدستور کوستی رہی اور خاوند نے کچھ
بھی جواب نہیں دیا پھر اپنے بھائی کے ساتھ
کچھ کھایا پیا پھر رخصت ہوا اور لوٹ گیا تعجب
کرتا ہوا اپنے بھائی کے صبر پر۔ دوسرے
سال پھر آیا حسب دستور زیارت کے لئے
تو دروازہ کھٹکھٹایا پس عورت نے کہا
کہ کون ہے؟ اس نے کہا میں تیرے
شوہر کا فلاں بھائی ہوں تو اس نے کہا
مرحباً اھلاً وسھلاً بیٹھ جاؤ وہ ابھی
آتے ہیں۔ انشاء اللہ باخیریت اور
عافیت تو تعجب کیا اس کی نرم گفتگو
پر جب اس کا بھائی آیا کہ وہ خود اپنی
پیٹھ پر لکڑیاں اٹھاتے ہوئے تھا اس کو
بھی تعجب کیا چنانچہ آیا سلام کیا۔ اندر
گئے تو عورت نے کھانا حاضر کیا اور
دعائیں کیں نرم کلامی سے جب مفارقت
کا ارادہ کیا تو کہا کہ اے بھائی مجھے
جواب دے جو کچھ میں ارادہ کرتا
ہوں پوچھنے کا کہا وہ کیا؟ کہا گذشتہ
سال جب میں آیا تھا تو میں نے عورت
کی سخت کلامی سنی جو کہ نہائیت
بے ادبی سے کرتی تھی۔ تجھے دیکھا کر
پہاڑ سے لکڑیاں شیر کی پیٹھ پر
لاد کر لائے تھے جو کہ وہ مسخر
تھا تیرے ہاتھ میں اور اب کے

فما السبب ؟ قال يا اخي توفيت
تلك المرأة الشرسة وكنت صابرًا
على خلقها وما يبدو منها كنت
معها في تعب وانا احتملها فكان
الله قد سخر لي الاسد الذي
رأيت يحمل عني الحطب لصبري
عليها واحتمالي لها فلما توفيت
تزوجت هذه المرأة الصالحة
انا في راحة معها فانقطع عني الاسد
فاحتجت ان احمل الحطب على
ظهري لاجل راحتي مع هذه
المرأة المباركة الطائعة
فنسأل الله ان يرزقنا الصبر على
ما يحب ويرضى انه جواد كريم

سال عورت کو دیکھا نرم کلام
اور تجھے دیکھا کہ لکڑیاں اپنی پیٹھ
پر اٹھا کر لاتے اس کا کیا سبب ہے؟
تو اس نے جواب دیا کہ اے بھائی وہ
عورت فوت ہوگئی ہے اور میں صبر کرتا تھا
اس کی بد خلقی پر اور ہر بات کو برداشت
کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے شیر کو تابع حکم
کر دیا تھا جو تو نے بھی دیکھا بوجہ میرے صبر
کے۔ جب وہ فوت ہوگئی تو میں نے اس عورت
سے شادی کر لی جو کہ بہت ہی صالحہ ہے اور
میں بہت خوش ہوں اس کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ
نے مجھ سے شیر کو منقطع کر لیا اور لکڑیاں اپنی
پیٹھ پر اٹھاتا ہوں۔ بسبب میری راحت کے
اس عورت کے ساتھ جو کہ مبارک اور مطیعہ ہے

الكبيرة الثامنة والاربعون : التصوير

اڑتالیسواں کبیرہ — تصویر بنانا

في الثياب والحيطان والحجر والدراهم وسائر الاشياء
تصویر بنانا کپڑوں میں اور دیواروں میں پتھر اور دراہم اور تمام چیزوں میں خواہ
سواء كانت شمع او عجين او حديد او نحاس او صوف
موم سے ہو یا آٹے سے یا لوہے سے یا تانبے سے یا اون وغیرہ سے
او غير ذلك والامر باتلافها
اور حکم کرنا ان کے ضائع کرنے کا۔

قال الله تعالى : ان الذين يؤذون

اور جو لوگ ستاتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس

marfat.com

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ قال عکرمة:
هم الذین یصنعون الصور، و
عن ابن عمر رضی الله عنهما قال:
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الذین یصنعون الصور یعذبون
یوم القیامة یقال لهم احیوا ما
خلقتم، مخرج فی الصحیحین
وعن عائشة رضی الله عنها قالت:
قدم رسول الله صلی الله علیه و
سلم من سفر وقد سترت سهوة
لی بقرام فیه تماثیل فلما راٰه
رسول الله صلی الله علیه وسلم
تلون وجهه وقال، یا عائشة
اشد الناس عذابا یوم القیامة
الذین یضاهئون بخلق الله،
عزوجل، قالت عائشة رضی الله
عنها: فقطعته فجعلت منه
وسادتین. مخرج فی الصحیحین
القرام بکسر القاف وهو الستر
والسهوة کالصفة تکون
بین یدی البیت وعن ابن
عباس رضی الله عنهما قال:
سمعت رسول الله صلی الله علیه

اس کے رسول کو۔ ان کو پھٹکارا اللہ تعالےٰ
نے دنیا میں اور آخرت میں اور تیار رکھا
ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب (احزاب)
عکرمہ نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہیں جو بناتے ہیں
تصویریں۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ
بلاشبہ وہ لوگ جو تصویریں بناتے ہیں عذاب
دیئے جائیں گے۔ قیامت کے دن ان سے
کہا جائے گا۔ کہ زندہ کرو جو بنایا تم نے (صحیحین)
عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے
اور میں نے پردہ ٹانگ رکھا تھا جس میں تصویریں
تھیں جب آپ نے دیکھا تو آپ کا چہرہ متغیر
ہوگیا اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن
جن لوگوں پر بہت سخت عذاب ہوگا وہ ہیں
جو مشابہت کرتے ہیں ساتھ پیدا کرنے اللہ
تعالیٰ کے حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں
نے ان کو کاٹ کر بچھونا بنا دیا۔ (صحیحین)
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا جو فرماتے ہیں
ہر مصور (تصویر بنانے والا) آگ میں ہے
بنایا جائے گا۔ ہر صورت کے بدلہ میں
ایک نفس جو تصویریں اس نے بنائی
ہوں گی عذاب دیا جائے گا۔ آگ دوزخ میں

marfat.com

وسلم يقول "كل مصور فى النار يجعل له بكل صورة صورها نفس يعذب فى نارِ جهنم" مخرج فى الصحيحين عنه، رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صوّر صورة فى الدنيا كلف ان ينفخ فيها الروح يوم القيامة وليس بنافخ فيها ابداً" وعنه صلى الله عليه وسلم انه قال. يقول الله عزوجل ومن اظلم ممن ذهب يخلق كخلقى فليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة او ليخلقوا ذرة" مخرج فى الصحيحين.

وقال صلى الله عليه وسلم "يخرج عنق من النار يوم القيامة فيقول انى وكلت بثلاثة بكل من دعا مع الله الهاً آخر وبكل جبار عنيد وبالمصورين"

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة" خرج فى الصحيحين.

وفى سنن ابى داود عن على بن ابى طالب قال: قال رسول الله

(صحیحین)، اور انھیں سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فرمایا آپ نے جو شخص بنائے گا کوئی صورت دنیا میں تو تکلیف دیا جائے گا۔ کہ ڈالے اس میں روح قیامت کے دن جو نہ پھونک سکے گا اس میں کبھی بھی۔

اور انہیں سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو بنا دے مثل میرے بنانے کے بس ایک دانہ بنائیں یا ایک جو بنائیں یا ایک چیونٹی بنائیں (صحیحین)

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نکلے گی ایک گردن آگ سے قیامت میں اور کہے گی میں مسلط کی گئی ہوں تین آدمیوں کے لیئے ہر اس شخص کے لیے جس نے پکارا۔ ساتھ اللہ تعالی کے کسی غیر کو اور ہر جبار سرکش اور واسطے مصورین کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہیں داخل ہوتے فرشتے ایسے گھر میں کہ اس میں کتا ہو یا کوئی تصویر ہو (دونوں صحیحین)

سنن ابو داؤد میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے

marfat.com

صلى الله عليه وسلم: لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة ولا جنب، وقال الخطابي رحمه الله تعالى قوله صلى الله عليه وسلم: لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة ولا جنب، يريد الملائكة الذين ينزلون بالرحمة والبركة دون الملائكة الذين هم الحفظة فانهم لا يفارقون الجنب وغير الجنب وقد قيل انه لم يرد الجنب الذى اصابته الجنابة فاخر الاغتسال الى اوان حضور الصلاة ولكنه الذى يجنب ولا يغتسل ويتهاون بالغسل ويتخذه عادة فان النبى صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه بغسل واحد وفى هذا تاخير الاغتسال عن اول وقت وجوبه.

وقالت عائشة رضى الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام وهو جنب ولا يمس ماء.

واما الكلب فهو ان يقتنى كلباً لا لزرع ولا لضرع او صيد فاما اذا اضطر اليه فلا حرج للحاجة اليه فى بعض الامور

فرشتے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو یا جنبی ہو. خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان سے رحمت اور برکت کے فرشتوں کا نزول مراد ہے. نہ وہ فرشتے جو محافظ ہیں کیونکہ وہ نہیں جُدا ہوتے جنبی اور غیر جنبی سے اور کہا گیا ہے کہ وہ جنبی جو کہ تاخیر کرے نہانے میں نماز کے وقت آنے تک وہ مراد نہیں ہے بلکہ وہ مراد ہیں جو ناپاک ہو کر غسل کرنے میں سستی کریں اور ایسی ہی عادت بنائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھرتے تھے (جماع کرتے تھے) اپنی تمام عورتوں سے اور ایک ہی مرتبہ غسل فرماتے تھے. اور اس سے تاخیر نہانے کی ثابت ہے اول وقت میں اس کے وجوب سے.

اور حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحالت جُنب سوتے تھے اور پانی کو چھُوتے بھی نہ تھے.

لیکن کتا پس وہ جو پالتا ہے (شوقیہ) نہ واسطے کھیتی کے نہ واسطے حفاظت مواشی کے نہ شکار کے لیے. اگر ضرورت ہو ان کے لیے تو کوئی حرج نہیں ہے بعض امور میں

او لحراسة دار اذا اضطر اليه فلا
حرج عليه ان شاء الله

واما الصور فهي كل مصور من
ذوات الارواح سواء كانت لها
اشخاص منتصبة او كانت
منقوشة في سقف او جدار او
موضوعة في نمط او منسوجة
في ثوب او مكان فان قضية العموم
تاتي عليه فليجتنب وبالله
التوفيق.

ويجب اتلاف الصور لمن قدر
على اتلافها وازالتها - روى مسلم
في صحيحه عن حيان بن حصين
قال : قال لي علي بن ابي طالب رضي
الله عنه الا ابعثك على ما بعثني
عليه رسول الله صلى الله عليه و
سلم ؟ ان لا تدع صورة الا طمستها
ولا قبرا مشرفا الا سويته.

فنسال الله التوفيق لما
يحب ويرضى انه
جواد كريم

حفاظت گھر کے اگر ضرورت ہو تو کوئی حرج
نہیں ہے. انشاء اللہ.

اور تصویریں، سو یہ ہر وہ صورت جاندار
خواہ وہ صورت اشخاص نصب شدہ ہوں
یا نقش کیے ہوئے ہوں یا دیوار پر ہوں
یا کسی کپڑے وغیرہ میں بنی ہوئی ہوں. بہر
یہ حکم سب پر عام ہے لہذا چاہیے کہ بچے
اس سے.
(وباللہ التوفیق)

اور واجب ہے ضائع کر دینا ان کا جس کو
طاقت ہو ضائع کرنے کی (مسلم)

اور اسی میں ہے حیان بن حصین سے کہا
کہ فرمایا مجھ کو علی ابن ابی طالب رضی اللہ
عنہ نے کہ کیا نہ بھیجوں میں تجھ کو اس
کام کے لیے جس کام کے لیے بھیجا تھا
مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے؟
وہ یہ کہ نہ چھوڑ تو کوئی صورت یعنی تصویر
مگر مٹا دے اس کو اور نہ کوئی قبر اونچی
مگر برابر کر دے اس کو.

فنسال اللہ التوفیق لما یحب و
یرضی انہ جواد کریم

الکبیرۃ التاسعة والاربعون : انچاسواں کبیرہ ۴۹

اللطم والنیاحة وشق الثوب و حلق الراس ونتفه والدعاء بالویل والثبور عند المصیبة

مصیبت کے وقت بے صبری کرنا

روینا فی صحیح البخاری عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم "لیس منا من لطم الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیة"

وروینا فی صحیحیھما عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم "بری من الصالقة والحالقة والشاقة" الصالقة التی ترفع صوتھا بالنیاحة والحالقة التی تحلق شعرھا وتنتفه عند المصیبة، والشاقة التی تشق ثیابھا عند المصیبة وکل ھذا حرام باتفاق العلماء وکذلک یحرم نشر الشعر ولطم الخدود وخمش الوجه والدعاء بالویل والثبور.

وعن ام عطیه رضی اللہ عنھا قالت. اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی البیعة

صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (کہ) نہیں ہے وہ شخص ہم میں سے جو طمانچے مارے چہرے پر اور پھاڑے گریبان کو اور پکارے پکارنا جاہلیت کا سا۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری ہیں اس شخص سے جو بلند کرے آواز ساتھ نوحہ کرنے کے اور مونڈ ڈالے بالوں کو اور بال نوچے بوقت مصیبت بال اور کپڑے پھاڑے مصیبت کے وقت اور یہ تمام باتیں یعنی کام علماء کے نزدیک حرام ہیں۔ اور اسی طرح بال بکھیرنا اور چہرہ پر طمانچے مارنا اور چہرہ نوچنا مرنے اور ہلاک ہو جانے کے نعرے لگانا (یعنی دعائیں کرنا)

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بوقت بیعت یہ اقرار لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گی (بخاری)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ دو چیزیں لوگوں

marfat.com

ان لا تنوح، رواه البخاري، وعن
ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
اثنتان في الناس هما بهم كفر: الطعن
في الانساب والنياحة على الميت
رواه مسلم.

وعن ابي سعيد الخدري رضي الله
عنه قال لعن رسول الله صلى الله
عليه وسلم النائحة والمستمعة
رواه ابوداود: وعن ابي بردة
قال وجع ابو موسى الاشعري
فغشي عليه وراسه في حجر
امراة من اهله فاقبلت تصيح
برنة فلم يستطع ان يرد عليها فلما
افاق قال انا بريء مما بريء منه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
بري من الصالقة والحالقة والشاقة.

وعن النعمان بن بشير رضي
الله عنه قال اغمي على عبد الله
بن رواحة فجعلت اخته تعدد
عليه فتقول واكذا واكذا فقال
حين افاق ما قلت شيئا الا قيل
لي انت كذا انت كذا اخرجه
البخاري.

میں کفر کی ہیں (ایک) نسب میں طعن کرنا دوسرے
نوحہ خوانی کرنا میت پر (مسلم)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ لعنت
فرمائی آپ نے نوحہ کرنے والی عورت پر اور
سننے والی پر (ابوداؤد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نے کہا کہ ابوموسیٰ
اشعری کو درد تھا اور بے ہوشی ہو گئی ان پہ
اور ان کا سر ان کے خاندان کی کسی عورت
کی گود میں تھا۔ تو اس عورت نے چلانا شروع
کیا اور وہ اس کو منع کرنے کی طاقت نہ
رکھتے تھے پس جب افاقہ ہوا آپ کو تو
فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے
بیزار ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
بیزار ہیں۔ صالقہ، حالقہ، شاقہ سے (ترجمہ
پہلے گزر چکا ہے)

نعمان بن بشیر نے کہا کہ بے ہوشی
ہو گئی عبداللہ بن رواحہ پر پس ان کی بہن
شمار کرنے لگی ان کی خوبیاں پس کہتی تھی
کہ اے تم ایسے تھے ایسے تھے۔ پھر جب
ہوش میں آئے تو ان سے کہا کہ جو کچھ تو کہتی تھی تو
مجھ سے کہا جاتا تھا کہ (کیا) تو ایسا اور ایسا تھا؟
(بخاری)

صحیحین میں ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وفی الصحیحین ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال، المیت
یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ۔

وعن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
قال: ما من میت یموت فیقوم
باکیھم فیقول واسیداہ واجبلاہ
وکذا ونحو ذلک الا وکل بہ
ملکان یلھزانہ اھکذا انت؟ اخرجہ
الترمذی۔

وقال صلی اللہ علیہ وسلم
والنائحة اذا لم تتب قبل موتھا
تقام یوم القیامة وعلیھا سربال من
قطران ودرع من جرب، وقال
صلی اللہ علیہ وسلم: انما نھیت
عن صوتین احمقین فاجرین
صوت عند نغمة ولھو ولعب و
مزامیر شیطان وصوت عند
مصیبة خمش فی وجوہ وشق
فی جیوب ورنة شیطان وقال
الحسن صوتان ملعونان مزمار
عند نغمة ورنة عند مصیبة۔

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ھذہ النوائح یجعلن
صفین فی النار فینبحن فی اھل
النار کما تنبح الکلاب۔ وعن الاوزاعی

نے کہ میت کو قبر میں بسبب اس پر نوحہ
کرنے کے عذاب دیا جاتا ہے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
جب کوئی آدمی مرتا ہے اور مرنے والے
کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں۔ او
میرے سردارا! واجبلا اور اس طرح اور
اسطرح وغیرہ تو دو فرشتے اس پر مسلط
کیئے جاتے ہیں۔ جو چہرے چیرتے اور
کہتے ہیں کیا تو واقعی ایسا ہی تھا (ترمذی)
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ
کرے تو قیامت والے دن اٹھائی جائے
گی کہ اس کی شلوار گندھک کی ہوگی اور
قمیص اور فرمایا آپ نے کہ میں منع کیا گیا
ہوں دو آوازوں سے جو کہ احمقوں اور
فاجروں کی ہیں۔ گانے اور لہو و لعب کی
اور مزامیر شیطان کی اور دوسری آواز بوقت
مصیبت منہ کو چھیلنا اور گریبان پھاڑنا اور
حسن نے کہا دو آوازیں ملعون ہیں۔ گانے
کے ساتھ باجہ بجانا۔ نوحہ خوانی بوقت مصیبت۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بے شک نوحہ کرنے والی عورتوں کی دوزخ
میں دو قطاریں بنائی جائیں گی۔ اور پھر وہ
بھونکیں گی دوزخیوں میں جس طرح کتا بھونکتا
ہے اوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے

ان عمر ابن الخطاب سمع صوت بكاء
فدخل ومعه غيره فمال عليهن
ضربًا حتى بلغ النائحة فضربها
حتى سقط خمارها وقال اضرب
فانها نائحة ولا حرمة لها انها لا تبكي
بشجوكم انها تهريق دموعها لاخذ
دراهمكم وانها تؤذي موتاكم في قبورهم
واحياكم في دورهم لانها تنهى عن
الصبر فقد امر الله به وتامر بالجزع
وقد نهى الله عنه۔

واعلم ان النياحة رفع صوت
بالندب، والندب تعديد النائحة
بصوتها محاسن الميت وقيل هو
البكاء عليه مع ذكر محاسنه۔

وقال العلماء: ويحرم رفع
الصوت بافراط بالبكاء واما البكاء
على الميت من غير ندب ولا نياحة
فليس بحرام - روينا في صحيح البخاري
ومسلم عن ابن عمر رضي الله عنهما ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد
سعد بن عبادة ومعه عبد الرحمن
بن عوف وسعد بن ابي وقاص
وعبد الله بن مسعود رضي الله
عنهم وبكى رسول الله صلى الله عليه
وسلم. فلما رأى القوم بكاء رسول

ابن الخطاب نے (کسی گھر سے) رونے کی آواز
سنی تو اندر چلے گئے۔ اور آپ کے ساتھ
کوئی اور بھی تھا۔ پس توجہ کی ان رونے والیوں
کی طرف مارنے کے لیے یہاں تک کہ پہنچا
وہ دوسرا نوحہ کرنے والی کی طرف اور اس کو
مارا کہ اتر گیا اس کے سر سے دوپٹہ، اور فرمایا
مار اس لیے کہ یہ نوحہ کرنے والی ہے اس کی
عزت نہیں ہے بے شک یہ تمہارے
مُردوں کو نہیں روتی۔ بلکہ .... یہ بہاتی ہے
آنسو اپنے پیسے لینے کے لیے اور تکلیف دیتی
ہے تمہارے مُردوں کو ان کی قبروں میں
اور تمہارے زندوں کو اپنے گھروں میں اور
یقیناً یہ روکتی ہے صبر کرنے سے۔ تحقیق
حکم دیا اس کا اللہ تعالیٰ نے اور حکم کرتی ہے
بے صبری کا اور تحقیق منع کیا اللہ تعالیٰ نے
اس سے اور جان لے کہ بے شک نوحہ
کرنا اٹھانا آواز کا ساتھ تعریفوں کے اور
کہا گیا ہے کہ (نیاحت) مردہ پر آواز سے
رونا ہے اس کی خوبیوں کو بیان کر کرکے۔
اور علماء نے کہا ہے کہ حرام ہے بلند کرنا آواز
کا ساتھ افراط کے رونے میں لیکن فقط رونا
مُردہ پر بغیر ندب اور نیاحت کے حرام
نہیں ہے۔ مسلم اور صحیح بخاری سے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن عبادہ

marfat.com

الله صلی الله علیه وسلم بکوا فقال
الا تسمعون ان الله لا یعذب بدمع
العین ولا بحزن القلب ولکن
یعذب بهذا او یرحم" واشار
الی لسانه ورویٰنا فی صحیحیهما عن
اسامة بن زید ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم رفع الیه ابن ابنته
وهو فی الموت ففاضت عینا رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم
فقال سعد ما هذا یا رسول الله؟
قال : هذه رحمة جعلها الله فی
قلوب عباده انما یرحم الله من
عباده الرحماء ورویٰنا فی صحیح
البخاری عن انس رضی الله عنه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
دخل علی ابنه ابراهیم وهو یجود
بنفسه فجعلت عینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم تذرفان
فقال له عبد الرحمن بن عوف و
انت یا رسول الله ؟ قال یا ابن
عوف ، انها رحمة ، ثم اتبعها
باخری فقال ، ان العین لتدمع
والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی
ربنا وانا بفراقک یا ابراهیم لمحزونون
واما الاحادیث الصحیحة

کی طبع پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ اور
آپ کے ہمراہ عبد الرحمن بن عوف اور سعد
بن ابی اوقاص اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہم بھی تھے۔ پس روئے آپ جب لوگوں
نے آپ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگ
گئے۔ سو فرمایا آپ نے کیا تم نے نہیں سنا؟
بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہیں عذاب کرتا آنسو بہانے
سے اور نہ دل کے غم سے لیکن عذاب کیا
جاتا ہے ساتھ اس کے اور رحم کیا جاتا ہے۔ اور
اشارہ فرمایا آپ نے اپنی زبان کی طرف
صحیحین میں اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف
ایک اپنی لڑکی کا بیٹا لایا گیا۔ جو کہ نزع میں تھا
۔ پس بہہ پڑیں آپ کی دونوں آنکھیں
تو کہا سعد رض نے یہ کیا ہے یا رسول اللہ؟
آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ
نے اپنے بندوں کے دلوں میں کیا ہے اللہ تعالیٰ
رحم فرماتے ہیں اپنے رحم کرنے والے بندوں
پر۔ بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے
ابراہیم کی وفات کے وقت تشریف لائے
اور آپ کی دونوں آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ عبد الرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہما نے کہا یا رسول اللہ آپ
رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اے عبد الرحمن
یہ رحمت ہے پھر اور لوگ بھی رونے لگے۔

marfat.com

ان المیت یعذب ببکاء اهله علیه فلیست علی ظاهرها و اطلاقها بل هی مؤولة۔ واختلف العلماء فی تاویلها علی اقوال اظهرها واللّٰه اعلم انها محمولة علی ان یکون له سبب البکاء اما ان یکون قد اوصاهم به او غیر ذلک۔

قال اصحاب الشافعی ویجوز قبل الموت وبعده ولکن قبله اولی للحدیث الصحیح۔ فاذا وجبت فلا تبکین باکیة وقد نص الشافعی والاصحاب انه یکره البکاء بعد الموت کراهیة تنزیه ولا یحرم وتاولوا حدیث فلا تبکین باکیة علی الکراهة واللّٰه اعلم۔

(فصل)

وانما کان للنائحة هذا العذاب واللعنة لانها تامر بالجزع و تنهی عن الصبر واللّٰه ورسوله قد امرا بالصبر والاحتساب ونهیا عن الجزع والسخط قال اللّٰه تعالیٰ (یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ) قال

پھر آپ نے فرمایا۔ بیشک آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غم کرتا ہے اور کچھ نہیں کہتے ہم سوائے رضا اللہ کے اور ہم اے ابراہیم تیرے فراق میں غمگین ہیں سو اور مگر احادیث صحیحہ بیشک میت کو عذاب دیا جاتا ہے بہ سبب ان کے اہل کے رونے کے اوپر میت کے نہیں ہے یہ ظاہری اطلاق اس کے بلکہ یہ مؤول ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی تاویل میں اوپر ظاہری اقوال کے۔ واللہ اعلم۔ بیشک یہ محمول ہے اوپر اس کے جو سبب رونے کا ہو اس کے لیئے یا یہ کہ وصیت کی ہو مردہ نے واسطے رونے کے۔ شوافع نے کہا کہ جائز ہے قبل الموت اور بعد الموت لیکن قبل الموت اولیٰ ہے صحیح حدیث کے موافق پھر جب مر جائے نہ روئیں اور تحقیق ثابت کیا ہے شوافع نے کہ مکروہ تنزیہی ہے رونا بعد الموت اور حرام نہیں ہے اور حدیث کی تاویل کی ہے (فلا تبکین باکیۃ کی) اوپر کراہت کے

فصل

اور یہ عذاب اور لعنت نوحہ کرنیوالی کے لیئے اس لیئے ہے کہ وہ بے صبری کا حکم کرتی ہے اور صبر سے روکتی ہے حالانکہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور بے صبری سے روکا ہے۔ قولہ تعالیٰ:۔

یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین ؕ

عطاء نے ابن عباس سے روایت کیا کہ

marfat.com

عطاء عن ابن عباس يقول اني معكم
انصركم ولا اخذلكم . قوله تعالى
(ولنبلونكم) اى لنعاملنكم معاملة
المبتلى لان الله يعلم عاقبة الامور
فلا يحتاج الى الابتلاء ليعلم العاقبة
ولكنه يعاملهم معاملة من
يبتلى، فمن صبر اثابه على صبره
ومن لم يصبر لم يستحق الثواب ، و
قوله (بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ)
قال ابن عباس يعنى خوف العدو
والجوع يعنى المجاعة والقحط (وَ
نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ) يعنى الخسران
والنقصان فى المال وهلاك المواشى
(وَالْاَنْفُسِ) بالموت والقتل و
المرض والشيب (وَالثَّمَرَاتِ)
يعنى الجوائح وان لا تخرج الثمر
كما كانت تخرج ثم ختم الاية
بتبشير الصابرين ليدل على ان
من صبر على هذه المصائب
كان على وعد الثواب من الله تعالى
فقال تعالى (وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ)
ثم نعتهم فقال (الَّذِيْنَ اِذَا
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ) اى نالتهم
نكبة مما ذكر ولا يقال فيما
اصيب بخير مصيبة (قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بے شک میں تمہارے
ساتھ ہوں۔ تمہاری مدد کروں گا ذلیل نہیں
کروں گا۔ قولہ تعالیٰ (ولنبلونکم) یعنی تمہارے
ساتھ معاملہ ابتلاء کا کروں گا۔ اس لیے کہ بے
شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے انجام کار کو ابتلاءٗ
کا محتاج نہیں لیکن معاملہ آزمائش کا فقط
اس لیے کرتا ہے کہ کون اس پر صبر کرتا ہے کہ
اس کو ثواب ملے اور کون نہیں کرتا جو اس کو
ثواب نہ ملے۔ قولہ (بشیءٍ من الخوف والجوع)
ابن عباس نے کہا مراد اس سے دشمن کا خوف
اور قحط وغیرہ (ونقص من الاموال) یعنی
مال میں خسارہ اور نقصان اور مویشی وغیرہ کا
ہلاک ہونا۔

(والانفس) موت قتل مرض۔ بڑھاپا (والثمرات)
یعنی پھلوں کا اس طرح نہ نکلنا جیسے پہلے نکلتے
تھے پھر ختم فرمایا آیت کو ساتھ خوش خبری دینے
صابرین کے تاکہ دلیل ہو جائے اور اس کے جو
صبر کرے اوپر ان مصائب کے جنکا وعدہ ہے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

قولہ تعالیٰ (وبشر الصابرین) پھر تعریف کی کہ
وہ کون ہیں تو فرمایا (الذین اذا اصابتہم مصیبۃ)
یعنی مذکورہ تکلیفوں میں سے پہنچے اس کو اور ان
پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب کا
وعدہ ہے۔ تو کہا انہوں نے
انا للہ وانا الیہ راجعون! یعنی ہم بھی اللہ

marfat.com

عبید اللہ فیصنع بنا مایشاء (وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) بالھلاک وبالفناء ومعنی الرجوع الی اللہ الرجوعُ الی انفرادہ بالحکم اذ قد ملك فی الدُّنیا قوما الحکم فاذا زال حکم العباد رجع الامر الی اللہ عزّ وجل.

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "ما من مصیبۃ یصاب بھا المؤمن الا کفر اللہ بھا عنہ حتی الشوکۃ یشاکھا" رواہ مسلم

وعن علقمۃ بن مرثد بن سابط عن ابیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من اصیب بمصیبۃ فلیذکر مصیبتہ بی فانھا اعظم المصائب" وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اذا مات ولد العبد یقول اللہ للملائکۃ قبضتم ولد عبدی؟ فیقولون حمدك واسترجع - فیقول اللہ تعالی: ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد" وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: یقول اللہ تعالی ما لعبدی عندی

کی طرف لوٹنے والے ہیں ہلاک یا فنا ہونے کی شکل میں اور رجوع الی اللہ کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو اسی کی طرف سے جاننا کیونکہ جب کوئی آدمی پوری طرح دنیا کا مالک بھی بن جائے تو جب اسکی حکومت ختم ہو جائے گی. تو اللہ تعالیٰ کی طرف معاملہ لوٹے گا.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ کوئی مصیبت نہیں جو پہنچے مومن کو مگر کفارہ بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں کا حتی کہ کانٹا بھی جو چبھے اس کو (مسلم)

علقمہ بن مرثد بن سابط نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جب پہنچے کسی کو کوئی مصیبت تو اس کو چاہیے کہ میری مصیبت کو یاد کرے کہ وہ اعظم المصائب ہے (طبرانی کبیر)

فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جب کسی بندے کا لڑکا فوت ہو جاتا ہے تو فرماتا ہے. اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہ قبض کر لی روح تم نے میرے بندے کے بیٹے کو؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری حمد کرتا تھا تو اللہ فرماتا ہے کہ بناؤ میرے بندے کے لیے جنت میں مکان جس کا نام رکھو بیت الحمد اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جب لے لیتا ہوں میں دنیا میں اپنے بندے

حزنا اذا قبضت صفية من اهل
الدنيا ثم احتسب الا الجنة ، رواه
البخاری .

وقال علیه الصلاة والسلام
" من سعادة ابن آدم رضاه بما
قضی الله ، ومن شقاوة ابن آدم
سخطه بما قضی الله تعالی " وعن
عمر بن الخطاب رضی الله عنه
قال : اذا قبض ملك الموت علیه
السلام روح المؤمن قام علی الباب
ولاهل البيت ضجة فمنهم الصاكة
وجهها ومنهم الناشرة شعرها و
منهم الداعية بويلها فيقول ملك
الموت علیه السلام " مم هذا الجزع
ومم هذا الفزع ؟ فوالله ما انتقصت
لاحد منكم عمرا ولا ذهبت لاحد
منكم برزق ولا ظلمت لاحد منكم
شيئا فان كانت شكايتكم وسخطكم
علی فانی والله مامور وان كان
علی میتكم فانه مقهور وان كان
علی ربكم فانتم به كافرون وان لی
بكم عودة بعد عودة حتی لا ابقی
منكم احدا " قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم " والذی نفسی بیده
لو یرون مكانه ویسمعون كلامه

کی کوئی پسندیدہ چیز پر وہ صبر کرتا ہے تو اس
کے لیے سوائے جنت کے کوئی بدلہ نہیں ہے
(بخاری)

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سعادت ہے ابن آدم کی کہ راضی ہو ساتھ
قضاء الٰہی کے اور بدبختی ہے ابن آدم کی کہ
ناخوش ہو ساتھ قضاء الٰہی کے۔ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت
مومن کی روح کو قبض کرتا ہے تو کھڑا ہو جاتا
ہے دروازے پر چنانچہ بعض ان میں منہ پیٹنے
والی ہوتی ہیں بعض بالوں کو بکھیرنے والی بعض
پکارنے والی ہلاکت کو تو ملک الموت کہتا ہے
یہ جزع فزع کس لیے ہے؟ خدا کی قسم کسی
کی عمر میں نے کم نہیں کی تم میں سے نہ تمہارے
میں سے کسی کا رزق لے گیا ہوں اور نہ
کوئی اور ظلم کیا ہے تمہارے ساتھ۔ اگر تو تمہیں
میرے اوپر کچھ شکایت اور ناراضگی ہے تو
میں تو خدا کی قسم مامور ہوں اور اگر اپنی میت
پر ناراض ہو تو مقہور ہے وہ اور اگر اپنے رب
پر ناراض ہو تو تم کافر ہو۔ اور بے شک مجھے
تو تمہاری طرف بار بار آنا ہے یہاں تک کہ
نہ چھوڑوں گا میں تمہارے کسی ایک کو بھی۔
فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی قسم
اگر وہ دیکھیں اس کے مکان کو اور سنیں اس کے
کلام کو البتہ بھول جائیں اپنے مردوں کو اور

marfat.com

ويستمعون كلامه لئن هلوا عن ميتهم
ولبكوا على انفسهم".

(فصل في التعزية)

عن عبد الله بن مسعود
عن النبي صلى الله عليه وسلم
"من عزى مصابا فله مثل اجره"
رواه الترمذي.

وعن ابي بردة رضي الله عنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لفاطمة رضي الله عنها "
من عزى ثكلى كسي بردا من الجنة"
رواه الترمذي

وعن عبد الله بن عمرو بن
العاص رضي الله عنهما ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة
رضي الله عنها: ما اخرجك يا
فاطمة من بيتك؟ قالت:
اتيت اهل هذا البيت فترحمت
اليهم ميتهم وعزيتهم به.

وعن عمرو بن حزم عن النبي
صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن
يعزي اخاه بمصيبة الا كساه
الله من حلل الكرامة يوم القيامة"

واعلم رحمك الله ان التعزية
هي التصبير وذكر ما يسلي صاحب

روئیں اپنے آپ پر.

فصل تعزیت کرنے میں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو شخص افسوس کرے مصیبت زدہ کو پس واسطے
اس کے ہے مثل اجر اس کے (ترمذی)

ابی بردہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہ
جو شخص مصیبت زدہ کو افسوس کرے تو پہناتا
ہے اللہ تعالیٰ اس کو چادر جنت سے.
(ترمذی)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرۃ
فاطمہ رض سے فرمایا کہ کس چیز نے نکالا تجھ کو
گھر سے اے فاطمہ رض؟ عرض کیا کہ آئی ہوں
اس گھر والوں کو تعزیت کرنے اور رحمت
چاہنے کے لیے.

عمرو بن حزم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے نقل کیا ہے کہ نہیں کوئی مومن جو افسوس کرے
اپنے بھائی کی بوقت مصیبت مگر پہنائے گا
اللہ تعالیٰ اس کو چادر عزت کی قیامت کے
دن.

جان لے اللہ تعالیٰ رحمت کرے تجھ پر بلاشبہ
تعزیت صبر دلانا اور تسلی دینا ہے. صاحب میت

marfat.com

الميت ويخفف حزنه ويهون مصيبة وهي مستحبة لانها مشتملة على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وهي ايضاً داخلة في قوله تعالى (وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى) وهذا من احسن ما يستدل به في التعزية.

واعلم ان التعزية، هي الامر بالصبر، مستحبة قبل الدفن وبعده قال اصحاب الشافعي من حين يموت الميت وتبقى بعد الدفن الى ثلاثة ايام قال اصحابنا وتكره التعزية بعد ثلاثة فلا يجدد له الحزن، هكذا قاله الجماهير من اصحابنا، وقال ابو العباس: من اصحابنا لا بأس بالتعزية بعد ثلاثة أيام بل تبقى ابداً وان طال الزمان قال النووي رحمه الله: والمختار انها لا تفعل بعد ثلاثة ايام الا في صورتين استثناهما اصحابنا وهما اذا كان المعزى او صاحب المصيبة غائباً حال الدفن واتفق رجوعه بعد ثلاثة ايام، والتعزية بعد الدفن افضل

اور ہلکا کرتا ہے اس کے غم اور مصیبت کو اور یہ مستحب ہے کیونکہ مشتمل ہے اوپر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور یہ بھی داخل ہے تعاونوا علی البر والتقوٰی میں اور یہ احسن استدلال ہے۔ تعزیت میں۔

اور جان لے کہ تعزیت کرنا امر بالصبر ہے جو کہ مستحب ہے۔ قبل از دفن میت اور بعد از دفن۔

شوافع نے کہا یہ تعزیت کرنا مرنے کے وقت سے ہے کہ تین دن تک بعد میں ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ ہے کیونکہ تعزیت مصیبت زدہ کے دل کو تسکین دیتا ہے اور عموماً بعد تین دن کے دل کو سکون ہو جاتا ہے لہٰذا تازہ کرے غم کو اسی طرح کہا ہے جمہور اصحاب نے اور کہا ابوالعباس نے جو ہمارے اصحاب سے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ بعد تین دن کے بھی تعزیت کرنے سے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جائز ہے اگرچہ کافی مدت گزر گئی ہو اور (نووی نے کہا جو کہ مختار ہے) کہ تین دن کے بعد تعزیت نہ کریں۔ سوائے دو صورتوں کے جن کو ہمارے اصحاب نے مستثنیٰ کیا ہے اور یہ کہ جب تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ غائب ہو بوقت دفن میت کے تو بعد تین دن بھی تعزیت جائز ہے اور بعد دفن کرنے میت کے

marfat.com

منها قبله لأن اهل الميت مشغولون
بتجهيزه لان وحشتهم بعد
دفنه لفراقه اكثر، هذا اذا لم
يرمنهم جزعا، فان رآه قدم
التعزية ليسكنهم والله اعلم.
ويكره الجلوس للتعزية، يعنى
ان يجتمع اهل الميت فى بيت
ليقصدهم من اراد التعزية ولفظ
التعزية مشهور واحسن مايعزى
به ما روينا فى الصحيحين
عن اسامة بن زيد رضى الله عنه
قال: ارسلت احدى بنات رسول
الله صلى الله عليه وسلم للرسول
تدعوه وتخبره ان ابنا لها فى الموت
فقال عليه الصلاة والسلام
للرسول، ارجع اليها فاخبرها ان
لله مااخذ وله مااعطى وكل
شيء عنده باجل مسمى فمرها
فلتصبر ولتحتسب. وذكر
تمام الحديث، وقال النووى رحمه
الله فهذا الحديث من اعظم قواعد
الاسلام والمشتملة على مهمات
كثيرة من اصول الدين وفروعه
والآداب والصبر على النوازل
كلها والهموم والاسقام وغير

کے تعزیت کرنا افضل ہے کیونکہ قبل از دفن میت
اہل میت تجہیز وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اور
بعد دفن کرنے میت کے پریشان ہوتے ہیں
بوجہ فراق میت کے عام طور پر اور یہ جب کہ
دیکھے کہ جزع فزع نہیں کر رہے ورنہ پہلے بھی
برائے تسکین دل جائز ہے واللہ اعلم اور
مکروہ ہے بیٹھنا واسطے تعزیت کے۔ یعنی
اہالیان میت تعزیت کے ارادہ سے گھر میں
جمع ہوں۔ اور لفظ تعزیت کا تو مشہور ہے اور
بہتر لفظ وہ ہے جس سے تسلی دی جائے جس
طرح روایت کیا ہم نے صحیحین میں سے بروایت
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی آدمی کو بھیجا
کہ وہ بلائیں آپ کو اور خبر دیں کہ میرا بیٹا فوت
ہو رہا ہے تو آپ نے قاصد کو فرمایا کہ اس کی
طرف لوٹ جا اور اس کو خبر دے کہ بیشک
اللہ تعالیٰ کا ہے جو لیا ہے اس نے اور اسی
کا ہے جو اس نے دیا ہے اور ہر چیز اس کے
پاس ہے ساتھ وقت مقررہ کے لہذا اس
کو حکم کر کہ صبر کرے اور ثواب لے اور ذکر کیا
تمام حدیث پاک کو۔ اور نووی رحمۃ اللہ نے کہا
کہ یہ حدیث ہے اعظم قواعد اسلام سے جو مشتمل
ہے اوپر مہمات کثیرہ کے اصول دین اور فروع
اور آداب سے اور صبر کرنا ہر مصیبت اور غم

marfat.com

ذلك من الاعراض.

ومعنى قوله صلى الله عليه وسلم "ان الله ما اخذ، ان العالم كله ملك لله لم يأخذ ما هو لكم بل هو آخذ ما هو له عندكم فى معنى العارية، وقوله ولہ ما اعطى، ما وهبه لكم ليس خارجا عن ملكه بل هو له سبحانه يفعل فيه ما يشاء وكل شيء عنده باجل مسمى، فلا تجزعوا فان من قبضه فقد انقضى اجله المسمى فمحال تاخيره او تقديمه فاذا علمتم هذا كله فاصبروا واحتسبوا ما نزل بكم والله اعلم.

وعن معاوية بن اياس عن ابيه رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه فقد رجلا من اصحابه فسأل عنه فقالوا يا رسول الله ابنه الذى رأيته هلك فلقيه النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن ابنه فاخبره انه هلك فعزاه عليه ثم قال يا فلان ايما كان احب

اور بیماری وغیرہ سے اور معنی (ان للہ ما اخذ) کا یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا سارا عالم ہے نہیں لیتا تمہاری کوئی چیز بلکہ وہ لیتا ہے جو اس کا ہے تمہارے پاس بطور عاریت کے.

وقولہ (ولہ ما اعطی) جو کچھ بھی اس نے تم کو دیا ہے وہ تمام اس کی ملکیت سے خارج نہیں ہے بلکہ پاک ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے اس میں وہ کرتا ہے اور ہر چیز اس کے پاس ہے، ساتھ وقت معترہ کے لہٰذا پریشان ہو تم کیونکر جو کچھ اس نے لیا بے شک ختم ہو گیا تھا اس کا وقت متعینہ اور اس وقت کا آگے پیچھے ہونا محال ہے پس جب کہ تم یہ سب کچھ جانتے ہو تو صبر کرو جو کچھ اتارا اس نے تمہارے لیے.

واللّٰہ اعلم

معاویہ ابن ایاس نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ غیر حاضر پایا آپ نے ایک صحابی کو اور دریافت فرمایا اس کے متعلق تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا لڑکا فوت ہو گیا ہے چنانچہ آپ اس سے ملے اور لڑکے کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ سو آپ نے اس کو تعزیت فرمائی پھر فرمایا اے فلاں کون سی بات تجھے زیادہ پسند ہے؟ آیا وہ جو

marfat.com

اليك ان تمتع به عمرك او لا
تاتی غداً باباً من ابواب الجنة
الا وجدته قد سبقك اليه يفتحه
لك ، فقال . يا نبی الله يسبقنی
الی الجنة يفتحها لی هو احب الی
قال فذلك لك ، فقيل يا رسول الله
هذا له خاصة ام للمسلمين عامة؟
قال ، بل للمسلمين عامة ، وعن
ابی موسٰی ، عن النبی صلی الله
عليه وسلم انه خرج الی
البقيع فاتی امرأة جاثية
علی قبر تبکی فقال لها ، يا امة
الله اتقی الله واصبری ، قالت يا
عبد الله لو کُنت مصابا عذرتنی
قال ، يا امة الله اتقی الله واصبری
قالت يا عبد الله قد اسمعتنی
فانصرف ، قال فانصرف عنها
رسول الله صلی الله عليه وسلم
وتبصر بها رجل من المسلمين فاتاها
فسألها أتعرفينه قالت لا
والله ، قال ويحك ذلك رسول
الله صلی الله عليه وسلم فبادرت
تسعی حتی ادرکته فقالت يا
رسول الله اصبر قال انما الصبر
عند الصدمة الأولی " ای انما

فائدہ دے تجھ کو زندگی میں یا آوے تو کل قیامت
کے روز جنت کے دروازے سے جس کو یہ کھولے
پہلے جاکر. تو اس نے عرض کیا ۔ کہ یا رسول اللہ
پہلے جاوے مجھ سے جنت کی طرف جو کھولے اس
کو میرے لیے وہ مجھ کو زیادہ پسند ہے تو آپ
نے فرمایا یہ ہے تیرے لیے دریافت کیا گیا آپ
سے کہ یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسی کے لیئے ہے
یا کہ ہر مسلمان کے لیے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان
کے لیئے یہی حکم ہے. ابی موسٰی نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ بقیع
کی طرف تشریف لے گئے تو ایک عورت کے پاس
آئے جو کہ قبر پر بیٹھی رو رہی تھی تو آپ نے اس
سے فرمایا کہ اے اللہ کی بندی خدا سے ڈر اور
صبر کر تو اس نے جواب دیا کہ اے اللہ کے بندے
میں زیادہ لائق ہوں غم زدہ ہونے میں. آپ نے
فرمایا کہ اے خدا کی بندی خدا سے ڈر اور صبر کر
اس نے جواب دیا کہ اے اللہ کے بندے اگر تو
مصیبت زدہ ہوتا تو مجھے معذور رکھتا. آپ نے
فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر تو اس نے جواب دیا
کہ اے اللہ کے بندے تو نے مجھے سنا دیا. پس
اب جا. چنانچہ آپ اس سے ہٹ گئے اور ایک
مسلمان آدمی نے جو دیکھا ۔ تو وہ آیا اس عورت
کے پاس اور دریافت کیا کہ کیا کہا ہے اس آدمی
نے تجھ کو تو اس نے جتایا جو کچھ کہا تھا اس نے
اور جو کچھ جواب دیا اس پر تو اس آدمی نے کہا

سوم انی انا الحری الثکلی قال یا امة الله اتقی الله واصبری قالت یا عبد الله

marfat.com

عيل الصبر عند مفاجاة المصيبة
واما فيما بعد فيقع السلو طبعًا - وفي
صحيح مسلم مات ابن لابي طلحة
من ام سليم فقالت لاهله لا تحدثوا
ابا طلحة حتى اكون انا احدثه
فجاء ابو طلحة فقربت اليه
عشاء فاكل وشرب ثم تصنعت
له احسن ما كانت تتصنع قبل
ذلك فوقع بها فلما رأت انه
قد شبع واصاب منها قالت
يا ابا طلحة ارأيت لو ان قومًا
اعاروا عاريتهم اهل بيت فطلبوا
عاريتهم الهم ان يمنعوهم؟ قال
لا، قالت ام سليم، فاحتسب ابنك
قال فغضب ابو طلحة فقال
تركتيني حتى اذا تلطخت اخبرتني
بابني، والله لا تغلبيني على
الصبر، فانطلق حتى اتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخبره بما كان فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم، بارك الله
لكما في ليلتكما ° فذكر الحديث
وفي الحديث وما اعطى احد
عطاء خيرًا واوسع من الصبر"
وقال على رضى الله عنه للاشعث

گیا تو اس آدمی کو پہچانتی ہے؟ تو اس عورت
نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں نہیں پہچانتی۔ اس
آدمی نے کہا کہ تیرا ناس ہو۔ یہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے پس وہ عورت بھاگ
کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں
صبر کرتی ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ صبر تو اول
ہی صدمہ میں ہوتا ہے۔ یعنی بجز اس نیست کہ
برداشت کرے ناگہانی مصیبت کو ورنہ بعد
ازاں تو تسلی ہو ہی جاتی ہے۔ طبعی طور پر۔ اور
صحیح مسلم میں ہے کہ ابو طلحہؓ کا لڑکا فوت
ہوگیا۔ ام سلیم سے تو اس نے اپنے گھر
والوں سے کہا کہ ابو طلحہؓ سے کوئی بات نہ کرنا
میں خود ہی بات کروں گی۔ چنانچہ ابو طلحہؓ تشریف
لائے تو کھانا ان کو دیا۔ انہوں نے کھایا پیا پھر
بناؤ سنگھار کیا ان کے لیے اس سے بہتر جو
پہلے اس سے کیا کرتی تھی پھر جماع کیا انھوں
نے اس سے پھر جب سیر ہو گئے، جو کچھ اس
سے ملا تو کہا کہ اے ابو طلحہؓ آپ نے دیکھا
کہ کوئی قوم جب کسی سے عاریۃً کچھ لیتی ہے
پھر جب مالک واپس طلب کریں تو کیا ان کو چاہیے
کہ نہ دیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ تو ام سلیم نے
کہا کہ پس آپ ثواب کی نیت کریں اپنے بیٹے
سے رکہ وہ فوت ہو گیا ہے)
ابو طلحہؓ ناراض ہوئے اور کہا کہ نہیں بتایا اور

marfat.com

بن قیس انك ان صبرت ایماناً
واحتساباً و الاسلوت کما تسلوا
البهائم . وکتب حکیم الی رجل
قد اصیب بمصیبة : انك قد
ذهب منك ما رزقت به فلا یذهبن
عنك ما عوضت عنه و هو الاجر
وقال آخر: العاقل یصنع اول
یوم من ایام المصیبة ما یفعله
الجاهل بعد خمسة ایام، قلت
قد علم ان مر الزمان یسلی
المصاب فلذلك امر الشارع بالصبر
عند الصدمة الاولی، وبلغ
الشافعی رضی الله عنه ان عبدالرحمٰن
بن مهدی رحمه الله مات له
ابن فجزع علیه عبدالرحمٰن
جزعاً شدیداً فبعث الیه الشافعی
رحمه الله یقول: یااخی عز نفسك
بما تعزی به غیرك واستقبح من
فعلك ما تستقبحه من فعل
غیرك واعلم ان امضی المصائب
فقد سرور وحرمان اجر فکیف
اذا اجتمعا مع اکتساب وزر فتناول
حظك یااخی اذا قرب منك قبل
ان تطلبه وقد نأی عنك - الهمك
الله عند المصائب صبراً واحرزلنا

چھوڑ دیا تو نے مجھ کو یہاں تک کہ میں لت پت
ہو گیا ہوں۔ خدا کی قسم نہ غالب آئے گی تو
صبر میں مجھ سے نہ بڑھ سکے گی۔ پھر حاضر
ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں اور خبر دی سارے قصہ کی۔ تو آپ نے فرمایا
برکت کرے اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں
اور حدیث پاک میں ہے کہ نہیں دی گئی کسی
ایک آدمی کو بھی کوئی نعمت زیادہ بہتر صبر سے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس سے
فرمایا بے شک تو اگر صبر کرے باعتبار ایمان
اور ثواب کے ورنہ تسلی پائے گا تو جس طرح
تسلی پاتے ہیں جانور۔ اور لکھا حکیم نے ایک
شخص کی طرف جس کو پہنچی تھی مصیبت کہ بے شک
گیا تجھ سے جو کچھ رزق دیا گیا تجھ کو ساتھ اس
کے پس ہرگز نہ جائے تجھ سے وہ جو بدلے
میں دیا گیا تجھ کو اور وہ ثواب ہے دوسرا یہ کہا
کہ عقل مند آدمی صبر کرتا ہے مصیبت کے پہلے دن جس
طرح کرتا ہے جاہل آدمی بعد پانچ دن کے۔ میں
نے کہا معلوم ہوا کہ بے شک وقت گزرنے سے
مصیبت زدہ کو تسلی ہو ہی جاتی ہے اسی لیے
حکم ہے شارع علیہ السلام کا ساتھ صبر کرنے
کے بوقت صدمے کے پہلے پہلے.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خبر پہنچی کہ عبدالرحمٰن
بن مہدی رحمۃ اللہ کا لڑکا فوت ہو گیا ہے جس پر
عبدالرحمٰن سخت پریشان ہوئے امام شافعیؒ نے

ولك بالصبر اجرًا، وكتب اليه يقول :
انى معزيك لا انى على ثقة
من الحياة ولكن سنة الدين
فما المعزى بباق بعد ميته
ولا المعزى ولو عاشا الى حين

وكتب رجل الى بعض اخوانه
يعزيه بابنه : اما بعد فان
الولد على والده ما عاش حزن
وفتنة فاذا قدمه فصلاة ورحمة
فلا تحزن على مافاتك من حزنه
وفتنته ولا تضيع ما عوضك
الله تعالى من صلاته ورحمته .

وقال موسى بن المهدي
لابراهيم بن سلمة وعزاه بابنه
اسرك وهو بلية وفتنة و
احزنك وهو صلاة ورحمة ؟

وعزى رجل رجلا فقال ان
من كان لك فى الاخرة اجرًا
خير ممن كان فى الدنيا سرورًا
وفرحًا.

وعن عبد الله بن عمر رضى الله
عنهما انه دفن ابناله ثم ضحك عند
القبر فقيل له اتضحك عند القبر؟
فقال اردت ان ارغم الشيطان ،
وعن ابن جريج رحمه الله قال -

نے اسکی طرف کسی کو بھیجا اور کہا کہ اے بھائی تعزیت کر
اپنے نفس کی ساتھ اس کے جو تعزیت کرتا ہے تو غیر کی
اور برائی حاصل کر اپنے فعل سے جو برائی چاہتا ہے دوسرے سے
اور جان لے بیشک تیز ترین مصائب سے گم ہونا خوشی کا
اور محروم ہونا ثواب سے ہے پس لے تو اپنا حصہ
اے بھائی جب قریب ہو قبل ازیں کہ تو اسکی تلاش
میں ہو اور وہ تجھ سے دور ہوجائے ۔ اور اس کی
طرف یہ لکھ کر بھیجا ۔ شعر (۱) بیشک میں تجھے تسلی دیتا
ہوں، بس یہ نہیں کہ مجھا اپنی زندگی پہ اعتماد ہے
بلکہ سنت دین سمجھ کر (۲) پس تعزیت کرنے والا نہیں زندہ
رہیگا اسکی موت کے بعد نہ تعزیت کیا ہوا اگرچہ کافی
وقت تک زندہ رہیں ۔ اور کسی آدمی نے اپنے کسی
بھائی کو جسکا لڑکا فوت ہوگیا تھا لکھا ۔ اما بعد بیشک
بیٹا والد کے لیے جبتک کہ جیتا رہے پریشانی اور فتنہ ہے
اور جب وہ چلا گیا (فوت ہوگیا) پس رحمت ہی رحمت ہے
لہٰذا نہ غم کر اس پہ جو فوت ہوگیا ۔ پریشانی اور فتنہ سے اور نہ
ضائع کر اسکو جو بدلہ دیا اللہ تعالیٰ نے رحمت اپنی سے ۔

موسیٰ بن مہدی نے ابراہیم بن سلمہ سے کہا اور تعزیت
کی اس کے بیٹے کی کہ کیا خوش کیا تجھ کو اس نے حالانکہ
وہ بلا اور فتنہ تھا اور غمگین کیا تجھ کو اس چیز نے حالانکہ
وہ صلوٰۃ اور رحمت ہے ؟

ایک آدمی نے کسی آدمی کی تعزیت کی اور کہا بلاشبہ
وہ جو تیرے لیے اجر ہے آخرۃ میں بہتر ہے اس سے جو
دنیا میں تھی خوشی اور سرور ۔
اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان

من لم تيعرض مصيبة بالاجر والاحتساب سلا كما تسلوا البهائم

وعن حسين الاعوج قال رأيت سعيد بن جبير رحمه الله يقول فى ابنه ونظر اليه انى اعلم خير خلة فيك قيل وما هى؟ قال يموت فاحتسبه.

وعن الحسن البصرى رحمه الله ان رجلا حزن على ملالة وشكا ذلك اليه فقال الحسن كان ابنك يغيب عنك؟ قال نعم كان غيبته اكثر من حضوره، قال فاتركه غائبا فانه لم يغب عنك غيبة إلّا اجرلك فيها اعظم من هذه قال يا ابا سعيد هونت على وجدى على ابنى.

ودخل عمر بن عبد العزيز على ابنه فى وجعه فقال يا بنى كيف تجدك؟ قال اجدنى فى الحق قال يا بنى لان تكون فى ميزانى احب الى من ان اكون فى ميزانك، قال يا ابت لان يكون ما تحب احب الى من ان يكون ما احب.

وما ت ابن الامام الشافعى

کے بیٹے کو جب دفن کیا تو ہنس پڑے قبر کے قریب تو پوچھا گیا ان سے کہ کیا آپ ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ شیطان کی ناک کو خاک آلود کردوں - ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص نہیں حاصل کرتا بوقت مصیبت اجر اور ثواب تو تسلی کی اس نے جس طرح تسلی کرتا ہے جانور. حمید اعرج سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا جو اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا اور اس کی طرف دیکھتا تھا کہ بیشک میں جانتا ہوں بہت اچھی خوبیاں جو تیرے اندر ہیں پوچھا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ کہا یہ فوت ہو جائیگا - اور میں ثواب لوں گا - حسن بصری رح سے مروی ہے کہ ایک آدمی مغموم تھا اپنے بیٹے پر اور شکایت کی اس کی ان کو تو حسن بصری رح نے کہا تیرا بیٹا غائب رہتا تھا تجھ سے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں! اکثر غائب رہتا تھا. حسن بصری نے کہا چھوڑ اس کو غائب ہی. کہ اس کے غائب ہونے میں تجھ کو بہت بڑا اجر ملے گا. اس نے کہا اے ابو سعید ہلکا کر دیا تو نے میرے دل کے بوجھ کو. عمر بن عبد العزیز اپنے بیٹے کے پاس آئے جو وہ کسی تکلیف میں تھا. فرمایا اے بیٹے کس طرح پاتا ہے تو اپنے آپ کو؟ اس نے جواب دیا میں اپنے آپ کو حق پہ پاتا ہوں. فرمایا اے بیٹے اس لیے جو میری میزان میں ہو زیادہ پسند ہے مجھ کو اس سے جو تیری میزان میں ہو اس نے جواب دیا اے ابا جان جس کو آپ پسند کرتے ہیں. میں اس کو زیادہ پسند کرتا ہوں.

-امام شافعی رح کا بیٹا فوت ہو گیا اور انہوں نے

marfat.com

فانشد يقول:

وما الدهر الا هكذا فاصطبر له
رزية مال او فراق حبيب

ووقعت في رجل عروة الآكلة
فقطعها من الساق ولم يمسكه
احد وهو شيخ كبير ولم يدع
ورده تلك الليلة الا انه قال.
لقد لقينا من سفرنا هذا
نصبًا، وتمثل بهذه الأبيات:

لعمري ما اهويت كفي لريبة
ولا نقلتني نحو فاحشة رجلي
ولا قادني سمعي ولا بصري لها
ولا دلني رايي عليها ولا عقلي
واعلم انى لم تصبني مصيبة
من الدهر الا قد أصابت فتى قبلي

وقال رضى الله عنه: اللهم ان
كنت اخذت فقد ابقيت، اخذت
عضوا وابقيت اعضاوًا واخذت
ابنا وابقيت ابناء.

وقدم على الوليد في تلك
الليلة رجل اعمى من بني عبس
فساله عن عينيه فقال: بت
ليلة في بطن واد ولم اعلم في الارض
عبسيا يزيد ماله على مالي فطرقنا
سيل فذهب ما كان لي من مال

یہ شعر کہا۔ شعر

اور نہیں خالی زمانے کی مگر اس طرح مصیبتوں میں
پڑنا، اس کے لیے صبر کر تو نقصان مال ہو یا جدائی
احباب۔ عروہ کے پاؤں میں کوئی کاٹنے والی
چیز پڑ گئی جس نے اس کی پنڈلی سے کچھ کاٹ
لیا۔ کسی شخص نے اس کو نہ روکا اور وہ خود بوڑھے
آدمی تھے۔ تو ساری رات اس درد کو نہ چھوڑا

اشعار

قسم ہے میری زندگی کی نہیں جھکایا میں نے اپنی
ہتھیلی کو بوقت مصیبت اور نہیں لے چلا میرا
پاؤں کسی بے حیائی کی طرف۔
نہیں لے گیا میرا کان اور میری آنکھ کسی گناہ کے
لیے اور نہیں رہنمائی کی میری رائے نے کسی گناہ پر
اور نہ میرے عقل نے۔ اور میں جانتا ہوں جو کچھ مجھے
مصیبت پہنچی ہے زمانے سے وہ پہلے بھی آدمیوں
کو پہنچ چکی ہے۔ اور کہا عروہ نے اے اللہ
اگر تو نے مجھے مبتلا کیا ہے تو اس کا معاوضہ بھی دیا ہے
اور اگر تو نے مجھ سے کچھ لیا ہے تو باقی بھی چھوڑا ہے
تو نے ایک عضو لے لیا۔ اور چھوڑ دیے باقی اعضا
اور ایک بیٹا لے لیا اور چھوڑ دیے باقی بیٹے۔
اور آیا ولید کے ہاں اسی وقت ایک نابینا آدمی بنی عبس
کا تو انہوں نے اس کی آنکھوں کے بارہ میں
دریافت کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ ایک رات
میں کسی وادی میں ٹھیرا اور میں۔ اپنے جیسا
زیادہ باعتبار مال کے کسی کو نہ جانتا تھا بنی

واھل وولد غیر بعیر وصبی وکان البعیر صعبا فند (ای شرد) فاتبعته فما جاوزت الصبی الا بیسیر حتی سمعت صوته فرجعت فاذا راس الصبی فی بطنه فقتله ثم اتبعت البعیر لاخذه فنفحنی برجله فاصاب وجھی فحطمه واذھب عینی فاصبحت لا اھل لی ولا مال ولا ولد ولا بعیر فقال الولید انطلقوا به الی عروة لیعلم ان فی الارض من ھو اشد منه بلاء.

وذکر ان عثمان رضی اللہ عنه لما ضرب جعل یقول والدماء تسیل علی لحیته: لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین اللھم انی استعین بك علیھم و استعینك علی جمیع اموری واسالك الصبر علی ما ابتلیتنی

وقال المدائنی: رایت بالبادیة امراة لم ارجلدا انضر منھا ولا احسن وجھا منھا فقلت تاللہ ان فعل ھذا بك الاعتدال والسرور فقالت کلا واللہ انی لبدع احزان وخلف ھموم وساخبرك

سیلاب آیا اور لے گیا جو کچھ تھا میرا مال اور اہل وعیال تمام بجز ایک اونٹ کے اور ایک چھوٹے بچے کے اور بڑا سخت تھا اونٹ اور بھاگ گیا اور میں اس کے پیچھے گیا۔ پس تھوڑا سا دور ہی لڑکے سے گیا، کہ لڑکے کی آواز میں نے سنی پس واپس آیا تو میں نے کیا دیکھا۔ کہ لڑکے کا سر اونٹ کے پیٹ میں ہے اور اس نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ پھر میں اونٹ کے پیچھے گیا۔ تاکہ اس کو پکڑوں چنانچہ اس نے مجھے ایسا پاؤں مارا جو میرے منہ پر لگا۔ اور میری آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ پس صبح کی میں نے۔ تو نہ کوئی اہل وعیال میں سے تھا اور نہ مال تھا اور نہ اولاد میں سے نہ ہی اونٹ ولید نے کہا جاؤ اور عروہ کو یہ ماجرا سناؤ تاکہ اس کو معلوم ہو کہ دنیا میں کون زیادہ مصیبت زدہ ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مضروب کیا تو فرماتے تھے درآنحالیکہ خون داڑھی سے بہ رہا تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔ یا اللہ میں مدد چاہتا ہوں تجھ سے ان پر اور مدد چاہتا ہوں میں اپنے تمام کاموں میں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں اوپر اس کے جو ابتلا کیا تو نے میرے اوپر۔ مدائنی نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو جنگل میں دیکھا کہ اس سے زیادہ خوبصورت عورت میں نے نہیں دیکھی تھی ۴۴ پس کہا اس نے ہرگز نہیں خدا کی قسم بلاشبہ میں حزن وغم میں پہلی میں

۴۴ تو میں نے کہا خدا کی قسم اتنا خوبصورتی اور خوشی تجھ کو خدا نے دی ہے۔

marfat.com

كان لي زوج وكان لي منه ابنان فذبح ابوهما شاة في يوم اضحى والصبيان يلعبان فقال الاكبر للاصغر اتريد ان اريك كيف ذبح ابي الشاة؟ قال نعم فذبحه فلما نظر الى الدم جزع ففزع نحو الجبل فاكله الذئب فخرج ابوه في طلبه فتاه ابوه فمات عطشا فافردني الدهر، فقلت لها وكيف انت والصبر؟ فقالت: لو دام لي لدمت له ولكنه كان جرحا فاندمل۔

وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول، من كان له فرطان - من امتي دخل الجنة يعني ولدين قالت عائشة رضي الله عنها بابي انت وامي فمن كان له فرط؟ قال صلى الله عليه وسلم، ومن كان له فرط يا موفقة قلت فمن لم يكن له فرط من امتك؟ قال انا فرط امتي لم يصابوا بمثلي،

ہوں اور آخری کا بھی ہوں ہیں تم کو خبر دیتی ہوں کہ میرا خاوند تھا۔ اور اس سے میرے دو بیٹے تھے۔ چنانچہ قربانی والے دن اس نے ایک بکری ذبح کی اور بچے کھیل رہے تھے۔ اور بڑے لڑکے نے چھوٹے بھائی سے کہا۔ کیا میں تجھے دکھاؤں کہ اباجی نے بکری کو کس طرح ذبح کیا تھا؟ چھوٹے نے کہا ہاں۔ پس اس نے اس کو ذبح کر دیا۔ پھر جب دیکھا اس کے خون کی طرف۔ تو پریشان ہوکر پہاڑ کی طرف بھاگ گیا۔ پس اس کو بھیڑیا کھا گیا اور اس کا باپ اس کی تلاش میں نکلا اور وہ پیاس سے مر گیا۔ اور مجھے زمانہ نے اکیلا کر دیا۔ میں نے کہا تو کس طرح صبر کر رہی ہے؟ جواب دیا اگر وہ ہوتا تو میں بھی ہوتی۔ اس کے لیے۔ لیکن ایک زخم تھا جو کہ مندمل ہو گیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہیں جس کے دو لڑکے چھوٹے فوت ہو جائیں میری امت سے تو اس کے لیے جنت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ قربان ہوں آپ پر میرے ماں باپ جس کا ایک لڑکا فوت ہو گیا ہو؟ آپ نے فرمایا جس کا ایک لڑکا بھی فوت ہو گیا۔ اے موفقہ۔ میں نے کہا جس کا کوئی بھی لڑکا نہ فوت ہوا ہو۔ آپ کی امت سے تو؟

*

وعن ابي عبيدة رضي الله
عنه عن ابيه . قال : قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ، من
قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا
الحنث كانوا له حصنًا من النار ،
فقال ابو الدرداء . قدمت اثنين
قال واثنين) قال ابي بن كعب
سيد القراء قدمت واحدًا
قال صلى الله عليه وسلم وواحدًا
ولكن ذلك في اول صدمة .

وعن وكيع قال كان لابراهيم
الحربي ابن وكان له احد عشرة
سنة قد حفظ القرآن وتفقه
من الفقه والحديث شيئًا
كثيرًا فمات فجئت اعزيه
فقال لي كنت اشتهي موت ابني
هذا قلت يا ابا اسحاق انت
عالم الدنيا تقول مثل هذا
قد انجب وحفظ القرآن وتفقه
الفقه والحديث فقال نعم
رايت في المنام كان القيامة قد
قامت وكان صبيانًا في ايديهم
قلال ماء يستقبلون الناس
يسقونهم وكان اليوم يوم حار
شديد حره قال فقلت لاحدهم

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں فرط ہوں اپنی
امت کا نہیں پہنچی ان کو کوئی مصیبت مثل میرے
ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے تین
بچے نابالغ فوت ہو جائیں تو ہوں گے وہ اس
کے لیے قلعہ آگ سے (بچاؤ کے لیے)
ابو الدرداءؓ نے عرض کیا اگر دو بچے فوت ہو جائیں
تو؟ آپ نے فرمایا اور دو بھی۔

ابی ابن کعب سید القراء نے عرض کیا اگر ایک
بچہ فوت ہو جائے تو؟ آپ نے فرمایا ایک
بھی لیکن یہ ہے اوّل ہی صدمہ میں (صبر کرے)
وکیع نے کہا ابراہیم حربی کا لڑکا تھا جو گیارہ برس
کا تھا حافظ قرآن تھا فقہ بھی پڑھ لی اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی حدیثیں بھی
پڑھ لیں پس فوت ہو گیا تو میں اس کے پاس
گیا تعزیت کی تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں
اپنے اس بچہ کی موت چاہتا تھا۔ میں نے کہا اے
ابو اسحاق عالم ہو کر آپ ایسی بات کرتے ہیں
تحقیق وہ لائق تھا، حافظ قرآن تھا۔ فقہ اور
حدیث کو جانتا تھا؟ انھوں نے کہا ہاں میں
نے خواب میں دیکھا تھا کہ قیامت گویا کہ قائم
ہو گئی ہے اور بچے تھے جن کے ہاتھوں میں
پانی کے گھڑے تھے جو لوگوں کا استقبال کرتے
ہیں اور ان کو پانی پلاتے ہیں وہ دن سخت
گرمی کا تھا۔ پس میں نے ان میں سے کسی ایک

marfat.com

اسقني من هذا الماء قال فنظر الي وقال لي ليس انت ابي فقلت ومن انتم؟ قال نحن الصبيان الذين متنافي الاسلام وخلفنا آباءنا نستقبلهم فنسقيهم الماء قال فلهذا تمنيت موته.

وروى مسلم عن ابي حسان قال قلت لابي هريرة رضي الله عنه حدثنا بحديث تطيب به انفسنا عن موتانا قال نعم صغارهم دعاميص الجنة يتلقى احدهم اباه او قال ابويه فيأخذ بثوبه او قال بيده فلا ينتهي حتى يدخله الجنة.

وعن مالك بن دينار رحمه الله تعالى قال كنت في اول امري مكبا على اللهو وشرب الخمر فاشتريت جارية وتسريت بها ولدت لي بنتا فاحببتها حبا شديدا الى ان دبت ومشت فكنت اذا جلست لشرب الخمر جاءت وجذبتني عليه فاهرقته بين يدي فلما بلغت من العمر سنتين ماتت فاكمدني حزنها قال فلما كان ليلة النصف

کو کہا کہ مجھے بھی پانی پلا دے. چنانچہ اس نے میری طرف دیکھا. اور کہا کہ تو میرا باپ نہیں ہے. میں نے کہا تم کون ہو؟ کہا کہ ہم وہ بچے ہیں جو اسلام میں مر گئے تھے اور باپوں کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں تو ان کا استقبال کرتے ہیں اور ان کو پانی پلاتے ہیں کہا اسی لیئے میں تمنا کرتا تھا اس کے فوت ہونے کی.

مسلم نے ابو حسان سے روایت کیا ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ کوئی ایک ایسی حدیث بیان کرو جس سے ہماری طبیعت خوش ہو جائے ہمارے مردوں کے متعلق فرمایا ہاں چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہیں. ملیں گے اپنے باپ کو یا فرمایا ماں باپ کو پھر پکڑیں گے. اس کے کپڑے کو یا فرمایا اس کے ہاتھ کو نہ چھوڑیں گے. یہاں تک کہ داخل کریں گے ان کو جنت میں.

مالک بن دینار کی توبہ کا قصہ. فرمایا میں اول عمر میں شراب کا بہت شوقین تھا اور عادی تھا. ہر وقت شراب میں ہی منہمک رہتا تھا. میں نے ایک باندی خریدی جو بہت ہی خوبصورت تھی اور مجھے اس سے بہت محبت تھی. اس سے میری ایک لڑکی پیدا ہوئی مجھے اس لڑکی سے بہت محبت تھی اور وہ لڑکی بھی مجھ سے بہت مانوس تھی یہاں تک کہ پاؤں چلنے لگی تو اس وقت مجھے اس سے اور بھی زیادہ محبت ہو گئی کہ ہر وقت وہ میرے پاس ہی رہتی لیکن اس کی عادت یہ تھی کہ جب میں شراب کا گلاس پینے کے لیئے لیتا

marfat.com

من شعبان بت وانا ثمل من الخمر
فرأيت فى النوم كان القيامة
قد قامت وخرجت من قبرى
واذا بتنين قد تبعنى يريد
اكلى، والتنين الحية العظيمة
قال فهربت منه فتبعنى وصار
كلما اسرعت يهرع خلفى وانا
خائف منه فمررت فى طريقى
على شيخ نقى الثياب ضعيف
فقلت يا شيخ بالله اجرنى
من هذا التنين الذى يريد
اكلى واهلاكى فقال يا ولدى انا
شيخ كبير وهذا اقوى منى
ولا طاقة لى به ولكن مر واسرع
فلعل الله ان ينجيك منه قال
فاسرعت فى الهرب وهو ورائى
فاشرفت على طبقات النار وهى تفور
فكدت ان اهوى فيها وانا قائل
يقول لست من اهلى فرجعت
هاربا والتنين فى اثرى فاشرفت
على جبل مستنير وفيه
طاقات وعليها ابواب وستور
وانا بقائل يقول ادركوا هذا البائس
قبل ان يدركه عدوه ففتحت
الابواب ورفعت الستور و

تو میرے ہاتھ میں سے چھین لیتی اور میرے کپڑوں
پر چھینک دیتی، محبت کی زیادتی کی وجہ سے
اس کو ڈانٹنے کو دل نہ چاہتا جب وہ دو برس
کی ہو گئی تو اس کا انتقال ہو گیا۔ اس صدمہ نے
میرے دل میں زخم کر دیا۔ ایک دن ۱۵ شعبان کی
رات تھی۔ میں شراب میں مست تھا (عشاء کی نماز
بھی نہ پڑھی) اسی حال میں سو گیا تو میں نے خواب
میں دیکھا کہ حشر قائم ہو گیا ہے لوگ قبروں سے
نکل رہے ہیں۔ میں بھی ان لوگوں میں ہوں جو
میدان حشر کی طرف جا رہے ہیں۔ میں نے اپنے
پیچھے کچھ آہٹ سی سنی۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو
ایک بہت بڑا کالا اژدہا میرے پیچھے دوڑتا ہوا
آ رہا ہے اس کی کیری آنکھیں ہیں۔ منہ کھلا ہوا
ہے اور بے تحاشا میری طرف دوڑتا ہو آ رہا
ہے میں اس کے خوف سے ڈر کر بھاگ رہا
ہوں اور وہ میرے پیچھے بھاگا چلا آ رہا ہے۔
سامنے سے مجھے ایک بوڑھے سے آدمی نفیس لباس
نہایت مہکتی ہوئی خوشبو ان میں سے آ رہی
تھی ملے میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب
دیا۔ میں نے ان سے کہا خدا کے لیئے میری امداد
کریں وہ کہنے لگے کہ میں ضعیف آدمی ہوں یہ
بہت قوی ہے۔ یہ میرے قابو کا نہیں ہے لیکن
تو بھاگا چلا جا۔ شاید آگے کوئی چیز ایسی مل جائے
جو اس سے نجات کا سبب بن جائے۔ میں
بے تحاشا بھاگا جا رہا تھا کہ مجھے ایک ٹیلہ نظر

اشرفت منها على اطفال بوجوه كالاقمار واذا ابنتى معهم فلما راتنى نزلت الى كفة من نور و ضربت بيدها اليمنى الى التنين فولى هاربا وجلست فى حجرى وقالت يا ابت الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق، فقلت يا بنية . انتم تعرفون القرآن ؟ قالت : نحن اعرف به منكم . قلت : يا بنية ما تصنعون ههنا ؟ قالت : نحن من مات من اطفال المسلمين اسكنا ههنا الى يوم القيامة ننتظركم تقدمون علينا . فقلت : يا بنية ما هذا التنين الذى يطاردنى و يريد اهلاكى ؟ قالت : يا ابت ذلك عملك السوء قويته فاراد اهلاكك ، فقلت : و من ذلك الشيخ الضعيف الذى رأيته ؟ قالت ، ذلك عملك الصالح اضعفته حتى لم يكن له طاقة بعملك السوء فتب الى الله ولا تكن من الهالكين ، قال ثم ارتفعت عنى واستيقظت

پڑا میں اس پر چڑھ گیا۔ مگر وہاں چڑھتے ہی مجھے جہنم کی آگ دہکتی ہوئی اس ٹیلے کے پرے نظر پڑی اس کی وحشت ناک صورت اور اس کے خوفناک منظر نظر آگے ان سب حالات کے دیکھنے کے باوجود اس سانپ کی وحشت مجھ پر اتنی سوار تھی کہ اسی طرح بھاگا جا رہا تھا قریب تھا کہ میں جہنم میں جا پڑوں اتنے میں ایک زور کی آواز مجھے سنائی دی۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ پیچھے ہٹ جا تو ان (جہنمی) لوگوں میں سے نہیں ہے۔ میں وہاں سے پھر پیچھے کو دوڑا وہ سانپ بھی میرے پیچھے کو لوٹ آیا۔ مجھے پھر وہ بڑے میاں سفید لباس پڑے میں نے ان سے پھر کہا ؟؟ میں بہت ضعیف ہوں اور یہ بہت قوی ہے میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ البتہ سامنے ایک دوسری پہاڑی ہے اس پر چڑھ جا۔ اس میں مسلمانوں کی کچھ امانتیں ہیں ممکن ہے تیری بھی کوئی چیز امانت رکھی ہو جس کی مدد سے اس اژدہے سے بچ سکے۔ میں بھاگا ہوا اس پر گیا اور وہ اژدھا بھی میرے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے وہاں میں نے دیکھا کہ ایک گول پہاڑ ہے اس میں بہت سی کھڑکیاں کھلی ہوئی ہیں اور ان پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ہر کھڑکی کے دو کواڑ ہیں۔ سونے کے جن پر یاقوت جڑے ہوئے ہیں اور موتیوں سے لدے ہے ہیں اور ہر کواڑ پر ایک ریشمی پردہ پڑا ہوا ہے۔ میں

marfat.com

فتبت الى الله من ساعتي .

فانظر رحمك الله الى بركة الذرية اذا ماتوا صغاراً ذكوراً كانوا او اناثاً وانما يحصل للوالدين النفع بهما في الاخرة اذا صبروا واحتسبوا وقالوا الحمد لله انا لله وانا اليه راجعون فيحصل لهم ما وعد الله تعالى بقوله (الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ) اى نحن واموالنا يصنع بنا ما يشاء (وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اقرار بالهلاك والفناء

وعن ثوبان رضى الله عنه قال قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم' ما اصاب عبداً مصيبة الا باحدى خلتين اما بذنب لم يكن الله ليغفرله الا بتلك المصيبة او بدرجة لم يكن الله يبلغه اياها الا بتلك المصيبة".

وقال سعيد بن جبير: لقد اعطيت هذه الامة عند المصيبة مالم تعط الانبياء قبلهم (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) ولما عطيته

جب اس پر چڑھنے لگا تو فرشتوں نے آواز دی کہ کواڑ کھول دو اور پردے اٹھا دو اور باہر نکل آؤ۔ شاید اس پریشان حال کی کوئی امانت تم میں ایسی ہو جو اس وقت اس مصیبت سے نجات دے۔ اس آواز کے ساتھ ایک دم کواڑ کھل گئے۔ اور پردے اٹھ گئے اور اس میں سے چاند جیسی صورت کے بہت سے بچے نکلے مگر میں انتہائی پریشان تھا کہ وہ سانپ میرے بالکل ہی قریب آگیا تھا۔ اتنے میں وہ بچے چلانے لگے۔ اے تم سب جلدی نکل آؤ وہ سانپ تو اس کے پاس ہی ہے۔ اس پر فوجیں کی فوجیں بچوں کی نکل آئیں۔ ان میں دفعتہً میری نگاہ اپنی اس دو سالہ بچی پر پڑی جو مرگئی تھی۔ وہ مجھے دیکھتے ہی رونے لگی۔ خدا کی قسم یہ تو میرے ابا ہیں اور یہ کہتے ہی تیر کی طرح کود کر ایک نور کے پلڑے پر چڑھ گئی اور اپنے بائیں ہاتھ کو میرے داہنے ہاتھ کی طرف بڑھایا۔ میں جلدی سے اس سے لپٹ گیا اور اس نے اپنے داہنے ہاتھ کو اس سانپ کی طرف بڑھایا وہ فوراً پیچھے کو بھاگنے لگا۔ پھر اس نے مجھے بٹھایا اور خود میری گود میں بیٹھ گئی اور اپنے داہنے ہاتھ کو میری داڑھی پر پھیرنے لگی اور کہنے لگی ابا جان:۔ الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ، پھر میں نے پوچھا اے میری بیٹی تم قرآن پاک کو جانتی ہو کیا؟

marfat.com

الانبیاء علیهم السلام لا عطیه یعقوب علیه السلام اذ یقول (یا اسفیٰ علیٰ یوسف)

وعن ام سلمة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول "من قال عند المصیبة (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ) اللهم آجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرًا منها الا آجره الله واخلف له خیرًا منها، قالت: فلما توفی ابو سلمة قالت: من خیر من ابی سلمة؟ ثم قلتها فاخلفنی الله رسول الله صلی الله علیه وسلم. رواه مسلم

وعن الشعبی ان شریحا قال: انی لاُصاب المصیبة فاحمد الله علیها اربع مرات احمده اذا لم تکن اعظم منها، واحمده اذ رزقنی الصبر علیها، و احمده اذ وفقنی للاسترجاع لما ارجو من الثواب، واحمده اذ لم یجعلها فی دینی، وقوله (اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ) الصلوات من الله الرحمة والمغفرة (واولٰئک

اس نے کہا ہم تم سے زیادہ جانتے ہیں! پھر میں نے کہا کہ تم یہاں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا ہم مسلمانوں کے بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ یہاں پر تمہارا انتظار کرتے ہیں پھر میں نے پوچھا کہ یہ سانپ (اژدھا) جو میرے پیچھے تھا جو کہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا کیا تھا؟ اس نے کہا ابا جان یہ آپ کے بُرے اعمال تھے جن کو آپ نے طاقتور بنا دیا ہے سو وہ آپ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ پھر میں نے کہا وہ بوڑھا آدمی جس کو میں نے دیکھا وہ کون تھا؟ اس نے کہا آپ کے نیک عمل تھے جن کو آپ نے کمزور کر دیا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس تیرے بُرے اعمال کے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ تھی۔ فلہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کیجئے اور ہلاک ہونے والوں سے نہ بنیں۔ فرمایا پھر وہ مجھ سے اُٹھ گئی اور میں بیدار ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فوراً توبہ کی۔ دیکھو چھوٹے بچوں کے فوت ہو جانے کی برکت کو لڑکے ہوں یا لڑکیاں کہ اس قدر منافع والدین کو حاصل ہوتے ہیں ان کی وجہ سے آخرت میں جبکہ وہ صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں اور یوں کہیں الحمد اللہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ بس ملے گا ان کو جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے (الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ ٥ یعنی ہمارے ساتھ اور ہمارے مالوں کے ساتھ جو کچھ وہ چاہے کرتا ہے (وانا الیہ راجعون)

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ) يوميئ الذين اهتدوا للترجيع وقيل الى الجنة والثواب.

وعن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: نعم العدلان و نعم العلاوة (اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ من ربهم وَرَحْمَةٌ) نعم العدلان (وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ) نعم العلاوة.

واما اذا سخط صاحب المصيبة ودعا بالويل والثبور اولطم خدا اوشق جيبا اونشر شعرًا اوحلقه اوقطعه اونتفه فله السخط من الله تعالى وعليه اللعنة رجلا كان او امراة.

وقد روى ايضا ان الضرب على الفخذ عند المصيبة يحبط الاجر. وقد روى ان من اصابته مصيبة فخرق عليها ثوبا او لطم خدًا اوشق جيبًا اونتف شعرًا فكانما اخذ رمحًا يريد ان يحارب ربه. وقد تقدم ان الله عزوجل لا يعذب ببكاء العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب

اتراہے سا تو ہلاک اور فنا ہونے کے ثوبان رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ فرمایا آپ نے کہ آدمی کو دو وجہوں سے مصیبت آتی ہے۔ یا تو کوئی گناہ جس کی مغفرت اسی مصیبت کی وجہ فرماتا ہے۔ یا خاص اسی مصیبت کی وجہ سے اس کو کسی (بلند) مقام پر پہنچاتا ہے)۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک اس امت کو ایسی چیز دی گئی جو پہلے انبیاء علیہم السلام کو نہیں دی گئی (انا للہ وانا الیہ راجعون) اگر انبیاء کرام کو یہ چیز دی جاتی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو ضرور دی جاتی جبکہ وہ کہتے تھے (یا اسفیٰ علیٰ یوسف) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا جو آپ فرماتے ہیں جو شخص بوقت مصیبت کہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) یا اللہ بدلہ دے تو مجھکو میری مصیبت میں اور دے تو مجھکو اس سے بہتر بدلہ . . . .

تو اللہ تعالیٰ ان کو بدلہ بھی دیتا ہے اور نعم البدل بھی دیتے ہیں فرماتی ہیں جب ابو سلمہ رضؓ فوت ہوئے تو میں نے کہا ان (ابو سلمہ رضؓ) سے بہتر بدلہ میں مجھے کیا ملیگا سو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلعم بطور نعم البدل کے عطا فرمایا (مسلم) شعبی سے مروی ہے کہ شریح نے کہا، بے شک میں بوقت مصیبت چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ اس سے زیادہ مصیبت نہیں دی۔ دوسرے یہ کہ مجھکو اس پر صبر کرنے کی توفیق دی۔ تیسرے یہ کہ استرجاع یعنی انا للہ کہنے

marfat.com

بهذا ۔ يعني مايقوله صاحب المصيبة بلسانه يعني من الندب والنياحة ۔ وقد تقدم ان الميت يعذب في قبره بما نيح عليه اذا قالت النائحة واعضداه وانا صراه واكاسياه جبذ الميت وقيل له انت عضدها؟ انت ناصرها؟ انت كاسيها؟ فالنواح حرام لانه مهيج للحزن ودافع عن الصبر وفيه مخالفة التسليم للقضاء والاذعان لامر الله تعالى۔

(حكاية)

قال صالح المري كنت ذات ليلة جمعة بين المقابر فنمت واذا بالقبور قد شققت وخرج الاموات منها وجلسوا حلقًا حلقًا ونزلت عليهم اطباق و مغطية وانا فيهم شاب يعذب بانواع العذاب من بينهم قال فتقدمت اليه وقلت يا شاب ماشانك تعذب من بين هٰؤلاء القوم فقال يا صالح بالله عليك بلغ ما آمرك به واد الامانة وارحم غربتي لعل الله عز وجل ان يجعل لي

کی یا مزید توفیق بخشی جو تیسرے رکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے دین میں قولہٗ تعالیٰ (اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ) صلوات یعنی رحمت اور مغفرت (اوُلٰئک ھم المھتدون) وہ لوگ ارادہ کرتے ہیں ثواب اور جنت کا۔ سعید بن مسیب نے حضرت عمر بن خطاب رض سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا نعم العدلان ونعم العلاوہ یعنی دو چیزیں برابر سرابر ہیں (رحمت اور مغفرت) ایک چیز مزید برآں ہیں یعنی ہدایت۔ (اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ) نعم العدلان ہیں اور (اولٰئک ھم المھتدون) نعم العلاوۃ ہے لیکن جب صاحب مصیبت ناراض ہو کر موت اور ہلاکت کی دعا مانگتا ہے یا منہ پر تھپڑ مارتا ہے یا گریبان پھاڑتا ہے یا بال بکھیرتا ہے یا منڈواتا ہے یا کترتا ہے یا اکھیڑتا ہے تو اس کے لیئے ناراضگی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس پر لعنت ہوتی ہے خواہ مرد یا عورت ہو۔ احد تحقیق یوں بھی مروی ہے کہ (انّا الیہ راجعون) پڑھنا اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور تحقیق مروی ہے کہ جو شخص بوقت مصیبت کپڑے پھاڑے یا منہ پر طمانچے مارے یا گریبان پھاڑے یا بال اکھیڑے تو گویا کہ نیزہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے جنگ کرنی چاہتا ہے اور پیشتر تحریر ہو چکا ہے کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ آنکھوں سے رونے اور دل کے غم کرنے پر عذاب نہیں کرتا لیکن ان مذکورہ باتوں پر عذاب کرتا ہے اور پیشتر یہ بھی گذر چکا ہے کہ میت کو قبر میں بوجہ نوحہ کرنے کے عذاب دیا جاتا ہے پس نوحہ کرنا حرام ہے اس لیئے کہ وہ ابھارتا ہے

marfat.com

على يديك مخرجا: انى لما مت
ولى والدة جمعت النوادب
والنوائح يبكين على ويبكين
كل يوم فتأتنا معذب بين لك
النار عن يمينى وعن شمالى
وخلفى وامامى لسوء مقال
امى فلا جزاها الله عنى خيراً
ثم بكى حتى بكيت لبكائه ثم قال
يا صالح بالله عليك اذهب
اليها فهى فى المكان الفلانى
وعلم لى المكان، وقل لها لم
تعذبى ولدك يا اماه بئسما
ربيتنى ومن الأسواء وقيتنى
فلما مت فى العذاب رميتنى.
يا اماه لو رايتينى: الاغلال
فى عنقى والقيد فى قدمى وملائكة
العذاب تضربنى وتنهرنى
فلو رايت سوء حالى رحمتينى
وان لم تتركى ما انت عليه
من الندب والنياحة الله
بينى وبينك يوم تنشق
سماء عن سماء ويبرز الخلائق
لفصل القضاء. قال صالح
فاستيقظت فزعاً ومكثت
فى مكانى قلقاً الى الفجر فلما

غم کو اور روکتا ہے صبر سے اور اس میں مخالفت ہے
تسلیم اور رضا کی اور اللہ کے حکم کو ماننے کی۔
حکایت ۔ صالح مروزی نے کہا کہ ایک دفعہ جمعرات کو میں
قبرستان میں سو رہا تھا کہ اچانک قبریں پھٹ گئیں اور مُردے
باہر آ گئے۔ اور حلقے بنا بنا کر بیٹھ گئے۔ تو ان پر تھال ڈھکے
ہوئے اترے اور ان میں سے ایک نوجوان بھی تھا جس
کو کئی طرح کا عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں اس کے قریب گیا
اور کہا کہ اے نوجوان کیا بات ہے کہ تجھکو ان لوگوں
کے سامنے عذاب دیا جا رہا ہے؟ اس نے کہا اے
صالح تجھے خدا کی قسم ہے کہ جو کچھ میں تجھے کہوں وہ
پہنچا دے اور امانت کو ادا کر دے اور مجھ پر رحم کر
کہ شاید اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھوں میں میری نجات فرما
دے۔ پھر جوان نے کہا کہ جب میں مر گیا تو میری
ماں نے نوحہ خوانوں کو جمع کر لیا جو کہ مجھ پر ہر روز نوحہ کرتے
ہیں۔ پس بے شک مجھے اسی لیئے عذاب دیا جا رہا ہے
میرے دائیں آگ ہے بائیں آگ ہے پیچھے اور آگے
آگ ہے بوجہ میری ماں کے ان برے الفاظ کے خلا
اس کا خدا بھلا کرے پھر رویا وہ جوان یہاں تک کہ اس
کے رونے سے میں بھی رو دیا۔ پھر اس نے کہا اے صالح
خدا کی قسم میری ماں کی طرف جا اور وہ فلاں مکان
میں رہتی ہے اور اس نے مجھے مکان کا پتہ بتلایا اور
اس کو کہہ کہ کیوں عذاب دیتی ہے تو اپنے بیٹے کو بہت
برا ہے جو تو نے مجھے پالا اور گناہوں سے بچایا جب
میں مر گیا تو عذاب میں ڈال دیا! اے ماں کاش کہ
اگر تو دیکھے مجھکو طوق گلے میں جولاں پاؤں

اصبحت دخلت البلد ولم یکن
لی هم الا الدار التی لام الصبی
الشاب فاستدللت علیها
فأتیتها فاذا بالباب مسود،
وصوت النوادب والنوائح
خارج من الدار فطرقت الباب
فخرجت الی عجوز فقالت ما
ترید یا هذا فقلت ارید ام الشاب
الذی مات فقالت وما تصنع
بها هی مشغولة بحزنها فقالت
آرسلیها الی، معی رسالة من
ولدها، فدخلت فأخبرتها
فخرجت ام وعلیها ثیاب سود
ووجهها قد اسود من کثرة البکاء
واللطم فقالت لی من انت فقلت
انا صالح المری، جری لی البارحة
فی المقابر مع ولدك کذا وکذا
رأیته فی العذاب وهو یقول یا
امی ربیتینی وفی الاسواء
وقیتینی، فلما مت فی
العذاب رمیتینی وان لم
تترکی ما انت علیه الله
بینی وبینك یوم تشقق
سماء من سماء، فلما سمعت
ذلك غشی علیها وسقطت

میں اور عذاب دینے والے فرشتے مارتے ہیں مجھکو
اور جھڑکتے ہیں پس اگر تو دیکھ لیتی میرا برا حال البتہ رحم
کرتی مجھ پر اور اگر تو نہ چھوڑے وہ کام جس پر تو لگ
رہی ہے ندب اور نوحہ وغیرہ تو اللہ میرے اور تیرے
درمیان ہے جس روز پھٹ جائیگا آسمان آسمان سے
اور حاضر آئیں گے لوگ فیصلہ کے لیئے! صالح فرماتے
ہیں کہ میں جاگا گھبرایا ہوا مشکل سے فجر تک اپنے
مکان میں ٹھہرا جب صبح ہوئی تو شہر میں گیا اور
مجھے بجز اس لڑکے کی ماں کے مکان تک پہنچنے کے
کوئی اور ارادہ نہ تھا چنانچہ دریافت کرکے اس کے
مکان پر پہنچا اور دیکھا کہ مکان کا دروازہ سیاہ
ہے اور نوحہ خوانوں کی آوازیں مکان سے
باہر آرہی ہیں، سو میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک
بڑھیا عورت باہر آئی اور پوچھا کہ کیا کام ہے؟
میں نے کہا مجھے اس نوجوان کی ماں سے ملنا ہے جو فوت
ہوگیا ہے، تو اس نے کہا تو اس کو کیا ملے گا تو وہ اس کے
غم اور پریشانی میں مشغول ہے، میں نے کہا تو جاکر اس
کو میری طرف بھیج کیونکہ میرے پاس اس کے لڑکے کا
خط ہے یعنی پیغام ہے چنانچہ اس نے اس کو جاکر بتلایا
تو وہ باہر آئی اور انحالیکہ اس پر سیاہ لباس تھا اور
منہ بھی سیاہ کر رکھا تھا بوجہ کثرت رونے کے اور
طمانچے مارنے کے تو اس نے کہا کہ تو کون ہے؟ میں
نے کہا کہ میں صالح المری ہوں، آج رات میری تیرے
بیٹے کے ساتھ قبرستان میں گزری ہے اور اسی طرح
اسی طرح میں نے اس کو عذاب میں دیکھا ہے اور

marfat.com

الی الارض فلما افاقت بکت بکاء
شدیداً وقالت یا ولدی
یعز علی ولو علمت ذلک
بحالک ما فعلت وانا تائبة
الی الله تعالیٰ من ذلک ثم
دخلت وصرفت النوائح و
لبست غیر تلک الثیاب
واخرجت الی کیساً فیه
دراهم کثیرة وقالت یا صالح
تصدق بهذه عن ولدی
قال صالح فودعتها ووردت
لها وانصرفت وتصدقت عن
ولدها بتلک الدراهم فلما کان
لیلة الجمعة الأخری اتیت
المقابر علی عادتی فنمت فرأیت
اهل القبور قد خرجوا من
قبورهم وجلسوا علی عادتهم
واتتهم الاطباق واذا ذلک
الشاب ضاحک فرح مسرور
فجاءه ایضا طبق فاخذه فلما
رآنی جاء الی فقال یا صالح جزاک
الله خیراً خفف الله عنی العذاب
وذلک بترک امی ما کانت
تفعل وجاءنی ما تصدقت
به عنی قال صالح فقلت وما

اس نے کہا کہ اے میری ماں تو نے مجھے پالا، اور بلاؤں
سے بچایا پھر جب میں مر گیا تو مجھ کو عذاب میں پھینک
دیا، اگر تو نے جو یہ کام کر رہی ہے نہ چھوڑا تو تیرے اور
میرے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا، جس روز کہ
آسمان پھٹ جائے گا پھر جب اس نے یہ بات سنی
تو غشی طاری ہوگئی۔ اس پر اور گر پڑی زمین پر جب افاقہ
ہوا تو سخت روئی اور کہا افسوس اگر میں جانتی تیرے
اس حال کو تو میں نہ کرتی اور اب میں توبہ کرتی ہوں اللہ
تعالیٰ کے حضور میں اس سے پھر مکان میں جا کر نوحہ کرنے
والوں کو ہٹا دیا اور کپڑے تبدیل کر لیئے اور ایک
بٹوا نکال کر مجھے دیا جس میں دراہم تھے بہت سے
اور کہا کہ اے صالح یہ رقم میرے بیٹے کی طرف
سے خیرات کر دینا۔ صالح فرماتے ہیں کہ میں اس سے
رخصت ہوا اور ان دراہم کو اس کے بیٹے کی طرف
سے خیرات کر دیا، پھر جب دوسری جمعرات آئی تو میں
قبرستان میں حسب عادت آیا پھر سو گیا تو دیکھا کہ اہل
قبور اپنی قبروں سے نکل کر باہر بیٹھ گئے حسب عادت
اور ان کے پاس تھال اسی طرح آ گئے اور وہ نوجوان
بھی ہنس رہا ہے اور خوش ہے اور مسرور ہے پس آ گیا
ایک تھال جس کو اس نے لیا جب مجھے اس نے دیکھا
تو میرے پاس آ گیا اور کہا اے صالح جزاک اللہ خیراً
اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عذاب ہلکا کر دیا ہے یہ اس لیئے
جو میری ماں نے وہ کام ترک کر دیا ہے اور میرے
پاس یہ وہ آیا ہے جو اس نے خیرات کیا میری طرف
سے صالح فرماتے ہیں میں نے اس سے دریافت کیا

marfat.com

هذه الاطباق فقال هذه هدايا الاحياء لاموا تهم من الصدقة والقراءة والدعاء ينزل عليهم كل ليلة جمعة يقال له هذه هدية فلان اليك فارجع الى أمي واقرءها منى السلام وقل لها جزاها الله عنى خيرا قد وصل الى ما تصدقت به عنى وانت عندى عن قريب فاستعدى قال صالح ثم استيقظت واتيت بعد ايام الى دار ام الشاب واذا بنعش موضوع على الباب فقلت لمن هذا فقالوا لام الشاب فحضرت الصلاة عليها ودفنت الى جانب ولدها بتلك المقبرة فدعوت لهما وانصرفت.

فنسأل الله ان يتوفانا مسلمين ويلحقنا بالصالحين ويعصمنا من النار انه جواد كريم رءوف رحيم.

کہ یہ تھال کیا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ یہ زندہ لوگوں کی طرف سے مردوں کے لیے تحفے ہیں خیرات سے تلاوت قرآن پاک سے اور دعاؤں سے کہ ہر جمعرات کو اترتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ تحفہ ہے تیری طرف فلاں شخص کی طرف سے آپ میری ماں کے پاس جاکر سلام کہیں اور فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جزائے خیر مرحمت فرمائے جو کچھ تو نے خیرات کیا ہے۔ اور وہ مجھ کو مل گیا ہے اور تو عنقریب میرے پاس آنے والی ہے۔ لہٰذا تیار ہو۔ صالح فرماتے ہیں پھر میں بیدار ہوا اور کچھ دن کے بعد اس لڑکے کی ماں کے مکان پر آیا تو اس کے دروازے پر جنازہ رکھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے؟ تو لوگوں نے بتلایا کہ اسی لڑکے کی ماں کا جنازہ ہے۔ پھر میں نے اس کا جنازہ پڑھا اور اس کو لڑکے کے پہلو میں دفن کیا اسی قبرستان میں پھر دعائے مغفرت کی ان دونوں ماں بیٹے کے لیے اور چلا گیا۔

فنسأل الله ان يتوفانا مسلمين ويلحقنا بالصالحين ويعصمنا من النار انه جواد كريم رءوف رحيم.

الكبيرة الخمسون: البغى — پچاسواں کبیرہ۔ سرکشی کرنا

قال الله تعالى: اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ

قولہ تعالیٰ۔ الزام تو ان پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور دھوم (فساد) اٹھاتے ہیں۔ ملک میں ناحق

marfat.com

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)

وقال النبي صلى الله عليه وسلم: ان الله اوحى الى ان تواضعوا حتى لا يبغى احد على احد ولا يفخر احد على احد. رواه مسلم.

وفي الأثر: لو بغى جبل على جبل لجعل الله الباغي منهما دكا

وقال صلى الله عليه وسلم ما من ذنب اجدر ان يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخره له في الآخرة من البغي وقطيعة الرحم.

وقد خسف الله بقارون الارض حين بغى على قومه فقد اخبر الله تعالى عنه بقوله: (إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ) الى قوله (فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ) الآية. قال ابن الجوزي رحمه الله) في بغى قارون اقوال) (احدها) انه جعل للبغية جعلا على ان تقذف موسى عليه السلام

ان لوگوں کے لیئے عذاب دردناک ہے (شوریٰ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تواضع اختیار کرو۔ یہاں تک کہ نہ زیادتی کرے کوئی ایک کسی ایک پر اور فخر نہ کرے کوئی کسی ایک پر (مسلم)

اور آثار میں ہے (یعنی اقوال بزرگوں میں) کہ اگر پہاڑ بھی پہاڑ پر زیادتی کرے تو اللہ تعالیٰ اس پہاڑ کو بھی ریزہ ریزہ کر دے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ اسکے مرتکب کو دنیا میں بھی جلدی سزا دے اور آخرۃ میں بھی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قارون کو زمین میں دھنسا دیا جبکہ اس نے سرکشی کی قوم پر تحقیق اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اس کی۔ قولہ تعالیٰ:۔

(إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ) الآیۃ!

ابن جوزی نے قارون کی سرکشی کے متعلق چند اقوال نقل کیئے ہیں. ایک تو یہ کہ کسی فاحشہ عورت کو رقم دے کر تیار کیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ زنا کی تہمت لگائے سو اس عورت سے جو کچھ کہہ رہی تھی قسم طلب کی تو اس عورت نے تمام قصہ جو قارون سے طے پایا تھا بیان کر دیا. یہ تھی سرکشی قارون کی. یہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے

دوسرا اس نے سرکشی کی ساتھ کفر باللہ کے یہ ضحاک نے فرمایا ہے۔

marfat.com

بنفسها ففعلت فاستحلفها
موسٰی علی ما قالت فاخبرته
بقصتها مع قارون وکان هذا
بغیه قاله ابن عباس (والثانی)
انه بغی بالکفر بالله
عزوجل قاله الضحاک (والثالث)
بالکفر قاله قتادة (والرابع)
انه اطال ثیابه شبرًا
قاله عطاء الخراسانی (والخامس)
انه کان یخدم فرعون
فاعتدی علی بنی اسرائیل
فظلمهم - حکاه الماوردی.

قوله

(فخسفنا به وبداره الارض)
الآیة - لما امر قارون البغیة
بقذف موسی علی ما سبق
شرحه غضب موسی فدعا
علیه فاوحی الله الیه :
انی قد امرت الارض ان
تطیعک فمرها . فقال موسی
یاارض خذیه فاخذته حتی
غیبت سریره فلما رأی قارون
ذلک ناشد موسی بالرحم فقال
یاارض خذیه فاخذته حتی

تیسرا:۔ ساتھ کفر کے یہ نسبت قتادہ نے
فرمایا ہے۔
چوتھا:۔ یہ کہ وہ کپڑا لٹکاتا تھا ٹخنوں کے
نیچے اور یہ عطاء خراسانی نے کہا۔
پانچواں:۔
وہ فرعون کی خدمت یعنی ملازمت کرتا تھا
اور بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا۔
(اس کو ماوردی نے بیان کیا ہے)

قولہ

(فخسفنا به وبداره الارض)
جب قارون نے اس فاحشہ عورت کو تہمت لگانے
کا کہا جس کی تشریح اوپر گزر چکی ہے تو غضبناک ہوئے
حضرت موسٰی علیہ السلام سو بددعا کی قارون پر تو وحی
کی اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو میں
نے زمین کو تمہاری اطاعت کرنے کا حکم دیدیا ہے
سو آپ اس کو حکم فرماویں تو حضرت موسٰی علیہ السلام
نے زمین کو حکم دیا کہ قارون کو پکڑلے تو زمین
نے قارون کو پکڑا۔ یہاں تک کہ اس کی چارپائی
گم ہوگئی۔ جب قارون نے یہ معاملہ دیکھا تو حضرت
موسٰی علیہ السلام سے لگا رحم کی درخواست کرنے

marfat.com

غيبت قدميه فما زال يقول يا ارض خذيه حتى غيبته فاوحى الله اليه يا موسى وعزتي وجلالي لو استغاث بي لاغثته قال ابن عباس فخسفت به الارض الى الارض السفلى قال سمرة بن جندب: انه كل يوم يخسف به قامة قال مقاتل: فلما هلك قارون قال بنو اسرائيل انما اهلكه موسى ليأخذ ماله وداره فخسف الله بداره وماله بعد ثلاثة ايام.

(فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ) اى يمنعونه من الله (وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ) اى من الممتنعين مما انزل الله به والله اعلم.

اللهم انك اذا قبلت سلمت واذا اعرضت اسلمت واذا وفقت الهمت واذا خذلت اتهمت.

اللهم اذهب ظلمة ذنوبنا بنور معرفتك وهداك و

لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بدستور زمین کو حکم دیا کہ پکڑ اس کو یہاں تک کہ دونوں پاؤں اس کے گم ہو گئے۔ یعنی زمین میں دھنس گئے۔ چنانچہ مسلسل یہی حکم فرماتے رہے کہ اے زمین پکڑ اس کو یہاں تک کہ تمام زمین میں دھنس گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ میری عزت اور جلال کی قسم اگر وہ میرے پاس فریاد کرتا تو میں رحم کر دیتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دھنس گیا وہ نچلی زمین کی طرف اور سمرہ بن جندبؓ نے کہا کہ وہ ہر روز قد آدم نیچے دھنس رہا ہے مقاتل نے فرمایا کہ جب قارون ہلاک ہو گیا تو بنی اسرائیل نے کہا کہ اس نے قارون کو اس لیئے ہلاک کرا دیا ہے تاکہ اس کے مال اور مکان کو خود لے سو اللہ تعالیٰ نے بعد تین یوم کے تمام مال اور مکان کو بھی زمین میں دھنسا دیا۔

قولہ (فما کان لہ من فئۃ ینصرونہ من دون اللہ) یعنی کوئی ایسا نہ تھا جو روکتا اس سے عذاب الٰہی کو۔ (وما کان من المنتصرین) یعنی کوئی روکنے والا نہ تھا عذاب الٰہی کو۔ واللہ اعلم!

یا اللہ جب تو مجکو قبول کرے تو میں سلامت رہتا ہوں اور جب تو اعراض کرتا ہے تو میں غیر محفوظ ہوتا ہوں، اور جب تو توفیق دیتا ہے تو اچھے خیال دل میں ڈالتا ہے اور جب ذلیل کرتا ہے تو متہم کرتا ہے

اجعلنا ممن اقبلت عليه فاعرض عمن سواك واغفرلنا ولوالدينا وسائر المسلمين.
آمين

یا اللہ دور فرما ہمارے گناہوں کو اپنے نورِ معرفت اور ہدایت کی برکت سے اور ہم کو ان سے جن کی طرف آپ نے توجہ فرمائی ہے تاکہ میں سواک سے اعراض کروں. آمین
واغفرلنا ولوالدینا وسائر المسلمین. آمین.

الكبيرة الحادية والخمسون: الاستطالة

کبیرہ اکاون : دست درازی کرنا کمزوروں پر

على الضعيف والمملوك والجارية والزوجة والدابة، لان الله تعالى قد امر بالاحسان اليهم بقوله تعالى: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ قال الواحدى: فى قوله تعالى ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا﴾ اخبرنا احمد بن محمد بن ابراهيم المهرجانى باسناده عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال: كنت رديف النبى

یعنی غلاموں اور لونڈیوں اور بیوی اور جانوروں پر زیادتی کرنا. کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ احسان کرنے کا حکم فرمایا ہے. قولہ تعالیٰ ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا﴾ الآیتہ) واحدی نے ﴿واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا﴾ کے بارے میں احمد بن محمد بن ابراہیم المہرجانی نے معاذ بن جبل سے نقل کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گدھے پر بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے فرمایا. اے معاذ میں نے کہا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کے کیا حقوق ہیں اور بندوں کے اللہ پر کیا حقوق ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں. آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک نہ بنائیں اور بندوں کے اللہ تعالیٰ پر یہ حقوق ہیں کہ

marfat.com

صلى الله عليه وسلم على حمار فقال
(يا معاذ) قلت لبيك وسعديك
يا رسول الله قال، هل تدري
ما حق الله على العباد[٢٢] أن يعبدوه
ولا يشركوا به شيئًا وحق
العباد على الله ان لا يعذب
من لا يشرك به شيئًا۔

وعن ابن مسعود، رضي الله
عنه قال اتى النبي صلى الله
عليه وسلم اعرابي فقال يا نبي
الله أوصني قال لا تشرك بالله
شيئًا وان قطعت وحرقت ولا
تدع الصلاة لوقتها فانها
ذمة الله ولا تشرب الخمر
فانها مفتاح كل شر

(قوله)

(وبالوالدين احسانا) يريد
البر بهما مع اللطف ولين
الجانب ولا يغلظ لهما الجواب ولا
يحد النظر اليهما ولا يرفع صوته
عليهما بل يكون بين ايديهما
مثل العبد بين يدي السيد
تذللا لهما۔ قوله (وبذي القربى)
قال يصلهم و يتعطف عليهم
(واليتامى) يرفق بهم و

کہ نہ عذاب کرے ان پر جو اس کے ساتھ
شریک نہیں بنانے کسی کو۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں
ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ
مجھے کوئی وصیت (حکم) فرمائیں،

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
کسی کو شریک نہ بنانا۔ اگرچہ تجھے ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا جائے۔ یا جلا دیا
جائے اور نہ ترک کرنا نماز کو اپنے وقت
سے کیونکہ یہ ذمہ ہے اللہ تعالیٰ کا۔
اور نہ شراب پینا کیونکہ یہ ہر فساد کی
کنجی ہے۔

قولہٗ

(وبالوالدین احسانا) یعنی والدین
کے ساتھ نیکی نرمی تواضع کرے اور نہ جواب دے
ان کو سختی سے اور نہ تیز نظر سے اُن کی طرف
دیکھے اور نہ آواز بلند کرے ان پر بلکہ اُن کے
آگے ایسا رہے جس طرح غلام آقا کے آگے
رہتا ہے۔ عاجزی کے ساتھ (وقولہٗ) (وبذی
القربیٰ) یعنی ملاپ اور شفقت کرے ان سے
(والیتامیٰ) یتیموں کے ساتھ نرمی کرے اور ان
کو اپنے قریب بٹھا دے اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرے

[٢٢] وما حق العباد على الله؟ قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله على العباد

وبينهم ويسع رعوسهم (والمساكين) ببذل يسير وَرَدٍّ جميل (والجار ذى القربى) يعنى الذى بينك وبينه قرابة فله حق القرابة وحق الجوار وحق الاسلام .... ؛
(والجار الجنب) هو الذى ليس بينك وبينه قرابة يقال رجل جنب اذا كان غريبًا متباعدًا اهله وقوم اجانب و الجنابة البعد : عن عائشة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم قال . ما زال جبريل يوصينى بالجار حتى ظننت انه سيورثه . وعن انس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ان الجار ليتعلق بالجار يوم القيامة يقول يا رب اوسعت على اخى هذا واقترت على امسى طاويًا ويمسى هذا شبعان سله لم اغلق بابه عنى وحرمنى ما قد اوسعت به عليه .
(والصاحب بالجنب) قال

(والمساکین) کچھ نہ کچھ خرچ کرے مساکین پر (والجار ذی القربٰی) یعنی جن کی تیرے اور ان کے درمیان قرابت داری ہو۔ تو اس کا (تیرے اوپر) حق القرابت اور حقوق الجوار اور حق الاسلام ہے۔ (والجار الجُنُب) وہ ہیں جن کی تیرے ساتھ کوئی قرابت داری نہ ہو یعنی اجنبی ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فرمایا) کہ مجھے جبرئیل نے ہمیشہ پڑوسی کے لئے وصیت کی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ عنقریب (شاید) اس کو وارث ہی بنا دیں گے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ بے شک پڑوسی پڑوسی کے متعلق قیامت کے دن کہے گا۔ یا اللہ آپ اس سے پوچھیں کہ میرے اوپر اپنا دروازہ کیوں بند کیا اور جو کچھ آپ نے اس کو دیا اس سے مجھے کیوں محروم کیا؟

(والصاحب بالجنب) ابن عباس اور مجاہد رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے رفیق سفر مراد ہے کہ اس کا حق الجوار اور حق الصحبۃ ہے۔

(وابن السبیل) وہ کمزور آدمی جس کو ٹھہرانا واجب ہے جب تک وہ اپنی منزل مقصود کو نہ پہنچے۔

marfat.com

ابن عباس ومجاهد هو الرفيق في السفر له حق الجوار وحق الصحبة (وابن السبيل) هو الضعيف يجب استزاده الى ان يبلغ حيث يريد. وقال ابن عباس هو عابر السبيل تؤويه وتطعمه حتى يرحل عنك (وما ملكت ايمانكم) يريد المملوك يحسن رزقه ويعفو عنه فيما يخطئ قوله (ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا) قال ابن عباس يريد بالمختال العظيم في نفسه الذي لا يقوم بحقوق الله. والفخور هو الذي يفخر على عباد الله بما خوله الله من كرامته وما اعطاه من نعمة، عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، بينما رجل شاب ممن كان قبلكم يمشي في حلة مختالاً فخوراً اذ ابتلعته الارض فهو يتجلجل فيها حتى تقوم الساعة. وعن اسامة قال سمعت ابن عمر يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول، من جر ثوبه

ابن عباس نے فرمایا وہ مسافر ہے اس کو جگہ دے اور کھانا کھلا۔ یہاں تک کہ رخصت ہو جائے تجھ سے۔

(وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) غلام کو اچھا کھانا کھلا دے اور اسکی خطا کو معاف کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا)۔

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مختال سے مراد اپنے نفس میں تکبر کرے اور نہ قائم کرے حقوق اللہ کو اور فخور سے مراد یہ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے کرم سے دیا لوگوں پر فخر کرے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے، کہ تم سے پیشتر ایک جوان تھا جو فخریہ لباس پہن کر چلتا تھا۔ جب زمین نے اسکو پکڑا تو وہ اتر رہا ہے زمین میں قیامت تک۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہم آپ نے فرمایا کہ جو شخص نیچے لٹکائے گا۔ اپنا کپڑا بوجہ تکبر کے تو نہ دیکھیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن (یہ واحدی نے ذکر کیا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رخصت ہونے کے وقت اپنی آخری بیماری میں وصیت فرماتے تھے نماز کے لیئے اور غلاموں کے ساتھ احسان کرنے کے لیئے اور یوں فرماتے (اللہ اللہ الصلوٰۃ وما ملکت

marfat.com

خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة،
هذا ما ذكره الواحدى.

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم عند خروجه من الدنيا فى آخر مرضه يوصى بالصلاة وبالاحسان الى المملوك ويقول الله الله الصلاة وما ملكت ايمانكم.

وفى الحديث. حسن الملكة يمن وسوء الملكة شؤم، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة سيئ الملكة،

قال ابو مسعود رضى الله عنه كنت اضرب مملوكا لى بالسوط فسمعت صوتا من ورائى اعلم ابا مسعود ان الله اقدر عليك منك على هذا الغلام" قال قلت يا رسول الله لا اضرب مملوكا لى بعده ابدا، وفى رواية سقط السوط من يدى من هيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى رواية، فقلت هو حر لوجه الله فقال، اما انك لو لم تفعل للفحتك النار يوم القيامة

ایمانکم)

اور حدیث پاک میں ہے کہ اچھا خلق برکت ہے اور برا خلق بے برکتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ برے اخلاق والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مارتا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز سنی (کیا) کہ اے ابو مسعود جان لے کہ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی طاقت رکھتے ہیں تجھ پر اس غلام پر، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آئندہ میں کبھی نہ ماروں گا غلام کو، اور ایک روائت میں یوں ہے کہ گر پڑا کوڑا میرے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے اور ایک روائت میں یوں ہے کہ میں نے کہا وہ آزاد ہے اللہ کی رضا کے لیے آپ نے فرمایا اگر تو نے ایسا نہ کیا ہوتا تو البتہ جلا دیتی آگ تجھے قیامت کے دن (مسلم)

اور مسلم نے یوں بھی روائت کیا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ فرمایا نبی کریم رضی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے غلام کو ناکردہ جرم کی سزا دیتا ہے، یا اس کو تھپڑ مارتا ہے تو اس کا کفارہ اس کو آزاد کر دینا ہے

marfat.com

رواه مسلم وروى مسلم ايضًا من حديث ابن عمر رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، من ضرب غلامًا له حدا لم ياته او لطمه فكفارته بان يعتقه" ومن حديث حكيم بن حزام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ان الله يعذب الذين يعذبون الناس فى الدنيا"

وفى الحديث من ضرب بسوط ظلما اقتص منه يوم القيامة، وقيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم كم نعفو عن الخادم؟ فقال فى اليوم سبعين مرة"

وكان فى يد النبى صلى الله عليه وسلم يوما سواك فدعا خادمًا له فابطا عليه فقال، لولا القصاص لضربتك بهذا السواك وكان لابى هريرة رضى الله عنه جارية زنجية فرفع يومًا عليها السوط فقال لولا القصاص لاغشيتكيه ولكن سابيعك لمن يوفينى ثمنك، اذهبى فانت حرة لوجه الله.

اور حدیث حکیم بن حزام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ عذاب دے گا، ان لوگوں کو جو تکلیف دیتے ہیں، لوگوں کو دنیا میں اور حدیث پاک میں ہے کہ جس نے مارا (کسی کو) ساتھ کوڑے کے قصاص لیا جائے گا اس سے قیامت کے دن۔

اور پوچھا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کتنی مرتبہ معافی دیں ہم خادم (غلام) کو؟ آپ نے فرمایا ایک دن میں ستر مرتبہ

ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں مسواک تھی اور آپ نے اپنے خادم کو آواز دی اور اس نے آنے میں کچھ تاخیر کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتا قصاص تو البتہ مارتا میں تجھ کو اس مسواک کے ساتھ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی حبشی تھی پس اٹھایا ایک دن کوڑا اس کو مارنے کے لیے اور کہا اگر نہ ہوتا قصاص تو البتہ مارتا میں تجھکو لیکن میں تجھ کو بیچوں گا اس آدمی کے ہاتھ جو تیری پوری قیمت مجھ کو دے گا جا تو آزاد ہے لوجہ اللہ!

ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنی لونڈی کو کہہ دیا ہے یا زانیہ (اے بدکار)

وجاءت امرأة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله انى قلت لامتى يا زانية قال وهل رأيت عليها ذلك؟ قالت لا قال، اما انها ستستقيد منك يوم القيامة، فرجعت الى جاريتها فاعطتها سوطاً وقالت اجلديني فأبت الجارية فاعتقتها ثم رجعت الى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته بعتقها فقال: وعسى اى عسى ان يكفر عتقك لها ما قذفتها به.

وفى الصحيحين، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من قذف مملوكه وهو برئ مما قال جلد يوم القيامة حداً الا ان يكون كما قال: وفى الحديث، للمملوك طعامه وكسوته ولا يكلف مالا يطيق وكان صلى الله عليه وسلم يوصيهم عند خروجه من الدنيا ويقول، الله الله فى الصلاة وما ملكت ايمانكم اطعموهم مما تأكلون واكسوهم مما تلبسون ولا تكلفوهم من

آپ نے فرمایا کہ تو نے اس کو بدکاری کرتے دیکھا ہے؟ عورت نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا عنقریب یہ لوٹے گی۔ تجھ پر قیامت کے دن۔

پھر وہ عورت لوٹی اپنی لونڈی کی طرف اور دیا اس کو کوڑا اور کہا کہ مار مجھ کو تو لونڈی نے انکار کیا مارنے سے۔ پس آزاد کر دیا اس کو کو اور پھر آئی حضور علیہ السلام کی خدمت میں اور اس لونڈی کو آزاد کرنے... کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ امید ہے کہ تیرا لونڈی کو آزاد کرنا تہمت لگانے کا کفارہ بن جائے

صحیحین میں آپ کا ارشاد ہے کہ جو تہمت لگا دے اپنے مملوک کو حالانکہ وہ پاک ہو اس سے تو قیامت کے دن کوڑے مارے جائیں گے اس کو۔ اور حدیث پاک میں ہے کہ غلام کے لیئے کھانا کھلانا، کپڑے پہنانا اور اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دینا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصیت فرماتے تھے مرض موت میں۔ اللہ اللہ فی الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم جو تم کھاؤ ان کو کھلاؤ جو تم پہنو ان کو پہناؤ اور ان کی طاقت سے زائد ان کو تکلیف نہ دو (کسی کام میں) ورنہ تو انکی مدد کرو اور عذاب نہ دو اللہ کی مخلوق کو کیونکہ وہ تمہارے قبضہ میں ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو تم کو ان کے قبضہ میں کر دیں۔

العمل ما لا يطيقون فان
كلفتموهم فاعينوهم ولا تعذبوا
خلق الله فانه ملككم اياهم ولو
شاء لملكهم اياكم۔

ودخل جماعة على سلمان
الفارسي رضي الله عنه امير
على المدائن فوجدوه يعجن
عجينه اهله فقالوا له الا تترك
الجارية تعجن؟ فقال رضي الله
عنه انا ارسلناها في عمل فكرهنا
ان نجمع عليها عملا اخر۔ و
قال بعض السلف: لا تضرب
المملوك في كل ذنب ولكن
احفظ له ذلك فاذا عصى الله
فاضربه على معصية الله و
ذكره الذنوب التي بينك
وبينه۔

(فصل)

ومن اعظم الاساءة الى المملوك
والجارية التفريق بينه و
بين ولده او بينه وبين اخيه
لما جاء عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال من فرق بين والدة
وولدها فرق الله بينه و

ایک جماعت حضرت سلمان فارسی کے
ہاں آئی جو مدائن میں امیر تھے۔ سو انہوں
نے ان کو دیکھا کہ آٹا گوندھ رہے تھے
اپنے گھر والوں کے لیئے تو انہوں نے
کہا کہ کسی لونڈی سے کیوں نہ آٹا گوندھوایا
آپ نے؟

تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے لونڈی
کو کسی دوسرے کام کے لیئے بھیجا ہے۔
لہذا ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ دوسرا کام
بھی اس پر ڈال دیں۔ بعض بزرگوں
نے کہا ہے کہ اپنے مملوک کو نہ مار۔ ہر
جرم پر لیکن اس کو محفوظ رکھ کہ جب
کوئی گناہ کا کام کرے تو
اس کو مار اور یاد دلا اس کو
وہ جرم جو تیرے اور اس
کے درمیان تھا۔

(فصل)

سب سے بڑا گناہ مملوکوں اور ان کی اولاد
اور ان کے بھائیوں کے درمیان تفریق کرنا ہے
جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد
ہے جو شخص جدا کرے گا ان کو تو اللہ تعالیٰ ان سے
ان کے دوستوں کو قیامت کے دن جدا کر دیگا۔ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مجھے عنایت فرمائے

marfat.com

بين احبته يوم القيامة،
قال علی کرم الله وجهه: وهب لی
رسول الله صلی الله علیه واله
وسلم غلامين اخوين فبعت
احدهما فقال رسول الله صلى الله
علیه وسلم، رده رده" ومن
ذلك ان يجوع المملوك والجارية
والدابة، يقول رسول الله صلى
الله علیه وسلم، كفى بالمرء
إثما ان يحبس عمن يملك قوته
ومن ذلك ان يضرب الدابة
ضربا وجيعا او يجيعها ولا يقوم
بكفايتها او يحملها فوق طاقتها
فقد روى فى تفسير قوله
تعالى (وما من دابة في الأرض
ولا طائر يطير بجناحيه
إلا أمم أمثالكم) الآية
قيل يؤتى بهم الناس وقوف
يوم القيامة فيقضى بينهم
حتى انه ليؤخذ للشاة الجلحاء
من الشاة القرناء حتى يقاد
للذرة من الذرة ثم يقال
لهم كونوا ترابا فهنالك يقول
الكافر: يا ليتنى كنت
ترابا. وهذا من الدليل

تھے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو غلام جو کہ
حقیقی بھائی تھے۔ تو میں نے ایک کو فروخت
کردیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ لوٹا لے لوٹا لے۔

اور اسی طرح ہے وہ جو بھوکا رکھے مملوک
کو اور لونڈی کو جانور کو۔ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کو اتنا
گناہ کافی ہے جو بند کرے ان کو جو اپنی روزی
پر اختیار رکھتے ہیں اور اسی طرح یہ کہ مارے
جانور کو یا اس کو بند کرے اور اس کو کھانے کو
کچھ نہ دے یا اس پر اس کی طاقت سے زائد
وزن لادے۔ تفسیر میں (وما من دابۃ فی
الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم
امثالکم)

کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن موقف میں
لوگوں کے روبرو لایا جائے گا۔ ہر ایک کو ان کا
فیصلہ کیا جائے گا۔ ان کے درمیان یہاں تک کہ
لیا جائے گا بدلہ بے سینگ والی بکری کا سینگ
والی بکری سے پھر کہا جائے گا ہو جاؤ تم مٹی
اس وقت کافر بھی کہیں گے۔

کاش کہ ہم بھی مٹی ہو جاتے اور یہی دلیل
ہے قصاص لینے کی درمیان جانوروں کے اور
آدمیوں کے یہاں تک کہ اگر انسان مارے گا۔
جانور کو ناحق یا بھوکا رکھے گا۔ اس کو یا پیاسا
رکھے یا طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف پہنچائے

marfat.com

على القضاء بين البهائم - بينها وبين بني آدم حتى ان الانسان لو ضرب دابة بغير حق اوجوعها اوعطشها اوكلفها فوق طاقتها فانها تقتص منه يوم القيامة بقدر ما ظلمها اوجوعها والدليل على ذلك ماثبت فى الصحيحين عن ابي هريرة رضي الله عنه قال. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، عذبت، امراة فى هرة ربطتها حتى ماتت جوعا لاهى اطعمتها و سقتها اذ حبستها ولا تركتها تاكل من حشاش الارض" اى من حشراتها.

وفى الصحيح انه صلى الله عليه وسلم راى امراة معلقة فى النار والهرة تخدشها فى وجهها وصدرها وهى تعذبها كما عذبتها فى الدنيا بالحبس والجوع وهذا عام فى سائر الحيوان وكذلك اذا حملها فوق طاقتها تقتص منه يوم القيامة لما ثبت فى

بلاشبہ بدلہ لیا جائے گا. اُن سے بروز قیامت بقدر ظلم کرنے یا بھوکا رکھنے کے اور یہ اس پر دلیل ہے جو ثابت ہے صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے جو کہ انہوں نے نقل کیا ہے ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کہ ایک عورت کو عذاب دیا گیا اس لئے کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا. یہاں تک کہ وہ مرگئی (بھوکی اور پیاسی) اور نہ چھوڑا اس کو تاکہ وہ زمین سے کچھ کھا پی لیتی (یعنی حشرات الارض کو)

اور صحیحین میں ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس عورت کو دوزخ آگ میں دیکھا جو وہ بلی اس کا منہ نوچ رہی تھی. اور اس کا سینہ اور یہ عذاب اس کو اس لیئے دیا جارہا تھا کہ اس نے دنیا میں اس بلی کو عذاب دیا تھا قید اور بھوک کا. یہ حکم تمام جانوروں کے لیئے برابر ہے اور اسی طرح جب لادے جانوروں پر اس کی طاقت سے زیادہ تو بدلہ لیا جائے گا. اس سے قیامت کے دن صحیحین میں ثابت ہے ارشاد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کہ کوئی آدمی بیل پر سوار ہوکر چلا رہا تھا اور اس کو ملا تو اس نے کہا ہم کو اس کام کے لیئے نہیں پیدا کیا گیا. ہم تو پیدا ہوئے ہیں کھیتی باڑی کے لیئے سو اس بیل کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی دی. دنیا میں

الصحيحين ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال بينما رجل يسوق
بقرة اذ ركبها فضربها فقالت
انا لم نخلق لهذا انما خلقنا
للحرث فهذه بقرة انطقها
الله فى الدنيا تدافع عن نفسها
بانها لا تؤذى ولا تستعمل
فى غير ما خلقت له فمن كلفها
غير طاقتها او ضربها بغير حق
فيوم القيامة تقتص منه
بقدر ضربه وتعذيبه.

قال ابو سليمان الدارانى:
ركبت مرة حمارا فضربته
مرتين او ثلاثا فرفع
راسه ونظر الى وقال يا ابا
سليمان هو القصاص يوم القيامة
فان شئت فاقلل وان شئت
فاكثر: قال فقلت لا اضرب
شيئا بعده ابدا۔ ومر ابن
عمر بصبيان من قريش قد
نصبوا طيرا وهم يرمونه وقد
جعلوا لصاحبه كل خاطئة
من نبلهم فلما راوا ابن عمر
تفرقوا فقال من فعل هذا
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ دفع کرے اپنے سے تکلیف کو تاکہ نہ تکلیف دے اور نہ استعمال کرے اس کام میں جس کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ سو جو شخص تکلیف دے گا۔ طاقت سے زیادہ یا مارے اس کو ناحق تو بدلہ لیا جائے گا۔ اس سے قیامت کے دن بقدر ضرب اور تعذیب کے۔

ابو سلیمان درانی کہتے ہیں:۔ کہ میں ایک مرتبہ گدھے پر سوار ہوا اور اس کو ایک دو دفعہ مارا تو اس نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھ کر کہا کہ اے ابو سلیمان اس کا بدلہ ہوگا قیامت کے دن پس اگر تم چاہو تو کم کر دو یا چاہو تو زیادہ کر دو۔ انھوں نے کہا کہ میں آئندہ کسی کو نہ ماروں گا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جا رہے تھے کہ قریش کے لڑکوں نے ایک پرندہ لٹکا رکھا تھا اور اس کو تیروں کا نشانہ بنا رہے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے جب دیکھا تو بھاگ گئے آپ نے فرمایا کہ کس نے یہ کام کیا ہے خدا کی لعنت ہے اس پر جس نے یہ کام کیا ہے کیونکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بنائے (یعنی تیروں وغیرہ کا) اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کسی چیز کو قید کر کے سے قتل کرنے

marfat.com

لعن من اتخذ شيئًا فيه الروح
غرضا. والغرض كالهدف وما
اليه يرمى اليه - ونهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان تصبر
البهائم يعنى ان تحبس للقتل
وان كان مما اذن الشرع بقتله
كالحية والعقرب والفارة
والكلب العقور قتله من اول
دفعة ولا يعذبه لقوله
عليه الصلاة والسلام،
واذا قتلتم فاحسنوا القتلة
واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة
وليحد احدكم شفرته وليرح
ذبيحته،

وكذلك لا يحرقه بالنار
لما ثبت فى الحديث الصحيح
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال انى كنت امرتكم ان تحرقوا
فلانا وفلانا بالنار وان
النار لا يعذب بها الا الله فان
وجدتموهما فاقتلوهما:

قال ابن مسعود: كنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى سفرة فانطلق لحاجته فرأينا
حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها

کے لیئے اگرچہ ایسی چیز ہو جس کو شریعت نے
قتل کرنے کی . . اجازت بھی دی ہو. مثلاً
سانپ بچھو چوہا کتا وغیرہ قتل کرے ان کو
پہلی ہی مرتبہ اور نہ عذاب دے ان کو بقولہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کہ جب قتل کرو تم (کسی چیز
کو) تو اچھا قتل کرو اور اگر ذبح کرو تو تم
اچھا ذبح کرو.

اور اسی طرح نہ جلا دے آگ میں اُن کو
کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے جو فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ بیشک
میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا
دو اور آگ میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی
عذاب نہیں دیتا. سو جب پاؤ تم ان دونوں
کو تو قتل کر دو.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے ساتھ تھے ایک سفر میں کہ ہمیں ضرورت
کے لیئے ہم گئے. اور ہم نے دیکھا ایک
چھوٹے سے پرندے کو جس کے ساتھ دو
بچے تھے. سو ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا
پس آئی حمرہ یعنی چڑیا اچھلتی ہوئی پس تشریف
لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"....
فرمایا کہ کس نے تکلیف دی ہے اس کو
اپنے بچوں کی وجہ سے؟
واپس لوٹا دو ان کو ان کی ماں کی طرف

marfat.com

فجاءت الحمرة فجعلت ترفرف فجاء
النبي صلى الله عليه وسلم، من
فجع هذه بولدها؟ ردوا عليها
ولدها، ورای رسول الله صلى الله
عليه وسلم قرية نمل ای مكان
نمل قد احرقناها فقال من حرق
هذه؟ قلنا نحن فقال عليه الصلاة
والسلام: وانه لا ينبغي
لاحد ان يعذب بالنار الا ربها
وفيه من النهى عن القتل
والتعذيب بالنار حتى فى
القمله والبرغوث وغيرهما.

فصل

ويكره قتل الحيوان عبثاً
لما روى - عن النبى صلى الله
عليه وسلم انه قال، من
قتل عصفوراً عبثاً عج الى الله
يوم القيامة وقال يا رب
سل هذا لم قتلني عبثاً ولم
يقتلني لمنفعة؟"
ويكره صيد الطير ايام
فراخه لما روى ذلك فى الاثر
ويكره ذبح الحيوان بين
يدى امه لما روى عن ابراهيم

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے چیونٹیوں کی جگہوں میں دیکھا۔۔۔۔
۔۔ کہ جن کو ہم نے جلا دیا تھا۔ تو آپ
نے فرمایا کہ کس نے جلایا ہے ان کو؟ ہم
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے جلایا ہے
تو آپ نے فرمایا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے
کسی اور کو حق نہیں کہ کسی کو آگ میں
جلا دے۔
اور اسی میں ہے نہی عن القتل
اور تعذیب بالنار حتیٰ کہ جوئیں
اور
پسّو وغیرہ؛

فصل

اور مکروہ ہے بے فائدہ کسی جاندار کو
قتل کرنا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ارشاد ہے جو شخص قتل کرے گا۔ چڑیا کو
فریاد کرے گی۔ وہ قیامت کے دن اللہ
تعالیٰ کی طرف اور کہے گی یا اللہ اس سے
پوچھ کہ مجھے کیوں قتل کیا۔ تھا بے فائدہ
اس نے؟ اور مکروہ ہے شکار کرنا ان
پرندوں کا جب ان کے بچوں کا موسم ہو
اسی طرح روایت ہے بزرگوں سے اور مکروہ
(یعنی نامناسب ہے) کسی حیوان کو اس کی ماں
کے سامنے ذبح کرنا۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے

marfat.com

بن ادهم رحمه الله قال ذبح رجل
عجلا بين يدى امه فايبس الله
يده.

(فصل)

فى فضل عتق المملوك. عن
ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى
صلى الله عليه وسلم قال، من
اعتق رقبة مؤمنة اعتق
الله بكل عضو من اعضائه
من النار حتى يعتق فرجه
بفرجه اخرجه البخارى.

عن ابى امامة رضى الله عنه
عن النبى صلى الله عليه وسلم
ايما امرئ مسلم اعتق امرأ
مسلما....... كان
فكاكه من النار يجزى كل عضو
منه عضوا منه وايما امرئ
مسلم اعتق امرأتين مسلمتين
كانتا فكاكه من النار يجزى كل
عضوين منهما عضوا منه ايما
امرأة مسلمة اعتقت امرأة
مسلمة الا كانت فكاكها من النار
يجزى كل عضو منها عضوا منها
رواه الترمذى وصححه

مروی ہے کہ ایک شخص نے بچھڑا ذبح کیا تھا.
اس کی ماں کے سامنے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا
ہاتھ خشک کر دیا.

فصل

غلام کے آزاد کرنے کی فضیلت میں. ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص آزاد
کرے مومن غلام کو تو آزاد کرے گا. اللہ تعالیٰ
اس کے ہر عضو کو آگ سے اس کے ہر
عضو کے بدلے میں حتیٰ کہ آزاد کرے گا
شرمگاہ کو بدلے میں شرمگاہ کے.

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں. کوئی
مسلمان آدمی آزاد کرے مسلمان آدمی کو تو ہوگا. بدلہ اس کے
کے لیے آگ سے کفائیت کرے گا. ہر عضو
اس کا اس کے ہر عضو کو. اور جو کوئی آزاد
کرے دو مسلمان عورتوں کو تو وہ دونوں اس
کے لیے بدلہ ہوں گی. آگ سے ان دونوں
کا ہر عضو اس کے ہر عضو کی کفائیت کرے گا.

اسی طرح جو کوئی مسلمان
عورت آزاد کرے. کسی
مسلمان عورت کو تو بدلہ
ہوگا ہر عضو بدلے ہر عضو اس
کے. (ترمذی)

marfat.com

اللهم اجعلنا من حزبك المفلحين وعباد ك الصالحين.

اللهم اجعلنا من حزبك المفلحين و عبادک الصالحین.

الكبيرة الثانية والخمسون: أذى الجار

باون کبیره ۵۲ پڑوسی کو تکلیف دینا

ثبت فی الصحیحین ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال، والله لا یؤمن، والله لا یؤمن، قیل من یا رسول الله؟ قال من لا یامن جاره بوائقه" ای غوائله وشروره وفی روایة، ولا یدخل الجنة من لا یامن جاره بوائقه" وسئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اعظم الذنب عند الله فذکر ثلاث خصال. ان تجعل لله ندا وهو خلقك وان تقتل ولدك خشیة ان یطعم معك وان تزنی بحلیلة جارك وفی الحدیث، ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یؤذ جاره والجیران ثلاثة جار مسلم قریب له حق الجوار وحق الاسلام وحق العرابة

صحیحین سے ثابت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے. خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے. پوچھا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون؟

فرمایا جس شخص کا پڑوسی اس کی تکلیف سے محفوظ نہیں ہے (یعنی شرارتوں سے) اور ایک روایت میں ہے کہ نہ داخل ہوگا جنت میں وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے غیر محفوظ ہو. اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالی کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے تین چیزیں بیان فرمائیں (اول) یہ کہ اللہ تعالی کے لیے کوئی شریک ٹھیرائے تو. حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے (دوئم) یہ کہ قتل کرے تو اپنے بیٹے کو اس خوف سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا. (اور غریب ہو جاؤں گا). سوئم یہ کہ زنا کرے تو ہمسایہ کی بیوی سے. اور حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور قیامت کے نہ تکلیف دے اپنے پڑوسی کو. اور پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں

marfat.com

وجار مسلم له حق الجوار وحق
الاسلام، والجار الكافر له حق
الجوار.

وكان ابن عمر رضی الله عنهما
له جار يهودی فكان اذا ذبح
الشاة يقول احملوا الى جارنا
اليهودی منها - وروی ان
الجار الفقير يتعلق بالجار
الغنی يوم القيامة ويقول
يارب سل هذا لم منعنی
معروفه واغلق عنی بابه -

وينبغی للجار ان يحمل
اذی الجار فهو من جملة الاحسان
اليه - جاء رجل الى النبی صلی
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
دلنی علی عمل اذا عملت به
دخلت الجنة فقال "كن محسنا".
فقال يا رسول الله كيف اعلم
انی محسن؟ قال "سل جيرانك
فان قالوا انك محسن فانت
محسن وان قالوا انك مسیء فانت
مسیء" ذكره البيهقی من رواية
ابی هريرة وجاء عن النبی
صلی الله عليه وسلم انه قال،
من اغلق بابه عن جاره لا

ایک وہ جو مسلمان ہو اور اس کے قریب رہتا ہو
تو اس کا حق ہمسائیگی اور حق اسلام اور حق
قرابت ہے اور اگر ہمسایہ صرف مسلمان ہو تو اس
کا حق قرابت اور حق اسلام ہے اور اگر ہمسایہ
کافر ہے تو اس کا حق قرابت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ ایک یہودی تھا
سو جب بھی بکری ذبح کرتے تو فرماتے کہ اس میں سے
اٹھا کر ہمارے پڑوسی کو دے آؤ۔ اور مروی ہے
کہ فقیر ہمسایہ امیر پڑوسی کے ساتھ قیامت
کے دن الجھے گا اور کہے گا یا اللہ اس سے
پوچھ کہ اس نے مجھے اچھی باتوں سے کیوں
محروم رکھا اور بند کیا مجھ سے اپنا دروازہ۔

اور پڑوسی کو اپنے پڑوسی کی تکلیف
برداشت کرنی چاہیئے۔ اس لیے کہ وہ بھی
منجملہ احسانات میں سے ہے اس کے ساتھ۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا
رسول اللہ مجھے ایسا عمل فرمائیں جس کے
کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟
آپ نے فرمایا کہ ہو جا تو احسان کرنے والا
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح
معلوم کروں کہ میں محسن ہوں (یعنی نیکی کرنیوالا)
آپ نے فرمایا پڑوسیوں سے دریافت کر اگر
وہ کہیں تو محسن ہے تو تو محسن ہے اور اگر
وہ کہیں کہ تو برا ہے تو تو برا ہے۔ بیہقی نے

marfat.com

مخافة على اهله وماله فليس
بمؤمن وليس بمؤمن من لا يامن
جاره بوائقه وقيل: لأن
يزني الرجل بعشر نسوة ايسر
من ان يزني بامراة جاره
ولأن يسرق الرجل من عشرة
أبيات ايسر من ان يسرق
من بيت جاره، وفي سنن ابي
داود من رواية ابي هريرة رضي
الله عنه قال: جاء رجل الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يشكو جاره فقال له: اذهب
فاصبر، فأتاه مرتين او
ثلاثا ثم، قال اذهب فاطرح
متاعك على الطريق، ففعل
فجعل الناس يمرون به ويسالونه
عن حاله فيخبرهم خبره مع
جاره فجعلوا يلعنون جاره
ويقولون: فعل الله به وفعل
ويدعون عليه فجاء اليه
جاره وقال يا اخي ارجع الى
منزلك فانك لن ترى ما
تكره ابدا.

وان يحتمل اذى جاره وان
كان ذميا فقد روى عن سهل

نے اس کو ابوہریرہ کی روایت سے ذکر کیا ہے
اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ارشاد ہے جو شخص بند کرے اپنے دروازہ
کو اپنے اہل اور مال پر پڑوسی کے ڈر سے
تو وہ مومن نہیں ہے۔ اور نہیں مومن وہ
شخص جس کا پڑوسی اس کے ضرر سے
محفوظ نہ ہو۔ اور یہ اس لیے کہا گیا ہے
کہ آدمی دس عورتوں سے بدکاری کرے وہ
ہلکا ہے اس سے کہ بدکاری کرے پڑوسی
کی عورت سے اور دس گھروں سے چوری کرنا
اس سے ہلکا ہے کہ پڑوسی کے گھر سے چوری
کرے۔ سنن ابوداؤد میں ابوہریرہ سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مروی
ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں
حاضر ہو کر اپنے پڑوسی کا شکوہ کیا تو آپ نے
فرمایا کہ جا صبر کر۔ پس آیا وہ دو مرتبہ یا تین
مرتبہ تو آپ نے فرمایا کہ جا کر اپنا سامان باہر راستہ
میں پھینک دے۔ چنانچہ اس نے اسی طرح کیا۔
لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور پوچھتے تھے
کہ یہ کیا ہے تو وہ آدمی ان کو بتلاتا تھا۔ اپنے
پڑوسی کے متعلق تو وہ تمام لوگ اس کے پڑوسی
کو کوستے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے
اور بددعائیں کرتے اس کے لیے، پس اس
کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور کہا اے بھائی اپنے
گھر واپس لوٹ جا آئندہ کوئی مکروہ حرکت نہیں کریگا

marfat.com

بن عبد الله التستري رحمه الله انه كان له جار ذمي وكان قد انبثق من كنيفه الى بيت في دار سهل بثق فكان سهل يضع كل يوم الجفنة تحت ذلك البثق فيجتمع ما يسقط فيه من كنيف المجوسي و يطرحه بالليل حيث لا يراه احد فمكث رحمه الله على هذه الحال زماناً طويلاً الى ان حضرت سهلاً الوفاة فاستدعى بجاره المجوسي وقال له ادخل ذلك البيت وانظر ما فيه فدخل فرأى ذلك البثق والقذر يسقط منه في الجفنة فقال ما هذا الذي ارى ؟ قال سهلا هذا منذ زمان طويل يسقط من دارك الى هذا البيت وانا اتلقاه بالنهار والقيه بالليل ولولا انه حضرني اجلي وانا اخاف ان لا تتسع اخلاق غيري لذلك والا لم اخبرك فافعل ما ترى فقال المجوسي : ايها الشيخ انت تعاملني بهذه المعاملة منذ زمان طويل وانا مقيم على كفري؟

اور برداشت کرے پڑوسی کی تکلیف کو اگرچہ پڑوسی ذمی ہی ہو (غیر مسلم) سہل ابن عبداللہ تستری سے مروی ہے کہ ان کا ایک ذمی پڑوسی تھا، اور وہ پھینکتا تھا اپنی ٹٹی کوڑا سہل کے گھر میں اور وہ جمع کرکے رات کے وقت باہر پھینک دیتے تھے. جس وقت کوئی نہ دیکھتا. چنانچہ اسی طرح گزر گیا زمانہ طویل سہل رحمۃ اللہ پر. یہاں تک کہ سہل کی وفات کا وقت جب قریب آگیا تو آپ نے اس مجوسی (پڑوسی) ذمی کو بلایا اور فرمایا کہ وہاں جاکر دیکھو اس میں کیا ہے. چنانچہ اس نے دیکھا گندگی اور کوڑے وغیرہ کو جس کو وہ ڈالتے تھے. اس (مجوسی) نے کہا یہ کیا ہے جو میں نے دیکھا ہے.

سہل نے فرمایا یہ وہ ہے جو ایک مدت دراز سے تمہارے گھر سے ہمارے گھر میں آتا تھا اور میں دن کو اس کو اکٹھا کرکے رکھتا اور رات کو باہر پھینک دیتا. اگر میرے مرنے کا وقت قریب نہ آتا جس سے مجھے خوف ہے کہ اتنا وسیع الخلق مجھ سے زیادہ اس کے بارہ کوئی نہ ہوگا (یعنی جو اس تکلیف کو برداشت کرے) تو میں تجھے بالکل نہ بتلاتا. اب دیکھ لے تیری کیا رائے ہے. مجوسی نے جواباً کہا کہ اے شیخ اتنی مدت دراز سے تم اس طرح کرتے رہے اور میں کفر پہ قائم رہا؟ اپنا ہاتھ بڑھائیے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں. اس

marfat.com

ھُدَّ یدیك فانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله ثم مات سهل رحمه الله.

فنسأل الله ان یهدینا وایاکم لاحسن الأخلاق والأعمال والاقوال وان یحسن عاقبتنا انه جواد کریم رؤف رحیم.

کے بعد سہل کا انتقال ہوگیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ

فنسأل الله ان یهدینا وایاکم لاحسن الاخلاق ...... والاعمال والاقوال وان یحسن عاقبتنا انه جواد کریم رؤف رحیم.

الکبیرة الثالثة والخمسون: أذى المسلمين وشتمهم

کبیرہ ترین (۵۳) مسلمان کو تکلیف اور گالی دینا

قال الله تعالیٰ: ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا﴾

وقال تعالیٰ: ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ وقال تعالیٰ: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ

قولہ تعالیٰ:۔ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بدوں گناہ کے تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا (احزاب)

وقولہ تعالیٰ:۔ اے ایمان والو ٹھٹھا نہ کریں ایک لوگ دوسروں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور عیب نہ لگاؤ ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایک دوسرے کے برا نام ہے گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہیں بے انصاف (قال اللہ تعالیٰ) اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا اور برا نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو (حجرات)

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدترین لوگوں میں سے باعتبار مقام کے عنداللہ بروز قیامت وہ

بَعْضُكُمْ بَعْضًا) وقال النبي
صلى الله عليه وآله وسلم،
ان من شر الناس منزلةً عند الله
يوم القيامة من ودعه الناس
اوتركه الناس اتقاء فحشه"
وقال صلى الله عليه وسلم "عباد
الله ان الله وضع الحرج الا من
اقترض بعرض اخيه فذلك
الذى حرج اوهلك"
وفى الحديث "كل المسلم
على المسلم حرام دمه وماله
وعرضه، وقال عليه الصلاة
والسلام" المسلم اخو المسلم
لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره
بحسب امرئٍ من الشر ان يحقر
اخاه المسلم" وفيه ايضًا
سباب المسلم فسوق وقتله
كفر"
وعن ابى هريرة رضى الله
عنه قال: قيل يارسول الله
ان فلانة تصلى الليل و
تصوم النهار وتؤذى جيرانها
بلسانها فقال: ولا خير فيها هى
فى النار، صححه الحاكم، وفى الحديث
ايضًا: اذكروا محاسن موتاكم

ہے جس کو لوگوں نے اس کی بد کلامی کی وجہ سے چھوڑ
دیا ہو اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اے اللہ کے بندے بے شک اللہ نے معاف کر دیا
ہے تنگی کو مگر جو اپنے مسلمان بھائی کی عزت
میں پڑتا ہے پس یہ وہ ہے جو تنگی میں ہوگا یا
ہلاک ہوگا۔ اور حدیث پاک میں ہے ہر مسلمان
پر ہر مسلمان کا خون اور مال اور اسباب حرام ہے
اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا
ہے نہ بے یار و مددگار اس کو چھوڑتا ہے نہ
اس کو حقیر جانتا ہے۔ کافی ہے آدمی کے بُرا
ہونے کے لیے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے
اور اسی میں یہ بھی ہے بُرا بھلا کہنا مسلمان کو گناہ
ہے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے۔ ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو نماز
پڑھتی ہے اور دن میں روزہ رکھتی ہے اور
پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے؟
آپ نے فرمایا کوئی نیکی نہیں اس میں (بلکہ)
وہ عورت دوزخ میں ہے۔
اور حدیث پاک میں ہے کہ اپنے مُردوں کی
نیکیاں بیان کرو اور برائیوں سے رکو۔
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو شخص بلا وجہ کسی آدمی کو ساتھ کفر کے یا
کہے او خدا کا دشمن اور وہ ایسا واقعۃً نہ ہو۔

marfat.com

وكفوا عن مساويهم۔ وقال رسول الله عليه وسلم: من دعا رجلا بالكفر او قال يا عدو الله وليس كذلك الا حار عليه، وقال عليه الصلاة والسلام، مررت ليلة اسري بي بقوم لهم اظفار من النحاس، يخمشون بها وجوههم وصدورهم فقلت من هولاء يا جبريل فقال هولاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم۔

(فصل)

في الترهيب من الفساد والتحريش بين المؤمنين وبين البهائم والدواب: صح عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: ان الشيطان قد ايس ان يعبده المصلون في جزيرة العرب ولكن في التحريش بينهم، فكل من حرش بين اثنين من بني آدم ونقل بينهما ما يؤذي احدهما فهو نمام من حزب الشيطان من اشر الناس كما قال النبي صلى الله عليه وسلم، الا اخبركم بشراركم؟

تو وہ لوٹے گی اسی پر۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں شب معراج میں ایک قوم پر سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن کیساتھ وہ اپنے چہروں اور سینوں کو چھیلتے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟

اس نے کہا:

یہ وہ لوگ ہیں جو کھاتے ہیں لوگوں کا گوشت اور پڑتے ہیں ان کے مالوں میں۔

فصل

ڈرانے میں آدمیوں اور جانوروں کے درمیان فساد ڈلوانے اور لڑائی کرانے والوں کو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک شیطان نا امید ہے اس بات سے کہ پوجا کریں نمازی لوگ اس کی جزیرۃ العرب میں لیکن نہیں نا امید ان کے درمیان فساد اور لڑائی کرانے سے پس ہر وہ شخص جو لڑائی کرائے دو آدمیوں کے درمیان اور نقل کرے بات ان دونوں کے درمیان جو تکلیف پہنچا وے ان میں سے کسی ایک کو پس وہ تمام (چغلخور) ہے۔ شیطان کی جماعت سے شریر ترین لوگوں میں سے۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا بتلاؤں میں تم کو تمہارے شریروں سے؟ عرض کیا جی ہاں

marfat.com

قالوا: بلى يا رسول الله. قال:
شرارکم المشاءون بالنميمة
المفسدون بين الاحبة الباغون
للبراء العنت، والعنت المشقة
وصح عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم انه قال لا يدخل الجنة
نمام. والنمام هو الذى ينقل
الحديث بين الناس او بين
اثنين بما يؤذى احدهما او يوحش
قلبه على صاحبه او صديقه
بان يقول له قال عنك فلان
كذا وكذا او فعل كذا وكذا
الا ان يكون فى ذلك مصلحة
او فائدة كتحذيره من شر يحدث
او يترتب. واما التحريش بين
البهائم والدواب والطير
وغيرها فحرام كمناقرة
الديوك ونطاح الكباش
وتحريش الكلاب بعضها على
بعض وما اشبه ذلك وقد
نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن ذلك فمن فعل
ذلك فهو عاص الله ورسوله
ومن ذلك افساد قلب المرأة
على زوجها والعبد على سيده

یا رسول اللہ. فرمایا تمہارے بدتر یہ ہیں (چغلی) چلنے
والے ساتھ چغلخوری کے فساد ڈلوانے والے
درمیان دوستوں کے ڈھونڈھنے والے واسطے
نیکوں کے مشقت کو اور تصحیح کی اس کے ساتھ ارشاد
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نمام (چغلخور) جنت
میں نہیں جائے گا. اور نمام وہ ہوتا ہے. ایک
کی بات سن کر دوسرے کو پہنچا دے جس کی وجہ سے
اُن کو تکلیف پہنچے. البتہ اگر کوئی مصلحت ہو تو یا
کوئی فائدہ ہو دوسرے کا اور بات ہے مثلاً
اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کو مطلع کیا.
اور جانوروں اور پرندوں کتوں وغیرہ کو آپس
میں لڑانا حرام ہے جیسے مرغ کو مرغ سے چونچ
وغیرہ مروانا یا مینڈھوں کو آپس میں ٹکریں مروانا
کتوں کو ایک دوسرے سے زخمی کرانا بوجہ لڑانے
کے اور جو بھی مشابہ ہوں ان کاموں کے سب حرام
ہیں تحقیق منع کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ان افعال مذکورہ سے. پس جو شخص
کریگا یہ کام سو وہ نافرمان ہے اللہ اور رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا. اسی طرح عورت کا
دل خاوند سے اور غلام کا دل آقا سے خراب کرنا
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ جس نے عورت کا دل خاوند سے اور غلام
کا دل آقا سے خراب کیا وہ ملعون ہے

نعوذ باللہ من ذلک!

marfat.com

نعوذ باللہ من ذلک۔

(فصل)

فی الترغیب فی الاصلاح بین الناس قال تعالیٰ (لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما) قال مجاھد ھذہ الآیۃ عامۃ بین الناس یرید انہ لاخیر فیما یتناجی فی الناس ویخوضون فیہ من الحدیث الا ما کان من اعمال الخیر وھو قولہ (الا من امر بصدقۃ) ثم حذف المضاف (او معروف) قال ابن عباس: بصلۃ الرحم وبطاعۃ اللہ ویقال لاعمال البر کلھا معروف لان العقول تعرفھا قولہ تعالیٰ: (او اصلاح بین الناس) ھذا مما حث علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لابی ایوب الانصاری، الا ادلک علی صدقۃ ھی خیر لک من حمر النعم

فصل

ترغیب میں اصلاح کرانے درمیان لوگوں کے۔ قولہ تعالیٰ. لاخیر فی کثیر من نجواھم الآیۃ) مجاہد نے کہا یہ آیات عام لوگوں کے درمیان یعنی کوئی بھلائی نہیں ہے اس میں کہ سرگوشیاں کریں لوگوں میں مگر وہ جو نیک کاموں کے متعلق ہوں. یہی ہے. (الا من امر بصدقۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے صلہ رحمی اور طاعۃ اللہ مراد ہے. ویسے تمام نیک اعمال کو معروف کہا جاتا ہے اس لیے کہ عقل خود پہچانتی ہے. قولہ تعالیٰ،

او اصلاح بین الناس

یہ وہ ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوایوب انصاری کو فرمایا کہ آیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو ایسا صدقہ جو بہتر ہو وہ سرخ اونٹوں سے؟ عرض کیا ضرور یا رسول اللہ (تو فرمایا) اصلاح کرا درمیان لوگوں کے جب لڑ پڑیں وہ اور قریب کر ان کو جب وہ دور ہو جائیں (ایک دوسرے سے) اور اُمّ حبیبہ روایت کرتی ہیں. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آدمی کی ہر بات اس کے لیے وبال ہے. بجز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا ذکر اللہ کے.

اور مروی ہے کہ ایک آدمی نے سفیان

قال: بلٰی یا رسول اللہ قال تصلح بین الناس اذا تفاسدوا وتقرب بینهم اذا تباعدوا وروت ام حبیبۃ رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: کلام ابن آدم کله علیه لا له الا ما کان من امر بمعروف او نهی عن منکر او ذکر اللہ.

وروی ان رجلا قال لسفیان: ما اشد هذا الحدیث قال سفیان الم تسمع الی قول اللہ تعالٰی (لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ) الآیة. فهذا هو بعینه.

ثم اعلم اللہ سبحانه ان ذلك انما ینفع من ابتغی به ما عند اللہ قال تعالٰی: (وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا) ای ثوابا لا حد له،

وفی الحدیث، لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فینمی خیرا او یقول خیرا، رواه البخاری

وقالت ام کلثوم - ولم اسمعه

سے کہا کہ اس سے زیادہ سخت ترین حدیث کوئی نہیں ہے۔ سفیان نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا ارشاد باری لا خیر فی کثیر من نجواھم الآیۃ:۔

اور حدیث پاک میں ہے کہ نہیں ہے وہ کذاب جو اصلاح کرے درمیان لوگوں کے۔ پس خواہش کرے بھلائی کی یا اچھی بات کہے۔ (بخاری)

اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں رخصت نہیں سنی۔ جنگ میں اور اصلاح بین الناس میں اور میاں بیوی کی آپس میں گفتگو کرنے سے۔

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم معہ کچھ صحابیوں کے تشریف لے گئے اور ان کی مصالحت کرادی۔ (بخاری)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ کوئی عمل افضل نہیں ہے نماز کی طرف چلنے اور اصلاح بین الناس سے اور

صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی
شیء مما یقول الناس الا
فی ثلاثۃ اشیاء: فی الحرب
والاصلاح بین الناس وحدیث
الرجل زوجتہ وحدیث المرأۃ
زوجہا وعن سہل بن سعد
الساعدی رضی اللہ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلغہ ان بنی عمرو بن عوف
کان بینہم شر فخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلح
بینہم فی اناس معہ من اصحابہ
رواہ البخاری.

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال: قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، ما
عمل شیء افضل من مشی الی
الصلاۃ او اصلاح ذات
البین وحلف جائز بین
المسلمین، وقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم، من اصلح
بین اثنین اصلح اللہ امرہ
واعطاہ بکل کلمۃ تکلم بہا عتق
رقبۃ ورجع مغفورا لہ ما تقدم
من ذنبہ" وباللہ التوفیق.

حلف جائز بین المسلمین سے ۔ اور فرمایا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ:

جو شخص اصلاح کرے دو
کے درمیان تو اصلاح
فرما دے گا. اللہ تعالیٰ
اس کے کام کی اور ہر
کلمہ یعنی بات کے بدلہ
میں جو اس نے کی،
ہو گی ۔

ایک غلام آزاد کرنے
کا اجر عنایت فرمائے
گا.

اور گزشتہ گناہوں کی
مغفرت کرا کے لوٹے گا.

وباللہ التوفیق

اَللّٰهُمَّ عَامِلْنَا بِلُطْفِكَ

وَتَدَارَكْنَا بِعَفْوِكَ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

ط ۵

الكبيرة الرابعة الخمسون (کبیرہ ۵۴ چون)

اذیۃ عباد اللہ والتطول علیھم (بندگانِ خدا کو تکلیف پہنچانا اور ان پر ظلم کرنا)

قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾ وقال تعالیٰ ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال: «من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب» وفی روایۃ: فقد بارزنی بالمحاربۃ ای اعلمتہ انی محارب لہ۔ وفی الحدیث ان ابا سفیان اتی علی سلمان وصھیب وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف اللہ من عدو اللہ ما خذھا فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ: اتقولون ھذا لشیخ قریش وسیدھم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال یا ابا بکر لعلک اغضبتھم

قولہ تعالیٰ:۔ ترجمہ پیشتر گزر چکا ہے (احزاب)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثِ قدسی نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے ولی کو ستائیگا۔ تو یقیناً میں اس کو اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

اور ایک روایت ہے فقد بارزنی بالمحاربۃ یعنی میں اس کو خبردار کرتا ہوں کہ بے شک میں لڑنے والا ہوں اس کے ساتھ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس آئے ایک جماعت میں تو انھوں نے ان سے کہا کہ آپ نے اللہ کی تلوار کے ساتھ اللہ کے دشمنوں سے پورا پورا حق نہیں لیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایسی بات اس شیخ قریشی کو کہتے ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر خبر دی تو آپ نے فرمایا شاید ناراض کیا تو نے ان کو۔ تو البتہ ناراض کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو۔ پھر آئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس اور کہا کہ اے بھائیو۔ میں نے تم کو ناراض کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بالکل نہیں

marfat.com

لقد اغضبت ربك فاتاهم
ابو بكر رضی الله عنه فقال یا
اخوتاه اغضبتكم قالوا لا :
یغفر الله لك یا اخی وقوله ما
خذ ها ای لم تستوف حقها .

(فصل)

فی قوله تعالی (وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَه) الآیات
وهذه الآیات فی تفضیل
الفقراء وسبب نزولها ان النبی
صلی الله علیه وسلم اول من
آمن به الفقراء وكذلك كل
نبی ارسل اول من امن به الفقراء
فكان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یجلس مع فقراء اصحابه
مثل سلمان وصهیب وبلال
وعمار بن یاسر رضی الله عنهم
فاراد المشركون ان یحتالوا علیه
فی طرد الفقراءِم فجاء بعض رؤساء
المشركین فقالوا یا محمد
اطرد الفقراء عنك فان نفوسنا
تانف ان تجالسهم فلو طردتهم
عنك لامن بك اشرف الناس

یغفر اللہ لک یا اخی .

فصل

ارشاد ہیں باری تعالیٰ کے . اور روکے رکھ اپنے
آپ کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب
کو صبح اور شام طالب ہیں . اس کی رضا کے
رکھیوت) اور یہ آیات فقراء کی فضیلت میں نازل
ہوئی ہیں . بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اوپر سب سے پہلے غریب لوگ ایمان لانے
تھے اور ہر نبی پر غریب لوگ پہلے ایمان لایا کرتے
تھے . اور آپ غریب صحابہ کے ساتھ بیٹھا کرتے
تھے مثلاً سلمان اور صہیب اور بلال اور عمار
بن یاسر رضی اللہ عنہم . جب مشرکین نے
یہ سنا کہ پیغمبر کی علامت یہ ہے کہ سب سے پہلے
ان پر غریب ایمان لاتے ہیں تو انھوں نے چاہا کہ
فقراءِ صحابہ کو نکلوادیں چنانچہ بعض رئیس مشرکین
آپ کے پاس آئے اور کہا ان فقراء کو اپنے
پاس سے نکال دیں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی
(الآیۃ) پھر جب مایوس ہو گئے . مشرک
لوگ . تو کہنے لگے اے محمد اگر ان کو نکالتے
نہیں ہو اپنے ہاں سے تو ایک دن ہمارے لئے مقرر کرد

م لما سمعوا ان علامة الرسل ان یكون اول اتباعهم الفقراء

marfat.com

ورؤساهم فانزل الله تعالى (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ) فلما ايس المشركون من طردهم قالوا يا محمد ان لم تطردهم فاجعل لنا يوما ولهم يوما فانزل الله تعالى (وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا) اى لا تتعداهم ولا تتجاوز بنظرك رغبة عنهم وطلبا لصحبة ابناء الدنيا (وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ) ثم ضرب لهم مثل الغنى والفقير بقوله (وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ) (وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا) فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعظم الفقراء ويكرمهم ولما هاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة هاجروا معه فكانوا فى صفة المسجد مقيمين متبتلين

اور ایک دن ان کے تو اللہ تعالیٰ نے واصبر نفسک الآیۃ نازل فرمائیں کہ اپنی نظر شفقت کو ابنائے دنیا کی صحبت کی خاطر نہ ہٹایئے اور فرما دیجئے حق ہے تمہارے رب کی طرف سے سو جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر کرے۔

پھر مثال دی ان کے لیے غنی اور فقیر کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقیر کی عزت فرمایا کرتے تھے۔

اور جب ہجرت فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف تو آپ کے ہمراہ اور حضرات بھی تھے۔ جو کہ صفہ مسجد میں مقیم تھے۔ جن کو اصحاب صفہ کہا جاتا۔ چنانچہ جو بھی غریب آدمی ہجرت کر کے آتا تو وہیں آجاتا تھا۔ یہاں تک کہ بہت ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے گواہی دی۔ اس چیز کی جو تیار کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لیے نیکی سے اور معاملہ کیا انھوں نے ساتھ نور ایمان کے دنیا کی کسی چیز سے ان کو کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ وہ کہتے تھے۔ ایاک نعبد یعنی تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم اور تیرے لیے خضوع اور سجدے کرتے ہیں اور تجھ ہی سے رشد و ہدایت لیتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں اور تیرے ذکر کے ساتھ خوش ہوتے ہیں اور تیری محبت کے میدان میں

marfat.com

فسموا اصحاب الصفة فكان
ينتمي اليهم من يهاجر من الفقراء
حتى كثروا رضي الله عنهم
هؤلاء شاهدوا ما اعد الله
لاوليائه من الاحسان وعاينوه
بنور الايمان فلم تعلقوا قلوبهم
لشيء من الاكوان بل قالوا
اياك نعبد وبك نخضع
ونسجد وبك نهتدي ونسترشد
وعليك نتوكل ونعتمد
بذكرك نتنعم ونفرح
وفي ميدان ودك نرتع
ونسرح ولك نعمل ونكدح
وعن بابك ابدا لا نبرح
فحينئذ عمر لهم سبيله
وخاطب فيهم رسوله تعالى
وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ يَتَقَلَّبُوْنَ وان اصبح ا
ثلبابه ينقلبون لا تطرد
قوما المساجد ماواهم والله مطلوبهم
ومولاهم والجوع طعامهم والسهر
اذا نام الناس ادامهم والفقر
والفاقة شعارهم والمسكنة
والحياء دثارهم ربطوا خيل
عزمهم على باب مولاهم

سے کھاتے اور خوش ہوتے ہیں. اور
تیرے لیئے عمل کرتے ہیں اور تیرے
دروازے سے کبھی نہ ہٹیں گے. سو اس
وقت آباد کیا ان کے لیئے ان کا رستہ
اور مخاطب کیا اپنے پیغمبر کو
ان کے بارے میں (ولا تطرد الذین
الآیتہ)
یعنی ایسے لوگوں کو نہ نکالیں جو
شام کرتے ہیں اللہ کے ذکر پر اور
لوٹتے ہیں صبح کو اس کے دروازے
پر.
اور ایسی قوم کو نہ ہانکیں جن کا ٹھکانہ
مساجد ہو اور اللہ مطلوب ہو اور مولی
ہو اور بھوک ان کا کھانا ہو اور
جاگنا جبکہ لوگ سوتے ہوں سالن
ہو ان کا فقر اور فاقہ شعار ہو ان کا
اور مسکینی اور حیاء ان کا لباس ہو.
باندھا انھوں نے اپنے ارادوں کے
گھوڑوں کو اپنے مولے کے دروازے پر
اور کھولا ہو انھوں نے اپنے مونہوں کو
مناجات کے محرابوں میں. فقر عام بھی
ہے خاص بھی. عام تو ہے حاجات کو اللہ
کی طرف لے جانا یہ صفت ہر مخلوق کی ہے
خواہ مومن ہو خواہ کافر جیسا ارشاد باری
تعالی ہے (یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ)

marfat.com

وسبطوا وجوههم فى محاريب نجواهم فالفقر عام وخاص فالعام الحاجة الى الله تعالى وهذا وصف كل مخلوق مؤمن وكافر وهو معنى قوله تعالى ﴿يا أيها الناس أنتم الفقراء الى الله﴾ الآية والخاص وصف اولياء الله واحبائه خلو اليدين من الدنيا وخلو القلب من التعلق بها اشتغالا بالله عزوجل وشوقا اليه وانسا بالفراغ والخلوة مع الله عزوجل۔

اللهم أذقنا حلاوة مناجاتك واسلك بنا طريق مرضاتك واقطع عنا كل ما يبعدنا من حضرتك ويسرلنا ما يسرته لاهل محبتك واغفرلنا ولوالدينا وللمسلمين۔

اور خاص صفت اولیاء اللہ کی ہے جنھوں نے دنیا اور تعلق دنیا سے اپنے دونوں ہاتھ خالی کر لیے بوجہ مشغولیت باللہ عزوجل اور شوق الی اللہ اور فراغت اور خلوت مع اللہ تعالیٰ کے۔

یا اللہ تعالیٰ چکھا ہم کو لذت اپنی مناجات کی اور چلا ہم کو اپنی رضا کے رستوں پر اور کاٹ ہم سے اس چیز کو جو دور کرے ہم کو آپ کے حضور سے۔ اور آسان فرما وہ جو آسان کیا تونے واسطے اہل محبت اپنے کے۔

واغفرلنا

والموالدینا

وللمسلمین

الكبيرة الخامسة والخمسون: اسبال الازار

کبیرہ پچپن (۵۵) کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

والثوب واللباس والسراويل تعززا وعجبا وفخرا وخيلاء

قولہ تعالیٰ:۔ اور مت چل زمین پر اتراتا۔ بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا بڑائیاں کرنیوالا اور

قال الله تعالیٰ: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾

وقال النبی صلی الله علیه وسلم: ما اسفل من الکعبین من الازار فهو فی النار، وقال علیه الصلوٰة والسلام: لا ینظر الله الی من جر ازاره بطرًا

وقال علیه الصلاة والسلام ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیامة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم۔ المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الکاذب،

وفی الحدیث ایضا: وبینما رجل یمشی فی حلة تعجبه نفسه مرجل راسه یختال فی مشیته اذ خسف به الارض فهو یتجلجل فیها الی یوم القیامة،

وقال علیه الصلاة والسلام من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة، وقال صلی الله علیه وسلم۔ الاسبال فی الازار والعمامة۔ من جر شیئا منها خیلاء لم ینظر الله الیه یوم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا دونوں ٹخنوں سے نیچے ہے، پس وہ آگ میں ہے اور فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا اس کی طرف جو کھینچے اپنی چادر کو بطور تکبر کے اور آپ نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ بات کریں گے قیامت کے دن اور نہ دیکھیں گے ان کی طرف اور نہ پاک کریں گے۔ ان کو اور ان کے لیے ہے عذاب الیم (پہلا) چادر وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا (دوسرا) احسان جتلانے والا (تیسرا) جو مال اپنا جھوٹی قسم کھا کر بیچے۔

اور حدیث پاک میں ہے کہ ایک آدمی تھا چلتا تھا لوگوں کے درمیان ایسے لباس میں جو اس کے نفس کو عجیب لگتا تھا۔ سر اٹھا کر فخر کرتا تھا۔ چلنے میں ناگہاں۔ زمین نے اس کو پکڑا ہو دھنس گیا اس میں اور قیامت تک نیچے اترتا جائے گا۔ اور آپ نے فرمایا جو شخص کھینچے اپنے کپڑے کو تکبرانہ طور پر تو نہ دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن۔

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسبال فی الازار خواہ تہبند ہو یا چادر عمامہ میں ہو جو کچھ کھینچے گا ...... ان میں سے بطور تکبر کے

marfat.com

القيامة"
وقال عليه الصلاة والسلام
ازرة المؤمن الى نصف ساقيه
ولا حرج عليه فيما بينه وبين
الكعبين[م] فهو في النار"
وهذا عام في السراويل و
الثوب والجبة والقباء والفرجية
وغيرها من اللباس . نسأل
الله العافية وعن ابي هريرة رضي
الله عنه قال .بينما رجل
يصلي مسبلا ازاره قال له
رسول الله : اذهب فتوضا
ثم جاء فقال اذهب فتوضا
فقال له رجل يارسول الله مالك
امرته ان يتوضا ثم سكت
عنه فقال انه كان يصلي و
هو مسبل ازاره ولا يقبل الله
صلاة رجل يصلي مسبلا
ازاره

ولما قال صلى الله عليه وسلم
من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه
يوم القيامة، فقال ابو بكر
رضي الله عنه : يا رسول الله
ان ازاري يسترخي الا ان اتعاهده
فقال له رسول الله صلى الله عليه

تو نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف
قیامت کے دن.

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومن کا
چادر باندھنا نصف پنڈلی تک ہے اور
روییے) کوئی حرج نہیں اگر ہو درمیان پنڈلیوں
اور ٹخنوں کے جو اس سے نیچے ہوگا وہ
آگ میں ہے.

اور اسبال عام ہے شلوار میں ہو کوٹ ہو
کوئی اور کپڑا جو کہ لباس میں سے ہوتا ہے
سب کا یہی حکم ہے) اللہ بچائے.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
ایک شخص نے چادر ٹخنے سے نیچے لٹکائی
ہوئی تھی اور نماز پڑھتا تھا. نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو کہ جا وضو کر کے آ پھر
جب وہ وضو کر کے آیا تو آپ نے اس کو فرمایا.
جا وضو کر کے آ تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ اس کو وضو کا حکم (بار بار) کیوں فرما
رہے ہیں ؟

ذرا سکوت فرما کر آپ نے فرمایا اس لیے کہ
وہ نماز پڑھتا ہے اور چادر اس کی ٹخنے سے
نیچے لٹکی ہوئی ہے (یعنی مسبل الازار ہے)
اور اللہ تعالیٰ مسبل الازار کی
نماز قبول نہیں فرماتا. اور جب آپ
نے یہ فرمایا کہ (من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ
الیہ یوم القیامۃ) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

م ما كان اسفل من الكعبين

وسلم: انك لست ممن يفعله خيلاء.

اللهم عاملنا بلطفك الحسن الجميل برحمتك يا ارحم الراحمين

نے عرض کیا یا رسول اللہ میری چادر بھی ڈھلک جاتی ہے نیچے کو تو آپ نے فرمایا کہ تو ان متکبرین میں سے نہیں ہے۔ اللھم عاملنا بلطفک الحسن الجمیل برحمتک یا ارحم الراحمین

الكبيرة السادسة والخمسون (کبیرہ چھپن ۵۶)

لبس الحرير والذهب للرجال (مردوں کو ریشم اور سونا پہننے کے لیے)

في الصحيحين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة" وهذا عام في الجند وغيرهم لقوله صلى الله عليه وسلم: حرم لبس الحرير والذهب على ذكور امتي".

وعن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نشرب في آنية الذهب والفضة وان نأكل فيها وعن لبس الحرير والديباج وان نجلس عليها، اخرجه البخاري

فمن استحل لبس الحرير من الرجال فهو كافر وانما رخص

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شک جو پہنے گا دنیا میں لباس ریشمی نہیں پہنے گا وہ آخرت میں (صحیحین) اور یہ لباس ریشمی خواہ فوجی پہنے یا کوئی اور بادشاہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا ہے میری امت کے مردوں پر پہننا ریشم اور سونے کا۔

اور حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا تھا۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے اور کھانا کھانے سے اور ریشم پہننے سے اور ریشم پر بیٹھنے سے (بخاری)

پس جو مرد ریشم پہننے کو حلال جانے گا وہ کافر ہے بجز این نیست کہ شارع علیہ السلام نے رخصت دی ہے جرب اور حکہ یعنی خارش والے کو یا مقاتلین کو بوقت ملاقات دشمن کے اور ریشم برائے زینت مردوں کے لیے باجماع امت

marfat.com

فيه الشارع صلى الله عليه وسلم
لمن به حكة او حرب او غيرها و
للمقاتل يوم عند لقاء العدو و
اما لبس الحرير الخفيفة في حق
الرجال فحرام باجماع المسلمين،
سواء كان قباء او قبطيا او كلوثة
وكذلك اذا كان الاكثر حريرا
كان حراما، وكذلك الذهب لبسه
حرام على الرجال سواء كان خاتما
او حياصة او سفط سيف حرام
لبسه وعمله وقد راى النبي
صلى الله عليه وسلم، في يد
رجل خاتما من ذهب فنزعه وقال
يعمد احدكم الى جمرة من نار
فيجعلها في يده، وكذلك
طراز الذهب وكلوثة الزركش
حرام على الرجال - واختلف العلماء
في جواز الباس الصبي الحرير
والذهب فرخص فيه قوم ومنع
منه اخرون لعموم قوله صلى
الله عليه وسلم عن الحرير والذهب
هذان حرام على ذكور امتي
حل لاناثهم فدخل الصبي في النهي
وهذا مذهب الامام احمد وآخرين
رحمهم الله

حرام ہے خواہ کوٹ ہو، واسکٹ وغیرہ یا اسی قسم کا کوئی اور لباس ہو جبکہ اس میں ریشم زیادہ ہو (سوت وغیرہ سے) تو حرام ہے اور اسی طرح سونا پہننا مردوں پر حرام ہے خواہ انگوٹھی ہو یا تلوار کا دستہ ہو تو بھی حرام ہے۔ اور اس سے کام کرنا بھی حرام ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو کھینچ لی اور فرمایا جو شخص تم میں سے تیار ہو آگ کے انگاروں کی طرف پس وہ کرے اس انگوٹھی کو ہاتھ میں اور دیگر سونے سے بنی ہوئی اشیاء مردوں پر حرام ہیں۔ علماء نے چھوٹے بچوں کو ریشم اور سونا پہنانے میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ بعض نے رخصت فرمائی ہے اور بعض نے ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برائے عموم رکھا۔ قولہ عن الحریر والذہب ھذان حرام علی ذکور امتی حل لاناثہم، یعنی یہ دونوں ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔

لھذا بچے بھی اس نہی میں داخل ہیں اور یہ مذہب ہے امام احمد اور دوسروں کا رحمہم اللہ۔

فنسأل الله التوفيق لما يحب ويرضى انه جواد كريم۔

نسأل اللہ التوفیق لما یحب ویرضی انہ جواد کریم۔

الكبيرة السابعة والخمسون: اباق العبد

کبیرہ ستاون (۵۷) غلام کا بھاگنا

روى مسلم في صحيحه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا ابق العبد لم تقبل له صلاة. وقال صلى الله عليه وآله وسلم، ايما عبد ابق فقد برئت منه الذمة، وروى ابن خزيمة في صحيحه من حديث جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وثلاثة لا يقبل الله لهم صلاة ولا يصعد لهم الى السماء حسنة: العبد الابق حتى يرجع الى مولاه والمرأة الساخط عليها زوجها حتى يرضى والسكران حتى يصحو وعن فضالة بن عبيد مرفوعًا: ثلاثة لا يسأل عنهم رجل فارق الجماعة وعصى امامه وعبد ابق ومات عاصيا وامرأة غاب عنها زوجها وقد كفاها المؤنة فتبرجت بعده اى اظهرت محاسنها كما يفعل اهل الجاهلية وهم ما بين عيسى ومحمد صلى الله عليه وسلم

مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بھاگ جاتا ہے غلام تو نہیں قبول کی جاتی اس کی نماز اور فرمایا آپؐ نے جو غلام بھی بھاگے گا۔ پس تحقیق بری ہوجاتی ہے اس سے ذمہ داری۔

ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں جابر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے۔ فرمایا آپ نے کہ تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کی نیکیاں آسمان کی طرف چڑھتی ہیں۔ ایک غلام بھاگنے والا جب تک کہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آجائے۔ دوسری وہ عورت جس پر خاوند ناراض ہو جب تک کہ راضی نہ ہو۔ تیسرا نشہ پینے والا جب تک کہ ہوش میں نہ آوے۔ فضالہ بن عبید سے مرفوعاً روایت ہے کہ تین آدمی ہیں جن کے متعلق نہ پوچھیں۔ ایک جو تفرقہ ڈالنے والا ہو جماعت میں اور نافرمانی کی امام کی اور غلام بھاگنے والا جو مرگیا اسی گناہ میں تیسرے عورت جس کا خاوند موجود نہیں ہے اور خرچہ پورا دیکھ گیا۔ اس کو پھر وہ باہر نکلتی ہے اس کے بعد یعنی خوبصورتی دکھاتی ہے جس طرح

marfat.com

كذا ذكره الواحدي رحمه الله .

اہل جاہلیت کرتے تھے وہ زمانہ تھا درمیان حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کے اسی طرح ذکر کیا واحدی نے رحمۃ اللہ تعالیٰ .

الكبيرة الثامنة والخمسون : (کبیرہ اٹھاون ۵۸)

الذبح لغير الله عز وجل

مثل ان يقول بسم الشيطان او الصنم او باسم الشيخ فلان . قال الله تعالى (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) قال ابن عباس : يريد الميتة والمنخنقة الى قوله (وما ذبح على النصب) وقال الكلبي : مالم يذكر اسم الله عليه يذبح لغير الله تعالى . وقال عطاء : ينهى عن ذبائح كانت تذبحها قريش والعرب على الاوثان وقوله : (وانه لفسق) يعني وان كل مالم يذكر اسم الله عليه من الميتة فسق او خروج عن الحق والدين (وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ) اي يوسوس الشيطان لوليه فيلقي في قلبه الجدال بالباطل وهو ان المشركين جادلوا المؤمنين

ذبح لغیر اللہ

مثلاً یوں کہے بسم الشیطان یا بسم الصنم یا بسم شیخ فلاں فرمایا اللہ تعالیٰ نے (وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد میتہ اور منخنقہ ہیں. وما ذبح علی النصب تک کلبی نے کہا (مالم یذکر اسم اللہ علیہ) یہ کہ ذبح کرے واسطے غیر اللہ کے عطاء نے کہا ان ذبیحوں سے منع کیا گیا ہے جن کو قریش اور عرب لوگ بتوں پر ذبح کرتے تھے. (انہ لفسق) یعنی ہر وہ چیز جو نہ ذکر کیا جائے نام اللہ تعالیٰ کا اس پر میتہ سے تو فسق ہے یا دین سے خارج ہوتا ہے.

(وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ) یعنی شیطان اپنے دوستوں کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے پس ان کے دل میں جدال بالباطل ڈالتا ہے اور وہ یہ کہ مشرک لوگ مسلمانوں سے مردار جانوروں کے متعلق جھگڑتے تھے.

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان نے اپنے انسان دوستوں کی طرف یہ بات ڈالی کہ یہ لوگ کس طرح کسی چیز کی عبادت کرتے ہیں کہ نہیں کھاتے وہ جو خود مر جائے اور کھاتے

marfat.com

فى الميتة. قال ابن عباس: اوحى
الشيطان الى اوليائه من الانس
كيف تعبدون شيئا لا تاكلون
ما يقتل وانتم تاكلون ما قتلتم؟
فانزل الله هذه الآية (وَاِنْ
اَطَعْتُمُوْهُم) يعنى فى استحلال
الميتة (انكم لمشركون) قال
الزجاج وفى هذا دليل على
ان كل من احل شيئا مما حرم
الله اوحرم شيئا مما احل الله
فهو مشرك.

فان قيل: كيف اتحتم ذبيحة
المسلم اذا ترك التسمية و
الآية كالنص فى التحريم؟ قلت
ان المفسرين فسروا ما لم
يذكر اسم الله عليه فى هذه
الآية بالميتة ولم يحمله احد
على ذبيحة المسلم اذا ترك التسمية
وفى الآية اشياء تدل على ان
الآية فى تحريم الميتة ومنها قوله
(وانه لفسق) ولا يفسق آكل ذبيحة
المسلم التارك للتسمية.

ومنها قوله (وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ)
والمناظرة انما كانت فى الميتة

وہ جس کو تم قتل کرتے ہو؟
تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔
(وَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ) یعنی استحلال میتہ
میں تو (اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ) زجاج
نے کہا کہ یہی دلیل ہے اور اس کے جو
حلال جانتے اس ذبیحہ کو جس کو اللہ تعالیٰ
نے حرام کیا ہے اور حرام جانے اس کو
جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہو پس وہ
مشرک ہے۔

پس اگر کوئی کہے کہ کس طرح جائز سمجھتے
ہو تم ذبیحہ مسلمانوں کا جبکہ ترک کرے
بسم اللہ کو حالانکہ نص تحریم کی موجود ہے
میں کہتا ہوں مفسرین نے مالم یذکر
اسم اللہ علیہ کی تفسیر میتہ سے کی ہے اور
کسی نے ذبیحہ مسلمان پر محمول نہیں کیا جبکہ
اس نے ترک کیا ہو بسم اللہ کو اور آیت
میں کئی چیزیں ہیں جو دلالت کرتی ہیں تحریم
المیتہ پر مثلاً (وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ) اور
مسلمانوں کا ذبیحہ کھانے والا جبکہ اس نے
بسم اللہ کو ترک کیا ہو فاسق نہیں ہوتا اور
ایک ان میں سے یہ بھی ہے۔

(وَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی
اَوْلِیَائِھِمْ) بجز اس نسبت کہ یہ میتہ
کے بارہ میں ہے باجماع امت نہ کہ تارک
بسم اللہ کے ذبیحہ پر (وَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ

marfat.com

باجماع من المفسرين لا فی ذبیحة تارك التسمیة من المسلمین ومنها قوله (وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ) والشرك فی استحلال المیتة لا فی استحلال الذبیحة التی لم یذکر اسم الله علیها.

وحدثنا اخبرنا ابو منصور باسناده عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سال رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: ارأیت الرجل منا یذبح وینسی ان یسمی الله تعالی فقال النبی صلی الله علیه وسلم: "اسم الله علی فم کل مسلم"

واخبرنا ابو منصور ایضاً باسناده عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: "یکفیه اسمه وان نسی یسمی حین یذبح فلیسم ویذکر الله ثم لیاکل"

واخبرنا عمرو بن ابی عمرو باسناده عن عائشة رضی الله عنها ان قوماً قالوا: یا رسول الله ان قوماً یاتونا باللحم لا ندری

إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ) مشرک جو ہے استحلال میتہ میں ہے نہ کہ استحلال ذبیحہ میں جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو.

ابو منصور نے بسند ابو ہریرہ رض روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے ذبح کیا ہے (کوئی جانور) اور بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہے؛ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام ہر مسلمان کے منہ پر ہے.

ابو منصور نے یہ بھی فرمایا بسند ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ آپ نے فرمایا کافی ہے اس کے لیے اس کا نام اگرچہ بھول گیا نام لینا اللہ تعالیٰ کا بوقت ذبح. پس اس کا نام لے اور اللہ کو یاد کر کے اس کو کھائے.

عمرو بن ابی عمرو نے باسناد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ بے شک لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس پر خدا کا نام پڑھا یا نہ؛

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اس پر خدا کا نام لو اور کھاؤ اور یہ آخری

marfat.com

أذكروا اسم الله عليه ام لا؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سموا عليه وكلوا" هذا آخر كلام الواحدي رحمه الله وقد تقدم قوله صلى الله عليه وسلم، لعن الله من ذبح لغير الله".

قول واحدی کا ہے۔ رحمہ اللہ اور تحقیق گزر چکا ہے پیشتر ارشاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ) یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو غیر اللہ کے لیئے ذبح کرے۔

الكبيرة التاسعة والخمسون (کبیرہ انسٹھ ۵۹) جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی طرف منسوب کرے)

فمن ادعى الى غير ابيه وهو يعلم

عن سعد رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم انه غير ابيه فالجنة عليه حرام رواه البخاري.

وعن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال، لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فهو كافر رواه البخاري

وفيه ايضا، من ادعى الى غير ابيه فعليه لعنة الله"

وعن زيد بن شريك قال: رأيت عليا رضى الله عنه يخطب على المنبر فسمعته يقول،

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے جان بوجھ کر کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے۔ تو اس پر جنت حرام ہے (بخاری)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ تم اعراض کرو اپنے باپوں سے۔ پس جو شخص اعراض کرے گا اپنے باپ سے وہ کافر ہے (بخاری)

اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو شخص منسوب کرے خود کو طرف غیر باپ اپنے کے پس اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ زید بن شریک نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو منبر پر خطبہ فرما رہے تھے جس کو میں نے

واللہ ما عندنا من کتاب نقرؤہ الا کتاب اللہ تعالیٰ وما فی ھذہ الصحیفۃ فنشرھا فاذا فیھا اسنان الابل وشیئ من الجراحات وفیھا : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، المدینۃ حرام ما بین عیر الی ثور، فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین، لا یقبل اللہ یوم القیامۃ منہ صرفاً ولا عدلاً من اتولی غیر موالیہ فعلیہ مثل ذلک وذمۃ المسلمین واحدۃ۔ رواہ البخاری وعن ابی ذر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول، لیس منا رجلا ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلمہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوا مقعدہ من النار ومن دعا رجلا بالکفر اوقال یا عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ" ای رجع علیہ ورواہ المسلم۔ فنسأل اللہ العفو والعافیۃ والتوفیق لما یحب ویرضی انہ جواد کریم۔

سنا فرمایا خدا کی قسم ہمارے پاس بجز کتاب اللہ کے اور کوئی کتاب نہیں ہے جسکو ہم پڑھیں اور وہ جو اس صحیفہ میں ہے اس کو کھولا تو اس میں عمریں تھیں اونٹوں کی یعنی (زکوٰۃ کے بیٔے) اور کچھ جراحات کے متعلق اور اس میں ہے ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مدینہ حرام ہے درمیان عیر اور ثور کے (جو مقامات ہیں) سو جو شخص نئی بات پیدا کرے یا جگہ دے نئی بات پیدا کرنے والے کو تو اس پر لعنت ہے خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی نہ قبول کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کوئی فرض اس کا نہ نفل اور اور جو غلام بنالے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو آقا تو اس پر اسی طرح ہے اور مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہی ہے (بخاری) ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو آپ فرمارہے تھے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے اور وہ جانتا ہے مگر کفر کیا اس نے اور ہر وہ شخص جو دعویٰ کرے ایسی چیز کا جو دانستہ اس کی نہ ہو پس وہ ہم میں سے نہیں ہے چاہیئے کہ جگہ بنالے اپنی دوزخ میں اور جو شخص بلادے کسی کو ساتھ کفر کے یا کہے اے عدو اللہ اور وہ اس طرح ہو نہیں لوٹتی ہے وہ بات اسی کہنے والے پر (مسلم) فنسأل اللہ العفو والعافیۃ ..... والتوفیق لما یحب ویرضی اللہ جواد کریم

الكبيرة والستون: الجدل والمراء واللدد

کبیرہ ساٹھواں لڑائی جھگڑا وغیرہ

قال الله تعالى ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ ومما يذم من الالفاظ المراء والجدال والخصومة.

قال الامام حجة الاسلام الغزالی رحمه الله: المراء طعنك فی كلام لاظهار خلل فيه لغير غرض سوى تحقير قائله واظهار مزيتك عليه. قال: واما الجدال فعبارة عن امر يتعلق باظهار المذاهب وتقريرها. قال واما الخصومة فلجاج فی الكلام ليستوفی مقصودا من مال او غيره وتارة يكون ابتداء وتارة يكون اعتراضا والمراء لا يكون الا اعتراضا. هذا كلام الغزالی.

قولہ تعالیٰ: اور بعضا آدمی وہ ہے کہ پسند آتی ہے تجھ کو اس کی بات دنیا کی زندگانی کے کاموں میں اور گواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے اور پھرے جب تیرے پاس سے تو دوڑتا پھرے ملک میں تاکہ اس میں خرابی ڈالے اور تباہ کرے کھیتیاں اور جانیں اور اللہ ناپسند کرتا ہے فساد کو (بقرہ)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ (المراء) سے مراد یہ ہے کہ طعن کرے تو بات میں واسطے اظہار خلل کے اس میں بغیر کسی غرض کے بجز تحقیر قائل کے اور فوقیت اپنی کے اس پر۔

(واما الجدال) سو یہ عبارت ہے لیے امر سے جو تعلق رکھتا ہے ساتھ اظہارِ مذاہب کے اور اس کو پختہ کرنے کے۔

(واما الخصومة) بات میں جھگڑنا تاکہ اپنا مطلب پورا کرے مال وغیرہ سے کبھی ابتداءً ہوتا ہے کبھی اعتراضاً ہوتا ہے۔ اور نووی نے کہا کہ جدال کبھی حق کے لیے ہوتا ہے کبھی باطل کے لیے۔

قولہ تعالیٰ ﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ اور قولہ تعالیٰ:

وقال النووی رحمہ اللہ۔ اعلم
ان الجدال قد یکون بحق وقد
یکون بباطل قال اللہ تعالیٰ
(وَلَا تُجَادِلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِیْ
هِیَ اَحْسَنُ) وقال تعالیٰ (وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ) وقال تعالیٰ
مَا يُجَادِلُ فِیْ اٰيَاتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا) قال فان کان الجدال
الموقوف علی الحق وتقریرہ کان
محمودًا وان کان فی مدافعۃ
الحق او کان جدالا بغیر علم کان
مذمومًا وعلی ھذا التفصیل
تنزل النصوص الواردۃ فی
اباحتہ وذمہ۔ والمجادلۃ
والجدال بمعنی واحد قال
بعضھم ما رأیت شیئًا اذھب
للدین ولا انقص للمروءۃ ولا
اشغل للقلب من الخصومۃ۔
(فان قلت) لا بد للانسان
من الخصومۃ لاستیفاء حقوقہ
(فالجواب) ما اجاب بہ الغزالی
رحمہ اللہ: اعلم ان الذم المتأکد
انما ھو لمن خاصم بالباطل
وبغیر علم کوکیل القاضی فانہ
یتوکل فی الخصومۃ قبل ان یعرف

(وَمَا يُجَادِلُ فِیْ اٰيَاتِ اللّٰهِ اِلَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا).
فرمایا اگر جدال موقوف علی الحق ہو تو محمود
ہے (یعنی بہت اچھا ہے) اور اگر ہو حق
کی مدافعت میں یا جدال بغیر علم کے ہو تو مذموم
ہے (یعنی بہت برا ہے) اور اسی طرح ہیں
آیات نازلہ وارد ہ تفصیل اباحت اور
مذمت میں۔
بعض نے فرمایا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی
چیز کو ضائع کرنے والا دین کو اور بہت
نقصان دہ واسطے مروّت کے اور زیادہ
مشغول کرنے والا دل کو (غافل) خصومت
ہے۔
پس اگر کہو کہ اپنا حق پورا کرنے کے لیے
تو انسان کو لڑنا ضروری ہے؛ تو وہی جواب
ہے جو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا
ہے جان لے کہ مذمت اس جھگڑے کی ہے
جو بغیر علم کے ہو باطل طریقہ سے مثل وکیل
قاضی کے جو وہ مقرر کیا گیا ہو جھگڑے
میں قبل ازیں کہ معلوم کرے جو حق کس طرف کو
ہے اور جھگڑے بغیر علم کے اور وہ بھی داخل
ہوگا مذمت میں جو اپنے حق کے لیے
لڑے اور نہ رکے بقدر حاجت کے بلکہ
لڑائی اور جھوٹ اور ایذا دینا اور غلبہ کرنا اوپر
اپنے مد مقابل کے ...... اسی طرح وہ

marfat.com

الحق فی ای جانب هو فیخاصم بغیر
علم.

ویدخل فی الذم ایضاً من یطلب
حقه لانه لا یقتصر علی قدر
الحاجة بل یظهر اللدد والکذب
والایذاء والتسلیط علی خصمه
کذلك من خلط بالخصومة
کلمات تؤذی ولیس له الیها
حاجة فی تحصیل حقه کذلك من
یحمله علی الخصومة محض العناد
لقهر الخصم وکسره فهذا هو المذموم.

واما المظلوم الذی ینصر
حجته بطریق الشرع من غیر
لدد واسراف وزیادة لجاج
علی الحاجة من غیر قصد عناد
ولا ایذاء ففعل هذا لیس حراما
ولکن الاولی ترکه ما وجد الیه
سبیلا لان ضبط اللسان فی
المخصومة توغر الصدر وتهیج
الغضب واذا هاج الغضب حصل
الحقد بینهما حتی یفرح کل
واحد منهما بمساءة الآخر ویحزن
لمسرته ویطلق لسانه فی عرضه،
فمن خاصم فقد تعرض لهذه
الآفات، واقل ما فیها اشتغال

شخص جو ملا دے جھگڑے کے لیے ایسے
کلمات جو ایذا رساں ہوں اور اُن کلمات
کو حق حاصل کرنے میں کوئی ضرورت بھی نہ
ہو. اسی طرح وہ جو اٹھادے جھگڑا
محض عناد کے طور پر اور مدِ مقابل کو ذلیل
کرنے کے لیے سو یہ مذموم ہے.

لیکن وہ مظلوم جو امداد چاہے اپنے
حق کے لیے شرعی طریقہ پر بغیر جھگڑے
اور زیادتی کے اپنی حاجت پر بغیر قصد عناد
اور ایذا رسانی کے سو یہ حرام نہیں ہے.
لیکن بہتر ہے ترک کر دینا جہاں تک ہو
سکے کیونکہ زبان کو منضبط کرنا بوقتِ جھگڑا
اور حدِ اعتدال کے نہایت مشکل ہے اور
جھگڑا کینہ پیدا کرتا ہے. دل میں اور بھڑکاتا
ہے غصہ کو اور جب غصہ بھڑکتا ہے تو کینہ حاصل
ہوتا ہے. آپس میں. حتی کہ ہر ایک دوسرے
کی برائی پر خوش ہوتا ہے اور خوشی پر غمگین
ہوتا ہے اور اپنی زبان کو اس کے مال میں چلاتا
ہے پس جس شخص نے بھی جھگڑا کیا بلا شبہ
پڑا وہ ان آفات میں. اور کم از کم اس کا
اثر یہ ہے کہ غافل ہو جاتا ہے دل یہاں
تک کہ وہ نماز پڑھتا ہے اور دل اس کا
جھگڑے کی طرف ہوتا ہے اور جھگڑا
اس کے حال کو باقی نہیں رکھتا. اور بر
استقامت کے اور جھگڑا بنیاد ہے شر کی

القلب حتی انه یکون فی صلاته وخاطره متعلق بالمحاججه و الخصومة فلا تبقی حاله علی الاستقامة. الخصومة مبدأ الشر و کذا الجدال والمراء فینبغی للإنسان ألّا یفتح علیه باب الخصومة الا لضرورة لابد منها

روینا فی کتاب للترمذی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، کفی بک اثما ان لا تزال مخاصما"

وجاء عن علی رضی الله عنه قال: قال ان الخصومة لها قُحَم القحم بضم القاف و فتح الحاء المهملة وهی المهالك.

وعن ابی امامة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ما ضل قوم بعد هدی کانوا علیه الا اوتوا الجدال ثم تلا (ما ضربوه لك الا جدلا) الآیة

وقال صلی الله علیه وسلم اخوف ما اخاف علیکم زلة عالم و جدال منافق فی القرآن ودنیا

اسی طرح جدال اور مراء لہٰذا انسان کو چاہیئے. کہ وہ بلا ضرورت (شدیدہ) دروازہ خصومت کا نہ کھولے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. کا ارشاد نقل کیا ہے فرمایا:۔ آپؐ نے کہ تجھے گناہ کے لیئے اتنا کافی ہے کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑا کرنیوالا (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ تحقیق واسطے جھگڑے کے ہلاکت ہے

فَصَلْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے جو جھگڑتا ہے خصومت میں بغیر علم کے ہمیشہ رہتا ہے غصّے میں. ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد مروی ہے فرمایا آپؐ نے نہیں گمراہ ہوگی قوم بعد ہدایت کے جب یکمشت اس پر ہوں مگر لائیں جھگڑا. پھر آپ نے تلاوت فرمایا

(مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف جو مجھے تمہارے لیئے

تقطع اعناقکم" رواہ ابن عمر
وقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم، "المراء فی القرآن کفر"

(فصل)

یکرہ التغییر فی الکلام بالتشدق وتکلف السجع بالفصاحۃ بالمقدمات التی یعتادھا المتفاصحون فکل ذلک من التکلف المذموم بل ینبغی ان یقصد فی مخاطبتہ لفظاً یفہمہ فہماً جلیاً ولا یثقلہ.

روینا فی کتاب الترمذی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال، ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ، قال الترمذی حدیث حسن وروینا فیہ ایضاً عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال، ان من احبکم الی واقربکم منی مجلساً یوم القیامۃ احاسنکم اخلاقاً، وان من ابغضکم الیّ و ابعدکم منی مجلساً یوم القیامۃ الثرثارون والمتشدقون

ہے (وہ یہ ہے) پھسلنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا قرآن میں اور دنیا کاٹے گی گردن تمہاری (رواہ ابن عمر)

فصل

مکروہ ہے تغیر فی الکلام ساتھ باچھیں کھولنے کے با تکلف مسجع بناوے کلام کو ساتھ فصاحت کے جیساکہ عادت ہوتی ہے فصیح لوگوں کی پس ہر ایک ایسا جو تکلف سے ہو مذموم ہے بلکہ مناسب ہے کہ ایسی گفتگو کرے جو مخاطب بآسانی سمجھ لے

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ مبغوض جانتے ہیں اس فصیح بلیغ کو جو آوازیں نکالے بیل کی طرح (ترمذی)

یوں بھی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے شک سب سے زیادہ محبوب تم سے اور قریب میرے ہاں باعتبار مجلس کے قیامت کے دن وہ ہے جو زیادہ خوش خلق ہے اور مبغوض اور بعید مجھ سے باعتبار مجلس کے قیامت کے دن وہ آدمی ہے جو بہت بولنے والا ہو اور منہ یعنی باچھیں پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنے والا اور تکبر کرنے والا۔

marfat.com

وَالمتفیهقون قالوا یا رسول الله
قد علمنا الثرثارون والمتشدقون
فما المتفیهقون قال المتکبرون"
قال الترمذی حدیث حسن قال:
والثرثار هو کثیر الکلام والمتشدق
من یتطاول علی الناس فی الکلام
ویبذو علیهم.

واعلم انه لا یدخل فی الذم
تحسین الفاظ الخطب والمواعظ اذا
لم یکن فیها افراط واغراب الا
ان المقصود منها تهییج القلوب
الی طاعة الله تعالیٰ ولحسن اللفظ فی
هذا اثر ظاهر والله اعلم.

اور جان لے کہ نہیں
داخل اس مذمت میں
خوبصورت بنانا الفاظ
خطبہ اور وعظ کا
جبکہ نہ ہو اس
میں کوئی افراط اور
ہیچیدگی بلکہ مقصد
اس سے دل کو ابھارنا
ہو۔
طاعت۔ اللہ کی طرف

(وَاللّٰہُ اَعْلَمُ)

الکبیرة الحادیة والستون: (کبیرہ اکسٹھ ۶۱)

منع فضل الماء
قال الله تعالیٰ (قُلْ اَرَاَیْتُمْ
اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ
یَاْتِیْکُم بِمَاءٍ مَعِیْن) وقال
النبی صلی الله علیه وسلم
لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا
به الکلاء.[1]
وقال علیه الصلاة والسلام[2]

(بچے ہوئے پانی سے روکنا)
فرمایا تعالیٰ، تو کہہ بھلا دیکھو اگر ہو جائے صبح کو
پانی تمہارا خشک پھر کون ہے جو لا دے تمہارے
پاس پانی نتھرا ہوا (الملک)
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بچا ہوا پانی نہ روکو تاکہ روکو تم ساتھ اس بچے
ہوئے پانی کے گھاس
اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پانی

۱۔ متفق علیه من حدیث ابی هریرة قاله فی منتقی الاخبار
۲۔ رواه احمد من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده متفق

marfat.com

ومن منع فضل مائه او فضل كلئه منعه الله فضله يوم القيامة' وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بفلاة يمنعه ابن السبيل ورجل بايع اماما لا يبايعه الا للدنيا فان اعطاه منها وفى له وان لم يعطه منها لم يف له ورجل بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لاخذتها بكذا وكذا فصدقه وهو على غير ذلك" اخرجاه فى الصحيحين وزاد البخارى، ورجل منع فضل مائه فيقول الله اليوم امنعك فضلى كما منعت فضل مالم تعمل يداك

یا گھاس بچا ہوا روکے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے فضل کو روک لے گا قیامت کے دن۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں جن کی طرف نہ دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا اس کو اور واسطے اس کے عذاب دردناک وہ آدمی جو کھلے پانی پر کھڑا ہو کر مسافروں کو پانی پینے سے روکے اور وہ آدمی جو امام سے دنیا کے لئے بیعت کرے اور اگر اس کو دیدے کچھ تو پورا کرے بیعت کو اور اگر کچھ نہ دے تو نہ پورا کرے اور تیسرا وہ آدمی جو سامان بیچے اپنا کسی کے پاس بعد عصر کے پھر قسم کھائی اللہ کی کہ میں نے اتنی اتنی رقم کو خود خریدا ہے اور وہ دوسرا آدمی اسکی بات کو صحیح مان رہا ہے (صحیحین) اور بخاری نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ تیسرا وہ آدمی جو بچے ہوئے پانی سے لوگوں کو روکے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ زقیامت کے دن) آج میں نے اپنا فضل تم سے روک لیا ہے جس طرح تونے لوگوں سے بچا ہوا پانی روک لیا تھا۔

الكبيرة الثانية والستون

(کبیرہ باسٹھ ۶۲)

نقص الكيل والذرع وما اشبه ذلك (ناپ تول اور مثل اسکے میں کمی کرنا)

قال الله تعالى (وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ) يعنى الذين ينقصون الناس ويبخسون حقوقهم فى الكيل والوزن -

قوله : الَّذِينَ إِذَا

قولہ تعالیٰ، (ویل للمطففین) یعنی وہ لوگ نقصان کرتے ہیں لوگوں کا ان کے حقوق میں کیل اور وزن وغیرہ (

قولہ (اذا اکتالوا علی الناس یستوفون) یعنی اُن لوگوں سے حقوق پورے لیتے ہیں

اکتالوا علی الناس یستوفون)
یعنی یستوفون حقوقهم منها
قال الزجاج : المعنی اذا اکتالوا
من الناس استوفوا علیهم و
کذلك اذا اتزنوا ولم یذکر
(واذا اتزنوا) لان الکیل والوزن
بهما الشراء والبیع فیما یکال
ویوزن فاحدهما یدل علی الآخر
(واذا کالوهم او وزنوهم یخسرون)
ای ینقصون فی الکیل و
الوزن. وقال السدی لما قدم
رسول الله صلی الله علیه وسلم
المدینة وبها رجل یقال له
ابوجهینة له مکیالان یکیل
باحدهما ویکتال بالآخر فانزل الله
هذه الآیة.

وعن ابن عباس رضی الله عنهما
قال : قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم خمس بخمس قالوا یا
رسول الله وما خمس بخمس
قال : ما نقض قوم العهد الا
سلط الله علیهم عدوهم وما
حکموا بغیر ما انزل الله الا
فشا فیهم الفقر وما ظهرت فیهم
الفاحشة الا انزل الله بهم الطاعون

کیل اور وزن میں کیونکہ بھرنے اور تولنے والی دو چیزیں ہیں. جن سے بیع اور شراء ہوتی ہے (یعنی بعض چیزیں بھر کر بکتی ہیں) اکتال کا ذکر کرکے اتزان خود بخود سمجھ آجاتا ہے. اس لیے (اتزنوا) نہیں فرمایا. (واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون) یعنی کیل اور وزن میں کمی کرتے ہیں. سدی نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ایک آدمی تھا جس کو ابوجہینہ کہتے تھے. اس کے پاس دو کمیال (یعنی بھرنے کے برتن) تھے لینے کا اور دینے کا اور تو نازل ہوئی آیت:۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد منقول ہے کہ پانچ چیزیں ہیں پانچ چیزوں کے ساتھ. لوگوں نے عرض کیا وہ پانچ چیزیں کون کون سی ہیں یارسول اللہ؟
آپ نے فرمایا جو قوم عہدشکنی کرے گی تو اللہ تعالیٰ مسلط کرے گا ان پر ان کے دشمنوں کو اور جو فیصلے کرے گی بغیر حکم اللہ تعالیٰ کے (یعنی کتاب اللہ کے تو ظاہر کرے گا ان میں افلاس کو اور اگر عام ہو گی ان میں بے حیائی تو بھیجے گا.... ان میں طاعون یعنی کثرت الموت اور کمی کرے گی. ناپ تول میں تو روک دیگا. انگوریاں اور قحط سالی پڑجائے گی اور نہ

"یعنی کثرۃ الموت" ولا طففوا
الکیل الا منعوا النبات واخذوا
بالسنین ولا منعوا الزکاۃ الا حبس
عنهم المطر" (الا یظن اولٰئک
انهم مبعوثون) قال الزجاج
المعنی لوظنوا انهم مبعوثون
ما نقصوا فی الکیل والوزن،
(لیوم عظیم) ای یوم القیامة
(یوم یقوم الناس) من قبورهم
(لرب العٰلمین) ای لامرہ و
لجزائه وحسابه وقیل
یقومون بین یدیه لفصل
القضاء وعن مالک بن دینار
قال دخل علی جارلی وقد نزل
الموت به وهو یقول: جبلین من
نار جبلین من نار قال قلت ما
تقول، قال یا ابا یحیی کان لی
مکیالان کنت اکیل باحدهما و
اکتال بالآخر وقال مالک بن
دینار فقمت فجعلت اضرب احدهما
بالآخر فقال یا ابا یحیی کلما ضربت
احدهما بالآخر ازداد الأمر عظما
وشدۃ فمات فی مرضه.
والمطفف هو الذی ینقص
الکیل والوزن وسمی مطففا

نہ دے گی زکوٰۃ تو بارش روک لی جائے گی.
ان سے (الا یظن اولٰئک انھم
مبعوثون) زجاج کہتے ہیں اگر وہ لوگ
یقین رکھتے کہ وہ مبعوث ہوں گے تو کمی
نہ کرتے کیل اور وزن میں (لیوم عظیم)
یعنی قیامت کے دن (یوم یقوم الناس)
جس دن اٹھیں گے اپنی قبروں میں سے رب
العالمین کے حکم سے واسطے جزا اور حساب
اپنے اعمال کے اور کہا گیا کہ کھڑے ہوں گے
اس کے آگے واسطے فیصلے کے. مالک بن
دینار کہتے ہیں کہ داخل ہوا میں اپنے ایک
پڑوسی پر جو قریب المرگ تھا اور کہہ رہا تھا
دو پہاڑ ہیں آگ کے. دو پہاڑ ہیں آگ کے
میں نے کہا کیا کہہ رہا ہے؟ کہا اے ابو یحییٰ
میرے پاس دو پیمانے ہیں بھرنے کے ایک
سے لیتا تھا ایک سے دیتا تھا. مالک بن دینار
کہتے ہیں. میں اٹھا اور ایک سے دوسرے کا
موازنہ کیا تو مجھے اس نے کہا اے ابو یحییٰ جب
تو مارتا تھا. ایک دوسرے پر تو میرا معاملہ اور
زیادہ سخت ہو گیا. چنانچہ وہ اسی مرض میں
مر گیا.

(مطفف) وہ ہوتا ہے جو کمی کرے
کیل اور وزن میں اور نام رکھا گیا. اس کا
مطفف اس لیے کہ چوری کرتا ہے. تھوڑی
سی اور یہ چوری اور خیانت اور حرام خوری کی

marfat.com

لأنه لا يكاد يسرق إلا الشيء الطفيف وذلك ضرب من السرقة والخيانة واكل الحرام ثم وعد الله من فعل ذلك بويل وهو شدة العذاب وقيل واد في جهنم لو سيرت فيه جبال الدنيا لذابت من شدة حره وقال بعض السلف: اشهد على كل كيال او وزان بالنار لانه لا يكاد يسلم الا من عصم الله، وقال بعضهم دخلت على مريض وقد نزل به الموت فجعلت القنه الشهادة ولسانه لا ينطق بها فلما افاق قلت له يا اخي مالي القنك الشهادة ولسانك لا ينطق بها؟ قال يا اخي لسان الميزان على لساني يمنعني من النطق بها۔ فقلت له بالله اكنت تزن ناقصا قال لا والله ولكن ماكنت اقف مدة لا اختبر صحة ميزاني فهذا حال من لا يعتبر صحة ميزانه فكيف حال من يزن ناقصا۔

وقال نافع كان ابن عمر يمر بالبائع فيقول اتق الله واوف الكيل والوزن فان المطففين

طرح ہے پھر اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ویل کا جو شخص یہ کام کرے گا۔ اور سخت عذاب ہے اور کہتے ہیں کہ ویل ایک وادی ہے جہنم میں اگر دنیا کے پہاڑ بھی اس میں جائیں تو پگھل جائیں شدتِ حرارت سے۔ بعض سلف نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں آگ کی ہر کیل (بھرنے والے) اور وزن کرنے پر اس لیئے کہ نہیں قریب جو بچے کوئی مگر جس کو اللہ تعالیٰ ہی بچا لے بعض نے کہا کہ میں ایک مریض کے ہاں گیا جو قریب المرگ تھا۔ سو میں نے اس کو کلمہ تلقین کیا لیکن اس کی زبان نہ چلتی تھی جب کچھ افاقہ ہوا تو میں نے اس سے کہا اے بھائی کیا وجہ ہے کہ میں نے کلمہ تلقین کیا اور تیری زبان نہیں چلتی تھی اس پر؟ اس نے کہا بھائی میزان کی زبان میری زبان پر ہے جو بولنے سے روکتی ہے۔ میں نے کہا واللہ کیا تو کم تولتا تھا؟ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن میں نے ایک مدت سے اپنی ترازو کی صحت کی خبر نہ لی۔ سو یہ حال ان کا ہے جنہوں نے صحتِ میزان کی خبر نہ لی اور کیا ہوگا ان کا جو وزن کرتے ہیں ناقص (یعنی کم تولتے ہیں)

نافع نے کہا جب ابن عمر بائع کے پاس سے گزرتے تو فرماتے خدا سے ڈر اور پورا تول بلاشبہ کم تولنے والے کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ نصف کانوں تک ان کے پسینہ داخل ہوگا اسی طرح تاجر جبکہ سو سخت ہاتھ اس کا گز وغیرہ

marfat.com

يوقفون حتى ان العرق ليلجمهم الى انصاف اذانهم وكان التاجر اذا شديدة في الدارع وقت البيع وارخى وقت الشراء، وكان بعض السلف يقول: ويل لمن يبيع بحبة يعطيها ناقصة جنة عرضها السموات والارض و ويح لمن يشترى الويل بحبة ياخذها زائدة" فنسأل الله العفو والعافية من كل بلاء ومحنة انه جواد كريم.

میں بیچنے کے وقت اور نرم ہو خرید نے کے وقت۔ اور بعض کہتے تھے ویل ہے اس کے لیے جو بیچتا ہے ایک دانہ کو جو اسکو ناقص دیتا ہے مقابلہ ایسی جنت کے جو چوڑائی اس کی آسمانوں اور زمین جتنا ہے۔ اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو مول سے ویل کو بعوض دانہ کے جو لیتا ہے زائد فنسأل الله العفو والعافية من كل بلاءٍ ومحنة انه جواد كريم

الكبيرة الثالثة والستون: (کبیرہ تریسٹھ ۶۳)

الأمن من مكر الله

(خدا کی گرفت سے بے فکر رہنا)

قال الله تعالى (حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً) اى اخذهم عذابنا من حيث لا يشعرون قال الحسن: من وسع الله عليه فلم يرانه يمكربه فلا راى له ومن قتر عليه فلم يرانه ينظر اليه قترا، فلا راى له ثم قرا هذه الآية (حَتّٰى اذا فرحوا بما أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ) وقال: مكر بالقوم ورب

قولہ تعالی:۔ یہاں تک کہ جب خوش ہو گئے ساتھ اس کے جو دیئے گئے پکڑا ہم نے ان کو اچانک یعنی لیے عذاب سے جو ان کو شعور بھی نہ تھا۔ حسن کہتے ہیں کہ جس پر وسعت کریں اللہ تعالی اور اس نے نہ فکر کیا کہ اس کے ساتھ کوئی مکر یعنی عذاب وغیرہ کریگا تو اس کی کوئی عقل نہیں ہے اور جس پر رزق تنگ کر دیں اور اس نے نہ فکر کیا کہ اس کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس کی کوئی عقل نہیں ہے۔ پھر پڑھا اس آیت کو (حتی اذا فرحوا الخ) اور خدا کی قسم تدبیر کی گئی قوم کے ساتھ کہ دی ان کی حاجات پھر پکڑے گئے

marfat.com

الكعبة اعطوا حاجتهم ثم
اخذوا.

وعن عقبة بن عامر رضي الله
عنه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال: اذا رأيت
الله يعطي العبد ما يحب وهو
مقيم على معصيته فانما ذلك منه
استدراج ثم قرأ (فَلَمَّا نَسُوا
مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا
فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ
بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ)
الابلاس الياس من النجاة عند
ورود الهلكة وقال ابن عباس:
ايسوا من كل خير وقال الزجاج:
المبلس الشديد الحسرة
اليائس الحزين.

وفي الاثر: انه لما مكر
بابليس وكان من الملائكة
طفق جبريل و ميكائيل يبكيان
فقال الله عزوجل لهما ما لكما تبكيان
قالا: يا رب ما نأمن مكرك
فقال الله تعالى: هكذا كونا
لا تأمنا مكري، وكان النبي
صلى الله عليه وسلم يكثر ان

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تو دیکھے کہ
اللہ تعالیٰ نے بندے کو دیا جو وہ چاہتا تھا
اور وہ قائم رہے گناہ پر تو یہ اس کی طرف
سے استدراج ہے پھر پڑھا آپ نے اس
آیت کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ ہر بھلائی سے وہ نا امید ہوں گے اور
زجاج نے کہا مبلس کا معنی شدید الحسرت نا اُمید
غمگین، بزرگوں سے منقول ہے کہ جب
تدبیر کی گئی ساتھ ابلیس کے جو فرشتوں
سے تھا۔ تو جبرئیل اور میکائیل رونے لگے
تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیوں روتے ہو تو
ان دونوں نے کہا نہیں مامون ہم تیری
تدابیر سے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی
طرح نہ مامون رہنا میری تدبیر سے (یعنی گرفت سے)
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت
یوں فرمایا کرتے تھے یا مقلب القلوب
ثبت قلوبنا علی دینک۔ عرض کیا گیا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ہمارے
لیے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک
دلیں اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہیں۔ جس
طرح چاہتا ہے پھیرتا ہے۔ صحیح حدیث میں
ہے بے شک آدمی عمل کرتا ہے اہل جنت
کے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان
ایک ہاتھ کا فاصلہ رہتا ہے کہ نوشتہ الٰہی

marfat.com

يقول : يا مقلب القلوب ثبت قلوبنا على دينك ، فقيل له يا رسول الله اتخاف علينا ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم . ان القلوب بين اصبعين من اصابع الرحمن يقلبها كيف شاء

وفي الحديث الصحيح ، إن الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها

وفي صحيح البخاري عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ، ان الرجل ليعمل بعمل اهل النار وانه من اهل الجنة ويعمل الرجل بعمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال بالخواتيم

وقد قص الله تعالى في كتابه العزيز قصة بلعام وانه سلب الايمان بعد العلم والمعرفة و كذالك برصيصا العابد مات على الكفر وروى انه كان رجل بمصر ملتزم المسجد للأذان والصلاة وعليه بهاء العبادة

اس پر سبقت کرتا ہے کہ وہ دوزخیوں والے کام کرکے دوزخ میں چلا جاتا ہے بخاری شریف میں ہے کہ بلاشبہ آدمی عمل کرتا ہے دوزخیوں کے سے حالانکہ وہ ہوتا ہے اہلِ جنت سے اور بلاشبہ آدمی عمل کرتا ہے جنتیوں کے سے حالانکہ وہ اہلِ دوزخ میں سے ہے۔ اور بجز این نیست کہ دارو مدار اعمال کا خاتمہ پر ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے بلعام کا قصہ قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے کہ سلب کر لیا اللہ تعالیٰ نے اس کا ایمان بعد علم اور معرفت کے۔ اور اسی طرح قصہ برصیصا عابد کا ہے جو مر گیا کفر پر اور کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص تھا مصر میں جو لازم تھا ...... مسجد میں اذان اور نماز کے لیئے اور اس پر انوار تھے طاعت کے ایک دن مینار پر اذان پڑھنے کے لیئے چڑھا اور اس مینار کے نیچے ایک عیسائی کا گھر تھا۔ جو ذمی تھا سو اچانک اس میں جھانکا تو ایک لڑکی خوبصورت کو دیکھا جس سے مفتون ہو گیا۔ اذان چھوڑ کر اس لڑکی کی طرف چلا گیا۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے۔ کیا چاہتے ہو اس نے کہا کہ تجھے چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں گناہ کے لیئے تیرے ساتھ تیار نہیں ہوں۔ اس نے کہا میں تیرے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ لڑکی نے کہا چونکہ تو مسلمان ہے اس لیئے میرا باپ تیرے ساتھ نکاح نہیں کریگا۔ اس نے کہا کہ میں

marfat.com

وانوار الطاعة فرقى يوما المنارة
على عادته للأذان، وكان تحت
المنارة دار لنصرانى ذمى فاطلع
فيها فرأى ابنة صاحب الدار
وكانت جميلة فافتتن بها وترك
الاذان ونزل اليها فقالت له ما
شانك وما تريد فقال انت
اريد قالت لا اجيبك الى ريبة
قال لها اتزوجك قالت له انت مسلم
وابى لا يزوجنى منك قال اتنصر قالت
له ان فعلت افعل فتنصر ليتزوج
بها واقام معهم فى الدار فلما كان
فى اثناء ذلك اليوم رقى الى
سطح كان فى الدار فسقط فمات
فلا هو فاز بدينه ولا هو
تمتع بها . نعوذ بالله من مكر
وسوء العاقبة وسوء الخاتمة:
وعن سالم عن عبد الله قال:
كان كثيرا ما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يحلف
لا ومقلب القلوب، رواه البخاري
ومعناه تصرفها اسرع من مر
الريح على اختلاف فى القبول
والرد والارادة والكراهة
وغير ذلك من الاوصاف و

عیسائی بن جاؤں گا ۔ لڑکی نے کہا کہ اگر اس طرح کرد
تو میں بھی نکاح کر لوں گی ۔ چنانچہ وہ عیسائی
ہو گیا تا کہ اس سے شادی کرے اور ٹھہر گیا
ان کے پاس تو اسی روز مکان کی چھت پر چڑھا
گر کر مر گیا ۔ نہ تو دین سے کچھ فائدہ ہوا ۔ نہ ہی
لڑکی سے کچھ مزہ حاصل کیا ۔ نعوذ باللہ من مکرہ
وسوء العاقبۃ وسوء الخاتمۃ ۔
سالم نے عبداللہ سے روایت کیا ۔ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت فرماتے
(لا و مقلب القلوب)
(رواہ بخاری) یعنی پھیرتا ہے دلوں کو ہوا سے
بھی زیادہ تیز قبول کرنے اور رد کرنے اور
ارادہ اور کراہت وغیرہ میں (مختلف طریقہ پر)
قولہٗ تعالیٰ :- (وَاعلموا ان اللہ یحول
بین المرء وقلبہ) مجاہد نے اس
کا معنی آدمی اور اس کے عقل کے درمیان یہاں
تک نہیں ۔ جانتا کہ کیا کر رہی ہیں ۔ اس کی
انگلیاں (اِنَّ فی ذٰلک لذکری لمن
کان لہٗ قلب) یعنی عقل اور طبری نے اس
کو پسند کیا یہ ہے بطور خبر دینے کے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے بے شک وہ مالک ہے بندوں کے
دلوں کا اور بے شک وہ پھیرتا ہے ۔ ان کے
اور ان دلوں میں یہاں تک کہ کچھ بھی نہیں جانتا
انسان بجز مشیتِ ایزدی کے ۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

في التنزيل (واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه) قال مجاهد: المعنى يحول بين المرء وعقله حتى لا يدري ما تصنع بنانه (ان في ذلك لذكرى لمن كان له قلب) اى عقل واختار الطبري ان يكون ذلك إخباراً من الله تعالى انه املك لقلوب العباد منهم وانه يحول بينهم وبينها ان شاء حتى لا يدرك الانسان شيئاً الا بمشيئة الله عزوجل. وقالت عائشة رضي الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول "يا مقلب القلوب ثبت قلبي على طاعتك" فقلت يا رسول الله انك تكثر ان تدعو بهذا الدعاء فهل تخشى قال: وما يؤمنني يا عائشة وقلوب العباد بين اصبعين من اصابع الرحمٰن يقلبها كيف شاء اذا اراد ان يقلب قلب عبد قلبه" فاذا كانت الهداية معروفة والاستقامة على مشيئته

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بکثرت فرماتے تھے (یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ طاعتک) میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ اتنا کثرت سے یہ دعا مانگتے ہیں کیا آپ بھی ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا چیز مجھے مامون کرتی ہے. اے عائشہ اور بندے کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہے جس طرح چاہے پھیر دیتا ہے. جب ارادہ فرماتا ہے کہ پھیر دے بندے کے دل کو تو پھیر دیتا ہے اس کو.

پس جبکہ ہدایت معرفت استقامت موقوف ہے اوپر مشیت کے اور انجام مخفی ہے تو نہ عجب میں پڑ ساتھ ایمان اپنے کے اور عمل اپنے کے اور نماز روزہ اور تمام اعمال نیک اپنے کے یہ اگرچہ ہیں تیرے کسب سے پس تحقیق یہ پیداوار تو اللہ تعالیٰ کی ہیں. اور اس کے فضل سے پھرنے والی ہیں - تیرے اوپر سو جتنا فخر کرے تو ان کے ساتھ تو ہوگا تو فخر کرنے والا ساتھ اسباب دوسرے کے اور فخر کرتا ہے اس چیز پر جو تجھ سے چھینی جا سکتی ہے.

پس نیکی سے اپنے دل کو گدھے کے پیٹ سے بھی زیادہ خالی سمجھ پس کتنے باغ جو شام کی اور پھول ان کے پختہ تھے اور خوبصورت تھے. دوپہر کی اور پھول اُن کے

marfat.com

موقوفة والعاقبة مغيبة والارادة غير مغالبة فلا تعجب بايمانك وعملك وصلاتك وصومك وجميع قربك ذلك ان كان من كسبك فانه من خلق ربك وفضله الدار عليك فبها افتخرت بذلك كنت مفتخرا بمتاع غيرك وبما سلبه عنك فعاد قلبك من الخير اخلى من جوف العير.

فكم روضة امست وزهرها يانع عميم، اضحت وزهرها يابس هشيم، اذهبت عليها الريح العقيم: كذلك العبد يمسى وقلبه بطاعة الله مشرق سليم. ويصبح وهو بمعصية الله مظلم سقيم ذلك تقدير العزيز العليم.

ابن آدم. الاقلام عليك تجرى. وانت فى غفلة لا تدرى، ابن آدم دع المغانى والاوتار، والمنازل والديار، والتنافس فى هذه الدار، حتى ترى ما فعلت فى امرك الاقدار، قال الربيع: سئل الامام الشافعى

خشک اور ریزہ ریزہ ہو گئے۔ جب چلی ان پر ہوا منحوس۔ اسی طرح بندہ شام کرتا ہے تو دل اس کا طاعت الٰہی سے منور اور سلیم ہوتا ہے۔ اور صبح کرتا ہے۔ اور وہ معصیت الٰہی میں بے نور (اندھیرا) اور بیمار ہوتا ہے۔ ذلک تقدیر العزیز العلیم۔ اے ابن آدم قلمیں تیرے اوپر چلتی ہیں۔ اور تو غفلت میں نہیں جانتا۔ ابن آدم چھوڑ گانے بجانے کو منازل اور دیار کو اور اس گھر کے دھوکے کو حتیٰ کہ دیکھ تو کہ کیا کچھ کیا ہے تیرے امور میں تقدیر نے ربیع کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ دریافت کیا تھا۔

منادی آواز دے گا عرش کی طرف سے کہ فلاں کہاں ہے فلاں کہاں ہے۔ نہیں سنے گا۔ کوئی ایک بھی اس کی آواز کو مگر مضطرب ہو جائے گا۔ اس کے دو کندھوں کے درمیان کا گوشت۔ کہے گا منادی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص کو جو مطلوب ہوگا۔ کہ یہاں آ خالق السموات والارض کے روبرو تمام مخلوق کی آنکھیں پھٹی ہوں گی۔ عرش ہلے گا اور کھڑا ہوگا۔ وہ شخص حق تعالیٰ شانہ، کے روبرو پھر اس پر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اپنے نور کی چادر کو اور ڈھانپ لے گا تمام مخلوق سے اس کو پھر فرمائے گا۔ کیا فلاں عمل تو نے نہیں کیا تھا اور میں بھی حاضر تھا اس جگہ پر؟ عرض کریگا

رحمہ اللہ تعالیٰ :

٭

ینادی منادمن قبل العرش این فلان فلا یسمع احد ذلک الصوت الا و تضطرب فرائصہ قال فیقول اللہ عزوجل لذلک الشخص انت المطلوب ھلم الی العرض علی خالق السموات والارض فیشخص الخلق بابصارھم تجاہ العرش ویوقف ذلک الشخص بین یدی اللہ عزوجل، فیلقی اللہ عزوجل علیہ من نورہ یسترہ عن المخلوقین ثم یقول لہ : عبدی اما علمت انی کنت اشاھد عملک فی دارالدنیا فیقول بلی یارب فیقول اللہ تعالیٰ : عبدی اما سمعت بنقمتی و عذابی لمن عصانی؟ فیقول بلی یارب فیقول اللہ تعالیٰ : عبدی اما سمعت بجزائی و ثوابی لمن اطاعنی فیقول: بلی یارب فیقول اللہ تعالیٰ :یاعبدی عصیتنی فیقول یارب قد کان ذلک فیقول اللہ تعالیٰ :عبدی

ہاں یا اللہ تعالیٰ. پھر کہے گا اللہ تعالیٰ اے میرے بندے میری سزا اور عذاب کو نہیں سنا تھا. جو نافرمانی کریں گے ؛ عرض کریگا ہاں یا اللہ تعالیٰ پھر فرمانے گا اللہ تعالیٰ کیا میری جزا اور ثواب کچھ تو نے نہ سنا تھا ان کے لیے جو میری بندگی کریں گے. ! کہے گا ہاں یارب ! پھر کہے گا اللہ تعالیٰ اے میرے بندے کیا تو نے میری نافرمانی کی ؟ کہیگا یارب اسی طرح تھا پھر کہے گا اللہ تعالیٰ اے میرے بندے کیا خیال ہے تجھے مجھ سے آج کے دن عرض کرے گا، یارب یہ کہ معاف فرمادیں مجھکو پھر کہے گا اللہ تعالیٰ اے میرے بندے کیا یقین رکھتا ہے تو حقیقۃً کہ بے شک میں معاف کردوں گا. تجھکو عرض کریگا ہاں یارب اس لیے کہ آپ نے مجھ کو گناہ کرتے دیکھا اور ستر فرمایا پھر پر تو فرمائے گا اللہ تعالیٰ تحقیق میں نے معاف کیا تجھ کو اور مغفرت کی تیرے لیے اور بتحقیق ہوگیا. تیرا گمان پکڑ اپنی کتاب کو دائیں ہاتھ میں جو کچھ نیکی تھی تحقیق قبول کرلی ہیں اور معاف کیا تجھکو اور مغفرت کی تیرے لیے

ہیں نے اور جو برائی تھی. اس پر پردہ ڈال دیا. کیونکہ میں جواد اور کریم ہوں.

marfat.com

فما ظنك اليوم بي فيقول يارب
ان تعفو عني فيقول الله تعالى
عبدي تحققت اني اعفو عنك
فيقول نعم يارب لانك رأيتني
على المعصية وسترعتها علي قال
فيقول الله عزوجل، قد عفوت
عنك وغفرت لك وحققت ظنك
خذ كتابك بيمينك فما كان فيه
من حسنة فقد تقبلتها وما كان
من سيئة فقد عفوتها لك وانا
الجواد الكريم.

الهنا لولا محبتك للغفران ما
امهلت من يبارزك بالعصيان
ولولا عفوك وكرمك ما سكنت
الجنان.

اللهم انك عفو تحب العفو
فاعف عنا.

اللهم انظر الينا نظر الرضى
واثبتنا في ديوان اهل الصفا
ونجنا من ديوان اهل الجفاء.

اللهم حقق بالرجاء آمالنا،
واحسن في جميع الاحوال اعمالنا
وسهل في بلوغ رضاك سبلنا و
خذ الى الخيرات بنواصينا، وآتنا
في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة

یا اللہ تعالیٰ اگر نہ ہوتی تیری محبت
واسطے مغفرت کے تو نہ مہلت دیتا
تو اس کو جو مقابلہ کرتا ہے تیرا ساتھ
معصیت کے اور اگر تیرا عفو اور کرم
نہ ہوتا تو نہ ٹھہراتا جنت میں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا
اَللّٰهُمَّ انْظُرْنَا اِلَيْنَا
نَظْرَةَ الرِّضٰى وَاثْبِتْنَا
فِي دِيوَانِ اَهْلِ الصَّفَاءِ
وَنَجِّنَا مِنْ دِيوَانِ
اهل الجفاء (آمین)
اللهم حقق بالرجاء
اَمَالَنَا۔

وَاحسن فِي جَمِيعِ
الاحوال اعمالنا. وسهل
فِي بلوغ رضاك سُبُلَنَا
وَخذ الى الخيرات
بنواصينا.
وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حسنة وَفي الاخرة
حسنة وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ۔

marfat.com

وقنا عذاب النار.

الكبيرة الخامسة والستون: تارك الجماعة

کبیرہ پینسٹھ (۶۵) تارک الجماعت

فیصلی وحده من غیر عذر (یعنی) بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنا

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجماعة (لقد هممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجماعة بیوتهم) رواه مسلم وقال علیه الصلاة والسلام "لینتهین اقوام عن ودعهم الجماعات اولیختمن الله علی قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین" رواه مسلم.

وقال صلی الله علیه وسلم (من ترك ثلاث جمع تهاونا بها طبع الله علی قلبه) اخرجه ابوداؤد والنسائی، قال من ترك الجمعة من غیر عذر ولا ضرور کتب منافقا فی دیوان لا یمحی ولا یبدل"

وعن حفصة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے۔ واسطے ان لوگوں کے جو پیچھے رہ جاتے ہیں جماعت سے (فرمایا) البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں کسی آدمی کو جو لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ پھر جلاؤں میں ان لوگوں کے گھر جو نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں (مسلم)

اور فرمایا آپ نے لوگوں کو رک جانا چاہیئے جماعت کو ترک کرنے سے۔ ورنہ ضرور مہر لگا دے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر پھر ہو جائیں گے غافلین سے (مسلم) اور فرمایا آپ نے جو شخص چھوڑے تین جمعہ سستی سے مہر کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر (ابوداؤد نسائی)

اور فرمایا جس نے چھوڑا جمعہ کی نماز کو بغیر عذر اور تکلیف کے لکھا جائے گا منافق ایسے دفتر میں جو نہ مٹے اور نہ تبدیل ہو۔

حفصہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مروی

اللہ علیہ وسلم رواح الجمعة واجب علی کل محتلم ۔ ای علی کل بالغ

فنسأل اللہ التوفیق لما یحب ویرضی انہ جواد کریم۔

ہے کہ چلنا جمعہ کی نماز پڑھنے کو ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔

فنسأل اللہ التوفیق لما یحب ویرضی انہ جواد کریم

الکبیرۃ السادسة والستون: کبیرہ چھیاسٹھواں اصرار کرنا

الاصرار علی ترک صلاۃ الجمعة من غیر عذر (ترک جمعہ پر بغیر عذر کے)

قال اللہ تعالیٰ: (یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ) قال کعب الاحبار: ما نزلت ھذہ الآیة الا فی الذین یتخلفون عن الجماعات۔ وقال سعید بن المسیب امام التابعین رحمہ اللہ: کانوا یسمعون حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح فلا یجیبون وھم سالمون اصحاء۔

وفی الصحیحین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحتطب

قولہ تعالیٰ: (یوم یکشف عن ساق الخ) یہ ایک آیت ہے جس کا ترجمہ پیشتر گزر چکا ہے کعب احبار کہتے ہیں کہ یہ آیت متخلفین عن الجماعت (یعنی نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں) کے حق میں اتری ہے۔ امام التابعین سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنتے تھے اور نماز کے لیے نہ آتے تھے حالانکہ صحیح تندرست ہوتے تھے۔

صحیحین میں ہے تحقیق فرمایا نبی کریم صلی اللہ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ حکم کروں کہ لکڑیاں جمع کریں پھر حکم کروں اذان کے لیے پس اذان کہی جائے پھر حکم کروں کسی آدمی کو امامت کرے لوگوں کی پھر میں پیچھے جاؤں۔ ایسے لوگوں کے جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ پس جلا دوں ان کے گھروں کو آگ سے۔ مسلم کی روایت

marfat.com

ثم آمر بالصلاة فيؤذن لها
ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف
الى رجال لا يشهدون الصلاة
فى الجماعة فأحرق عليهم
بيوتهم بالنار، وفى رواية لمسلم
ايضاً من حديث ابي هريرة
"لقد هممت ان آمر فتيتي ان
يجمعوا الى حزما من حطب ثم آتي
قوما يصلون فى بيوتهم ليست
بهم علة فاحرقها عليهم" وفى هذا
الحديث الصحيح والاية التى
قبله وعيد شديد لمن يترك
صلاة الجماعة من غير عذر. فقد
روى ابو داود فى سننه باسناده الى ابن
عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم. من سمع
المنادى فلم يمنعه من اتيانه
عذر. قيل وما العذر يا رسول
الله؟ قال خوف اومرض. لم تقبل
منه الصلاة التى صلى يعنى
فى بيته.

وروى الترمذى عن ابن عباس
رضى الله عنهما انه سئل عن رجل
يصوم النهار و يقوم الليل ولا
يصلى فى جماعة ولا يجمع فقال

یہ بھی ہے حدیث ابوہریرہ سے کہ تحقیق میں
نے ارادہ کیا کہ حکم کروں نوجوانوں کو کہ لکڑیاں
جمع کریں میرے پاس. پھر آؤں میں ایسی
قوم کی طرف جو گھروں میں نماز پڑھتے ہوں.
اور کوئی بیماری ان کو نہ ہو تو جلاؤں ان پر آگ
اس حدیث صحیح میں بھی اور اس آیت میں بھی جو
پیشتر گزر چکی ہے سخت وعید ہے اس آدمی کے
لیے کہ جو جماعت کی نماز ترک کرے بغیر عذر کے
پس تحقیق روائت کیا ہے ابو داؤد نے اپنی
سنن میں ساتھ سند کے ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص نے آذان پھر اس
کو نہ روکے کوئی عذر آنے سے. عرض کیا گیا
یا رسول اللہ عذر کیا ہے؟

آپ نے فرمایا خوف یا مرض تو نہ قبول کی
جائے گی. اس کی وہ نماز جو اس نے پڑھی تھی
گھر میں. ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روائت نقل کی ہے کہ پوچھا گیا آپ سے
ایسے آدمی کے متعلق جو دن میں روزہ رکھے
اور رات کو نمازیں پڑھے اور نہیں پڑھتا
ساتھ جماعت کے اور نہ نماز جمعہ پڑھتا ہے آپ
نے فرمایا اگر وہ مرگیا تو دوزخ میں ہے.

مسلم نے روائت کیا کہ بے شک آیا ایک
نابینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ مجھکو

marfat.com

ان مات هذا فهو فی النار.

وروی مسلم ان رجلا اعمی جاء الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال یا رسول الله لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فهل لی رخصة ان اصلی فی بیتی فرخص له فلما ولی دعاه، فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال، فاجب، وفی روایة ابی داود ان ابن ام مکتوم جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم وقال یا رسول الله ان المدینة کثیرة الهوام والسباع وانا ضریر البصر فهل لی رخصة ان اصلی فی بیتی فقال له النبی صلی الله علیه وسلم، تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح" قال نعم قال: فاجب، فحی هلا، وفی روایة انه قال یا رسول الله انی ضریر شاسع الدار ولی قائد لا یلائمنی فهل لی رخصة: وقوله، فحی هلا" ای تعال واقبل.

وروی الحاکم فی مستدرکه علی شرط الصحیحین عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله

لانے والا کوئی نہیں ہے. (طرف مسجد کے) آیا میرے لیئے رخصت ہے کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں. سو آپ نے رخصت فرمادی جب جانے لگا، تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو اذان سنتا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ ضرور مسجد میں آ. ابو داؤد کی روائیت میں ہے کہ بے شک ابن ام مکتوم آیا آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مدینہ میں بکثرت حوام ہیں اور درندے ہیں. اور میں نابینا ہوں آیا میرے لیئے رخصت ہے. جو گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا کیا اذان سنتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے آ (مسجد میں) ایک روائیت میں یوں بھی ہے کہ میں نابینا ہوں مکان دور ہے کوئی لانے والا نہیں ہے تو کیا میرے لیئے رخصت ہے، تو آپ نے فرمایا آ اور قبول کر.

حاکم نے اپنی مستدرک میں روائیت کیا ہے صحیحین کی شرط پر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص سنے اذان اور اس کو آنے سے کوئی چیز روکنے والی بھی نہ ہو تو اس کی نماز نہیں ہے.

عرض کیا یا رسول اللہ عذر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خوف یا بیماری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی الله علیه وسلم، ومن سمع النداء فلم یمنعه من اتباعه عذر فلا صلاة له قالوا وما العذر یا رسول قال، خوف او مرض، وجاء عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال، لعن الله ثلاثة من تقدم قوما وهم له کارهون وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط ورجلا سمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح ثم لم یجب " قال ابو هریرة لان تمتلی اذن ابن آدم رصاصا مذابا خیر من ان یسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح ثم لا یجیب " وقال علی بن ابی طالب رضی الله عنه "لا صلوٰة لجار المسجد الا فی المسجد قیل من جار المسجد؟ قال من یسمع الأذان" وقال ایضا ومن سمع النداء فلم یاته لم تجاوز صلاته راسه الا من عذر)

وقال ابن مسعود رضی الله عنه: من سره ان یلقی الله غدا مسلماً فلیحافظ علی هذه الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فان الله

کا ارشاد ہے کہ لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی تین آدمیوں پر جو آگے بڑھے قوم کے اور وہ اس کو مکروہ جانیں اور عورت جو رات گزارے اور خاوند اس پر ناراض ہو۔ اور وہ جو سنے آذان اور نہ آوے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں اگر بھرا جائے کان آدمی کا پگھلے ہوئے سیسہ سے بہتر ہے اس سے جو سنے اذان اور نہ آوے (طرف جماعت کے).

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نہیں ہوتی نماز مسجد کے پڑوسی کی بغیر مسجد کے۔ پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہوتا ہے؟ فرمایا جو آذان سنے۔ اور فرمایا یوں بھی کہ جو سنے آذان اور نہ آوے تو نہیں تجاوز کرتی اس کی نماز اس کے سر سے مگر ساتھ عذر کے.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو خوش ہو اس بات پر کہ ملے اللہ تعالیٰ کو کل بصورت مسلمان تو چاہیئے کہ حفاظت کرے ان پانچ نمازوں کی جیساکہ آذان دی جائے ان کے لیئے تحقیق اللہ تعالیٰ نے مشروع کی ہے۔ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیئے سنن الھدیٰ اور بے شک یہ سنن الھدیٰ سے ہے اور اگر تم پڑھو نمازیں اپنے گھروں میں جس طرح پڑھتا ہے یہ مختلف اپنے گھر میں تو البتہ ترک کی تم نے سنت اپنے نبی کی

marfat.com

تعالی شرع لنبیکم صلی اللہ علیہ وسلم سنن الھدی وانھا من سنن الھدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المختلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ولقد رایتنا وما یتخلف عنھا الا منافق معلوم النفاق او مریض ولقد کان الرجل یؤتی بہ یھادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف یعنی متکئ علیھا من ضعفہ حرصًا علی فضلھا وخوفًا من الاثم فی ترکھا۔

(فصل)

وفضل صلاۃ الجماعۃ عظیم کما فی تفسیر قولہٗ تعالٰی (ولقد کَتَبْنَا فِی الزَّبُورِ مِنْ بعد الذکر ان الارض یَرِثُھا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ) انھم المصلون الصلوات الخمس فی الجماعات۔ وفی قولہ تعالٰی (وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَآثَارَھُمْ) ای خطاھم۔

وفی الصحیح، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال، من

ناحدا اگر ترک کی تم نے سنت نبی اپنے کی تو البتہ گمراہ ہو جاؤگے تم اور البتہ تحقیق دیکھا تم نے کہ کوئی نہیں رہتا پیچھے جماعت سے بغیر منافق معلوم النفاق کے یا مریض کے اور البتہ تحقیق لایا جاتا تھا ایک آدمی نماز کے لیے دو آدمیوں کے سہارے حتّٰی کہ کھڑا کیا جاتا درمیان صف کے حرص کرنیوالا تھا اوپر فضیلت جماعت کے ڈرنے والا اس کے ترک کرنے کے گناہ سے

فصل

اور فضیلت جماعت سے نماز کی بہت بڑی ہے جیسا کہ تفسیر میں۔

قولہٗ تعالٰی ؛

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ؕ

بے شک وہ لوگ ہیں نماز پڑھنے والے پنجگانہ باجماعت اور قولہٗ تعالٰی: اور لکھتے ہیں ہم وہ جو آگے بھیج چکے اور جو نشان ان کے پیچھے رہے (یعنی قدم ان کے) اور صحیح میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص وضو کرے اپنے گھر میں پھر چلا جاوے طرف مسجد کے نماز پڑھنے کے لیے تو ہوگا ایک قدم اس کا جو گناہ گرائیگا اور دوسرا قدم مرتبہ بلند کرے گا۔ پھر جب نماز پڑھی تو ہمیشہ فرشتے اس پر دعائے مغفرت کریں گے

marfat.com

نظر فی بیته ثم مشی الی بیت
من بیوت الله لیقضی فریضة
من فرائض الله کانت خطواته
احدهما تحط خطیئة والاخری
ترفع درجة فاذا صلی لم تزل
الملائکة تصلی علیه مادام
فی مصلاه الذی صلی فیه
یقولون اللهم اغفرله اللهم
ارحمه مالم یؤذ فیه او یحدث
فیه"

وقال صلی الله علیه وسلم
الا ادلکم علی مایمحو الله به
الخطایا ویرفع به الدرجات
قالوا بلی یا رسول الله قال:
اسباغ الوضوء علی المکاره و
کثرة الخطا الی المساجد وانتظار
الصلاة بعد الصلاة فذلکم
الرباط فذلکم الرباط" رواه مسلم۔

جب تک کہ ہوگا اس جگہ میں جہاں
نماز پڑھی کہتے ہیں (فرشتے) اللّٰھم
اغفرلہ، اللّٰھم ارحمہ جب تک کہ نہ
ایذاء دیا جاوے۔ یا بے وضو
ہو اس میں۔

اور فرمایا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے
کیا بتلاؤں میں تم کو وہ چیز
جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتا ہے
اور درجات بلند فرماتا ہے؟
عرض کیا ضرور فرماویں یا
رسول اللہ۔ فرمایا پورا کرنا وضو کا
وقت ناگواری کے اور کثرت
قدموں کی طرف مساجد کے اور
انتظار کرنا نماز کا
بعد نماز کے پس
یہ ہے چوکیدارہ یہ ہے چوکیدارہ
(مسلم)

الکبیرة السابعة والستون: (کبیرہ ستاسٹھ ۶۷)

الاضرار فی الوصیة

(ضرر دینا وصیت میں)

قال الله تعالیٰ (من بعد وصیة
یوصی بها او دین غیر مضار)
ای غیر مدخل الضرر علی الورثة
وهو ان یوصی بدین لیس علیه

قولہ تعالیٰ بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا
قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو (النساء)
یعنی بغیر داخل کرنے نقصان کے اوپر وارثوں کے
اور وہ اس طرح کہ وصیت کرے قرضہ کے لیئے

marfat.com

یرید بذلك ضرر الورثة فمنع الله منه (وَصِيَّةً من الله وَاللهُ عليمٌ حليمٌ)

قال ابن عباس: یرید ما احل الله من فرائضه فی المیراث (ومن یطع الله ورسولَه) فی شان المواریث (یُدخله جنات تجری من تحتها الانهر خالدین فیها وذالك الفوز العظیم. ومن یعص الله ورسوله) قال مجاهد فیما فرض الله من المواریث.

وقال عکرمة عن ابن عباس من لم یرض بقسم الله وتیعد ما قال الله (یدخله نارًا)

وقال الکلبی یعنی یکفر بقسمة الله المواریث ویتعدی حدوده استحلالا (یُدخلهُ نارًا خالدًا فیها وله عذاب مُّهِینٌ) وعن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الرجل او المراة لیعمل بطاعة الله ستین سنة ثم یحضرهما الموت فیضاران فی الوصیة فتجب لهما النار. ثم قرأ ابو هریرة هذه الآیة (مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ

جو اس پر نہیں ہے (بلکہ) اس سے وارثوں کا نقصان کرنا چاہتا ہو۔ سو منع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے قولہٗ تعالیٰ یہ حکم ہے اللہ تعالیٰ کا اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا تحمّل کرنے والا ہے (النساء) ابن عباس کہتے ہیں کہ ارادہ کرتا ہے۔ اس چیز کا جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے فرائض سے میراث میں (ومن یطع اللہ ورسولہٗ یدخلہ جنٰت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا وذلک الفوز العظیم) یہ مواریث کے حق میں نازل ہوئی ہے (ومن یعص اللہ ورسولہٗ) مجاہد نے کہا اس میں جو فرض کیا اللہ تعالیٰ نے میراث سے۔ عکرمہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ جو شخص نہیں راضی ہوتا ساتھ تقسیم اللہ تعالیٰ کے اور تجاوز کرتا ہے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو داخل کرے گا اس کو آگ میں اور کلبی کہتے ہیں۔ گویا کفر کرتا ہے ساتھ تقسیم خداوندی کے مواریث میں اور تجاوز کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حدوں کو حلال جانتے ہیں تو داخل کرے گا اس کو آگ میں ہمیشہ رہے گا اور واسطے اس کے عذاب ہے رسوا کرنے والا۔

ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شک کوئی مرد ہو یا عورت ساٹھ برس تک نیک عمل کریں پھر جب آوے ان کو موت اور نقصان پہنچا دیں وصیت

marfat.com

يوصى بها او دين غير مضار (رواه ابو داود)

وجاء عنه صلى الله عليه وسلم انه قال، من فر بميراث وارث قطع الله ميراثه من الجنة"

وقال عليه الصلاة والسلام ان الله قد اعطى كل ذى حق حقه فلا وصية لوارث (صححه الترمذى"

کرنے میں (وارثوں کو) پس واجب ہے واسطے ان کے آگ پھر حضرت ابوہریرہ رض نے یہ آیت تلاوت فرمائی (من بعد وصیۃ ... الخ) (ابو داؤد) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص بھاگے میراث وارث سے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی میراث جنت کی اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دیا ہے حق دار کو حق اپنا پس نہیں وصیت واسطے وارث کے (ترمذی)

الكبيرة الثامنة والستون: المكر والخديعة

کبیرہ اڑسٹھ (۶۸) (دھوکا بازی)

قال الله عز وجل: (وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ)

وقال النبى صلى الله عليه وسلم، المكر والخديعة فى النار

وقال صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان

وقال تعالى عن المنافقين (يخادعون الله وهو خادعهم)

قال الواحدى يعاملون على المخادع على خداعهم وذلك انهم يعطون نوراً كما يعطى المؤمنون

قولہ تعالیٰ (وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فریب کرنا اور دھوکا بازی آگ میں ہے۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ نہیں داخل ہوگا دھوکا باز اور بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارہ میں فرمایا ہے (یخادعون اللہ وھو خادعھم) واحدی نے کہا دھوکا بازوں کا سا عمل کرتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں کہ دیئے جائیں گے نور مومنوں کی طرح پھر جب گزریں گے پلصراط پر سے تو گل کیا جائے گا نور ان کا اور رہ جائیں گے اندھیرے

marfat.com

فاذا مضوا على الصراط اطفئ نورهم وبقوا فى الظلمة.

وقال صلى الله عليه وسلم فى حديث واهل النار خمسة وذكر منهم رجلا لا يصبح ولا يمسى الا وهو يخادعك عن اهلك ومالك

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوزخی پانچ ہیں اور ... ذکر فرمایا ان میں سے ایسے آدمی کا کہ نہیں صبح کرتا نہ شام مگر دھوکا دیتا ہے تجھ کو اہل اور مال سے

الكبيرة التاسعة والستون کبیرہ انہتر (۶۹)

من جس على المسلمين ودل على عورتهم

فيه حديث حاطب بن ابى بلتعة وان عمر اراد قتله بما فعل فمنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتله لكونه شهد بدرا، اذا ترتب على جسه وهن على الاسلام واهله وقتل اوسبى اونهب اوشىء من ذلك فهذا ممن سعى فى الارض فسادا واهلك الحرث والنسل فيتعين قتله وحق عليه العذاب. فنسأل الله العفو والعافية - وبالضرورة يدرى كل ذى جس ان النميمة اذا كانت من اكبر المحرمات فنميمة الجاسوس اكبر واعظم.

نعوذ بالله من ذلك ونسأله

اور اس میں حاطب ابن ابی بلتعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا اس لیے کہ وہ بدری صحابی ہیں (آپ نے منع فرمایا) جب نتیجہ مرتب ہو جاسوسی پر کمزوری اہل اسلام کے یا اہل اسلام کے اور قتل یا قید کئے یا لوٹ مارکے یا اسی قسم سے قریب ہے اس سے جنھوں نے سعی کی زمین میں فساد کرنے کی اور برباد کیا کھیتی اور نسل کو پس متعین ہو گیا قتل کرنا اس کا اور متحقق ہو گیا ان پر عذاب الٰہی۔

پس اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت چاہتے ہیں۔

۔ فرد جانتا ہے تو ہر جاسوسی کرنے والے کو بے شک نمیمت جب کہ ہے اکبر المحرمات سے تو نمیمت جاسوسی کی تو بہت ہی بڑی اور اعظم ہے

marfat.com

العفو والعافية انه لطيف
خبير، جواد كريم

الكبيرة السبعون

سب احد من صحابة رضوان الله عليهم

ثبت في الصحيحين،
ان رسول الله صلى الله عليه و
سلم قال: يقول الله تعالى (من
عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب)
وقال صلى الله عليه وسلم، ولا
تسبوا اصحابي فوالذي نفسي
بيده لو انفق احدكم مثل احد
ذهبا مابلغ مد احدهم ولا نصيفه
مخرج في الصحيحين.

وقال صلى الله عليه وسلم.
الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا
بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم
ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم
ومن آذاهم فقد آذاني ومن
آذاني فقد آذى الله اوشك ان
يأخذه، اخرجه الترمذي

ففي هذا الحديث وامثاله
بيان حالة من جعلهم غرضا
بعد رسول الله صلى الله عليه

نعوذ باللہ من ذلک ونسالہ العفو والعافیۃ
انہ لطیف خبیر جواد کریم .

کبیرہ ستر (۷۰)

کسی ایک صحابی کو سب کرنا (برا بھلا کہنا)

صحیحین سے ثابت ہوتا ہے بے شک فرمایا
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث قدسی کو
(مَنْ عادی لی ولیًا فقد اذنتہ بالحرب)
جس نے جھگڑا کیا میرے دوست کے ساتھ
پس تحقیق اعلان کرتا ہوں میں اس کو
واسطے جنگ کے .

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ نہ برا بھلا کہو میرے صحابیوں
کو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے . اگرچہ خرچ کرے کوئی
ایک تم میں سے سونا مثل احد پہاڑ کے
نہ پہنچے گا . ان کے ایک مد (ایک وزن)
ہے . نہ نصف کو (صحیحین) اور فرمایا نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ڈرو تم اللہ تعالے
کے قہر سے میرے صحابہ کی شان میں گستاخی
کرنے سے . میرے بعد ان کو نشانہ مت
بنانا . پس جو شخص ان سے محبت کریگا .
سو وہ میری محبت کی وجہ سے محبت کرے گا . اور
جو بغض رکھے گا ان سے سو بوجہ بغض میرے

وسلم وسبهم وافترى عليهم
وعابهم وكفرهم واجترأ عليهم،
وقوله صلى الله عليه وسلم
(الله الله) كلمة تحذير وانذار
كما يقول المحذر: النار النار
اى احذروا النار وقوله (لا
تتخذوهم غرضاً لبعدى اى لا تتخذوهم
كما يقال اتخذ فلان غرضاً لسبه
اى هدفاً للسب وقوله (فمن
احبهم فبحبى احبهم ومن
ابغضهم فببغضى ابغضهم) فهذا
من اجل الفضائل والمناقب لان
محبة الصحابة لكونهم صحبوا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ونصروه وآمنوا به وعزروه
وواسوه بالأنفس والاموال
فمن احبهم فانما احب النبى
صلى الله عليه وسلم فحب
اصحاب النبى صلى الله عليه و
سلم عنوان محبته وبغضهم
عنوان بغضه كما جاء فى الحديث
الصحيح، حب الانصار من
الايمان وبغضهم من النفاق، وما
ذاك الا لسابقتهم ومجاهدتهم
اعداء الله بين يدى رسول الله

کے ان سے بغض رکھے گا، پس جس شخص نے
ان صحابہ کو ایذا دی تو گویا اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی تو اس نے خدا کو
کو ایذا پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی
عنقریب پکڑے گا ان کو (ترمذی) سو اس
حدیث اور اس کی مثل میں ان لوگوں کی حالت
کو بیان فرمایا جو بناتے ہیں ان کو نشانہ
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بُرا
بھلا کہتے ہیں اور افتراء پردازیاں کرتے
ہیں ان پر اور ان کے عیب بیان کرتے ہیں۔
اور کافر کہتے ہیں ان کو اور جرأت کرتے ہیں
اُن پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ارشاد اللہ اللہ یہ کلمہ ڈرانے کے لیے ہے
جس طرح ڈرانے والا کہتا ہے النّار النّار
یعنی ڈرو آگ سے (اور مت بناؤ نشانہ یعنی
سب وشتم اور طعن وتشنیع کے لیے اور آپ کا
ارشاد جس شخص نے ان سے محبت کی میری
محبت کی وجہ سے اور جس نے بغض رکھا میرے
بغض کی وجہ سے۔ یہ ہے واسطے بیان کرنے
فضائل اور مناقب کے کیونکہ صحابہ سے محبت
اس لئے ہے کہ انہوں نے صحبت حاصل کی نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے اور نصرت کی آپ کی اور ایمان
لانے ساتھ آپ کے اور تقویت دی اور
مواسات کی اپنے نفسوں اور مالوں کے ساتھ
سو جو شخص محبت کرے گا ان سے تو یقیناً
اس نے محبت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے۔ سو صحابہ کی محبت عنوان ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

صلی الله علیه وعلی آله وسلم وكذلك حب علی رضی الله عنه من الايمان وبغضه من النفاق وانما يعرف فضائل الصحابة رضی الله عنهم من تدبر احوالهم وسيرهم وآثارهم فی حياة رسول الله صلی الله عليه وعلی آله وسلم وبعد موته من المسابقة الی الايمان والمجاهدة للكفار ونشر الدين واظهار شعائر الاسلام واعلاء كلمة الله ورسوله وتعليم فرائضه وسننه ولولاهم ما وصل الينا من الدين اصل ولا فرع ولا علمنا من الفرائض والسنن سنة ولا فرضاً ولا علمنا من الاحاديث والاخبار شيئا.

فمن طعن فيهم او سبهم فقد خرج من الدين ومرق من ملة المسلمين لان الطعن لا يكون الا عن اعتقاد مساويهم واضمار الحقد فيهم وانكار ما ذكره الله تعالی فی كتابه من ثنائه عليهم وما لرسول الله صلی الله عليه وسلم من ثنائه عليهم

کی محبت کا اور اُن سے بغض رکھنا عنوان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بغض رکھنے کا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ انصار کے ساتھ محبت کرنا ایمان سے ہے اور ان سے بغض رکھنا منافقت سے ہے۔ اور یہ نہیں ہے مگر بوجہ سبقت اور جہاد کرنے کے ساتھ خدا کے دشمنوں کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں اور اسی طرح محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایمان سے ہے اور ان سے بغض رکھنا منافقت سے ہے اور فضائل صحابہ تو وہی آدمی پہچانتا ہے جو تدبر کرتا ہے ان کے حالات اور خصائل اور آثار پر زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعد آپ کی وفات کے بوجہ سابقت کرنے طرف ایمان کے اور جہاد کرنے کے ساتھ کفار کے اور نشر کرنے میں دین کے اور ظاہر کرنے شعار اسلام کے اور بلند کرنے کلمۃ اللہ کے اور تعلیم فرائض اور سنت کے اگر وہ حضرات نہ ہوتے تو نہ پہنچتا۔ ہمارے پاس دین اصل نہ فرع اور نہ جانتے ہم فرائض نہ سنن اور نہ جانتے ہم حدیث پاک سے کچھ بھی۔

پس جس شخص نے طعن کیا ان (کی شان میں) اور بُرا بھلا کہا ان کو یقیناً وہ خارج ہو گیا دین سے اور الگ ہو گیا ملت مسلم سے اس لیے کہ نہیں ہوتا طعن کرنا مگر بوجہ اعتقاد بُرے سے ان کے ساتھ اور چھپانا کینے کا ان کی شان

وفضائلهم ومناقبهم وحبهم ولانهم
ارضى الوسائل من الماثور والوسائط
من المنقول والطعن فى الوسائط
طعن فى الاصل والازدراء
بالناقل ازدراء بالمنقول، وهذا
ظاهر لمن تدبره وسلم من
النفاق ومن الزندقة والالحاد
فى عقيدته وحسبك ماجاء فى
الاخبار والآثار من ذلك كقول
النبى صلى الله عليه وسلم
ان الله اختارنى واختار لى اصحابا
فجعل لى منهم وزراء وانصارا
واصهارا فمن سبهم فعليه
لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل الله منه يوم
القيامة صرفا ولا عدلا۔

وعن انس بن مالك رضى الله
عنه قال: قال اناس من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم:
انا نسب، فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم: من سب اصحابى
فعليه لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين۔

وعنه قال: قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم، ان الله

ہیں اور انکار کرنے سے جس کو ذکر کیا حق تعالےٰ
شانہٗ نے اپنی کتاب یعنی قرآن مجید میں ان کی
تعریف سے اور وہ جو تعریف فرمائی ہے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی اور فضائل
اور مناقب اور محبت کرنا ان سے اس لیے
کہ وہی ہیں سب سے زیادہ پسندیدہ وسائل
ماثورات کے لیئے اور وسائط منقولات کے لیئے
سو طعن کرنا وسائط میں دراصل طعن کرنا ہے۔
اصل میں اور حقارت ناقل کی دراصل حقارت
ہے۔ منقول کی اور یہ ظاہر ہے اس کے لیئے
جو اس پر غور کرتا ہے، اور بچا نفاق سے
بے دینی سے الحاد سے اور تجھے کافی ہے
جو آیا ہے اخبار اور آثار میں اور اسی سے ہے
مثل قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمایا
بے شک اللہ تعالیٰ شانہٗ نے پسند کیا ہے مجکو
اور پسند کیا ہے میرے اصحاب کو سو کیا ان میں سے
بعض کو وزراء میرے لیئے اور بعض کو انصار اور
بعض کو سسرال سو جو شخص بُرا بھلا کہے گا اُن
کو۔ پس ان پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور تمام
فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی نہ قبول کریگا
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے فرض یا نفل۔
اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں
نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سے کہا
کہ ہم کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو برا بھلا کہے گا میرے صحابہ کو تو اس

اختارني واختار لي اصحابي و جعل لي اصحاباً واخواناً واصهاراً وسيجيء قوم بعدهم يعيبونهم وينقصونهم فلا تواكلوهم ولا تشاربوهم ولا تناكحوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم"

وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، اذا ذكر اصحابي فامسكوا واذا ذكر النجوم فامسكوا واذا ذكر القدر فامسكوا.

قال العلماء: معناه من فحص عن سر القدر في الخلق وهو اى الامساك علامة الايمان والتسليم لأمر الله، وكذلك النجوم ومن اعتقد انها فعالة اولها تاثير من غير ارادة الله عزوجل فهو مشرك وكذلك من ذم اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لشيء و تتبع عثراتهم وذكر عيبا واضافه اليهم كان منافقا بل الواجب على المسلم حب الله وحب رسوله وحب ما جاء به وحب من يقوم بما مره

پر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ شانہٗ نے پسند کیا ہے مجھ کو اور پسند فرمایا میرے لیئے میرے اصحاب کو اور بنایا اُن کو میرا صحابی اور بھائی اور سسرال اور عنقریب آئے گی ایک قوم ان کے بعد جو عیب جوئی کریگی ان کی اور نقائص بیان کرے گی ان کے سو نہ کھانا کھلاؤ ان کو نہ پانی پلاؤ ان کو اور نہ نکاح کرنا ان کے ساتھ اور نہ نمازِ جنازہ پڑھنا ان کی اور نہ نماز پڑھنا ان کے ساتھ۔ ابن مسعود رض سے نبی کریم صلعم کا ارشاد منقول ہے فرمایا آپ نے کہ جب ذکر کیا جاوے میرے صحابہ کا تو رک جاؤ اور جب ذکر کیا جاوے نجوم (ستاروں) کا تو رک جاؤ اور جب ذکر کیا جاوے تقدیر کا تو رک جاؤ علماء نے کہا ہے مطلب یہ کہ تقدیر کے اسرار سے تحقیقات کرنا مخلوقات میں۔ اور وہ یہ کہ رکنا علامت ہے ایمان اور تسلیم کی واسطے امر الٰہی کے اور اسیطرح ستارے ہیں اور جو شخص اعتقاد رکھے کہ وہ کرتے ہیں یا ان میں تاثیر ہے بغیر مشیت خداوندی کے پس وہ مشرک ہے اور اسیطرح جو شخص برائی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کی کسی چیز میں اور پیچھے پڑے ان کے عیوب کے اور ذکر کیا ان کے عیوب کا اور منسوب کیا ان کی طرف کوئی عیب تو ہے وہ منافق بلکہ مسلمان پر واجب ہے محبت کرنا

marfat.com

وحب من يأخذ بهديه ويعمل
بسنته وحب آله واصحابه
وازواجه واولاده وغلمانه
وخدامه وحب من يحبهم ويبغض
من يبغضهم لأن اوثق عرى
الايمان الحب في الله والبغض
في الله.

قال ايوب السختياني رضي
الله عنه : من احب ابابكر
فقد اقام منار الدين و
من احب عمر فقد اوضح
السبيل ومن احب عثمان
فقد استنار بنور الله ومن
قال الخير في اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم
فقد برئ من النفاق.

(فصل)

واما مناقب الصحابة
وفضائلهم فاكثر من ان
تذكر واجمعت علماء السنة
ان افضل الصحابة العشرة
المشهود لهم وافضل العشرة
ابوبكر الصديق ثم عمر بن
الخطاب ثم عثمان بن عفان ثم
علي بن ابي طالب رضي الله،

ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور محبت ساتھ اسی کے
رسولؐ کے۔ اور محبت اس سے جو کیا ساتھ
اس کے اور محبت ساتھ اس کے جو اٹھے
ساتھ حکم اس کے اور محبت اس سے جو
لیتا ہے ساتھ ہدایت کے اور عمل کرتا
ہے ساتھ اس کی سُنّت کے اور محبت کرے
اس کی آل اور اصحاب اور ازواج اور
اولاد اور غلمان اور خدام کے ساتھ
اور محبت کرے اس سے جو اُن سے محبت
کرتا ہو۔ اور بغض رکھے ان سے جو ان کے
ساتھ بغض رکھتا ہے اس لیے کہ ایمان کی
مضبوط رسی اَلحُبُّ فِی اللہ والبغض فی اللہ ہے
ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
جس نے محبت کی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
پس تحقیق کھڑا کیا اس نے منار دین کا۔ اور
جس نے محبت کی عمر رضی اللہ عنہ سے پس
تحقیق ظاہر کیا اس نے راستے کو اور جس نے
محبت کی عثمان رضی اللہ عنہ سے پس تحقیق
روشنی طلب کی اس نے ساتھ نور اللہ تعالیٰ کے
اور جس نے محبت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پس
تحقیق اس نے پکڑ لیا حلقہ مضبوط اور جو کہے
بھلائی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں
پس تحقیق بری ہو گیا وہ نفاق سے۔

فصل

اور مناقب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے

marfat.com

عنهم اجمعين ولا يشك في
ذلك الا مبتدع منافق خبيث.

وقد نص النبي صلى الله عليه وسلم في حديث العرباض بن سارية حيث قال، عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي عضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور، الحديث.

والخلفاء الراشدون هم ابوبكر وعمر وعثمان وعلي رضي الله عنهم اجمعين وانزل الله فضائل ابي بكر رضي الله عنه آيات من القرآن قال الله تعالى (ولا يأتل أولوا الفضل منكم والسعة ان يؤتوا أولي القربى والمساكين) الآية لاخلاف ان ذلك فيه فنحته بالفضل رضوان الله عليه و قال تعالى (ثاني اثنين اذهما في الغار) الآية لاخلاف ايضا ان ذلك في ابوبكر رضي الله عنه شهدت له الربوبية بالصحبة وبشره بالسكينة وخلاه بثاني اثنين كما قال عمر بن

اور فضائل ان کے بیان کرنے سے زیادہ ہیں اور اس پر اجماع امت ہے کہ افضل الصحابہ دس ہیں جن کے لیئے گواہی دی گئی ہے اور ان دس میں سے افضل ابوبکر صدیق ہیں، پھر عمر ابن خطاب پھر عثمان ...... بن عفان پھر علی ابن طالب رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں اور نہیں شک کرتا اس میں کوئی سوائے بدعتی منافق خبیث کے اور تحقیق واضح کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرباض بن ساریہ کی حدیث میں لازم ہے تمہارے اوپر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت میرے بعد اور بچو تم نئے نئے کاموں سے (الحدیث)

اور خلفائے راشدین وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔
اور اتاری اللہ تعالیٰ نے فضائل میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آیت (ولا یأتل اولوالفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربیٰ والمساکین) الآیۃ)
اور بلا اختلاف یہ تعریف ہے ساتھ فضیلت کے رضوان اللہ علیہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ثانی اثنین اذھما فی الغار) اور ...... یقیناً یہ بھی ہے سید ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی

marfat.com

الخطاب رضی اللہ عنہ: من یکون افضل من ثانی اثنین اللہ ثالثھما وقال تعالیٰ ﴿والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون﴾ قال جعفر الصادق: لا اختلاف ان الذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی صدق بہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وای منقبۃ ابلغ من ذلک فیھم رضی اللہ عنھم اجمعین.

تم الکتاب المبارک المسمی بعمدۃ الذخائر ترجمہ کتاب الکبائر بعون اللہ وحسن توفیقہ علی ید الفقیر الی مولاہ عما سواہ حکیم محمد نواز بن محمد بخش بن محمد یوسف غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ واخوتہ فی الدارین، وسائر المسلمین والمسلمات، الاحیاء منھم والاموات، انہ غفور رحیم آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

شان میں گواہی دی رب تعالیٰ نے ان کی دوستی کی اور بشارت دی اس نے ساتھ تسکین کے اور ساتھ ثانی اثنین ہونے کے جس طرح فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کون ہوگا۔ افضل ثانی اثنین سے جو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں تیسرا ہو؟ اور فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے (اور وہ جو آیا ساتھ سچائی کے اور جس نے تصدیق کی اس کی وہی ہیں متقی لوگ)

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالاتفاق جو آیا ساتھ صدق کے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس نے تصدیق کی اس کی وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ سو کون سی تعریف زیادہ واضح ہوگی۔ اس سے ان کی شان میں

رضی اللہ عنھم اجمعین

تمت بالخیر

marfat.com

كتبت وقد أيقنت يوم كتابتي
میں نے لکھ دیا ہے اور لکھتے وقت میں نے یقین کر لیا

بأن يدي تفنى ويبقى كتابها
کہ میرا ہاتھ فنا ہو جائیگا پر اس کا لکھا ہوا رہ جائیگا

فإن عملت خيراً ستجزى بخيره
اب اگر تو اس پر اچھا عمل کریگا تو تجھے بہتر ثواب ملیگا

وإن عملت سوءاً عليها حسابها
اور اگر تُو نے برا کام کیا تو اس کا حساب دینا پڑیگا

۱۵ رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

مکتبہ قاسمیہ رحمانیہ نقشبندیہ
براستہ گجرات
کلہالہ آزاد کشمیر
محمد رفیق طارق ابن قاسم

فہرس الکتاب

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۔	الکبیرۃ الاولیٰ ما نہی اللہ ورسولہ عنہ فی الکتاب والسنۃ والاثر عن الصالحین	۱
۲۔	الکبیرۃ الثانیۃ قتل النفس	۱۰
۳۔	الکبیرۃ الثالثۃ فی السحر	۱۵
۴۔	الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ	۲۰
۵۔	الکبیرہ الخامسۃ منع الزکاۃ	۴۸
۶۔	الکبیرہ السادسۃ افطار یوم من رمضان بلا عذر	۵۷
۷۔	الکبیرہ السابعۃ ترک الحج مع القدرہ علیہ	۵۸
۸۔	الکبیرۃ الثامنۃ عقوق الوالدین	۶۰
۹۔	الکبیرہ التاسعۃ ہجر الاقارب	۷۴
۱۰۔	الکبیرہ العاشرہ الزنا	۸۰
۱۱۔	الکبیرۃ الحادیۃ عشرۃ اللواط	۸۹
۱۲۔	الکبیرہ الثانیۃ عشرۃ اکل الربا	۱۰۲
۱۳۔	الکبیرۃ الثالثۃ عشر اکل مال الیتیم ظلما	۱۰۸
۱۴۔	الکبیرۃ الرابعۃ عشرۃ الکذب علی اللہ ورسولہ	۱۱۸
۱۵۔	الکبیرۃ الخامسۃ عشرۃ الفرار من الزحف	۱۱۹

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۶۔	الكبيرة السادسة عشرة غش الامام الرعية وظلمة لهم	۱۳۱
۱۷۔	الكبيرة السابعة عشرة الكبر والفخر والخيلاء والعجب والتيه	۱۲۸
۱۸۔	الكبيرة الثامنة عشرة شهادة الزور	۱۳۲
۱۹۔	الكبيرة التاسعة عشرة شرب الخمر	۱۳۳
۲۰۔	الكبيرة العشرون القمار	۱۵۰
۲۱۔	الكبيرة الحادية والعشرون قذف المحصنات	۱۵۷
۲۲	الكبيرة الثانية والعشرون الغلول من الغنيمة	۱۶۰
۲۳۔	الكبيرة الثالثة والعشرون السرقة	۱۶۵
۲۴۔	الكبيرة الرابعة والعشرون قطع الطريق	۱۶۸
۲۵۔	الكبيرة الخامسة والعشرون اليمين الغموس	۱۷۱
۲۶۔	الكبيرة السادسة والعشرون الظلم	۱۷۷
۲۷۔	الكبيرة السابعة والعشرون المكاس	۱۹۹
۲۸۔	الكبيرة الثامنة والعشرون اكل الحرام وتناوله على اى وجه كان	۲۰۴
۲۹۔	الكبيرة التاسعة والعشرون ان يقتل الانسان نفسه	۲۱۳
۳۰۔	الكبيرة الثلاثون الكذب فى غالب اقواله	۲۱۷
۳۱۔	الكبيرة الحادية والثلاثون القاضى السوء	۲۲۳
۳۲۔	الكبيرة الثانية والثلاثون اخذ الرشوة على الحكم	۲۲۸
۳۳۔	الكبيرة الثالثة والثلاثون تشبه المرأة بالرجال وتشبه الرجال بالنساء	۲۳۲
۳۴۔	الكبيرة الرابعة والثلاثون الديوث	۲۳۷
۳۵۔	الكبيرة الخامسة والثلاثون فى المحلل والمحلل له	۲۴۰
۳۶۔	الكبيرة السادسة والثلاثون عدم التنزه عن البول	۲۴۴
۳۷۔	الكبيرة السابعة والثلاثون الرياء	۲۴۷
۳۸۔	الكبيرة الثامنة والثلاثون التعلم للدنيا وكتمان العلم	۲۵۳

marfat.com

تصحیح اغلاط

باوجود انتہائی کوشش اور تفحص کے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ترجمہ ہر قسم کے نقائص سے پاک ہوگا۔ کیونکہ انسان خطا کار ہے نیز کتابت کی بھی بعض حرکات و سکنات میں طباعت کے بعد جہاں کہیں غلطی نظر آئی۔ تو اغلاط نامہ متن کتاب اور ترجمہ کا صفحہ وار لکھ کر آخر میں لگا دیا ہے۔ تاکہ ناظرین کرام پڑھ لیں۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا

marfat.com

صفحہ	اغلاط عربی	صحیح عربی
١	نُكَفِّرْ	نُكَفِّرْ
"	كَبَائِرَ الْاِثْمِ	كَبَائِرَ الْاِثْمِ
٨	وَقَدَمْنَا	وَقَدِمْنَا
"	هَبَاءً	هَبَآءً
٩	فَجَزَاءُهُ	فَجَزَاءُهُ
"	وَلَعَنَهُ	وَلَعَنَهُ
١٥	يُعَلِّمُوْنَ السحر	يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ
٤٨	وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ	يَكْنِزُوْنَ
"	كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ	تَكْنِزُوْنَ
٦٠	بشبرم اذاكرا	بتبرم اذاكبرا
"	ان اشكرلى	اَنِ اشْكُرْلِيْ
٦١	شكرها يشكرها	شكرها يشكره
٦٥	مُدْمِنْ خَمِيْرُوا	مُدْمِنْ خَمْرٍ
٧٧	انقصى الحلقة	اقصى الحلقة
	فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ	كُلَّ وَاحِدٍ
١١٨	كَذَّبُوْا عَلَى اللّٰهِ	كَذَبُوْا
١٢٠	عَشْرُوْنَ	عِشْرُوْنَ
"	اِلَّا مُتَحَرِّفًا	مُتَحَرِّفًا
	لِقِتَالٍ	لِقِتَالٍ
١٣١	اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ	اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ
١٤٢	هُوَ مُسْرِفٌ	مُسْرِفٌ
١٤٥	فالمواجب	فَالْوَاجِبُ

صفحہ	اغلاط عربی	صحیح عربی
١٥٣	اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا	تَسْتَقْسِمُوْا
١٦٠	شَرًّا السِنَتِنَا	شَرَّ السِنَتِنَا
١٦٨	يحاربون الله	يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ
"	مِنْ خِلَافٍ	مِنْ خِلَافٍ
١٧١	بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ	وَاَيْمَانِهِمْ
١٧٢	بعهد وايمانهم	وَاَيْمَانِهِمْ
١٧٣	" وَاَيْمَانُهُمْ	وَاَيْمَانِهِمْ
١٧٤	" وَاَيْمَانُهُمْ	وَاَيْمَانِهِمْ
١٧٧	لِيَوْمٍ تَشْخَصُ	لِيَوْمٍ تَشْخَصُ
"	وَاَنْذِرِ النَّاسَ	وَاَنْذِرِ النَّاسَ
"	رَبَّنَا اَخِّرْنَا	رَبَّنَا اَخِّرْنَا
"	وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ	وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ
١٧٨	يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ	يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ
"	اَىَّ مُنْقَلَبٍ	اَىَّ مُنْقَلَبٍ
	ينقلبون	يَنْقَلِبُوْنَ
١٨٣	ستعلم يا ظلوم اذا القينا	اِذَا الْتَقَيْنَا
١٩٠	الجلحاء	الجلجاء
١٩١	مُؤَذِّنَ	مُؤَذِّنٌ
٢٢٨	الى الحكام لَتَا كُلُوْا	لِتَأْكُلُوْا
٢٤٢	فية احد	نية احدٍ

marfat.com

صفحہ	اغلاط عربی	صحیح عربی
۲۴۴	وثیابک فطھّر	وثیابک فَطَهِّرْ
۲۵۳	من خاف الله تعالیٰ ان الذین	من خاف الله تعالیٰ وقال الربیع بن انس بن الحنفی فلیس بعالم
۲۵۸	وتخونوا اماناتکم	وتخونوا اماناتکم
۲۸۰	انّ اعض الظن	انّ بعض الظنّ اثمٌ
۳۰۱	وکذالک الدھر یروی بالرجال	یردی بالرجال
۳۱۳	ھاوراءت امراۃ	ورأیت امراۃ
۳۱۷	یسوقه بین یدیه فجاء فسئم	بین یدیه فجاء فسئم
۳۳۵	المشتمله علی معمات	علی مھمات کثیرۃ
۳۶۰	وما ملکت ایمانکم	وما ملکت ایمانکم
۳۴۳	عفن لقاء العدو	عند لقاء العدو
"	فی جواز الباس	فی جواز اللباس
۳۴۴	ابن جریج فی صحیحه	فی صحیحه
۰	کفاھا الوونه	کفاھا المؤونة
۴۰۷	والتسلیط علی خصم	علی خصمه
۴۱۰	ثم قراھذہ لا لآیة	ثم قرأ ھذہ الآیة

صفحہ	اغلاط عربی	صحیح عربی
۴۱۴	فاذا کانت الحدایة	کانت الھدایة
۴۲۳	کما یصلی ھذا المختلف فی بیته	ھذا المتخلف فی بیته
۴۸۰	السنتھم	السنتھم
۴۸۱	بما یوذی احدھما	بما یوذی احدھما
۰	فھو عاص لله ورسله	فھو عاص لله ورسوله
۴۸۲	من نجوام	من نجواھم الا
۴۸۷	بالغداۃ	بالغداۃ
۰	مثل الحجارۃ	مثل الحجارۃ

صفحہ	اغلاط ترجمہ	صحیح ترجمہ
۲۴۳	ٹکڑے ان پر اور لباس پھٹے ہوئے پر ان پر جبکہ مذموم ہو گئے مدوح کئے ہوئے۔	ٹکڑے اور لباس پھٹے ہوئے تھے اور ریاضت کی تو مذموم نفس ممدوح ہو گئے
۲۵۳	ابن عباس نے فرمایا مجاہد اور شعبی نے	ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ میری مخلوق میں سے وہی ڈرتا ہے جسکو میرے جبروت اور عزت اور بادشاہت کا علم ہے
۲۷۱	اللھم علمنا	اللّٰھمّ عاملنا بلطفک
۰	نقیر وقتین سے	نقیر وفتیل سے
۲۷۲	دعوت سے	دعوت سے
۰	پرستت جائے	پرمنت جائے

marfat.com

صفحہ	اغلاط ترجمہ	صحیح ترجمہ
۲۶۵	تقدیروں کو جھٹلانا	تقدیر کو جھٹلانا
۲۸۰	عبداللہ مبغوض ہے	عنداللہ مبغوض ہے
"	اس نے اوپر	اس نے حکایت کی اوپر
"	فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ	فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ
۲۸۴	اپنے موجودہ حال میں	اپنے موجودہ حال میں اگر تو
	اور تو نہیں روتا	نہیں روتا
"	روئے گا	تو تو رویا ہے
۲۸۷	علی اعصانا اللہ و	خدا کی لعنت اس پر ہو جو
	رسولہ لعنۃ اللہ	ہم میں سے زیادہ نافرمان
	عزوجل	ہے خدا اور رسول
"	حلالہ کرنے والوں پر	حلالہ کرنے اور کرانے والوں پر
"	واشمہ اور متوشمہ	نشان لگانے لگوانے والی پر
۲۹۹	فنسال اللہ	فنسال اللہ العافیۃ
۳۰۳	اپنے آقا کے ہاتھ میں	اپنے آقاؤں کے ہاتھ میں
۳۰۸	اس سے مال میں	اس کے مال میں
"	تھوڑی چیز کو کافی جان	تھوڑی چیز کو کافی جاننا
۳۰۹	راضی کرے انکو فرشتے جب	راضی کرے اس کو اور جو کسی
		عورت ایسی ہو جو خاوند کی اجازت
		کے بغیر نکلے تو لعنت کرتے ہیں
		اس پر فرشتے جب تک
۳۳۱	روح میرے بندے کے بیٹے کو	روح میرے بندے کے بیٹے
		کی تو فرشتے
۳۳۲	کھڑا ہو جاتا ہے دروازے	کھڑا ہو جاتا ہے دروازے پر اور
	پر چنانچہ	گھر والوں میں چیخ و پکار شروع
		ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

صفحہ	اغلاط ترجمہ	صحیح ترجمہ
۳۳۳	رحمت چاہنے کیلئے	رحمت چاہنے کیلئے دعا
		ان کی میت کے
"	تسلی دیا صاحب میت	تسلی دینا صاحب میت ک
۳۳۴	کہا ابوالعاص نے	کہا ابوالعباس نے
۳۴۱	فرمایا اے بیٹے اس لیے	فرمایا اے بیٹے تیرا اتنا
	میری میزان میں جو	ترازو میں بہتر ہے اس
	زیادہ پسند ہے مجھ کو	کہ میں تیری میزان میں [illegible]
	اس سے جو تیری میزان میں ہو	
۳۴۸	ہر کھڑکی کے دو کواڑ ہیں	ہر کھڑکی کے دو کواڑ ہیں
۳۵۲	ایک چیز مزید برآں ہیں	ایک چیز مزید برآں ہے
"	نوحہ حرام ہے اس لیے	نوحہ حرام ہے اس
	کہ وہ ابھارتا ہے	وہ ابھارنے والا
۳۵۷	جلدی سزا دے اور	جلدی سزا دے اور آخرت
	آخرت میں بھی بغاوت جیسا	بھی بغاوت اور قطع رحم
۳۶۰	واعبدوا اللہ وتشکروا	وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا
	بہ	بِہٖ شَیْئًا
۳۷۰	یعنی ایسے عذاب سے	یعنی ایسے عذاب سے ج
	جوان کو شعور بھی تھا	کو شعور بھی نہ تھا
۳۷۲	جس طرح پڑھتا ہے	جس طرح پڑھتے
	مختلف اپنے گھر میں	مختلف اپنے گھر
۳۸۵	فقد بارزنی بالمحاربہ	فقد بارزنی بالمحار
۳۸۶	ان فقراء کو اپنے پاس	ان فقراء کو اپنے پاس
	نے نکال دیں تو اللہ	دیں کیونکہ ان کو اگر
	تعالیٰ نے	تو ہمیں نفرت آتی ہے تو ال

marfat.com

marfat.com